

پہلے درجہ کامل اہل بیت کے کوہ
تخمیناً کئی ہزار الفاظ و محاورات جدیدہ کا گنجینہ

یعنی CHECKED

شرح عبد الباق

از

علامہ شادمان

پروفیسر

بہ اہتمام خواجہ صدیق حسین

۱۹۲۶ء میں

پہلے طبع کرنا اخبار اگرچہ طبع ہوئی

تہذیب

عذب البلیان کو میں نے سلسلہ عیسوی میں ”درجہ کامل“ کے نصاب میں داخل کرایا تھا۔ اُس وقت میں نے عالی جناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی۔ ایم۔ اے۔ رجسٹرار انسپکٹر مدراس سے یہ و عن کیا تھا کہ میں اس کتاب کی فرہنگ و شرح بھی لکھ دوں گا۔

سلسلہ کے آخری مہینوں میں یکایک معلوم ہوا کہ۔ امتحان اسی سال سے شروع ہوگا۔ اور مجھے جلد سے جلد ”عذب البلیان“ طبع کرا دینا چاہیے۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے کثیر مصارف برداشت کرتے ہوئے، میں نے فوراً اس کو طبع کرا کر شائع کر دیا۔ مگر اس وقت میں اس کی شرح نہ لکھ سکا۔

ختم امتحان کے بعد شرح شروع کی۔ اور کوئی (۷۰) صفحے تک پہنچا تھا۔ کہ بعض طلاب نے ”خاقانی“ کی شرح کا تقاضہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ چونکہ وہ طیار رہے اور پہلی تصنیف ہے، اس لئے اس کے طبع ہونے کا سلسلہ شروع ہونا چاہئے۔

میں اُس کو کاپی لکھنے کے لئے دینے ہی کو تھا کہ۔ اتنے میں میرے ایک قابل شاگرد پر، ایک حادثہ آگیا، جو لکھنؤ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے مقیم تھے۔

میں اُن کے بچانے کے لئے دوڑا۔ کہ میں خود گرفتار مصیبت

ہو گیا۔“

واقعہ یہ ہوا کہ ایک عیار نے سبز باغ دکھاتے ہوئے، طالب علم مذکور کا کچھ مال مضہم کر لیا۔ میں اُس کے اوگلووانے کے لئے لکھنؤ پہنچا۔ اوگلووانا تو درکنار! وہ ایک رقم میری بھی کھا گیا؟

جرات تو دیکھئے گول دروازے، ایسے مقام سے، جہاں کموے سے کھواشائے سے شاہچل رہا تھا، ٹھیک بائچ بچے میرا ایک سو پچتر (۱۵۷) روپیہ ایک پولیس پشتر کے ہاتھ سے چھین کر لے بہا گا۔ لوگ کھڑے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ اور وہ، یہ جا، وہ جا، نظروں سے غائب ہو گیا۔

میں نے یہ سن کر کہا ”کیا خوب! آئے تھے روپے کے لئے، گلے پر میٹا نہ؟“

اس حرکت کے بعد اُس نے معتز فاضل پر نہایت تیزی سے عوی کر دیا۔ اور اعانت میں میرا نام بھی، یہ سمجھتے ہوئے، شامل کر دیا۔ کہ یہ مقدمہ کی پیروی نہ کر سکیں!۔

تم کہو گے کہ ”اس مقدمہ بازی، اور شرح خاقانی سے کیا مناسبت ہو؟ یہ ذکر کیوں چھیڑا گیا؟“

میں نے اسی مناسبت ہی کے لئے اس قصہ کو بیان کیا۔ اور وہ یہ حسان العجم خاقانی پر ایک الزام لگاتے ہوئے، اوس کو قید خانے میں بھجوا دیا گیا تھا۔

اس دعوے سے میرا فوراً ماتھا ٹھنکا تھا، اور میں نے اپنے دوستوں سے کہا تھا۔ کہ ضرورت ہے کہ خاقانی کا شارج ہی قید خانہ جائے! مگر ایسا نہ ہوا، وہ چالاک اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔

مقدمہ سے نجات ملنے کے بعد میں نے شرح خاقانی کا پنی لکھنے، اور طبع ہونے کے لئے دے دی۔

یہاں تک کہ وہ د ۱۴ جزو تک چھی۔ اور اُس کے تین جزو کا نمونہ بعض طالب علموں، اور پروفیسروں کے ہاتھوں میں بھی پہنچ گیا۔ اس اثنا میں میرے پاس صد ہا خطوط آئے، کہ ”عذب البیان“ تو ”عذاب جان“ ہو گئی۔ اس کے الفاظ کی لغات میں نہیں ملتے۔ کسی طرح حل نہیں ہوتی۔ خاقانی کی شرح چھوڑیے، اس کو شروع کیجئے۔ کہ اتنے میں میرے کمرے سے عذب البیان کی شرح کا کچھ مسودہ، اور اصل کتاب کہ جو پہلی کی چھی ہوئی تھی، کوئی صاحب اٹھالے گئے۔

اس سبب سے اور بھی لازم ہو گیا۔ کہ میں خاقانی کی شرح کو زور کے اس کام کو شروع کر دوں، کیونکہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس مسودے کا لے جانے والا، کچھ اضافہ کر کے اس کو چھپوا دے۔

اس بنا پر یکم تو سیر ۱۹۲۶ء سے اس شرح کو دوبارہ لکھنا شروع کرتا ہوں مگر قدم قدم پر ٹھوکریں تھیں اور وہ لغات کہ جن کی فہرست میں پیش کرتا ہوں کام نہ دیتے تھے۔

(۱) فرہنگ مولف عذب البیان — صرف حرف (لٹ) تک۔

(۲) سپاچین — لام سے لے کر (می) تک نہ چھی مولفہ عالی جناب مولوی فرخی صاحب

(۳) حل لغات حاجی بابا — اُستاد اعلیٰ حضرت دام اقبالہم و ملکہم۔ عالی جناب مولوی اولاد حسین صاحب

”شادان“ بلگرامی۔ پروفیسر وریٹل کالج لاہور۔

(۴) فرہنگ مردیس — عالی جناب قاضی فضل حق صاحب ایم۔

پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔

- (۵) چراغ شادمانی — مولوی محمد جعفر صاحب سلمہ ایچ۔ پی
ہیڈ مولوی (میرے شاگرد ہیں)
- (۶) نقشِ پیچ — مولوی وجاہت حسین صاحب سلمہ
عندلیب (میرے شاگرد ہیں)
- (۷) فارسی بول چال — جناب مولوی عبید اللہ صاحب۔
بسمل
- (۸) فرہنگ فارسی جدید — جناب راجہ جلیو راء صاحب
اصغر
- (۹) اصطلاح دارستہ — مشہور ہے
- (۱۰) بہارِ عجم — ”
- (۱۱) اسٹنگاس — ”
- (۱۲) چراغِ ہدایت — ”
- (۱۳) سراج اللغات — خان آرزو
- (۱۴) میرے ذاتی معلومات

سب سے زیادہ مدد مجھے مولف عذب البیان کی فرہنگ نے دی،
لیکن کاف کی روایت تک۔

بہر حال میں نے حل لغات کے علاوہ تمام مشکل فقروں، جملوں، بلکہ
جہاں تک مجھے شکل نظر آیا ہے، وہاں تک کا ترجمہ کر دیا ہے۔

میرے خیال میں کامل کے طلب کو اب عذب البیان کے پڑھنے
کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور میری یہ شرح ان کی پوری پوری راہنمائی
کرے گی۔

ساتھ ہی اس کے میں اس امر کا غا ہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں
کہ باوجود سخت کچ کا وی اور تلاش کے مجھ سے بعض لغات کہ جن کی تعداد

(۵)

بہت ہی کم ہے، حل کرنے سے رہ گئے ہیں۔ اور بعض فستروں کی (جن کو کاتب نے بالکل مسخ کر دیا ہے) تصحیح کرنے سے عاجز رہا ہوں، مثال کے طور پر چند نفطیں، اور جملے لکھے دیتا ہوں۔

صفحہ ۹۷، کی آخری سطر ملاحظہ فرمائیے :-
 ”و جانب مرداب کنایہ تیخ نزدہ گفت، مخدوم و مکرم مجنب کہ گنجی، بے پشت پردہ شکار می افگنی“

میرے نزدیک ”مجنب کہ گنجی“ میں کاتب نے کچھ تصرف کر دیا ہے، میں نے ہر چند کوشش کی، مگر تصحیح نہ ہو سکی۔

صفحہ (۷۵) کے شروع میں یہ فقرہ غلط ہو گیا ہے
 ”لاکن دریچہ بازی البتہ عشق مردوم راہ محبت و امر پرستی زنان است“
 اسی طرح چند نفطیں ہیں۔ مثلاً مہر مات۔ با شما چخی۔ وغیرہ۔
 ممکن تھا کہ ان جملوں کو میں کچھ رد و بدل کر کے با معنی کر دیتا۔ لیکن وہ درحقیقت میری عبارت ہوتی۔ مصنف کے الفاظ نہ ہوتے۔ اس سبب سے میں نے ان کو اسی حیثیت سے رہنے دیا ہے۔

راپور کے سرکاری کتب خانہ میں ایک نسخہ قلمی لکھا ہوا ہے۔ مجھے اس کا موقع حاصل ہو گا۔ کہ میں اس سے تصحیح کر سکوں۔ ان تصانیف کے ختم ہو جانے کے بعد میں اس طرف توجہ کروں گا۔

مجھے قوی امید ہے۔ کہ دوسرے ایڈیشن میں اس قسم کے اعلاط باقی نہ رہیں گے۔

میری یہ شرح تمام ”درجہ کامل“ کے پڑھانے والوں، پروفیسروں، اور طالب علموں کے ہاتھوں میں پہنچے گی۔ اور ان کو غور کرنے کا کافی موقع ملے گا۔ میں سب کی جناب میں خواہش کروں گا۔ کہ جہاں کہیں میرے یا کاتب کے اغلاط، یا ایسے الفاظ جن کا میں پتہ نہ لگا سکا،

معلوم ہو جائیں، تو مجھے فوراً اطلاع دے دیں۔ تاکہ میں دوسرے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر سکوں، یہ اون کی ایک علمی خدمت ہوگی۔ اور مجھے رات گاہک احسان ہوگا۔

[شرح عذب البیان میں میرا کام]

(۱) میں نے پوری کتاب کی تصحیح کی ہے۔ جو بے حد غلط تھی۔ یہاں تک کہ اٹلے کی بھی غلطیاں تھیں۔

(۲) کتاب کے تمام الفاظ، محاورات، اصطلاحات کو ہنایت کنج کا وحی سے فہرست والے موجودہ لغات سے، اور نہ معلوم کہاں کہاں سے تلاش کیا ہے، پھر میں نے اپنی معدومات سے بھی کام لیا ہے۔

(۳) تمام مشکل فقروں، جملوں، اور عبارتوں کا میں نے ترجمہ کر دیا ہے، ممکن تھا۔ کہ میں کل کا ترجمہ کر دیتا۔ مگر اس صورت میں طالب علم کو اپنے دماغ پر بالکل ہی زور دینا نہ پڑتا اور یہ اچھا نہ تھا۔ اور اس صورت میں طالب علموں کو بھی اپنے دماغ سے کچھ کام لینا پڑیگا۔ اور ان میں غور و خوض کا مادہ بڑھے گا۔

(۴) ان تمام الفاظ کو میں نے صفحہ وار رکھا ہے۔ تاکہ طالب علم کو سہولت ہو۔ اور جس صفحے کو وہ دیکھ رہا ہو اس صفحے کے تمام الفاظ اس میں مل جائیں۔

(میری شرح کا عیب و نقص)

(۱) چند لفظیں، اور جملے تصحیح اور حل کرنے سے رہ گئے۔

(۲) بعض الفاظ مکرر حل کئے گئے۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ اکثر ایسے الفاظ ہوتے ہیں۔ کہ جو طالب علم کے دماغ سے نکل جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے پھر ان کو لکھ دیا ہے۔ تاکہ ان کو پہلے اوراق میں ہونڈھنا نہ پڑے۔

اس دوسرے عیب کو چاہے ضرورت میں داخل کیجئے۔ خواہ
 اس کا شمار عیب میں کیجئے۔ اس کا میں آپ کو اختیار دیتا ہوں۔
 یوں تو بہت سے عیوب ہیں۔ لیکن میں نے دو موٹے موٹے
 نقص و عیب لکھ دیئے ہیں۔
 تمہید تو میں ختم کر چکا۔ لیکن ایک آخری بات عرض کرنیکی اور ضرورت
 مجھے اس شرح کے طبع کرانے میں سخت رکاوٹ ہو گئی تھی۔ یعنی اس
 وقت مالی مشکلات درپیش تھیں۔
 مشکلے نیست کہ آساں نہ شود

کا مصداق ہوا۔ میرے محترم عالی جناب مولوی سدید احمد صاحب
 پیشکار مشیر قانونی نے (جو اہل علم ہونے کے علاوہ بے حد
 علم دوست بھی ہیں) میری اس حالت کا احساس کیا۔ اور اپنی تدابیر
 کے ناخن سے کچھ اس طرح اس گتھی کو کھولا کہ میں اس قابل ہو گیا کہ دونوں
 شرحوں کو چھپوا سکوں۔

چنانچہ یہ شرح تو آپ کے مبارک ہاتھوں میں موجود ہی ہے۔
 اور دوسری عنقریب آتی ہے۔ آدھی سے زیادہ چھپ چکی ہے
 کچھ تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے۔



شکریہ

آخر میں میں اپنے شاگردوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے
تصحیح میں مدد دی ہے
آگرہ میں مولوی مجاور حسین صاحب سلمہ ایچ۔ پی شادمانی ہڈیوڑ
نے پروف دیکھے ہیں۔

راپور میں۔ مولوی فرخ مرزا صاحب پروفیسر شادمانی
مولوی سید احمد حسن صاحب (عرف مدین میاں) شادمانی
مولوی محمد حنیف خاں صاحب۔ ایچ۔ پی۔ طغرائی شادمانی۔
جگدیس ملّا طغرائی شادمانی کہتا ہوں۔

مولوی سید احمد علی صاحب نشر و تشریف شادمانی۔ شارح و مفسر بیان
عندلیب و مخزن الفوائد وغیرہ نے شرح عذب البیان۔ اور شرح خاقانی
کی کاپیوں کی تصحیح کی ہے
میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اب اُس وقت ملوں گا کہ۔
جس وقت خاقانی کی شرح آپ کے پاس ہوگی۔

خاتمہ

محمد تقی شادمان لکھنوی سینئر پروفیسر

اورینٹل کالج۔ دارالسرپرست راپور

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء

مولف "عند البیان" کے مختصر حال

عند البیان کے فاضل مولف کے حالات پر تفصیلی روشنی نہیں ڈالی جاسکتی۔ اس لئے کہ نہ تو خود فاضل موصوف نے کہیں اپنے سوانح قلمبند کئے ہیں اور نہ کسی دوسرے قابل مولف نے اپنے حالات کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ یا تو اسی عند البیان میں ہے، یا اخبار ماتم میں۔ وہ بہت مختصر۔ حسب

میرے فاضل شاگرد مولوی سید حامد شاہ ضنا شاہ وانی۔ یح۔ بی۔ شایع قضاوند ظہیر فاریابی نے کچھ حالات موصوف کے کسی عزیز بنیز اخبار ماتم سے لے کر تحریر کئے تھے۔ اور وہ انٹرمیڈیٹ کورس میں طبع بھی ہو گئے ہیں۔ اوسى سے، کچھ اضافہ کر کے لکھتا ہوں

آقا مولوی محمد حسین صاحب افتخار قرقلو کے والد کا نام آقا محمد علی اور دادا کا نام حاجی محمد بیگ اور پردادا کا نام آقا علی نقی ہے۔

ترکی النسل، اور آفتاب قبیلہ سے ہیں

فاضل موصوف کو لوگ کھاپچی کہتے تھے۔ کسی نے وجہ پوچھی۔ جواب دیا۔ کہ میرے والد ماجد آقا محمد علی جس وقت آذربائیجان سے ہندوستان میں آئے تو جہاز سے کھاپچی کی بندرگاہ میں اترے۔ اور کچھ عرصہ تک یہاں مقیم رہے۔ اس کے بعد دہلی، پھر لکھنؤ آئے، اس وجہ سے لوگ ہم کو کھاپچی کہتے ہیں۔

آقا محمد علی در حقیقت اس و میاں کے باشندے تھے۔ یہ مقام صوبہ آذربائیجان کے پایہ تخت تبریز سے کوئی تین منزل کے فاصلہ پر ہے، روضہ خوانی کرتے تھے۔ لکھنؤ میں آکر یہی پیشہ اختیار کیا اور شاہ اودھ کے یہاں ملازم ہو کر نوجواں تھے۔ یہیں لکھنؤ میں شادی کی۔ موصوف کی دولڑکیاں اور ایک لڑکا تھا۔ ایک لڑکی کی شادی ایران میں ہوئی اور دوسری کا حال معلوم نہیں

آقا محمد علی نے سلسلہ ہجری میں غلبات عالیات کے زیارات کا، اور اپنے وطن جانے کا ارادہ کیا۔ اپنے بہائی اور اپنے صاحبزادے کو جو اس وقت کم سن تھے، ہمراہ لے کر بریلی - مراد آباد - دہلی - پٹنہ اور - لاہور ہوتے ہوئے ہرات پہنچے۔ اور یہاں سے مشہد مقدس آئے۔ زیارت سے مشرف ہو کر دارالخلافہ طہران میں پہنچے۔ یہاں فتح علی شاہ قاجار کے دربار میں رسائی ہوئی۔ اور خانی خطاب سے معزز و ممتاز ہوئے۔ پھر یہاں سے تبریز گئے۔ ولی عہد عباس مرزا نے ان کی بہت خاطر داری کی۔ اور خلعت خاص مرحمت فرمایا۔ نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ اپنے وطن (ارومیر) میں نہ جاسکے۔ آقا محمد حسن خود لکھتے ہیں کہ:-
 ”آقا محمد ارادہ جانب ارومیر مولد خود، و مسکن قدیم کہ داشت مانع قوی پیش آمدن رفتن میسر نہ گشت“

بہر حال قزوین - اور ہمدان ہوتے ہوئے کرمان شاہ پہنچے۔ اور یہاں سے عراق عرب کے پایہ تخت بغداد میں آئے۔ اور ائمہ کرام کے تمام مزارات کی زیارت کر کے پھر طہران آئے، اور یہاں سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔ آقا محمد علی صاحب جہاں جہاں جاتے تھے۔ اور ان کی مہمانی کے لئے جو فرمان صادر ہوتے تھے، وہ عذب البیان میں درج ہیں۔
 المختصر روضہ خوان موصوف طہران سے بلہتی میں آئے۔ اور یہاں سے پٹنہ - حیدر آباد - مجبلی بندر ہوتے ہوئے سیکا کول - جگنا تھ - کٹک وغیرہ میں آئے۔ اور یہاں سے کلکتہ پہنچے۔ یہاں سے مرشد آباد - پٹنہ - بنارس اور یہاں سے لکھنؤ آئے۔ اور یہیں ان کا انتقال ہوا۔

میں اوپر بتایا ہوں کہ ولادہ کو میں سے آقا صاحب کی ایک ہی اولاد تھی۔ یعنی آقا محمد حسین مولف عذب البیان۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کی روضہ خوانی کی جگہ بیڑ کوٹی - اور شاہی ملازم ہو گئے۔ جنت آرام گاہ یعنی اعلیٰ حضرت نواب محمد سعید خان صاحب بھادر

مغفور نے ان کو ٹا پیو مرا بلوایا۔ فاضل موصوف حاضر ہوئے اور اپنی روضہ خوانی سے گرویدہ بنالیا۔ سور وہیہ ماہوار کے ملازم ہو گئے۔ اور مرا پیو میں رہنے لگے۔

یوں تو ان کی بہت سی اولادیں تھیں۔ مگر زہن نہ بچیں۔ صرف ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی یہیں را پیو میں جناب زیر مرزا صاحب کے ساتھ ہوئی۔ زیر مرزا صاحب کو میں نے دیکھا تھا۔ عرصہ ہوا کہ انتقال کر گئے۔

اب فاضل موصوف کی صرف ایک نواسی یعنی وزیر مرزا صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ اور ان کے شوہر پولیس میں ملازم ہیں۔

فاضل مولف عذب البیان نے دو کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(۱) اختیار ماعلم۔ جو طبع ہو چکی ہے۔ اور لوگوں کے ہاتھوں میں ہے
(۲) عذب البیان ہے۔ اس کو طبع کر رہے تھے اور (۲۲۰) صفحے تک چھپ بھی گئی تھی۔ کہ موصوف کا انتقال ہو گیا۔ پھر یہ طبع نہو سکی اور ساتھ ہی اس کے کس مپسہ سی کے عالم میں رہی۔ کچھ جلدیں اودن کے اعتراف نے فروخت کیں۔ باقی دیکھ کی غذائے لطیف ہو گئیں۔ آخر کار رومی میں بیج ڈالی گئیں۔

میں نے ایک مجدد عالی جناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی۔ ایم۔ اے۔ کی خدمت میں روانہ کی۔ آپ نے اس کو پسند فرماتے ہوئے درجہ کامل کے نصاب میں داخل کر کے فاضل موصوف کو زہن کر دیا۔

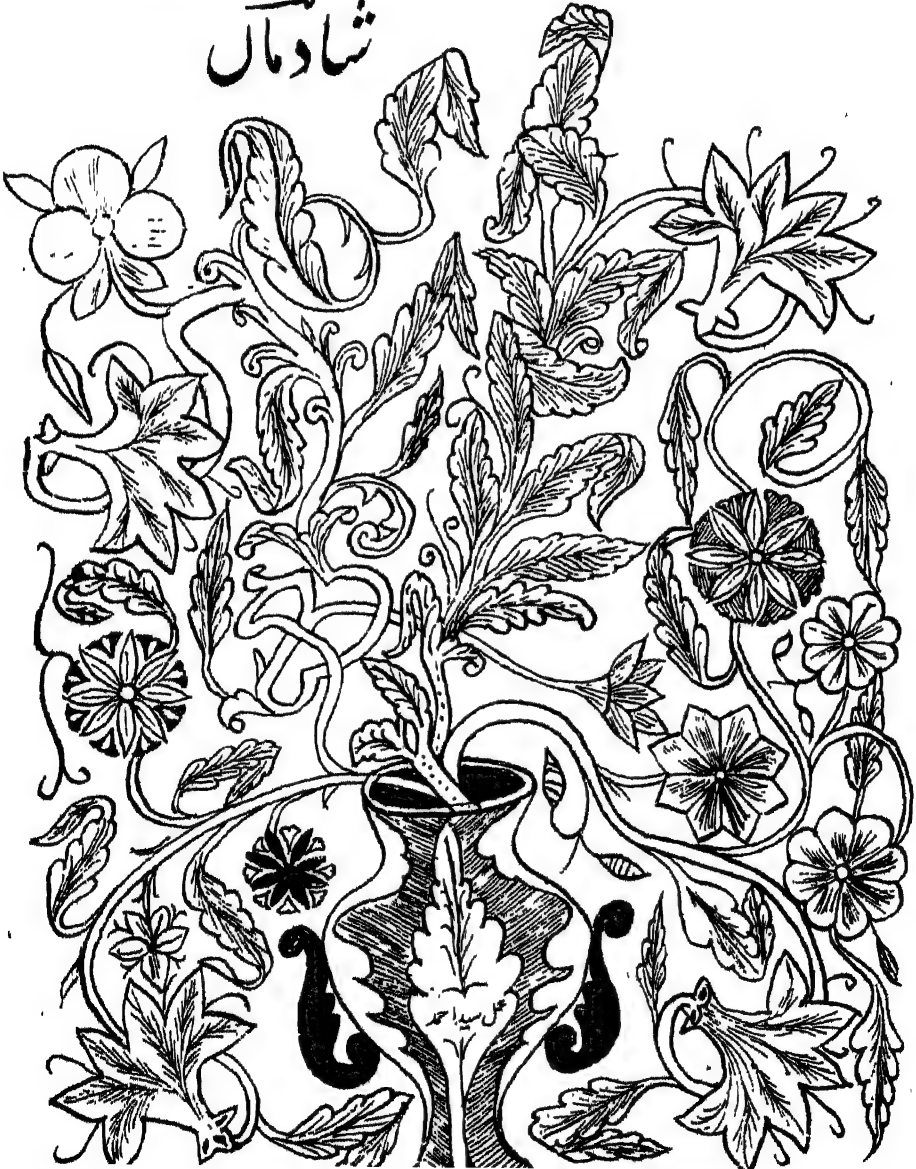
علامہ مذکور نے اس کتاب میں ایران کے تمدن سے بحث

کی ہے۔ اور ہر قسم کی زبان۔ محاورات۔ اصطلاحات اس میں بطریق التزام لائے ہیں۔ تاکہ دیکھنے والے کو فارسی زبان پر عبور حاصل ہو روزمرہ پر قدرت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ خود مولف موصوف نے

دیباچہ میں اس کا اظہار بھی کیا ہے۔
 حقیر نے اس کی شرح و فرہنگ کر دی ہے۔ مجھے قوی امید
 ہے کہ عذب البیان اور اس کی شرح ملک میں مفید ثابت ہوگی۔
 اور طلباء کی زباں دانی میں کافی اضافہ ہوگا۔

خا—عسا

شادمان



شرح و فہرست

عذب البیان

روزنامہ آسے کہتے ہیں۔ جس میں روزنامہ کے حالات درج کئے جائیں۔ یا حساب روزنامہ موصوف ہے۔ ”صدق نگار“ اس کی صفت۔ یہ دونوں مل کر مضاف اور لیل و نہار اس کا مضاف الیہ ہے۔ ”روزنامہ لیل و نہار“ میں اضافت تثنیہ ہی ہے۔

سوا ڈیپٹیشن۔ اس کی سیاہی اور پیدائی تثنیہ روزنامہ لیل و نہار کی طرف ہے۔
مشحون۔ پر کیا ہوا۔

حمد۔ ستائش کرنا۔ اصطلاح خاص میں حق سبحانہ تعالیٰ کے عظمت و جلال کا بیان کرنا۔

قوت ناطقہ۔ گویائی کی قوت۔ نفس ناطقہ

عذب البیان۔ عذب۔ شیریں۔ اور خوشگوار پانی۔ بیان۔ سخن کشا وہ کہنا۔ فصاحت۔

اور ایک علم کا نام ہے
فرس۔ بالضم۔ اہل فارس۔
ساکنان دیار قدس۔ فرشتوں کے مراد ہیں
پوزش۔ عذر۔ معذرت۔

کُن۔ صیغہ امر ہے۔ اس کے معنی (ہو) کے ہیں۔ کان۔ کیون۔ کون سے مشتق ہے۔ اشارہ ہے اس حکم باری تعالیٰ کی طرف جس کو اس نے موجودات کے پیدا کرنے کے لئے کیا تھا۔

انشا۔ پیدا کرنا۔ شروع کرنا۔ اور خود سے کچھ کہنا۔ ایک علم کا نام ہے جس سے نشر کی ترکیب معلوم ہوتی ہے۔

روزنامہ صدق نگار لیل و نہار۔

جو ادراک معقولات و اکتساب ہموالات کرتا ہے

شرح - دن رات کار و زنا مجھ - جس کی سیما ہی و پیدیدگی مطالعہ علم معرفت کے طالب علموں پر مہارت کے دروازے کھولتا ہے۔ ایسی خالق کی حمد و ثناء سے پُر ہے۔ جس نے پیچھاں انسانوں کی دھن کے لئے گویائی کی قوت زیادہ کر دی اور مختلف لغات سے آشنا۔

ابداع - کسی چیز کا نیا پیدا کرنا۔ اطفال غنچہ میں اضافت تیشہی ہے۔

بنات - بنت کی جمع۔ لڑکی نیات - ہر قسم کی گمانس اور درخت امتنان - نعمت دینا۔ احسان رکھنا۔

عدم - نیستی۔

امکان - مصدر ہے۔ قدرت دینا۔ اور جگہ دینا۔ معنی اول میں کمیت سے ماخوذ ہے۔ اور معنی دوم میں مکانت سے۔

ایرانی - طاقت۔ قدرت کے معنی میں استقامت کرتے ہیں۔ اصطلاح میں امکان وہ ہے جس کا وجود و عدم دونوں ضروری نہ ہوں۔ ماسوی اللہ سے بھی مراد ہوتی ہے۔

مان - اصل ہر چیز و سامان ترکیب ہر شئی

ہمہیو لے۔ اصل ہر چیز، اہمیت ہر شے مادہ ہر شے۔ حکما کے نزدیک ایک ہی ہے جو کل صورت جسمی ہے۔

رطب اللسان - تر زبان۔

شرح - خداوند عالم ایسا معلم ہے کہ اس کے ابداع کے مکتب میں غنچہ اور نباتات جو لڑکے اور لڑکیاں ہیں اس کے لغت و احسان کے شکرانہ کا سبق پڑھ رہی ہیں۔ اور وہ ایسا منعم ہے کہ عدم و امکان کے کالج میں مادہ و مہیو لے بلفظ و معنی اس کے فیض تربیت کی تکرار سے تر زبان ہیں۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَسْرَافِ خَلِیْفًا پارہ اول - سورہ بقرہ میں یہ آیت ہے۔

(ترجمہ) میں زمین پر خلیفہ مقرر کروں گا۔

بحر - جسم

ابو البشر - حضرت آدم ؑ

سرور صفیا - صفیا - صفی کی جمع ہے۔

برگزیدہ - سرور صفیا - حضرت آدم ؑ کو کہا ہے۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا اور آدم ؑ کو کل نام تعلیم کئے۔

شرح وہ ایسا بندہ نواز ہے جس نے اپنی قدیمانہ عنایت سے حضرت آدم ؑ کے

جسم پر خلعت عمدہ خلافت پہنا دیا۔ اور وہ ایسا بے نیاز ہے جس نے اپنے گریبانہ الطاف سے آیہ مذکور کے مفہوم کے عطیہ سے حضرت آدم کو شبیر و شکر کی لذت چکھائی۔

شگوفہ - کلی

تو بر تو - تہ بہ تہ

پہلو بندی - رعایت نفع - طرفداری -

داد - اور کرد کے ساتھ مستعمل ہے۔ پہلو بندی کرد "رعایت کی - حمایت کی - معاً میں نفع پہنچایا۔

حجر خشک دماغ - موصوف صفت -

خشک دماغ - سودائی - پتھر کی خشک مانی واضح ہے۔

شرح - وہ ایسا محبوب ہے - کہ ہر شجر اپنی شاخ ترکے قلم سے اس کے خداوندی نقش کو بندگی کی اصطلاح میں اور اق شگوفہ پر لکھتا ہے۔

آوروہ ایسا مشہور ہے کہ اس کی رعایت و حمایت کی وجہ سے پتھر باوجود اس کے سودائی و خشک دماغ ہے مگر اس کی کینائی کے اقرار پر عمل و یا قوت کی طروں کو بند گفتگو رکھتا ہے۔

دوائر - دائرہ کی جمع -

مدات - مد کی جمع -

بکھر زخار - زخار - بسیار پیر - پانی سے

مالا مال سمندر - زرخ سے مشتق ہے - جس کے معنی ہیں - سمندر کا پانی سے پیر ہونا -

بعض کے نزدیک یہ لفظ فارسی ہے -

کہتے ہیں کہ زرخ اور کلمہ آری سے مرکب ہے -

زرخ کے معنی شور اور بانگ کے ہیں -

زخار - شور کرنے والا سمندر -

ازبر وروال دار - حفظ اور یاد رکھتا ہے

دار کا فاعل بھر زخار ہے

بذل - دینا -

نوال - بخشش و عطا

براری - میدان -

قفار - ایسی زمین نہ جس میں پانی ہو نہ

گھاس - اس کا واحد قفر ہے -

شرح - وہ ایسا کردگار ہے کہ اس کی مناجات

کے دوائر و مدات کو شور کرنے والا سمندر

اپنی تقریر آب دار سے سلسلہ موج میں اتر

ورداں رکھتا ہے اور وہ ایسا ایندواری

ہے کہ اس کے بذل و نوال کے فقرات

کو غبار کا ہر ذرہ میدان و صحرا میں اپنے

جان کے مقصود کی تبیح جانتا ہے۔

بلبل سدرہ - حضرت جبریل - سدرہ
پیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ ساتویں آسمان
پر یہ درخت ہے جس کو سدرۃ المنتہی کہتے ہیں
حضرت جبریل کے جانے کی حد یہیں تک ہے
حدیقہ - ایسا باغ جس کے گرد اگر دو دیوار
ہوں۔ یا احاطہ۔

صورت خال - محضر گواہی۔ استنبہ
مطابقت - مطابقت۔ خوشطبعی کرنا۔

شاہد عادل - گواہ عادل
گل رعنا - ایک پھول ہے۔ جو اندر سے
سرخ اور باہر سے زرد ہوتا ہے۔

مستغاد - فائدہ حاصل کیا ہوا۔ اور وہ
چیز کہ بطریق فائدہ حاصل ہو۔

کافل - حنا من

دیماج - دو زبانوں کا مترجم۔ ترکی ہے۔

ابر آزار - آزار رومی مہینہ کا نام ہے
چیت کے مہینے سے مطابقت رکھتا ہے۔

نیا نش - تعریف۔ تحین۔ دعا۔ زاری

از ہار - کلیاں۔ اس کا واحد زہر ہے

تشریح - وہ ایسا دور ہے۔ کہ اس کی

تعریف و تحین کا ترجمہ مترجم و لسان

ابراجمہ برق شرار میں طرح طرح کی کلیوں پر

عالی کرتا ہے۔

اتالیق - تربیت کرنیوالا اور اتانے شوہر کو بھی کہتے ہیں

توجیبہ - خوب بیان کرنا۔

امحصار - واحد حصہ۔ شہر۔

مرغزار - جہاں سبزہ بہت ہو۔ مرغ

بالفتح۔ دوسب۔ اور زار کثرت پر دلالت

کرتا ہے۔

صفیٰ تعالیٰ شانہ، و عظم جبرائیل احسانہ۔

اس کی شان بلند ہے۔ اور اس کے احسان

دفا تر عام ہیں۔ اگر خبر اند، کا لفظ نہ ہو تو

اچھا ہے۔

تجیات - تجتہ واحد۔ سلام کرنا۔

زاکیات - صفت تجیات ہے۔ ایجو

تجیات جو پاک ہیں۔

فوحات - بالفتح۔ بولہاے خوش

وجہات۔ واحد وجہ زشارہ جہاں اٹھتی

مرا م۔ اسم ظرف۔ مراد و مطلب۔

وافیہ - کامل و تمام

مد۔ خط دراز۔

امشاد - راہ حق دکھانا۔

طومار - نامہ صحیفہ۔ دفتر۔ لمبا خط۔

کسبہ - کاسب۔ پیشہ ور۔

شرح - ایسے پاک درود و سلام کہ شگ

محرر عیار و دانش آب و خاک -
سے مراد خداوند عالم ہے۔ عیار و دانش
ایک کتاب کا نام ہے۔
جامع فرہنگ عقول عشرہ - سے
مراد خداوند عالم ہے۔ فرہنگ - لغت
کی کتاب -

عقول عشرہ - حکماء کے نزدیک دس
عقلیں ہیں۔ پہلے خداوند عالم نے عقل
اول کو پیدا کیا۔ اُس نے عقل دوم اور
آسمان کو پیدا کیا۔ اسی طرح دسویں عقل نے
تمام عالم کو پیدا کر دیا۔

فصل شبعی - فصل - موسم - کلام کا
ایک حصہ جدا ہونا - شبعی - سیر کردہ شدہ
یہ تو لغوی معنی تھے۔ اور محاورے میں
یہ ہیں۔ ”فصل شبعی مدح کر د“ بہت
طولانی مدح کی - یا پڑھی - فصل شبعی کتنا
بہت زیادہ مارا۔

تشریح - اور وہ ایسے محمود ہیں۔ کہ آب
و خاک کی کتاب کے محرر اور عقول عشرہ
کے فرہنگ کے جامع - یعنی خداوند
عالم نے ان کے حسن سیرت میں اپنے قلم
قدرت سے بڑے طولانی فصاحت کا
احصاء کیا ہے۔

و عنبر کی خوشبو اس کی ظاہر عبارت سے
مشاقوں کے مشام میں پہنچتی ہے۔ اور
ایسے نامی تسلیات کہ تاروں کی چمک
دیکھ اس کی بشارت کے پر تو سے ایمان
کے کامل مقصد پر خطا نور کھینچتی ہے یہ تجلیات
و تسلیات اخلاص و عقیدے کے صفحہ
ایسے ادیب دین کی لغت کا مسودہ ہے
کہ جس نے بطریق راہنہائی کتاب ہدایت
سے نجات کے طریقے پڑھا دیئے۔ او۔
دفتر سعادت کے رمز اور نکتے ایسے لوگوں
کے لئے بطور کلیات جمع کر دیئے۔ جو
شرک اور ضلالت سے بری ہیں۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ هَٰ اِنْ
هَٰوَ اِلَّا وُحْيٌ يُوحَىٰ - اور وہ خواہش
نفسانی سے کچھ نہیں کہتا۔ جو کچھ کہتا ہے وہ
نہیں ہے۔ مگر وحی جو اس کی طرف بھیجی
جاتی ہے۔

فرقان - قرآن شریف -
تشریح - وہ حضرت ایسے سخنور ہیں
کہ آپ ”وَمَا يَنْطِقُ“ ان کے جاہ و جلال کو قرآن کا
ایک حرف ہے۔ اور ایسے پیغمبر کہ و ما محمد
الارسل ان کے قرآن پاک کا ایک و
ہے۔

محضر۔ سچل قاضی۔

منشور۔ فرمان شاہی۔

کَرَامَتِ بَرَقَہ - بَیْذِی سَفَرۃ کَرَام
بَرَقۃ جو نیکو کار اور بزرگ سفیروں
کے ہاتھوں میں رہی۔

طغرا۔ ایک قسم کا پیچیدہ خط ہے۔ اس
خط سے فرمان شاہی کے القاب لکھے جاتے
ہیں۔

لَوَا لَت لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَاکَ
اگر تم نہ ہوتے تو میں ہرگز افلاک کو نہ پیدا
کرتا۔

شرح۔ اور وہ ایسے مسعود ہیں کہ محضر
اور اک کے دفتر نویس۔ اور کرام برہ کے
منشور نے ان کے صفائے طینت کے فقرات
کو رسالہ سلوک کے عنوان میں لولا کے
لما خلقت الافلاک کے طغری سے
الما کر دیا۔

مستوفی۔ میر و فتر۔

مسجل۔ مہر کیا ہوا۔

شرح۔ جناب محمد مصطفیٰ ایسے میر و فتر
ہیں کہ جن کے نام نامی پر قضا و قدر کی
پکھری میں خاتم المرسلین کی رقم مہر نبوت
مسجل ہوئی۔

قرشی۔ منسوب بہ قریش کہ نام قبیلہ ہے۔
اور اس قبیلہ کے باپ نضر بن کنانہ آنحضرت
کے اجداد سے ہیں۔

قریش دراصل قریش کی تصغیر ہے۔ اور یہ
ایک عظیم الجثہ بحری جانور ہے کہ جو سب
جانوروں پر غالب رہتا ہے۔ غلبہ کی وجہ
سے قبیہ مذکور کا لقب ہوا۔

اُمّی۔ منسوب بہ اُم۔ آنحضرت کا لقب
ہے آپ نے کسی سے تعلیم نہیں حاصل
کی۔ تاکہ استاد کو آپ پر بتفوق حاصل
نہ ہو۔

ملکوت۔ پادشاہی۔ پروردگاری
عالم فرشتگان۔ عالم ارواح۔
افادت۔ فائدہ دادن۔

اللطی۔ منسوب بہ اللط۔ اللط۔ ایسی زمین
جہاں بہت سنگ ریزے ہوں۔ وادی
مکہ معظمہ سے مراد ہوتی ہے۔

احلبہ۔ جلیل کی جمع ہے

جبروت۔ عظمت و بزرگی۔ عالم
عظمت و جلال۔ و اسماء و صفات
الکسیہ۔

شرح۔ آنحضرت ایسے سید قرشی اور
امّی ہیں جن کے افادہ و شاگردی سے عالم

حیوان کے۔ اور درخت نرما حیوان۔ اور نبات کے درمیان آنحضرت واجب ممکن کے درمیان ہیں۔

واجب۔ جبکہ ہونا ہر زمانہ میں ضروری ہو
ممکن۔ جبکہ عدم وجود و ذل ضروری ہو
شرح۔ وہ صدیق امین (آنحضرت) کہ ہرگز

کے کلام کا واسطہ وہی صدیق امین ہیں۔ اور واجب
و ممکن یعنی خداوند عالم اور عالم میں جو رابطہ بنیخ

ہر وہ یہی صدر نشین ہیں یعنی آنحضرت واجب
و ممکن کے درمیان ہیں۔ (صفحہ ۳)

اللهم صل علی محمد و آل الطیبین الطاہرین
خدا یا! محمدؐ اور انکی پاک و طیبہ لادپر درود بھیج
تمہید۔ کام کا ہوا کرنا۔ عمدہ کام کرنا۔
تحمید۔ حمد کرنا۔

افشار۔ ترکمانوں کا ایک گروہ ہے جو اروملیہ رضائے

وغیرہ میں ساکن ہیں اسکی بہت سی شاخیں ہیں جنکو تیرہ کہتے ہیں

بعض کو نام تہادی معرفت کے تہجم لکھ دیتے ہیں۔ حیدر

سبکی لو۔ قرقلو۔ اشاجو۔ پاپا۔ احمد لو۔ شالو۔ قرہ کوڑلو۔

سیجا لو۔ شادلو۔ عثمانلو۔ عبدالو۔ زینلو۔ قراچرلو۔

اغورلو۔ لنگرلو۔ ساریلو۔ آق قونیلو۔ چاوش لو۔ زعفر

لو۔ قرقونیلو۔ وغیرہ۔

تیرہ۔ بڑے قبیلہ کی ایک شاخ۔ ترکمانوں کو ۲۴ شعبہ ہیں

اس میں سے ایک افشار ہے جو اس میں ۲۴ تیرہ ہیں۔

قرقلو۔ ترکمانوں کی ایک۔

ملکوت کے فاضلوں کو شرف و مباہات
کے قانون حاصل ہیں۔ اور ایسے مکی
و مدنی سردار ہیں۔ کہ جن کی عبادت کے
طرز سے عالم جبروت کے بزرگ ترقی
درجات پر پہنچے ہوئے ہیں۔

بشیر بشارت دینے والا

نذیر ڈرانے والا۔

الماس خیر یا شر کے وقوع کے متعلق جو

خداوند عالم کسی کے دل میں ڈالے

تذلیل۔ فرو فرستادن۔ ترتیب دادن۔

شرح۔ وہ ایسے دلبر ہیں کہ جبرئیل ان کے

خادم اور پیغام کے حامل ہیں۔ اور ایسے

بشیر و نذیر کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے لبوں کو

الماس اتھی سے جنبش دی۔

صدیق۔ بہت سچ کہنے والا

امین۔ امانت دار۔

صدیق امین سے مراد آنحضرت ہیں۔

دوسری جگہ بھی ”صدیق امین“ ہے

کاتب کی غلطی سے ”صدیق امین“ ہو گیا

ہے۔ تم تصحیح کر لو۔

برنوخ۔ ایسی چیز جو دو مخالف چیزوں

کے درمیان واقع ہو۔ جیسے اعراف بہشت

و دوزخ کے درمیان اور بندر انسان اڈ

صہبا - طفلی - کودکی -

فاصلہ - قصد کرنے والا - چننا مسہر
عقبیات - عالمیات - بلند آستائے
عقبیات کا واحد عقبہ ہے - ائمہ مقدسہ
کے مزارات مراد ہیں -

مشہد مقدس - حضرت علی بن موسیٰ رضا
کا مزار پاک - جو علاقہ طوس میں ہے -
شہر کو بھی مشہد کہتے ہیں -

دربار قدس استار - اشار - ستر کی
جمع ہے - قدس استار - اسم فاعل ترکیبی -
ایسا دربار جو پاک پر دے رکھنے والا ہو
خدا ع آفتاب شعاع - ایسے خلعت
جن کی چمک دمک آفتاب کی شعاع
ایسی ہو -

فرمان واجب الاذعان - ایسا
فرمان کہ جس کی اطاعت فرض ہو -

نائب السلطنت - ولی عہد - ایران
کا ولی عہد - صوبہ آذربائیجان کا حاکم ہوتا
ہے - جیسے انگلستان کا ولی عہد صوبہ
ویلز کا -

نقلش این ست - اس کی نقل یہ ہے
العزۃ لہ - قوت وغلبہ اللہ ہی کے
لئے ہے -

مفتاح - کلید - کنجی

مصدباح - چراغ -

مشکوٰۃ - بڑا طاق جیسے چراغ رکھنا ہو -
ارجمند - صاحب قدر - گرامی قدر -
ارشاد - زیادہ سیدھا راستہ پلنے والا -

بے ہمال - بے مثل -

موفق - توفیق یافتہ -

موید - تائید کیا گیا -

اعزہ - عزیز کی جمع - بزرگوار -

اعیان - بزرگال - ذوات موجودات

احمال - اس وقت

مشا زالیہ - اس کی طرف اشارہ کیا گیا

نجباء - نجیب کی جمع - بزرگوار -

مناس - گریز گاہ - خلافت مناس -

دولت کی صفت ہے -

قدغن - تاکید - غدغن بھی آیا ہے -

صنیعہ مختلف نور زند - خلافت نہ کریں -

غزہ - اول روز ہر ماہ -

شہر - ماہ

طبق - مطابق - موافق -

تفقد - کھوئے ہوئے کو ڈھونڈنا -

فارسی والے مہربانی کرنے کے

معنی میں استعمال کرتے ہیں -

صندوق خانہ - توشک خانہ۔

آقا قیام - میرے آقا - یعنی میرے والد ماجد
صوب - طرف بجانب۔

سوادش این ست - اس کی تفصیل یہ
ہے :

شرح

آئی تحمید اور رسالت پناہی درود کے بعد
سخن سخن کے ضمیر پر اس امر کو واضح کرتا
ہے کہ راقم گنگوڑی صاحبین بن
محمد علی ترک افشار - تیرہ قرقلو - کم سنی
کے زمانے میں اپنے والد ماجد اور
بچپن کے ہمراہ ۱۳۳۳ھ میں مزارات
مقدسہ کی زیارت کے لئے بریلی اور
مراوا آباد اور یہاں سے اُن اُن مقامات
پر ہوتا ہوا ہرات پہنچا۔ اور یہاں سے
مشہد مقدس کی جہہ سائی زیارت کا شر
حاصل کرتا ہوا اٹھرا آیا۔ یہاں ایک عرصہ
تک رہا۔ میرے والد ماجد دربار سلطانی میں
باریاب۔ اور آفتاب شعاع غلعتوں اور
خانی خطاب سے کامیاب ہو کر عزیزان
وطن کی ملاقات کی آرزو میں وارڈ تہرہ ہوئے
شاہی فرمان جو ولی عہد عباس میرزا
کی طرف (میرے والد کی سفارش کے لئے)

صادر ہوا اس کی نقل یہ ہے۔

باقی ترجمہ آپ خود سمجھئے۔ مجھے زیادہ
تکلیف نہ دیجئے۔

فروزاں کو کب - روشن ستارہ۔
عواطف - مہربانیاں۔

مترادف - پے درپے
خطیر - بزرگ و عظیم۔

مباہی - خیر کرنے والا۔

یک چند - کچھ دنوں۔

صغیر مانشاہاں - ایران میں مشہور مقام ہے۔

نعدی - جد سے تباہ و زکنا۔ اور ظلم و ستم۔

غصب نمودہ - غصب کرنا یعنی ظلم کرنا۔

زہورک خانہ - شتر نال خانہ۔

وابستہ خود - اپنے متعلقین۔

پورش برو - حمد کیا

کھیا - بغداد کے پادشاہ کے پیشکار اور

وزیر کا لقب۔

پینگہری - ترکوں کی ایک سابق فوج جس

کو شکست دی بھی کہتے ہیں۔

ارغوت - ترکمانوں کی ایک شاخ۔

عثمانلو -

نظام - باقاعدہ فوج۔

اتش خانہ - توپ خانہ۔

بعد ارسال سمر زندہ یعنی کئے ہوئے
سمر اور زندہ کے بھیجنے کے بعد۔

ساقیہ - نام شہر عراق حبیب۔

چیز خور گردیدہ - یعنی مسموم ہو کسی ذی
زہر کھلا دیا۔

پلاس سیاہ - کالا کمل۔

شال عزابہ گردن انداختن - ماتم دا

خواہ بیٹا ہو یا بہائی وغیرہ سیاہ رومال۔

یا شال کو بل دے کر گردن میں ڈالتے ہیں

اور دو نوں کن روں کو عقب میں لیجا کر کمر

میں کھولتے ہیں۔

شانہ وسینہ بہ گل آلودہ - شانہ اور

سینہ کو یکپہر سے لتھیر کر۔

ناخن اتار دہ - میں احسانت بادل

ملاست ہے۔

نمہ موت - گور کن - غسل دینے

والا - تابوت بردار - ذاکر - قرآن خواں

وغیرہ۔

مچھر - انگٹھی - جس میں عود وغیرہ

لگاائیں

عود سوز - یہ بھی وہی ہے

در جلوئی رفتند - ہمراہ جاتے تھے

یا آگے جاتے تھے۔

جوق جوق شن - غول غول ہو کر۔

مستند سر انداز - مندرکچ کا مندی فرش۔

پشتی - تکیہ - کاؤ تکیہ۔

مشکاکے روے تخت - تخت پر

کا تکیہ۔

مشکی فام گردید - سیاہ ہوئی

عزل - بیکاری اور کسی کو بیکار کرنا۔

نصب - برپا کرنا۔

اتمہ عراق - وہ امام جو عراق میں

مردن ہیں - جیسے حضرت امام حسین - حضرت

موسی کاظم - حضرت علی م وغیرہ۔

کورنش - جبکہ کر سلام کرنا - ترکی ہو۔

بالہوز - پولیٹیکل اینجٹ۔

مبہمی - بمبئی۔

انجباب - بزرگان۔

سداو - راستی دورستی و کردار و گفتار۔

مور و - محل فرو آمدن - اُترنے کی جگہ۔

مناسطہ - جاہاے ترتیب و نظم۔

جاہاے پیوستن۔

مستدعیات - خواہشیں۔

انجباح - حاجت روائی۔

مقرون - نزدیک

انصراف - بازگشتن۔

خدا انگہدار - خدا حافظ
 کہ یک سفر ہند آمد کہ ایک بار
 ہندوستان کا سفر کیا ہے۔
 پاور میانی - واسطہ۔
 فرمان فرما - گورنر - صوبہ کا حاکم۔
 جہاز فرمٹ - ڈاک کا جہاز
 شہامت - بزرگی - ترانائی - دلیری
 بسالت - شجاعت - دلیری
 فحامت - بزرگی - قدر - بندہ -
 مناعت - استواری -
 اہمت - بزرگی -
 الکشاہ - کسی چیز کی گنہ پر پہنچنا -
 مجدت - بزرگی -
 نخت - شجاعت - دلیری
 نبالت - بزرگواری - آگاہی -
 زبدہ - خلاصہ
 صندلی - کرسی - چوکی
 مرفوع میدارو - مرفوع - بند
 داشتہ شدہ - یعنی عرض کرتا ہے -
 مساعی - جمع مساعا - یعنی سعی -
 نامہ عطوفت ختامہ ایسا خط
 چہرہ مہربانی کی مہر لگی ہو - ختم - موم اور لاک کو لٹکا
 انجا - جمع نحو - راہ - طور -

استظهار - پشت پناہ ہونا -
 قوی پشت ہونا - یاری چاہنا -
 منتظر - سایہ لینے والا - سایہ
 سے پناہ ہونے والا -
 قدر قدرت - قدر کی قدرت
 رکھنے والا - قدر حکم خدا ہے -
 خورشید رایت - آفتاب
 کا جھنڈا رکھنے والا -
 عطار و فطنت - دیر فنک
 کی سی دانائی رکھنے والا
 بہرام سطوت - بہرام کا سا
 صفادبیر رکھنے والا -
 زحل رفعت - کیوان کی سی بلند
 رکھنے والا - زحل فنک ہفتم پر ہے -
 بے ہمال - بے مثل -
 باہر النور - باہر - روشن - ظاہر
 پیرلیخ - فرمان شاہی یہ لفظ ترکی ہے
 مشعر - خبر دہندہ -
 منت بان - نسبت رکھنے والے
 ثغور - جمع ثغر - حصہ -
 بین الدولتین علیتین - دو بیند
 سطوتوں کے درمیان -
 وداد - دوستی -

ابلاغ - رسانیدن -
 منشور مذکور چین و ر و د ابلاغ
 گردید - منشور مذکور مکاتیب شہزادہ
 کو لکھا ہے - جو صفحہ ۹ کی تیسری سطر میں
 ہے - یعنی شہزادہ کا خط میر نے لڑکے
 وقت پہنچا -
 مرکب - جہاز
 معبر - گزرنے کی جگہ - محل گذر -
 - جائے عبور از دریا - (صفحہ ۱۱)
 پائی نام - اسمی بنام -
 رکیاست - دانائی - زیرکی -
 عبارت کتابت اینست -
 اور خط کی عبارت یہ ہے -
 ششعشہ - روشنی آفتاب -
 رشحات شجر تراوش - تراویدن
 مختصر - سبب -
 اضواء - منور کی جمع -
 اعطاف - مہربانیاں - عطف کی
 لم یزلی - لم یزل کے معنی پائندہ
 بے زوال کے ہیں - اور ذات حق -
 اس میں یا نسبت کی ہے - دراصل یزال
 تھا - لم نے آخر حرف کو ساکن کر دیا بوجہ
 اتقائے ساکنین الف گر گیا -

منشور

دعوات - جمع دعوت - بمعنی دعا
 صوامع - جمع صومعہ - گرجا - اور مسجد
 سرائر - راز ہا - جمع ستر ہے -
 ملکوت - بادشاہی - پروردگاری
 عالم فرشتگان - با اصطلاح صوفیاں
 عالم معنی (عالم ارواح)
 اتحاف - تحفہ دین
 اشعہ - جمع شعاع
 استجابت - قبول کرنا - جو آئینہ
 مجامع - واحد مجمع - جمع ہونیکے حکمیں
 معتکفان - معتکف کی جمع عبادت
 کی غرض سے مسجد میں بیٹھنے والے -
 حظائر - جمع خیرہ - احاطہ کہ چوب
 وئی سے حیوانوں کے لئے بنائی جاتی
 ہے - اطہ قبرستان - و گنبد قبر -
 جبروت - عظمت - بزرگی - تکبر
 اصطلاح سالکان عالم عظمت و جلال
 آسمانی - صفات الہی - و مرتبہ وحدت
 مرات آئینہ - اسم آلہ ہجرویت ہی
 منطبع از انطباع ایک چمکادوری پتھر پر نقش ہوا
 مرسل - جمع رسول - بمعنی قاصد و پیغام
 رسائل - مکتوبات و نامہ ہا -
 مصفح - کھولنے والا -

جاتا ہی :-

جب تک کہ عیسیٰ آفتاب گردوں
نشین کے جمال کا نور فلک چہارم سے
عرصہ زمین و آسمان کا روشنی افزا
اور باد صبا کا دم مسیحا گاشن خضر (ذیبا)
میں پڑ مردگان لالہ و ریاحین کا زندگی
بخشنے والا ہے۔ اس وقت تک فرماں
روائی و شوکت دولت و عدت کا چمن۔
حاکم ازل (خداوند عالم) کی ابرعنایت
کے ترشح سے سرسبز دشا داب۔ اور
صفیہ خاطر قادر م یزلی کی مہربانیوں کی
ضوء سے منور رہے۔

ان محبت آیات و عاؤں کے بعد
جس کی اجابت کا پرتور ازہاے عالم ملکوت
کے عبادت خانوں کو فرماں۔ اور ان
مودت بنیات سدا موں کے تحفہ کے
بعد جس کی آثار قبولیت کی شعا میں عالم
جبروت کے خیلوں کے معتکفوں کے
مقامات کو روشن کرتے ہیں اکی آیت پر یہ واضح
کرتا ہے چوں کہ دونوں سلطنتوں کے اتحاد
کے لوازم اور دونوں شوکتوں کی دوستی
کے رد اسم ایسے ہیں کہ ہمیشہ قاصد خلوت
کے ارسال کرنے میں دوستی و محبت

مہام۔ جمع ہم۔ امر عظیم۔ و کار دشوار۔
مرا م۔ مراد۔ مطلب۔
مشید۔ محکم کرنے والا۔
بنیان۔ بنیاد خانہ۔
موالفت۔ باہم دوستی کرنا۔
میووت۔ دوست رکھنا
استحضار۔ یاد رکھنا۔ کیسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نصاب۔ فارسی میں بہ معنی مال و زر
دسرایہ مستقل ہے۔

استان عدالت ارکان۔
ایسا آستانہ جس کے رکن عدالت کے ہوں۔
مجاووت۔ بازگشتن۔ واپس ہونا
توقع۔ نامہ و منشور پر بادشاہ کا نشان
کرنا۔ فرمان بادشاہی۔

وقع۔ بند۔ رفیع۔ وقع سے ماخوذ
بمعنی جائز بلند۔ اور پہاڑ کی چوٹی۔
ار ایک۔ جمع اریکہ۔ بمعنی تخت
مبادی آداب۔ مبادی جمع مبتد
بمعنی جائے آشکارا شدن۔ یعنی آداب
کے ظہور کا محل اور جگہ ہیں۔

شرح

عبارت کتابت این ست سے لیکر
صفحہ (۱۲) کے خاتمہ تک کا ترجمہ کیا

کے دروازوں کو کھولنے والے۔ اور انکو
عزوریہ اور مقاصد مہمہ کے اٹھار کرنے
پس اس الف مودت کے بنیاد کے مضبوط
کرنے والے ہوں۔ اس بنا پر میں اس
مراسلہ اتحاد کے تحریر کرنے میں مشغول ہو کر
آپ کے استحضار کے لئے تحریر کرتا ہوں
کہ عالی جناب محمد علی خان ہندی جو ہیں
صحیفہ مودت کے حامل ہیں۔ کچھ دنوں
دار الخلافہ طہران میں اعلیٰ حضرت خدیو
بے ہمال کے آستانے پر چہمہ سا۔ اور اس
ویسے سے کامیاب مقاصد رہے ہیں۔
اس وقت یہ رخصت حاصل کر کے

۱۳۰ اپنی وطن مالوف کی طرف واپس ہو رہے

ہیں :

امداد شاہی فرمان و سلطانی توفیق لہر ترقی
سفارش شرف صدر ہو کہ جناب آغا
صاحب کے ساتھ پورے طور پر مہربانیا
کر کے جناب والد سے اس امر کا اظہار
کیا جاتا ہے کہ جس وقت یہ آپ کے حدود
میں وارد ہوں۔ تو جناب والدان کے ساتھ
محترمانہ۔ معززانہ۔ مجتہانہ برتاؤ کریں۔

اور لوازم التفات مسدول فرمائیں۔
ساتھ ہی اس کے لکھنؤ کے نواب مستطاب

کو بھی مطلع فرمائیں۔ کہ وہ آغا صاحب
موصوف کے کاموں کو منتظم اور مضبوط
کریں۔ اور اس ویسے سے ان کے دل کو
مسرور اور خوش فرمائیں۔ جناب والد
کے جو دلی مرغوبات (کہ مشعر استقرار
جہانباہی و گوئری ہوں) ان کو آپ ظاہر
فرمائیں۔ ہمارے سلطنت کے کارکن ان
کے انجام دینے پر مامور ہو جائیں گے۔

باقی خدا کرے ہمیشہ دونوں سلطنتوں کی
دوستی کی بنیاد اور دونوں شوکتوں کی
محبت کے مواد محکم و استوار رہیں۔

۳۳ ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ

صفحہ ۱۳۰

دارالامارہ۔ دارالحکومت۔

ملجا۔ جائے پناہ۔ لجات ماخوذ ہے۔

مجاور۔ ہمسائیگی کرنے والا۔

جلت عظمت و عمت لغتہ۔

اس کی عظمت بڑی ہے۔ اور اس کی

نعت عام ہے۔

بحسب ولایت عہد (الخ)

یعنی بر بنائے ولی عہد ہی سند ایالت

نے نواب محمد سعید خان بہادر مغفور

کے بیٹے کے قدم سے رونق و وبال حاصل

ان کی تلوار کا جو ہر فتح و ظفر کی آنکھ کی ہے
 کتاب ہے ان کا جہاں سیرا ارادہ قضا
 و قدر کی کیدل و یکہ رائے ہے۔ ان کے
 باد پافیل کی راہ میں فلک کے گھوڑے کی
 کمر شکستہ ہے اور آسمان پہا گھوڑے کے
 قدم سے وہم کا گھوڑا خستہ ہے

صفحہ ۱۲۶

طاب اللہ نراہ و جمل الجنة
 مشواہ

شہری - خاک نناک زیر زیں۔

مشوئی - جاے قرار و آرام۔

ان کی خاک کو اللہ پاک کرے اور ان کا
 جاے آرام جنت کرے۔

وسادہ - مسند۔

مہو اجیب - تنخواہ - جمع موجب

قائمے (الح) وہ قد کہ بند بند اس

کا نکل کی طرح قابلیت کے مغز سے خالی

تھا۔ اپنے تربیت کے ساز و سامان سے

مناصب کے ساز کے لائی کر دیا۔ اور

وہ سر کہ طنبورے کے کاس کی طرح ماڈ

تعداد سے خالی تھا۔ گردن فرازی کے

اسباب سے اس کو زہرہ مشتری کے

مختتم الیہ نواب محمد سعید خاں صاحب

بہادر مغفور۔

رہنمائی (الح) ایسے رئیس کہ عقل و

دانش میں افلاطون اور ارسطو کے معلم

تھے۔

اور ایسے امیر کہ فضل و کمال میں روح القدس

ان کا ملازم ہے۔ ان کی ملک داری کے

انتظام کو یورپین عقلا تسلیم کرتے ہیں۔ ان

کی سیاست کے شجہ نے صفحہ ہستی سے شر

و فساد کا نام بھی باقی نہ کیا۔ اور انکی حکومت

کے زمانے میں دوست و دشمن کے لئے

امن و امان کا لبا ط بچھا دیا گیا۔ ان کی

دلیبری اور شجاعت کے طغنے سے

بہرام کے جسم میں تر تھری پڑ گئی۔ اور

ان کی کرم گستری اور سخاوت کے شہرے

سے سمندر اور کان بہت ہی شرمندہ ہو گئے

اس لئے کہ ان کے برابر ان کا ایشادہ تھا

خویشیہ طالع

(۲۳۰۰ ہجری)

ان کی ولایت با سعادت کی تاریخ کا طبعیہ

اور اتہال و دولت دونوں ان کی ملکیت

کے ادراک پر فخر کرتے ہیں۔

جدوش کر کے بلند مرتبوں پر پہنچا دیا۔

امثال - ہمسہ ان۔

اقران - ہمسہ ان۔

بزرگست - نقطہ غلطی - برانست بنائو۔

حرف زون راہ می برند۔

بول نہیں سکتے ہیں۔

عاری - برہنہ۔

مضطر - ضرر رسیدہ - بے اختیار - بیجان۔

ایل - وہ گروہ - جو کنہڑوں کی طرح

پھاڑ اور دوسے میں بسر کرتا ہے۔

ترکی میں نام سال ہے۔

الوس - باضم - قید - اور گروہ ترک

کسبہ بازار - بازار کے پیشہ ور

اہل حرفت۔

بلغا - بلوغ کی جمع۔

علما - جمع عالم۔

فضلا - جمع فاضل۔

آدبا - جمع ادیب۔

اطبسا - جمع طبیب جہانی علاج کریں والا۔

کتاب - کاتب کی جمع - لکھنے والا۔

حجاب - حاجب واحد - دربان - ایچی

پیش خدمت - خدمتگار۔

حلان - دہنیا۔

ساج - کپڑا بننے والا۔

سراج - زین بنانے والا۔ اور

اس کا بیجے والا۔

فلاح - کاشتکار۔

سلاح - پوست کن۔

طبّاخ - باورچی۔

زہاد - زاہد کی جمع۔

فساد غلط ہے فساد بنائیے۔ فساد

کھولنے والا۔

سمسار - دلال - اور وہ دوکاندار

جو کتے ہوئے کپڑے اسلمہ۔

کنو اب - محفل - اطلس - سمور

فروخت کرتا ہو۔

تمسار - خرمافروش۔

عطارد - دوافروش - اور زعفران شگ

وعنبر اور جو تک بیچنے والا۔

طرار - چور گرہ کٹ - آدم تیز زبان۔

خمار - می فروش - می سار۔

خرار - باطنی - موی موتی - شیشہ

موتی بیچنے والا۔

خسار - نان پر۔

سرباز - سپاہی۔

اب - مونگ - چاول - لوبیا - باقلا
 کٹری سور - چربی - شہد - تازہ میوے
 ذخیرے والے میوے - بادام - پستہ
 فندق - انجھک - منغے - کشمش - خوبانی
 زرد آلو - وغیرہ بچتا ہے -
 خیم - خیمہ دوز
 حجام - بچنے لگانے والا -
 جانشور - جہاز کا دھونے والا - جہاز
 وراثت سے دھویا جاتا ہے - اور ملاح -
 سوئی - بازاری آدمی - اور پیری
 والا دوکان دار -
 کولی - رنڈی - گاتی - ناچتی - اور
 متہ کرتی ہے -
 لولی - رنڈی -
 لوطی - بندر اور ریچھ والا - بھانڈہ
 مسخرہ - قلندر
 بلوٹی - بوق بجانے والا - بگلی -
 تدبیر - انجام کار پر غور کرنا -
 متداول - مروج
 بنیان کاخ - مخموری انبیخ
 ریشہ برانداز - مند - سخندی
 کے محل کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہیں
 شاہد - معشوق -

خاکروب
 پالاں دوز
 خوش گو - چرب زمان -
 فریب دینے والا -
 نفس - بے نام و تنگ -
 فرش بھانی والا - چوہدار
 کفن دزد
 ریاضت کرنے والا -
 موم اور چربی کی شمع بنانی والا
 بڑا لالچی -
 رنگ رز -
 چڑکی پر استگی کرنے والا -
 جلد ساز -
 روپیہ اشرفی وغیرہ کا
 لین دین کرنے والا -
 کاہ فروش - بہرہ چنونا
 قضاہ - کندے کرنی والا -
 حجام - نانائی -
 نگین ساز - مہر گن
 سر تر اشب - حجام
 شتر بان -
 زمانہ بہاریں دودھ بالا
 نیچا ہے - اور ہمیشہ نہی - پیر - شیرہ - انگور کی

صفحہ ۱۸ کے اشعار کے حل
چھوڑنا ہوں۔ مجھ کو امید ہے
کہ تم خود سمجھ لو گے۔ شادمان
صفحہ ۱۸

عجالہ۔ وہ چیز جو جلد ہی لائے جائے
یعنی یہ رسالہ میں نے بہت جلد ہی تیار
کیا ہے۔

الانسان مرکب۔ (الح)

انسان سہوا اور خطا اور رسیان کو
مرکب ہے

مداد۔ سیاہی و وات۔
واللہ موفق و علیہ السلام
اللہ توفیق دینے والا ہے اور اسی پر
پورا بہرہ و سلب ہے۔

لکمان۔ بالضم۔ اعتماد۔ توکل
ثغور۔ واحد۔ ثغر۔ ایسی سرحد کو کہتے
ہیں جو کافر و مسلمان کے ملک کے درمیان
واقع ہو۔

عراق عجم۔ عراق دو ہیں۔
عراق عرب۔ عراق عجم۔ لغت میں عراق
کے معنی دریا کے کنارے کے ہیں۔
چونکہ سپہ و دونوں دریا کے کنارے

میں۔
قتیل۔ شاعر کا تخلص ہے۔
منثور۔ پر اگندہ۔ ضد منظوم
لازم۔ ضد متعدی۔ وہ فعل جو فاعل
پر تمام ہو۔

متعدی۔ حد سے تجاوز کرنے والا۔
وہ فعل جو مفعول کو چاہے
صرف۔ علم کا نام ہے۔ تم اس کو جانتے ہو
در غیر ما وضع لہ۔ معنی وضعی کے
بر خلاف ہیں۔

غریب۔ عجیب۔ نادر۔ مسافر۔
خلط۔ آمیختن۔
خبط۔ جنون

مسترشدین۔ راست روی چاہنے والا
صفحہ ۱۶

تسوید۔ سیاہ کرنا یعنی لکنا۔
فقرات بری الاستخارہ ماہ پر
ایسے فقرے جو ماہ پر دیں گے استخارہ
سے بری ہوں۔ یعنی صاف اور سادہ
عبارت۔

اخلا۔ دو تان صادق۔ خلیل کی جمع ہے
روزنامہ۔ ڈائری جس میں روزانہ
کے حالات لکھے جائیں۔ یا حساب۔

واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئے۔

مازندران - مقام ہے۔ ان مسلم شہروں کا پتہ ایران کے نقشہ سے لگانا چاہئے۔
خوزستان - فارس کا ایک صوبہ ہے۔ شوش اس کے مشہور شہروں میں سے ہے۔
خوز کے معنی گئے کے ہیں اس مقام پر شکر تیار ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا یہ نام ہوا۔
گرماب - گرم سائک - یعنی ایسی مقامات جہاں برف نہ پڑتی ہو۔

سرویسیر - اس کا عکس - یعنی جہاں برف گرتی ہو۔

فارس - اسے بھی ایک صوبہ سمجھنا چاہئے۔ مشہور شہر اس کے شیراز، بہمن، کارزدن وغیرہ ہیں۔ اور بعض بنا در **طبرستان** - ایران کی ایک ولایت - رشت - گیلان - دغیہ اس کے شہر ہیں۔

آذربائیجان - ایک بڑا اور مشہور صوبہ ہے۔ اس کا پایہ تخت تبریز ہے۔
زنجان - رومیہ - خوی - ایروان - اردبیل - بادکوبہ - دربند - گنجه - شکی - قتبہ - شامخیل - شروان - داغستان۔

نچوان - سالیان - سلما - سبشہ - تفس - ارمن - تاوات - اس کے شہر مقامات ہیں۔ اب کسی قدر نقشہ بدلا ہوا ہے۔

گیلان - مشہور مقام ہے۔ حوالہ مازندران۔

ملحقات چار دورمی با - اس کے چاروں طرف کے ملحقات ہیں۔
بازار مسقف - ایسا بازار جس کی چت پٹی ہو۔

چار سو - چوڑ کا بازار - چوک - چوراہہ یہ بات یاد رکھنے کی ہے۔ کہ اس مقام پر ایک گنبد بناتے ہیں۔ جس کے نیچے چار درجے ہوتے ہیں۔ ایک کونوال کے لئے باقی سپاہیوں اور غلاموں کے لئے اسی میں مجرمین کے لئے تہ خانہ ہوتا ہے۔

کاروان - ایسی سرائے جس میں مسافر قیام کرتے ہیں۔
رباط - وہ کاروان سراجو صحرائیں ہیں جہاں قافلہ آکر ٹھہرتا ہے۔ اور چل دیتا ہے۔

تکیہ - امام باڑہ - حسینہ بھی کہتے ہیں۔

خالقیہ۔ لائن ساکن ہے۔ اور قاف
کو زیر ہے۔ یہ مقام۔ کرمان شاہ۔ اور
بغداد کے درمیان واقع ہے۔ یہاں ندی
بھی ہے۔ جس پر پل بندھا ہوا ہے۔ کاروان
یہی ہے۔ کہی روم اور ایران کی سرحد تھا۔

صفحہ (۱۹)

ذہاب۔ گزرنا۔ جانا
روودخانہ۔ بہتے پانی کا شیریں دریا۔
روودخانہ دستی۔ نہر۔ جیسے نہر لنگ۔
نامش خاطر م نیست۔ مجھے
اس کا نام یا د نہیں۔

دریا کے کاسپین۔ کاتب اس
کو رکاپین، لکھ گئے ہیں۔ کتاب کو صحیح
کر لیجئے۔ بحیرہ کاسپین۔ جسے بحیرہ خضر بھی
کہتے ہیں۔

لنگران۔ سالیان۔ دونوں مقام
ہیں۔

ارزنہ روم۔ رومی سرحد کا ایک
مشہور شہر ہے۔

دہنہر۔ ناکا۔
قلعہ شبشہ۔ شبشہ مقام ہے۔

گرجستان۔ ملک جارجیا۔ یہاں
کارہنئے والا گڑھی۔

ہیں۔ بالین۔ اور فقر کی جاسے سکونت۔
تکیہ بست۔ محرم کے زمانہ میں امام باڑہ
کی آرائش کی۔

تکیہ ہناد۔ سرہائے تکیہ رکھا۔ یا پیر
آب اشبار۔ پانی کا خزانہ۔ یعنی پانی
جمع رکھنے کا پٹا ہوا خزانہ۔

ایک پختہ مگر بڑا۔ اور گہرا حوض بنایا
جاتا ہے۔ جو سقف ہوتا ہے۔ اس ڈھرت کر
لئے زمین بھی ہوتا ہے۔ اس حوض میں نہر
یا مینہ کا پانی جمع کیا ہوا ہوتا ہے۔ اور
روزانہ کام میں لایا جاتا ہے۔

کافر قلہ۔ مقام کا بھی نام ہے۔ او
قلہ کا بھی۔ ہرات دطوس کے درمیان ہے
یہاں ایرانی سرحد ہے۔

مشہد۔ اس مقام چھترت علی موسیٰ
رضا کا مزار ہے۔ اس لئے اسکو مشہد
مقدس کہتے ہیں۔ شہر کا بھی یہی نام ہو گیا
طوس میں واقع ہے۔

ہرات۔ مشہور مقام ہے۔ ہری بھی
کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ ”ہری“ کے
معنی ”گنچ رنگین“ کے ہیں۔ چوں کہ اس کی
تعمیر میں زیادہ روپیہ صرف ہوا اس لئے
یہ نام ہوا

صفحہ ۱۹

بدستار و س آفتادہ

روس کے قبضہ میں چلا گیا۔

حکمہ - بالکسر - عراق عرب کا ایک شہر

کرکوک - یہ بھی عراق عرب کا

ایک شہر ہے۔

دریائے عمان - بحیرہ عمان

خارک - فارس کا جزیرہ ہے۔

راسل انجمنہ { دونوں مقام ہیں
دریہ }

سر خود - خود سر خود مختار۔

{ پوشیدہ مانند سی لیکر
خارج گردید تکثر جمہ }

داخ ہو کہ ملک ایران کی سرحدیں پادشاہ

کے ہر طبقہ کے عہد حکومت میں مختلف ہیں

ان کی حالت یکساں قائم نہیں رہی۔

عراق عجم وسطی ملک ہے اور جزائر

مازندران - خوزستان - گرمسیرات - فارس

بنادر - طبرستان - آذربائیجان - گیلان

یہ اس کے چاروں طرف کے ملحقات ہیں۔

ہر ایک آبادی میں بڑے چھوٹے

شہر اور گاؤں بکثرت ہیں۔ جس میں پٹے

ہوئے بازار - چوک - کاروان سرا

صحرائی کاروان سرا - حمام - مسجد - مدرسہ

امام باڑہ - پٹے ہوئے پانی کے خزانے

تعمیر کئے گئے ہیں۔

اس وقت اس کا طول سرحد افغانستان

کی طرف کا فرقہ سے ماہین مشہد و ہرات

ہر طرف ۶ منزل اور مشہد مقدس سے

طہران تک ۲۷ منزل - اس مقام سے

کرمان شاہان تک ۱۶ منزل - اور اس

شہر مذکور سے خانیہ عرب و عجم اور پٹل ڈھا

تک ۶ منزل دیہ پٹل دریا پر بند ہوا ہے۔

اس وقت مجھے نام یاد نہیں - یہاں سے

ایک طرف کے عرض میں گیلان (دو)

کاسپین سے - یعنی بحیرہ خضر کے کنارے

ہے، اور لنکران - سالیان اور ایک

جانب ارزنة الروم ہے۔

مملکت ایران کا ناکہ تبریز سے

منزل پر ہے وہاں سے زنجان تک آٹھ

منزل - اور قزوین بارہ منزل تبریز سے

دار الخلافہ ۱۶ منزل ہے۔ طہران سے اصفہان

تک بارہ منزل اتنا ہی فاصلہ یہاں سے

شیراز تک ہے۔ یہاں سے بند بوشہر کوئی

۸-۱۰ منزل ہوگا۔

جہاں آباد تک اور دریائے سندھ کی
کے عجم کی سرحد میں شمار ہوتا تھا یہ سب
نکل گیا۔
سجوبل۔ داخل ہونا۔

برج حمل۔ بارہ برج ہیں ان
میں کا پہلا یہ ہے۔ زمیند ہے کی سی صو
ہے۔ دو سنگ ہیں۔ سر مغرب کی طرف
ٹانگین جنوب کی سمت۔ دم مغرب کی جانب
پشت شمال رخ۔ جس روز آفتاب اس
برج میں داخل ہوتا ہے۔ اس روز بہار
کی ابتدا ہوتی ہے۔ اور نور روز ہوتا ہے
جو زرا۔ برج ہے۔ ننگ ڈھنگ دو
بچے ہیں۔ جو پشت کی طرف سے جوڑے
ہوتے ہیں۔

صف کا ہو۔ یہی سلمات کے پتے ہیں۔

کا ہو خوری رفیق چنڈا حباب مل کر موم
بہار میں سامان نشا دلیک کر کیت پر جاتے
ہیں۔ سرکہ۔ شیرہ۔ بکجین۔ وغیرہ بھی ساتھ
ہوتی ہے۔ وہاں کا ہو خرید کر کھاتے ہیں
ریلو اس { سفید ترکاری ہے۔ کوئی
ریباس { پاؤ گز کی لمبی۔ ترش مزہ
ہوتا ہے۔ شیرہ اور شکر سے کھاتے ہیں۔
اس کا رب اور شربت بھی بنایا جاتا ہے۔

باقی چار جانب کی اطراف کی آراضی و
آبادی سلاطین روم۔ روس۔ اور اجمیشہ
دہانی کی اولاد انگریزوں اور دوسرے
لوگوں کو چلی گئی ہے۔

آذربائیجان کی طرف قلعہ شمشہ و
تک ۲۲ منزل۔ تمام ملک شروان۔ غریبا
گرجستان۔ کہ جو دولت ایران کے قبضہ
میں تھا۔ یہ سب کا سب روس کے ہاتھ
میں آ گیا۔

خوزستان کی طرف جہ۔ کرکوک۔ مو
بغداد و بصرہ (۳۱ منزل) سلطنت روم
کے تحت میں ہو گیا۔ بنا اور بحیرہ عمان
کے جزائر کی طرف۔ خازک۔ بخریں۔
مسقط۔ راس انجیمہ۔ دریہ۔

پھر بہت سال ملک جو تخت عجم کے ماتحت
اور باج گز آ رہا ہے۔ خود سر اور انگریزوں
سے منسوب۔ اور دوسروں کے متعلق
ہو گیا۔

توران کی طرف پنج۔ خوارزم۔ سرخس
اور گنج کہ جو شاہ ایران کے زیر نگین تھے
یہ سب ہاتھ سے جاتے رہے۔

خراسان کی طرف ہرات۔ قندہار۔
اور کابل کا آدہا راستہ۔ سیستان بلکہ

میزان - ترازو کی صورت کا اس نواج
قوس - نواں برج ہے۔

پائیکس - بکسر ہمزہ ویای معروف۔
فضل خزان - اور وہ مدت قیام فتا
 ہے برج عقرب و میزان و قوس ہیں۔

فواکہ - اس کا واحد فاکہ ہے۔ کاف
کوزیر - لا کوزیر۔ آخر میں تائی فوقانی
 کہ حالت وقف میں رہے، ہو گئی۔

سیدہ - پختہ۔

خشکیدہ - سوکھے ہوئے۔

در ذخیرہ می نهند - یعنی میوہ نکو
 کسی محفوظ مقام میں لا کر رکھتے ہیں۔

سخت لبست حوض و دریا۔

حوض و دریا کا پانی سردی کی وجہ سے جم
 جاتا ہے۔ اور برف ہو جاتا ہے۔

یہی جسا ہوا پانی "سخت لبست"
 ہے۔

نیسان می بارو۔ نیساں رو میو

کا ساتواں مہینہ ہے۔ اس زمانہ میں آفتاب
 برج حمل میں ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ

اس وقت کی بارش سے پستی میں موتی پیدا
 ہوتے ہیں۔ مجازاً نیساں کا اطلاق

اس بارش پر ہوتا ہے۔

خیار - گڑھی
گنہزہ - بالضم اول۔ کچا خرپڑہ۔ کچرا

آلو چہ - میوہ سبے

آلو بالو - میوہ سبے اسکی صورت فار

کی سی ہوتی ہے۔ سبز ڈنڈی لگی ہوئی

مڑے میں چاشنی دار

گیلاس - میوہ ہے۔ گوندنی کے مثا

(از پاسبین)

سرطان - برج ہے۔ اس کی صورت

کیکڑے کی سی ہے۔ جو پانی میں ہوتا ہے

سنبہ - چٹا برج ہے۔ اس کی شکل

لڑکی کی سی ہے۔ سر مغرب شمال۔ پر جنوب

مشرق۔ ہاتھ میں خوشہ اسی نسبت

سے "سنبہ" نام ہوا۔

زرد آلو - میوہ ہے۔ از قسم شفتالو۔

گرچہ - ایک قسم کا آلو بخارہ ہے۔

سرخ گول - اور چاشنی دار ہوتا ہے۔

آلو بخارے سے زیادہ بامزہ۔

حلو - شفتالو کی سی شکل کا ایک میوہ۔

گرمک - ایک قسم کا گول خرپوزہ یہ

پہلے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد ملیا خرپوزہ

ہندوانہ - ترپوز

طالبی - ایک قسم کا خرپوزہ۔

سوزن بالا آج - گھون اور جوکی
لوک - یعنی اکوڑے نکلے ہوئے -

ہر قدر ہفت آب می شود -

بہ خاک فرومی رود زیادتی

جاری شن بہ رود خامی پیونند

جس قدر ہفت گھل جاتی ہے - زمین میں جاتا

ہو جاتی ہے - باقی جس قدر زیادہ پانی

ہوتا ہے وہ بہہ کر دریا میں مل جاتا ہے

آب شدن - گھل جانا - شرمندہ

ہونا - سونے چاندی کا چرخ کمانا - شمع

کا بہہ جانا -

زغال - کوند -

باد وزن - پیکار - (صفحہ ۲۱)

گنار - بالضم - بیر -

بجلی بیچ جانست - بالکل

کہیں جگہ نہیں -

پائے گوشت - ترکاری

پائے گوشت انداخت - گوشت میں

ترکاری ڈالی -

آلو - اب ایران میں ہوتا ہے - اب

اس کو سیب زمینی کہتے ہیں -

گزر - گاجر -

زر روک - یہی گاجر ہے - مگر یہ زرد

رنگ کی ہوتی ہے -

خیلی بزرگ بقدر ہندوانہ

پہت بڑی - جیسے تر بوز -

سرب - سولی -

ہا و بخان درشت - بڑے بیگن -

پامیان - بھنڈی

دراز - لمبا -

مدور - گول

خیار چنبر سگرہی

بالنگو - کھیرا - بالنگ - اور

باد رنگ بھی آیا ہے - اور تیج کو بھی کہتے ہیں

کلم - کرم کلا -

موسیر - بسن کی گٹھی -

بعضی را خام مثل زر روک

می خورند - بعض کو کچا - مثل گاجر

کے کھاتے ہیں -

شہری - شہر کا رہنے والا

سکنہ بلدہ بزرگ و کوچک

بڑے اور چھوٹے شہر کے ساکن -

دہاقین - دہقان کی جمعی - کان

دہاؤں کا رہنے والا

دہشین - بسکن دہ -

چلبندہ - بالکسر - دیوار کا ردہ -

خشت خام - کچی اینٹ -

آجر - بضم جیم - کچی اینٹ -

دو آبادی خود - اپنی آبادی

کے گرد اگر د -

خاکریز - خندق - دمدہ - پشتہ

شیر حاجی - قلعہ کے دروازہ پر

جو گھونگٹ کی دیوار ہوتی ہے - اسکو

شیر حاجی کہتے ہیں -

تفننگ پی - سپاہی جن کے پاس

سبند وق ہو -

شخم - بردن تخم - جوتنا - اور جوتی

ہوتی زمین - شخم کردن - زمین کو جوتنا

شیار - زمین کو بل یا کو دال سے گودنا -

خیلش - جوتنا - غیش کرنا - ہل جوتنا

مایہ وادہ - پانس دیکر - یا بالفاظ دیگر

کہا دے کر -

قوت ہیفز ایندہ - یعنی زمین کی قوت

زیادہ کرتے ہیں -

علس درشت - بڑا سورا

صفحہ (۲۲)

زرت - جوار

ارزن - چینا

کاشم - کڑ

پنبہ دانہ - بنولا

خردل - رائی

سہ شفت - سہ سون

سدا بخیر - ارندہ

قنات - زمیں ڈور نالی - تنویر

دو دوستوں کے فاصلہ پر کنویں کھوتے

ہیں ایک دوسرے میں دوسرے کنویں

میں نالی کے ذریعے سے پانی پہونچاتے

ہیں - اس طرح کسیت یا باغ تک پانی

پہنچا کر سپنختے ہیں - نالی پٹی ہوتی ہے

کارہیز - کاریز اور قنات ایک چیز

ہے -

سر رسیدن حاصل - کھیتی

کے پک جانے پر -

واس - ہنسیا -

درو کردہ - کاٹ کر

کاہ - ہوسا -

دواب - چوپائے - گلے پل -

انبار نمایندہ - ڈھیر لگاتے ہیں

اللاغ - گدہا -

نقد گردانندہ - نقدی کر لیتے ہیں -

ماکول - کھانے والی چیز -

ایلیات - قبائل -

چلاس - کبی -

رسمہ - کدہ -

ایلیاتی - گھوڑے - گھوڑے - گھوڑے - گھوڑے -

تتر - خستہ -

پیشم آنہا - پیشم کردہ - ان کے

بالوں کو کاٹ کر -

فہام - بالوں کی بٹی ہوئی ستلی -

اسی سے جوال اور پالان سینے ہیں -

رسی ہی بناتے ہیں

جوال - پیشم کی شطرنج کا تھیلا -

جواب - جواب - جواب شیر و

بادامی اور سفید سوت کی بنی ہوئی

جواب -

کرک بالضم - اس پیشم کو کہتے ہیں جو

بکرے کے بالوں کی جڑ میں باریک باریک

رویاں ہوتا ہے - اس سے شال - جا

دار - لونی - اور دھت بنا تے ہیں -

سوا منوودہ - علیحدہ کر کے - چھانکر -

یا پونجی { بارانی آبادہ -

جس کا گھنڈی تک -

شالے پر ہوتا ہے -

شالکی - لونی -

پنچیر - مشہور ہے - دہی کو کپڑے

میں رکنکر لٹکا دیتے ہیں - اس کا پانی ٹپک

جاتا ہے - پھر اسکو سکھا لیتے ہیں - یہ پیریز -

گھنٹوں میں بہت بکتا ہے

ماست - دہی

کشک - خشک پنیر - قروت -

قرہ قروت - قروت - پھانچہ کو

جوش دیکر اور اس کو جاکر سکھاتے ہیں

بر وقت ضرورت گرم پانی میں ڈال کر

دہی کر لیتے ہیں - قرہ قروت - اس کا پکا

ہوا پانی ہے - جو ترش ہوتا ہے -

کلیجہ - ایک قسم کا نیم استین کوٹ بڑ -

اس میں پردہ اور بالابرنیں ہوتا -

زانو تک کا لمبا ہوتا ہے - آمر - سمور

سجباب - اور غربادے کی کمال لگاتی

ہیں -

پوشین - دُنبے کے پوست کا لمبا دہ -

دُباغی کردہ - اس پوست کی پیرائی

کر کے -

انبان - گوسفند کی کمال کے بال دور کر کے

اور بچا کے تھیلا بناتے ہیں - اسکو انبان کہتے ہیں

نسیہ - قرض

دنبہ - گوسفند کی چمکی -

شکلبہ - او جڑی -

لنٹاخ - ایک قسم کا پودینہ

گوشت براد (خ) گوشت کو دہنے کی

چکنی کے ساتھ دیک میں ڈالکر سُرخ کرتے

ہیں۔ یعنی قورمہ بچاتے ہیں۔ پیرایا وہ ہر

میں کدھی پودینہ اور ننگ ملا ہوتا ہی اسی

قورمہ کو ہر کراپنے کھانے کے مصرف میں

لاتے ہیں اور سرمایہ روزی اور معادہ

کرتے ہیں۔ یعنی بیچتے ہیں۔

کرہ - گھوڑے کا پچھڑا۔ اور گدھ

کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔

پاکش - خچر۔ گھوڑا۔ یا بو۔ گدھا

ان سب پر اطلاق ہو سکتا ہے

پول گرفتہ - مول لئے ہوئے زرخیز

سودا نمائند - فروخت کرتے ہیں

صفحہ ۳۴

سرد سیر۔ وہ مقام جو سرد ہوں۔

اور وہاں برف گرتی ہو۔

علف - چارہ۔ گھاس۔

میان گرم سیرات کو چکنند۔

جاڑے میں گرم مقامات میں کچ کر جاتیں

قشلاق۔ ایام سرما میں بسر کرنے کے

گرم مقام۔ یا قبائل صحرائین کی موسم ہل

کی چراگا ہیں۔

بیللاق۔ پہاڑی سرد مقام جہاں موسم

گرمایں بسر کریں۔ اور خانہ بدوش قبائل

کی موسم گرمائی چراگا ہیں۔

باہم پیو ند وہ ہند۔ آپس میں سادی

کر دیتے ہیں۔

باشہرمی نہیا حمیر ند۔ شہریوں کے ساتھ

میل جول نہیں رکھتے ہیں۔ نہیں ملتے ہیں۔

رونیکر ند۔ منہ نہیں چھپاتے ہیں۔ چرہ

نہیں کرتے۔

نفس اقلان۔ ارہ صیغہ مبالغہ ہے۔

بہت حکم کرنے والا۔ سخت حکم کرنے والا۔

یعنی نفس بہت حکم کرنے والا۔

امرفا حش یہاں مرد زنا سے ہے۔

کو چائیڈہ۔ کوچ کر اگر

صحرائی قبائل کے لئے بولا جاتا ہے

جاؤروں کے لئے مستعمل نہیں۔

ترکمان۔ ترک کی ایک قوم

ہزاران۔ قوم ہے

قزاق۔ ایک تاتاری قوم ہے جو

کاسک کہتے ہیں۔

تنگہ۔ قوم ہے

یموت۔ قوم ہے

کوکلان - توران کا قبیلہ ترک -

اویماق - نام قبیلہ ترکمانان

قچر - قوم ہے

تاجیک زادہ - تاجیک - وہ اولاد

عرب جو عجم میں بڑی پٹی ہو -

ازولہ خود عجم - اور خود عجم کی اولاد

بختیاری - قوم ایلات کو ہی جو اصفہان

کے حوالی میں ساکن ہیں -

قبلی - نام قبیلہ - جو شیراز کے اطراف

میں ساکن ہے

زند - نام قوم کرد - کردیشہ قوم

گرمسنی - قوم ہے -

شامسون - اہل صحرائی ہیں - سیاخمیہ

ممل کے باشندے ہیں -

کلہر - قوم ایلیات کرد -

قرعی - قرئی بھی ہے - قبیلہ اہل خراسان

جو اطراف کلات کے ساکن ہیں -

جمشیدی { دونوں قومیں ہیں -

ایلخانی

سروعدہ معین - وعدہ مقرر پر

این قدر سوار لاؤ اتنے سوار اور

اتنے پیادے فوج کی نوکری کے واسطے

پادشاہ کو دیں گے -

کلاہنستہ - میر محلہ - پدبان -

ریش سفید - چودہری - میر خیلہ

قبیلہ کا بڑا بوڑھا - شہر اور گاؤں کا بڑا

تیرہ کو ہم لکھ چکے ہیں -

خانوار - گھر - مکان -

آسامی خانوار شان نشان میڈ

ان کے گھر کے ناموں کا پتہ بتاتے ہیں -

سیاہہ - نوشت - نمبرست -

در سیاہہ می آئینہ - درج رجستر ہو

جاتے ہیں -

جوان باریق را عوض بیا - جوان با سامان کو

اپنی عوض میں لاتی کہ جس کے پاس ہتھیار وغیرہ

سبیل - موخپہ

سبیل گیسے چڑب کردن - کسی کو

رشوت دینا

لنقیب - مہتر - دانندہ قوم -

مستوفی - میر دفتر - فائش کشنہ -

مکک تردد - خواہ جنگ میں - خواہ

اور کسی کام میں -

محصل شاہی - پادشاہی سزا دل

گرفتہ می آمد - پکڑ کر لاتا ہے

در می روند - ہباگ جاتے ہیں -

از قسم دیگر سے لیکر بڑی کڑا
آوردہ رنگ ترجمہ کیا جاتا ہے

یعنی دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جو
گھاؤں اور شہر سے مشترک ہیں۔ گوشہ
و کنارا اور ہر شہر کے باہر کی زمین پر چٹا
کی دیوار کھینچ کر خواہ بغیر احاطہ پانس کے
ڈالنے سے زمین کو قوت دے کر۔ او
چمن و خیابان کی بنیاد ڈال کر طرح طرح
کے میوؤں کے درخت لگاتے ہیں۔

اپنی باغبانی کی مہارت سے قلم لگاتا
اور نیچے کی مٹی کی درستی لید کی پانس
دینے اور خون اور مردہ جانوروں
(کٹوں کے پتے۔ چوہے) کے دینے
اور درخت کی جڑ میں مندہ پلٹنے سے
کرتے ہیں۔ جس سے درخت بڑے شادا
اور ان کے پھل میٹھے اور خوش رنگ
ہو جاتے ہیں۔

پائیز۔ موسم سرما۔ فصل خزاں
پت جھڑکا زمانہ۔
تا دسترس خود۔ حتی المقدور
پیش رس۔ وہ میوہ جو اور میوؤں
سے ذرا پہلے پک جائے۔

باگیمی آئند۔ پھر گرفتار ہو کر آتے ہیں۔
بصفت کیا ست میرسند۔ اپنے کیفی زور
کو پہنچتے ہیں۔ سزا یاب ہوتے ہیں۔

قاز و رات۔ پانس۔ کھاؤ۔
خشکبار۔ پانس۔ خشکبار انداخت
پانس ڈالی۔ خشک بار خشک میوے کو
بھی کہتے ہیں۔ جیسے پستہ۔ اخروٹ۔ جیتے
بادام وغیرہ۔

طرح چمن و خیابان ریختہ
چمن و خیابان کی بنیاد ڈال کر۔

چمن۔ تختہ گلزار
خیابان۔ پارک۔ تختہ چمن۔ قطار
اشجار۔ جیسے سرو۔ صنوبر۔ چنار۔ عمر
اور وہ سڑک جس کے دونوں طرف درخت
ہوں اور اگر درختوں کی قطار نہ ہو تو اسے
کو چہ کہیں گے۔ اور گلی کو۔ پس کو چہ۔ یہ فرق
یاد رکھو۔ یہ تمہاری زبان دانی کے
کام آئیں گی۔

پیوند شاخ۔ شاخ کی قلم لگانا۔
اصلاح تہ خانہ۔ نیچے کی مٹی کی درستی
پتین۔ پکوزہ برنج کو زبر۔ گھوڑے
کی لید۔

در ذخیرہ دائرہ - ذخیرہ میں کمکر
 گلہائی - ایک قسم کی ناشپاتی - اسکی بہت
 قسمیں ہیں گوشت بوبو - کبوتریہ - امرد - نظر وغیرہ
 موریز - آجوش مستے -
 جوز قند - چنے حلو - از قسم شفا بوبو - اسکو چکر
 مغز اخروت رکھ کر دواؤں پر تین ملا کر
 سوکاتے ہیں -
 معالہ کنند - بیچتے ہیں -
 دوشاب منودہ - راب بنا کر - یا شیر بن کر
 مایہ قوت گردانند - سرایہ
 روزی کرتے ہیں -
 ارباب حکم - حکام -
 متصرف ملک - ملک پر قابض -
 علیا - ہر چیز کہ بلند تر ہو - اعلیٰ کی
 تانیث ہے -
 دم تیج برندہ فولاد - ایسی تلوار کی
 دہار جو فولاد کی کاٹنے والی ہو -
 عمدہ دیوان - پگھری کا عمدہ دفتر و
 مستوفی - میر دستہ
 فرمان فرما - صوبہ کا حکم - گورنر -
 حکام ولایات - صوبہ کے حکام - گورنر
 وہ باشی - دس سپاہیوں کا افسر
 سلطان - ایک فوجی افسر جس کا درجہ

یاؤ سے کم ہوتا ہے - اور بادشاہ - اور
 فوج و محنت و محاکم
 پایاور - میجر - یا تو پ خا نہ " توپ خانہ
 کا افسر -
 سرہنگ - فوج کا افسر - سہیلیہ
 کم مرتبہ کا یہ تاج ہے - اور تو انگریزوں کا
 کام کرتا ہے -
 سالار - کمان دارن چیمپ -
 سالار کل قشوں - کماندار نجف -
 کل شکر کا سردار
 پیر - بضم تا - باسے فارسی مشد و سکون
 ایک قسم کا ڈنڈا جس کے اوپر لوہے کا
 گنبد ہوتا ہے - حربہ جنگ ہے -
 کیسہ کمر - توڑے دار بندوق کا ساز -
 کپتی - سینکڑا باروت کا -
 تفنگ داغستانی ولاری - لار
 اور داغستان کی بنی ہوئی بندوق -
 تفنگ دنگی - پتھر کا بندوق -
 چھاق دار بندوق -
 تفنگ سوزنی - نیڈل گن - برج لوڈر
 یعنی پیچھے سے ہرنے کی بندوق -
 تفنگ گرا - گرا قسم کی بندوق
 تفنگ ستم گرا - گرا قاعدہ کی بندوق

تفنک شاہو۔ کوئی داربندوق۔

تفنک۔ بندوق کا کارتوس۔

تفنک دولولہ۔ دونالی بندوق

تفنک سرپازمی۔ پٹنن کوسپاہی کی بندوق۔

تفنک گلولہ زنی۔ گولیاں مارنے

والی بندوق

تفنک تہ پھر۔ پیچھے سے بھرنی بندوق

تفنک سرپر۔ یادہن پر۔ سزل ڈر بندوق۔

یہ سب الفاظ تم جانے ہو کہ ہم نے کیوں لکھ دیئے ہ تاکہ تمہاری جدید فارسی میں اضافہ ہو۔

طپا نیچہ۔ پنچسہ۔

طپا نیچہ شش لولہ۔ چہ نالی پنچہ۔

قبور طپا نیچہ۔ چرے کا بنا ہوا زین کے اوپر ہوتا ہے۔

قربوس۔ زین کا ہرنار لکڑی کا بنا ہوا

آگے لگا ہوتا ہے۔ کاتب نے قبوز اور

قربوش غلط لکھا ہے۔

چکمہ۔ لانگ بوٹ۔ سوار پہنتے ہیں۔

زالو بند۔ ایک قسم کا فولاد گیش

ہوتا ہے جوڑہ۔ چار آئینہ۔ اور

خود کے ساتھ شہسوار۔

اور سپہان۔ زانو پر باندھتے

ہیں۔

چار آئینہ۔ جنگی لباس ہے۔

خفتان۔ چلتہ۔ شیر بر کی کمال کا

ہوتا ہے۔ اور رو ہو پھلی کے چمکے

بھی ہر کر بنا یا جاتا ہے۔

صاعد بند۔ چمڑا وغیرہ جو سپاہی

کٹائی پر باندھتے ہیں۔

کلاہ خود۔ لوہے کی ٹوپی۔ کلا خود پوش

لوہے کی ٹوپی پہننے والا۔

من تبعہ آئنا۔ تبعہ جمع تابع کی ہے

ان کے تابعین میں سے۔

ان کے تحت کے کام کرنے والوں میں سے

نقب زن۔ نقب لگانے والا۔

سیلہ۔ مورچہ۔ سلامت کو چہر

جس کی لڑ سے دشمن کو مارین۔

سنگر۔ مورچہ۔ دھس۔ سنگر سار۔

دھس۔ مورچہ بنانے والا۔

تفنکی۔ بندوق رکھنے والا سپاہی

تفنک فتیدہ دار۔ فتیدہ دار بندوق

جزا رچی۔ جزائر۔ ایک قسم کی ٹوٹن

بندوق۔ اس میں دوشاخہ لگا ہوتا ہے

خرا بیری - بندوق رکھنے والا سپاہی -
نظام سر باز فرنگی - تنگدوں کی بیٹن
باقاعن انگریزی طرز کی - نظام -
باقاعن فوج -

زنبورک شتر - پھوٹی توپ جو اونٹ
پر ہوتی ہے -

چرنجی - وہ پیشتر سپاہی جو حریت کو
لاتا ہے - ہراول - چرنجی باشی -

ایسی فوج کا افسر -

نقیب - پیشوا - سردار -

ٹوکر باب - گورنمنٹ کے نوکر -

ملازم - پانچو رکاب - شاہی ملازم -

عملہ درخانہ - درباری عملہ -

آیشک آقاسی - داروغہ دیوانخانہ

قاچکی - "ربان" - "قاپ" ترکی میں

دروازہ کو کہتے ہیں -

یساول - چوب دار -

جابرچی - ڈھنڈوریا - منادی کرنپوالا

میر غضب - سیاست کرنے والا

اس کا عملہ ہوتا ہے جکا ذکر آگے آئے گا -

آشپز - باورچی

ناظر - خاشا مان - ناظر بہتم -

ناظر خلوت - پراؤٹ سکرٹری -

ناظر رسوائت - بہتم ٹیکس -

داروغہ شہر - کوتوال -

حاشیہ دست گاہ سلطانین و اعرا

و بزرگان می باشند - یعنی

بادشاہوں - اسیروں - اور بزرگوں

کے سامان و توزک کے حدام ہوتے ہیں

حاشیہ کے سنی خدمتگار کے ہیں -

دست گاہ - توزک - سامان - اسباب

و مثل جانور ہاتے الخ اور اپنے

جانوروں کی طرح کہ جن کو چارہ اور پانی

اچھال جاتا ہو - کچھ دنوں کسی جگہ کار

پر داز رکھ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں -

دست اندر کار - کار پرداز -

جس کا ہاتھ کام میں ہو -

مواجب تقدی - نقدخواہ

فراخور حال - لائق حال

جسیرہ - سپاہیوں اور نوکروں کی مقررہ خودک

روٹی - چاول - گوشت - گئی - ترکاری - دہی - میٹر

شیرہ انگور کٹھی وغیرہ ملتی ہے -

شاگرد پیشہ - خدمت گار

آرڈہ کچھد - تنوں کا حلوا - آردہ بفتح

وسکون را - حلوا - آردہ دابہ - "بھی آیا ہے

یہ حلوا تل شکری کی طرح بنایا جاتا ہے -

اور چاشت اور ہمارے وقت کمایا جاتا ہے۔

برائے آن راغہ ہر ماہ می ستانند یعنی راشن کی چٹی ہر ماہ کے شروع میں لیتے ہیں۔

اہل سوق { بازار واسے۔ اور اہل حرفہ { پیشہ ور

مستو کلین علی اللہ۔ اللہ پر توکل کرنے والے۔

مجتہد۔ اجتہاد کرنے والا۔ مجتہد کی تعریف خود مصنف بیان کر رہے ہیں۔

حوزہ۔ ناحیہ۔ میان مملکت۔

عمر ۱۔ روشن سفید

حارس۔ نگہبان۔ پاسبان۔

ملت۔ دین۔ کیش۔ شریعت۔ گروہ۔

صنیفہ۔ مائل بہ حق۔ ملت خلیفہ۔

ملت ابراہیمی کو بھی کہتے ہیں۔

ہرجیبا۔ روشن۔ آفتاب۔

حدود۔ حد کی جمع۔ گنہگار کو سزا دینا۔ تاکہ دوبارہ مرتکب نہ ہو۔

میتین۔ استوار و محکم۔

صفحہ ۲۶

آواہر۔ احکام ایزدی۔ امر کی جمع

لواہی، ممنوعات شرعی۔ نہی کی جمع حضرت رسالت پناہی۔ حضرت

محمد مصطفیٰ صوم۔ روزہ۔

صلوۃ نماز۔ دعا۔ آمرزش۔ رحمت واجب۔ فرض

مسند و بات۔ مسند و ب۔ سنت

محللات۔ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حلال کیا ہو۔

محرمات۔ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام کیا ہو۔

مباحات۔ ایسی چیزیں جو جائز ہوں

مباحات۔ ایسی چیزیں جو جائز ہوں

مباحات۔ ایسی چیزیں جو جائز ہوں

مباحات۔ ایسی چیزیں جو جائز ہوں

مباحات۔ ایسی چیزیں جو جائز ہوں

مباحات۔ ایسی چیزیں جو جائز ہوں

اجماع۔ کسی کام پر جماعت کا اتفاق کرنا
یہاں جماعت صحابہ کا اجماع مقصود ہے
استنباط۔ استخراج۔ کسی چیز سے
کسی چیز کو باہر نکالنا۔

تعدیل۔ راست و درست کرنا۔ اور کسی
چیز کی چیز کے ساتھ برابر کرنا
توثیق۔ محکم و استوار کرنا
رجال۔ رجل کی جمع۔ مردان۔

روایت۔ راوی کی جمع۔ روایت کرنا
صرف۔ معروف علم ہے
نحو۔ مشہور علم ہے۔ کلام عرب کے اعراب
معلوم ہوتے ہیں

منطق۔ وہ آلہ قانونیہ جس کی رعایت
ذہن کو فکر میں خطا سے بچاتی ہے۔
معانی۔ علم کلام جس سے احوال لفظ
پہچانا جاتا ہے۔ باقی اس کی تعریف اس
فن کی کتاب سے معلوم کر سکتے ہو۔

بیان۔ ایک علم ہے اور وہ چند اصول
و قواعد ہیں۔ جن کو مستحضر رکھنے سے ایک
معنی کو کئی طریقوں سے ادا کیا جاسکتا
ہے

اصول فقہ۔ ایسے قواعد جن سے
مسائل فقہ کا اثبات اور

استنباط کیا جائے

فقہ۔ علم معرفت احکام شریعت
فحصہ حص۔ قاتل کو مقتول کے عوض
قتل کرنا۔ زخم کے بدلے زخم لگانا
دیات۔ دیت۔ خون بہا۔

حدیث۔ خبر رسول مقبول
حکمت۔ دانائی۔ اصطلاح میں تمام
چیزوں کا جانا۔ جیسا کہ وہ ہوں اور تمام
کاموں پر عمل کرنا۔ جیسا کہ چاہتے۔ بقدر
طاقت بشری

کلام۔ ایٹم ہے۔ جس کے ذریعے سے
نقلی مسائل کو بذریعہ عقل ثابت کیا جاتا ہے
اس کے جاننے والے کو تکلم کہتے ہیں۔
استقرا۔ تماش و جستجو۔ کتاب نے استقرا
بجین مملہ غلط لکھا ہے۔

تدقیق۔ باریک کرنا۔ کامل غور کرنا۔
مینح۔ استوار
ملکہ۔ کیفیت راسخہ فی النفس۔ جو
بطی انزال ہو۔

افادہ۔ فائدہ دادن
افاضہ۔ فیض دادن۔ خبر بسیار رسائی
اعلم۔ بڑا عالم
افقہ۔ بڑا فقیہ۔

پانچواں حصہ - حق سادات
زکوٰۃ - مال کا لیسواں حصہ - حق محتاج
وغیرا -

وصیتیات - وصیت - وہ نصیحت
جو مسافر - یا مسافر ملک عدم کرے -
مواریث - جمع میراث
صیانت - حفاظت
ارامل - بیوہ عورتیں -

ارملہ - واحد -

قیمومیت - ارٹھیان - اور تولیت -
ائینام - تیمم کی جمع
سِفاح - بالکسر - زنا کردن -

لبسطایذ - فراخی دست
نظارت - نظر کرنا - دیکھنا ایک دیکھنا
موقوفات - ایسی چیزیں جو وقف کی گئی ہیں
مثورع - پرہیزگار

متروکات - وہ چیزیں جو میراث
میں میت کی باقی رہیں -

بیع مخلقات - اسی مال متروکہ
کی فروخت -

(نوٹ)

کاتب نے محلفات بجائی حلقی غلط لکھا ہے صحیح کریجیج
مباشر - ہستم - نگران کار - سربراہ کا

اعدل بڑا عادل

ازہد بڑا زاہد

اتقا بڑا متقی

اورع بڑا پرہیزگار

اقران میران

مسلم تسلیم کیا گیا

نافذ جاری ہونے والا

مطاع اطاعت کیا گیا -

لازم الاتباع - جس کی پیروی ضروری

عزل - بیکار کرنا - برطرف کرنا -

حاکم ظالم بلد - شہر کا ظالم حاکم

وضیع - کمینہ -

لیتم بخیل -

امم امت کی جمع - گروہ

معتلہ - عالم کے قول پر بغیر حجت و

دلیل عمل کرنے والا -

عباد - بندگان

معاو - جائے بازگشت - عالم آخرت

جنابش - شین کی ضمیر محمد جامع الشرائط

کی طرف راجع ہے -

مشعر - آگاہی دینے والا -

ایصال - رسانیدن -

وجوہ خمس - خمس کی رقم - خمس - مال کا

بیس بلکہ اس سے زائد بھی ہوتے ہیں۔
اس دیگر میں لگن۔ رکابیاں۔ دیکھیں
بادیے۔ کرچہ۔ کفٹیسر۔
سب ہی کچھ ہوتا ہے۔ اور سفر کے
کام میں آتا ہے۔

مابجساج۔ دراصل مابجساج ایہ ہے
وہ چیز کہ جسکی طرف حاجت کی جائے۔
استعمال میں لفظ ایہ حذف کر دیا گیا۔
انبار خانا جنس۔ ایسا مقام کہ
جہاں جنس رکھی جاسے۔

قصات۔ قاضی کی جمع۔
کبیر۔ تکبیر کہنے والا

روضہ خوان۔ اُسے کہتے ہیں کہ جو
امام حسینؑ کے فضائل۔ مناقب۔

مصائب جن کے ساتھ پڑتا ہے۔
بقاع۔ بقعہ کی جمع ہے۔ یعنی سرواٹا

مستعمل ہے۔ وجاسے محدود۔ مزار
علیٰ۔ وسادات۔

امام زادہ۔ کسی امام کے بیٹے یا بیٹی
کی قبر۔ قرہنگ فارسی جدید میں امام کی قبر

لکھا ہے یہ صحیح نہیں۔ اسی طرح نقش ثلث
میں بھی غلط معنی لکھے ہیں۔

سکنی دارند۔ سکونت رکھتے ہیں۔

موصی۔ وصیت کرنے والا
ثلث قرار دادہ باشد۔ یعنی اگر
تیسرا حصہ قرار دیا ہو۔

قبض نمود۔ قبضہ کر کے۔ بیکر۔
نشمہ۔ بقیہ۔

العتاع۔ واقع کرنا
نکاح۔ نکاح کرنے والا۔

منکوحہ۔ وہ عورت جس کا نکاح کیا گیا ہو
رد مظالم۔ ظلموں کا رد۔

وجوہ ہر۔ رستم بخش
ابن السبیل۔ مسافر۔

بذل فرمایند۔ دیتے ہیں
نقض۔ شکن

ابرار۔ نیکو کاران۔ جمع بر و بار

کفالت۔ ضمان ہونا۔
حج۔ زندہ۔

ازمد خلش۔ اسکی آمدنی سے
بدست متولی۔ متولی کے ہاتھوں

رحمت خواب۔ بچونا۔
دیگر مسمی۔ وہ گنج برتنوں کا جس میں

ایک کے اندر دوسرا اور دوسرے کے
اندر تیسرا بیان تک کہ دس دس بیس

صفحہ (۲۸)

وٹیفہ مستمرہ - دوامی وٹیفہ مستمر
رواں - استوار - پیوستہ -

لبیا مست ملامت کرنا -

دود چرخ خوردہ - چرخ کا دیوانہ

ہما کر یعنی رات کو بڑی محنت کر کے
استخوان شکستہ است دماغ راہم بابت

جوٹ سچ کی شکستہ ہڈیوں کو باہم
جوڑ کر -

حقہ باز - مداری

مقلد - ایکثر - سوانگ بہرنے والا -

بہر و پیہ - نقال -

لوٹی میمون باز - مداری - بندر

کا تماشہ کرنے والا

لوٹی اجلاف - کینے

باز می گر - تاشکریا والا - ہر چیز پر ہنر والا - بہت

بند باز - نٹ -

زور خانہ - اکھاڑا -

صفحہ ۲۹

تنخواہ - ہر قسم کی جنس - سوداگری کا مال

تنخواہ ملک خود - اپنے ملک کا مال

دیار دور دست - دور دراز شہر

شرا - بالکسر بیچنا - مول لینا - لغات

اصناف میں سے ہے

اجان - ٹھیکہ -

آسیبا - بربادی - خراس وہ چکی

جو ہا اندر سنبھ چلائی جائے -

بازار چہر - پہوٹا بازار

وصلت نگر - ۵۵ - وسعت - پہونہ

پیوستگی - نہ مل کر - سیل جول

نہ کر کے -

مال منشوش - خیانت کیا ہوا مال

لقمہ مشتبہ - ایسی غذا جس کے حلال

ہونے میں شبہ ہو -

مکاری - نخر - اونٹ - گدھے کرایہ

پر دینے والا -

حملہ دار - خیر اونٹ وغیرہ کرایہ پر

دینے والا اور تجارتی مال لا کر شہر شہر

لے جانے والا سافر بھی اسی کو جانوروں

پر سوار ہو کر سفر کرتے ہیں -

چار واسے پاکش ٹوٹ - گھوڑا -

خچر وغیرہ

چاوش - وہ ہے جو ہر شہر سے زائرین

کو ہیا کرتا ہے اور قافلہ کی روانگی اور قیام

کے متعلق بتاتا ہے -

میر حاج - حاجیوں کے قافلہ کا سردار

پدر رقمہ ۵۱ - ان سپاہیوں کو کہتے ہیں
کہ جو اجرت پر قافلہ سمے ساتھ جاتے ہیں
تاکہ ان کو صحیح سلامت منزل مقصود پر
پہنچا دیں - تو شہ راہ کے بھی معنی ہیں -
جملہ تابلوت - تابلوت ہر دور - گورکن
عسل دینے والا - ذاکر - دستہ آں خان
یہ عمدہ تابلوت ہے

جائزہ - صدہ - انعام

صفحہ ۱۲۹

اخذ و جرہ - اخذ گرفتن - جر کشیدن -
شتر ارج زمین ضرر و ہ - ضرر و
ذہن کا لگان - اور باج - تجارتی مال کا
محصول ہے -

شتر واد - سومن تبریزی اور ڈھیر -

گد خد - گاؤں کا پدھان -

میر عمدہ کو بھی کہتے ہیں -

عائدہ - بازگردندہ - وعود کسنن

صفحہ ۱۳۰

ایلی - ادا دیان

بہاکم - اس کا واحد بہیمہ ہے ایسے

چوپائے جن کے کمر پیٹے نہ ہوں - جیسے

گدھا - بیل - بکری -

انعام - ایسے چوپائے جن کے کمر پیٹے ہوں

حصیے گائے بیل - بکری

مواشی - ماش کی جمع - بارکش چوپایہ -

فالیئر - خربوزے اور کبیرے لکڑی کا کھیت

تناسل کچہ ہا - بچوں کی پیدائش -

مزرعہ سپہری خور شہاد اور و -

ترکاریوں - اور ساگ پاست کا

کھیت رکھتا ہے

وجہ ادا کند - پزائے طریقہ کے

مطابق ایک رستم ادا کرتا ہے -

باج - تجارتی مال کا محصول

گمرک خانہ - چنگی گمر - وہ مقام

جہاں تجارتی مال کا محصول لیا جائے -

گمرکچی - چنگی لینے والا

چیل - دیکھ کر - ملاحظہ کر کے

شمشہ - گن کر

کشید - تول کر

حسب دستور جدید می گیرند -

یعنی محصول اب نئے قاعدے - اور

دستور العمل کے مطابق لیتے ہیں -

کارکن خانہ - ایسے کاری گر - جو

اپنے گھر پر کام بناتے ہیں -

نذرانہ

کلان اثر - میر عمدہ - چودھری

اگر گزر گاہ تنگ اور سڑک پتلی ہو۔
تو داسنے بائیں ہو جائیں۔ تاکہ کسی مسلمان
کو دھکا نہ لگے۔

زمرہ قد۔ بیجا۔ مجاہدنا شریع شریف کو دگر واپس

اگر جامہ نو پوشند و صبر
پار چہ عیب پیش سینہ بزرند
اگر نہ کیڑے پھیں تو کسی دوسرے

پیشے کا ہونہ سید کے آگے نہ

لیں۔ تاکہ تکبیر وار نہ ہوں۔

قشقہ بکشد۔ ٹیکہ لگائے۔ تلو لگائے
جیسے ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔

از یہود سے لے کر آشکار
بدار و تنک کا ترجمہ :-

وصفہ ۳۱

یہودی سر منڈا کر۔ تھوڑے سے
بال کان کے آگے۔ اور ارمنی
عیسائی آتش پرست تھوڑے سے
بال کچھ پیچھے لٹپی اور عمائم کے نیچے
نمایاں اور ظاہر رکھے۔

موے سر تراشیدن۔ سر منڈانا
اور تراشیدن، ابھی اسی معنی میں
ہے۔

یخنہ۔ گرمیان۔

جزیرہ۔ ذمی کا سر وں سے جو رقم
سالانہ لی جاسے۔

بحوس۔ آتش پرست۔ آفتاب پرست
زرتشتی فرقہ۔

ذمہ۔ پناہ۔ امان۔ اور عہد۔

رعایت ذمہ حق امان و حفاظت۔

مرعی۔ رعایت کیا گیا
بہت ہنسا کھنڈ۔ نیچا بنائے۔

دو طبقہ سازو۔ دو منزلہ نہ بنائی۔

بکسی در مقدمہ یا ورمعاوضہ
دشنام نہ دہند۔ کسی

مسلمان کو ابتدا یا گالی کے عوض گالی
نہ دیں۔

مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو گالی
دینے میں ابتدا نہ کریں۔ اور اگر اُس نے گالی
دی ہو تو اُس کے عوض میں بھی گالی نہ دیں
در مرور بکدام آئندہ ورنہ تنہ نزنند
راستہ چلنے میں کسی مسلمان آنے
جانے والے کو دھکا نہ دیں۔

مرور۔ گزرنا۔ جانا

تنہ زون۔ دھکا دینا۔

اگر معز تنگ کو چہ باریک باشد

خود را راست و چپ بگردانند

پیراہن - کرتا

وارونہ - اولٹا

کاکل - چوٹیا - ایران میں بھی چوٹی

رکھنے کا دستور ہے - وسط سر میں

چار انگل کی گولائی میں بال چھوڑ دیتے

ہیں - اور لمبائی میں نہیں کتراتے -

بڑھبھانے پر اس چوٹی میں گرہ

لگا کر - ٹوہنی یا عسے میں کتے

ہیں -

مگر ثقہ اس کو عیب سمجھتے ہیں -

قدرے موے مفرق سرست

سر کی مانگ کے تھوڑے بال ہیں -

زلفت - ایران میں دستور ہے

کہ سپاہی - خواتین - شرفاء - زلفیں

رکھتے ہیں - وسط سر نہ اچھوتا ہے - اور

چوٹے بال کان کے آگے - اور بڑے

سر کے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اور بالوں

کو موڑ کر شکن بھی دیتے ہیں

عورتیں بھی زلفیں رکھتی

ہیں -

سر خود مکافات را مکتب نگردد

خود بدلہ لینے کے مرتکب نہ ہوں -

حاکم شرع - مجتہد

عرف سے مراد کو تو ال بھی ہے اور شہر

کے روایتم دستور اور پچائیت وغیرہ بھی -

مدعا علیہ - جس پر دعویٰ کیا جائے

لنسق - ہر جہانی سزا مثلاً ہاتھ کاٹنا -

بیدار نا وغیرہ -

نسق - قحی - جلد در جہانی سزا دینے والا -

مصارف عرس مصارف طعام

عودی نخل - وطعام فاتحہ بزرگان

پیشکش - نذرانہ

تساون - سستی

زیر چوب فلک - فلک یا فلک بانی

کو کہتے ہیں - دو گز کی لمبی لکڑی ہوتی ہے

سرے پر کوٹیاں لگی ہوتی ہیں اور بیچ

میں سولخ - اس میں رسی پڑی

ہوتی ہے - محسرم کے پاؤں پر

میں ڈال کر بل دیتے ہیں - اور

دو آدمی ٹمٹکی اٹھا کر محسرم کے

تلوں پر بید - یا انار کی چھڑی

مارتے ہیں -

وجہ قلق مزید شود - جرمانے کی

رقم اور زیادہ ہو جاتی ہے -

قلق - جرمانہ - طلبانہ - قلق بسرش

اقتاد - بیچارے کے سر پر طلبانہ کی

رقم پڑی۔ قلع دادہ۔ جرمانہ دیا۔ طلبانہ دیا۔

قویون۔ دین کی جمع۔ وہ قرضہ جس کے ادا کرنے کا وقت معین ہو۔ اور جس کا وقت ادا معین نہ ہو۔ وہ (قرض) ہے۔

مہر کا بین۔ اس تقد و جنس کو کہتے ہیں جو نکاح کے وقت مرد کے ذمہ مقرر کی جاتی ہے۔

قرضہ دست گرداں۔ ہاتھ اودھار و قرضہ

منارعات وارثت۔ وارثت کے جبکڑے۔

طلاق۔ عورت کا نکاح کی قید سے چھڑکا رہا۔

تخلع۔ بالضم۔ عورت کا شوہر سے طلاق چاہنا۔ اور بالفتح۔ معزول کرنا۔

رجال و نسواں۔ مرد اور عورتیں۔

مخاصمہ سوداگراں۔ سوداگروں کے لین دین کے جبکڑے۔

مرافعہ۔ مقدمہ۔ حاکم کے پاس دعوے کرنا۔

سہر کہ را افخم جس کسی کو معتمد جانتا ہے حاکم کے حضور میں اپنا قائم مقام کرتا ہے۔

مضاربت۔ تجارت کی غرض سے کسی کو مال دینا کہ جس کے نفع میں شرکت ہو۔

بہر گاہ بین التجار۔ جس وقت کہ تاجروں کے درمیان کوئی جبکڑا معاملہ کے سقم و صحت میں یا کسی جنس کی غبن کا دعویٰ یا بیع کا۔ یا چنگی والے کی کوئی

زیادتی یا شہرکائے تجارت کے درمیان حساب میں اختلاف واقع ہوتا ہے۔ تو ان

سب کا فیصلہ تو اعد مجریہ کے مطابق لگا لیا اور امین التجار کے متعلق ہر چھوٹا بھی جانب سومیں میں

صفحہ ۲۳

از ہم میگزارند۔ فیصلہ کراتے ہیں۔

امر معروف و نہی منکر۔ حکم خدا بجا لانے کا حکم کرنا۔ اور نامشروع

کی ممانعت کرنا۔

بتک۔ پر وہ درسی فسق۔ کاربہ کرنا۔ ترک امر حق۔

ریش تراشیدن۔ ڈاڑھی منڈانا۔ **مختسب**۔ اُن امور سے روکنے والا جو شرع شریف میں ممنوع ہیں۔

سنگ - باٹ -

قیراط - نیم دانگ یعنی چار جو درمیانی
مثقال - ۲۴ ماشہ کو کہتے ہیں۔

فضہ - چاندی

ذہب - سونا

خالص - کھرا

قلابی - کھوٹا

معیار - پرکھیا

پنچہ - پنسیری - یعنی ایک من کا آٹھواں

حصہ - اور جال - اور چھلپیان

پکڑنے کا کانٹا -

اور پانچوں اونٹلیاں -

چار یک - چارک - دس سیرا -

یعنی من تبریزی کا چوتھا حصہ -

وہاں کا من چہ سو مثقال کا ہوتا ہے -

من تبریز و شاہ - دونوں من ہیں

خروار - ایک سو من تبریز -

مولف نے خود بتایا ہے

بہراؤ - اسی پر کہتے کی تھر -

قیان - لوہے کی ترازو جس میں ایک

ہی پلڑا ہوتا ہے - اور خطوط سے وزن

معلوم کیا جاتا ہے - یہ ترازو واشٹین پر

ہوتی ہے -

زرد و خور و بازار و خاشہ -

گھر اور بازار کی مار پیٹ -

شرب و ساخت و کشید خمر -

شراب کا پینا - بنانا - اور اس کا کھینچنا -

کیسہ ہر - گرہ کٹ -

صیغہ - زن متاعی -

کولی - پچھلے حرف پر زبر ہے -

ایسی رنڈی - جو ناچتی - گاتی - او

منقہ بھی کرتی ہے -

قرشمال - ایسی رنڈی جو کنجروں اور

کچھیلوں کی طرح پھرتی ہے - اس کا پیشہ کتب

ہے - مرد کو بھی کہہ دیتے ہیں - قرشمال است

دہڑوا ہے -

اپار دی بردار ہندو - اپار دی

ترکی ہے - چور اچکا - لی بہگو

بردار ہندو - کے بھی یہی معنی ہیں -

حارب - لڑنے والا

ضارب - مارنے والا

ہارب - بہانے والا

ببندہ - غلام -

اجرت حمل - - مزدور کی مزدوری

فعلہ - مزدور

ببشا - مس -

سڑک پر روشنی بغیر نکلے اور مشتبہ ہو تو
اُسے گرفتار کر لو۔

جناب شاد آں بگرامی حاجی بابا

کے ان فقرات کے حل میں فرماتے ہیں۔

کہ ”ایراہیوں کا یہ خیال ہے کہ دھونے سے

یہ آواز نکلتی ہے“

ایسا نہیں بلکہ یہ نثارے چونکہ مذکور

بالاد جوہ پر بجائے جاتے ہیں۔ اسلئے

ان کا مطلب ہر شخص کو معلوم ہے۔

نہ یہ کہ نثارے کی آواز سے۔ یہ تو ہم

و خیال بلا وجہ کیا گیا ہے۔

گوڑ کہ می زبند۔ بڑا فقرہ

(دہولہ) بجاتے ہیں۔

معروف نباشد۔ مشہور

آدمی نہ ہو

گرمہ۔ چوکیدار۔ ”گرمہ باشی“

چوکیداروں کا افسہ

در حراست می گردند۔ نگہبانی

کے لئے پہرتے ہیں۔ گشت کرتے ہیں۔

بر خورند۔ ملجائیں۔

پیا می خواست می کشد۔ باز پرس

کرتے ہیں۔ رو بکاری ہوتی ہے۔ یعنی

اس شخص سے پوچھا جاتا ہے۔ کون ہو؟

دار و غہ شہر۔ کوتوال

کہ سر چار سو ہر مومہ نشین دار۔

ہم نے صفحہ ۱۷ میں ”چار سو“ کے تحت

میں جو تشریح کی ہے۔ اُسے دیکھو تو یہ فقرہ

ایسا ہی سے سمجھ لو گے۔

نشین۔ جسہ

شب گردش می کشد۔ رات

کو گشت کرتا ہے۔

سہ طبل پشت بام بازار۔

ایران میں ہر بڑے شہر کا دستور ہے

کہ رات کی پہلی دوسری تیسری صحت

میں تین مرتبہ نثارے بجاتے ہیں:-

طبل اول۔ غروب آفتاب کے ایک

گھنٹے بعد

دوم دو گھنٹے کے بعد

سوم تین گھنٹے کے بعد

حاجی بابا کی عبارت ہے:-

”پس ازاں صدائے طبل اول ازاں

بعد صدائے طبل برچیں۔ پس صدائے

طبل بگیرد بہ بند“

”صدائے طبل برچیں“ کا مطلب

یہ ہے کہ دوکانیں بند کرو۔ اور تیسرے

فقرے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب جو

کہاں جاتے ہو۔ تمہارے پاس لائیں
کیوں نہیں۔ (صفحہ ۳۳)

صفحہ ۳۳

جرمیں۔ جرمانہ
مشت زریں بنام حب نبی
برائے خود اخذ نمودہ می بخشد
یکہ تہوڑی سی رقم مٹھائی کے
نام سے اپنے لئے لے کر چھوڑ دیتا ہو
معاف کر دیتا ہے

حب نبات۔ مٹھائی
مجلس۔ قید خانہ
کشیدن مجرم از خانہ۔ گھر سے
مجرم کو باہر نکالنا۔

چشم کندن۔ آنکھیں نکال لینا
دستاق کردن۔ قید کرنا۔
ناظم ولایت۔ صوبہ کا حاکم۔ گورنر
تمشیت ملک۔ ملک کا بندوبست
اخذ مالیات۔ مال کی تحصیل۔ وصول۔
امنیت۔ بے خوفی۔ امن۔

قطاع الطريق۔ ڈاکو۔ راہزن۔
از واردات روزانہ خبر مید
دوانہ کے حادثوں۔ واقعوں کی رپورٹ
کرتا ہے۔

تعدی بے حساب۔ جید زیادتی

۳۴

ظلم۔

امور نا ملائم۔ نامناسب باتیں۔

ابر باب۔ خداوند۔ حاکم۔ آقا۔

ارگ۔ یہ ہوتا قلعہ۔ جس میں پادشاہ

رہتا ہو اس قلعہ کا ایک رخ شہر کی طرف۔

دوسرا صحر کی جانب ہوتا ہے۔

کو تووال۔ قلعہ دار۔ تم نے فارسی

زبان میں کو تووال۔ اور دار و غدا کا

فرق سمجھ لیا ہوگا۔ دار و عنہ

شہر کا منتظم ہے۔ اور کو تووال کی متعلق

شاہی قلعہ کی حفاظت اور انتظام ہوتا ہو۔

مد اخلصاے پاج۔ تجارتی مال

کے محصول کی آمدنی۔

دروازہ شہر۔ یہ لوٹ کر لینے کی

بات ہے کہ شہر کے اندر کے مکانات کے

دروازوں کے لئے دروازے باقی شہر

کی فیصل کے لئے جو پہانگ ہوتے ہیں ان کو

دروازہ (دروازہ) کہتے ہیں۔

اجارہ دار۔ سرکار۔ سرکاری

ٹھیکہ دار

رفاہ۔ فراخی عیش

نان فطیر۔ مندنان خمیر۔

چاشت۔ وقت دوپہر۔ اور دوپہر کا

۵ یہاں کو تووال مخصوص ہے ۱۲

کو کہتے ہیں۔ ”لنگہ در“۔ دروازہ کا ایک پٹ
 ”لنگہ گنش“ ایک پوائی۔ ”لنگہ بار“
 ایک طرف کا بوجھ۔ ایک بوری۔
 لودہ۔ گہرا ٹوکرا۔ جو خچر پر ایک ادھر۔
 اور ایک اُدھر رکھا جاتا ہے۔

زیادہ تر بیدیا کئی دوسری
 چیز سے بنایا جاتا ہے۔

سبد۔ جہڑی۔ ٹوکری۔ حب و کی
 ٹوکری جس میں ”میوہ“ یا ”پھول“
 رکھ کر لاتے ہیں۔

جانبن الاغ بار کر وہ ”خچر“ کے
 دونوں جانب رکھ کر

سنگ و ترازو۔ ترازو اور باٹ
 فریادی زندہ۔ آواز لگاتے
 پہرتے ہیں۔

اہل امساک۔ کنبوس لوگ۔

سرفصل۔ فصل پر۔

ہنگام در و حاصلات۔ کھیتی
 کے کٹنے کے وقت

سراسیمہ۔ آبی فرستادہ۔

پچکی میں بھیکر۔

صرف مے گر دانند۔ کھاتے
 ہیں۔

کا کھانا۔ روٹی۔ پیس۔ دہی۔ کباب۔ تور
 دو پیازہ۔ مربہ۔ حلوا۔ ترپوز۔ چنڈ رچتہ
 وغیرہ کھاتے ہیں۔ خشک۔ پلاؤ نہیں ہوتا۔
 شام۔ وقت شام۔ اور شام کا
 کھانا۔ مغرب سے لے کر آدھی رات
 تک کے کھانے کو کہتے ہیں۔

پاسے دست آس نشہ۔

چکی کے پاس بیٹھ کر
 ہندارک طبع دیکر۔ دوسرے

کھانے کی طیاری میں
 قاتق۔ نان خورش

قاتق کر د۔ نان خورش کیا۔ دہی۔ پیس
 سک۔ شہد۔ مربہ۔ حلوا۔ انگور

وغیرہ
 بقال کی تفصیل ہم کر چکے ہیں۔

آش پز۔ باورچی۔

سبزی خوردنی۔ ساگ۔ اور

ترکاری

دست فروش۔ جو ہاتھ میں سودا

لے کر سڑکوں گلیوں میں بچتا پیرے۔

دولنگہ لودہ سبد۔ دو گربے

ٹوکری۔

لنگہ۔ کسی چیز کے جوڑے کے ایک عدد

شام صرف مشہد - رات کا کمانا کیا
 صرف شب چرا - رات کا کمانا
 خورش - سالن - (صفو ۳۵)
 بخاری - دو دکش تنور - تم نے
 دیکھا ہو گا کہ تنور کے اندر سے - ایک
 سوراخ باہر نکلتا ہوتا ہے اور اس سے
 وہ ہواں نکلتا ہے - یہ بخاری ہی ہے
 بخاری - آتش خانہ -
 خباثر - روٹی پکانے والا
 دیزی گلی - ہانڈی
 باری گزاریں - پکانے کیے چولہ
 یا بخاری پر رکھتے ہیں -
 بارگذاشتن - "بار کردن" پکانے
 کے چولہے پر رکھنا -
 دیگر رسم سست کہ سر بخاری - دو
 یہ رسم ہے کہ اکثر نان پذیروں کی دکان
 کے تنور کے دو دکش پر ہانڈی رکھ دیتے
 ہیں - جس میں گوشت جکیتی ٹمک - پختہ
 اور دو ایک پیاز کی گھٹیاں پانی کے ساتھ
 ڈالتے ہیں - لذیذ اور تر تر آتی بخنی پک
 جاتی ہے - اور دو ایک پیسہ کو بیچتے ہیں -
 دو تین آدمیوں کے لئے یہ کافی ہوتا ہے
 جسے خواہش ہوتی ہے سول لے آتا ہے

اور ہانڈی خالی کر کے واپس کر دیتا ہے
 روز ہانڈی بیچ قسم بربج ہا عادت
 دارندہ - دن کو چاول کی کسی قسم کی پخت
 کی عادت نہیں رکھتے - خواہ "پلاؤ" ہو
 یا چلاؤ -

اوسط ناس - ایسے آدمی جو :-
 امیر ہوں - نہ فقیر - متوسط آمدنی کے
 لوگ :-
 مطبوخات - پکے ہوئے کھانے -
 اوقات طعام خوردن :-
 کھانا کھانے کے اوقات -

آبش صاف - برومی سنگھا
 غلطیدہ سبک و برنن
 پانی صاف پتھروں پر سے بہا ہوا ہلکا
 ہاضم - برندہ - بمعنی ہاضم ہے مگر مجازاً

مولد اخلاط صالحہ - یعنی غذا اخلاط
 صالحہ کی پیدا کرنے والی ہے
 اخلاط - چاریں - صغرا - سودا
 خون - بلغم -

نہار قلیاں مسما می بعل می آید
 نہار قلیاں - اور نہار غلیاں - وہ غذا
 جو نماز کے بعد اور حصہ پینے کے پہلے کھائی

جائے (سمائی) میں شبہ ہے

فرہنگ جدید فارسی میں

راجہ جیسو راء اصغر نے لکھا ہے :- کہ
سُٹائی اس بکری کا گوشت ہے جس کو فوج
کر کے زمین میں دفن کرتے ہیں :-

یہی معنی میرے قابل شاگرد و جاہل حنین
عذیب نے بھی لکھے ہیں :- اگر یہ صحیح ہیں تو

ہمارے قلیاں سُٹائی کے معنی واضح ہیں :-

نان تافان :- ایک قسم کی گول چوٹی

نرم اور موٹی خیمہ کی روٹی ہوتی ہے

خورشیدی :- یہ بھی سُرخ گول

چوٹی کی روٹی ہوتی ہے :-

ناشتا قیسان مکروہ :- ناشتا بہو کا

ہمارے قلیاں ہمارے حقہ پینا مکروہ ہے

ضعف قلب ہوتا ہے :-

حیلم :- مشہور ہے :- گھوڑوں اور گوشت

سے پکایا جاتا ہے :- دھلی میں جامع مسجد

کی سیڑھیوں پر بکتا ہے :-

علسی :- مثل حلیم کے ہوتا ہے یہ کڑی رو

کی وال اور گوشت سے پکایا جاتا ہے :-

کلہ پا چہ :- کلے پائے

شیر وان او جہڑی کے علاوہ ایک اور

جیز او جہڑی کے اوپر گول گول ہوتی ہے

اس کو کباب پز گوشت اور مصالحہ اور

چاول بھر کر پکاتے اور بیچتے ہیں :-

چراغ ہوتا :- خان آرزو ۱۲

سیر آب نرود :- مسن کا پانی پڑا ہوا

کلے پاسے یا بورانی وغیرہ میں ڈالتے

شکم از غرائش در آورند :-

سراج الحقیق خان آرزو چراغ ہوتا

میں لکھتے ہیں :- ”غرا“ بعین مملہ کنایہ از

شکم سیر کردن فقیر و گرسنہ :- اشرف گوید

(رح) ”شکمی از غرا بردل آور“

اور صاحب اصطلاح وارستہ نے غرا

بغین مجسمہ پڑا ہے :- ”یہ غرا رتہ کا کچی

چوں گرسنہ شکمی بردل آوری“ حاشیہ

حاضراں از راہ ظرافت گویندش :- کہ شکم

از غرا بردل یعنی سیر بخور و شکم را از غرا

اطعمہ چوب کہ مدت العمر ندیدہ بردل آور“

فسخاں :- گوشت کا دو پیازہ یا

قلیہ :-

بدرقہ و نہالہ کش طعام می نما

بدودہ سپاہی جو قافہ کی حفاظت کے لئے ہوتا

ہیں :- اور نہالہ کش اور توشہ یعنی انگور

وغیرہ کو طعام کا بدرقہ و نہالہ کش کہتے ہیں

خوش گزران ہائے صنایع چیز

اچھی طرح زندگی بسر کرنے والے۔

مال دار۔ دولت مند۔

عیال۔ زن و فرزند

ہمکار۔ ہم مشرب۔

رخت بیرونی کفن۔ باہر کے

پہننے والے کپڑے اوتار کر۔

یکتاے اِر خالق۔ اکرا کوٹ۔

الغائی۔ یا اِر خالق۔ ایک قسم کا کوٹ ہوتا

ہے جس کو قبائک نیچے پہنتے ہیں۔ امیر ہو

خواہ غریب دونوں کے لئے لازم ہے۔

شال چینیٹ کا بنایا جاتا ہے استرسادہ

ہوتا ہے ردی بھی ڈالتے ہیں سلامتی

سوزنی کی ہوتی ہے (اِر خالق) میں ایک

نقطہ (س) پر کاتب نے زیادہ لگا دیا

ہے۔

افشرہ۔ یہی جسے تم آتشورہ کہتے ہو

مورث۔ باعث۔

چائیدگی مفسطہ۔ زیادہ ٹھنڈا ہونا۔

ادویہ۔ گرم مصالحہ

گوشت چرب تر۔ بہت چکنا گوشت

زہیم۔ باہند

درشت۔ بڑے۔ موٹے۔

عَدَس کلان قد وہ کبوتر۔

بڑا مسور جیسے کبوتر کی آنکھ۔

باقتلا۔ شہور ہے۔

ایران میں اتنا بڑا ہوتا ہے جیسے

سیم کابیج۔

زود گذار۔ جلد بھٹم

ہونے والا۔

کاریز کو ہم بتا آئے ہیں۔

بہ نوبہ ہفتہ می گزر دے۔

ہفتہ میں ایک بار گزرتی ہے۔

علی الدوام۔ ہمیشہ

صفحہ ۳

از دہنہ جلال آباد۔

راکابل (جلال آباد کے ناکے سے۔

انگور خلیلی۔ ایک قسم کا انگور

ہے

خربوزہ کمرنگی۔ سوکھی جین

گرگب جینی۔ خربوز کے اقسام

ہیں۔

قیسی لوری۔ مثل آڑو کے

ایک پہل ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سفید

اور مزہ شیریں (خوبانی)

شب مانن - باسی رات
کے رکے ہوئے۔

صفحہ ۳۳

دورہ می گردند - بطریق دور
پھرتے ہیں۔

دست بردمیزند -
لوٹ مار کرتے ہیں۔

جامہ تاپائی زنان
عود تو کاسہ سے لے کر پیر تک کا
لباس۔

کلاہ پوست برہ سیاہ
ایک قسم کی بھینٹ کی کمال کی ٹوپی۔
کلاہ پوست بخارا می۔

یہ بھی کمال کی ٹوپی ہے۔

منذیل - مشہور ہے۔
سادات بنی فاطمہ رضی
ایسے سادات جو فاطمہ رضی کی اولاد
سے ہوں۔

عامی - غیر سید۔
از پرستش می کشا یند
اس کی کمر سے کھول لیتے ہیں۔
پر قد - کمبر

لوطی اجلاف - کینے

شمران - طہران کے قریب
ایک با صفت موضع ہے۔ کوہ الوند کے
دامن میں واقع ہے۔

انگور عکرمی - ایک قسم کا
انگور۔

ایران میں انگور کی بہت سی قسمیں ہیں
تہاری معرفت کے لئے بعض کے نام لکھو
جاتے ہیں۔

ریش بابا + بیدانہ + کششی

تبرزد + صاحبی + حینی

خلیلی + لری + حبشی وغیرہ

سروہ - تم نے بار بار دیکھا اور
کھایا ہوگا۔

صاحبی - انگور کی ایک قسم ہے۔

مرکبات ترشہ - ایسے

زرد پھل جو ترش ہوں۔ مثلاً نانگی

ترنج - چکوترا - کاعندی لیمو وغیرہ

خارک - خشک چھوڑا۔

اس کا شیرہ پھوڑ کر سکایا جاتا ہے۔

اور جس میں شیرہ ہودہ رطب ہے۔

والک - ایک مقام کا نام ہے

سنوات و فورش - میوے

کی زیادتی کے سال۔

اصراف کی جگہ اسراف بنائی
اسراف کے معنی ہیں فضول خرچی۔
قصب۔ جامہ کتان و
اپریشم۔

الجبہ۔ چار خانہ ہے جو ریشم
اور سوت کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس
کے کرتے بنائے جاتے ہیں۔

الجبہ را پیراہن کردن۔
شال ترمسہ۔ حاشیہ دار
شال۔

جبہ سمور و قاقم۔ ایب
جبہ جس میں سمور۔ اور قاقم کی کمال
لگی ہو۔

صفحہ ۳۹

چا پنچھو۔ زانو تک کا رنگین سوزہ
پس کیشیم۔ پیر وں میں
پس کر۔

چادر شب۔ باہر جانے کے
لئے اوڑھی جاتی ہے۔ کوئی سواد و گز
کی مربج سفید اور نیلے چار خانہ کی ہوتی ہے
روشن آویختہ۔ عورت کے
چہرے کی نفتاب۔ جو برقع کے ساتھ
ہوتی ہے۔ اس کو سر سے منہ پر لیتی

ہیں گوشہا بدست گرفتہ۔
اس کے کونے ہاتھ میں لے کر۔
سوائے شاہ زادہ

علاوہ شاہزادیوں۔ اور ایرانی
بادشاہوں کی خاص ہیبیوں اور
بڑے وزیروں کے غورتوں کے۔ کہ
یہ منظر خواتین اسی مذکورہ لباس میں
گھوڑے کی زین اور قاترو یا بوکے
چار جامہ پر سوار ہو کر دبازاروں
سے گزرتی ہیں۔ ان کے ہمراہ

خواجہ سہاون اور خدمت گاروں کا
دستہ ہوتا ہے۔ جو سواری کے آگے
پیچھے اور رکابوں کے قریب ہوتا ہے
یہ لوگ آدمیوں کو دکڑے ہو جاؤ۔
پیچھے ہٹ جاؤ کتے جاتے ہیں۔
در گردش میان کو چہ بابا
بازار اور سڑک کی سیر میں۔

یکہ۔ تنہا۔
وتبال۔ پیچھے۔ عقب
تحت رواں کو مولف نے
خود بتایا ہے۔ اس واسطے اس کے
معنی لکھنے کی ضرورت نہیں۔

کلاہ بوقی کنگرہ دارماہوت
ایک قسم کی کنگرہ داربانات کی ٹوپی -
جو یہی شاطر پہنتے ہیں یہ ان کی وردی میں
داخل ہے
اقصا کلاہ

کلاہ کاغذی - کلاہ پاپی - کلاہ قادی کلاہ
قجری - کلاہ ترکمانی - کلاہ ندی - کلاہ گوشہ دار
کلاہ شال - کلاہ چارترک - کلاہ عقیقہ
کلاہ پوست بخارا تی - کلاہ پوست بڑ -
تنبیہ

ان ٹوپوں کی قسموں کو ذہن میں رکھئے -
شلوار - ایک قسم کا رنگین پاجامہ -
اوپر سے کشادہ ہوتا ہے اور مہر تی نگ
ہوتی ہے اکثر سفر کے وقت پہنا جاتا ہے
اس کے نیچے تنبان (کہ وہ بھی پاجامہ ہے)
ہوتا ہے - ارٹھاق کے دامن شلوار کے
اندر کر لیتے ہیں -

پیروں میں پاتابے پیٹ کر
اس پر موزے خواہ (لب چلین)
یعنی چھوٹے موزے چڑھا
لیتے ہیں
تنبیہ

شلوار عورتوں کے پاجامہ کو بھی کہتے ہیں

پابوئے یرغہ - تیزیابو
توق چاق
توق چاق
جلوسرو بارکش راہتر ہا بدست
می دارند - دونوں خچروں کی
باگ سائیں ہاتھ میں رکھتے ہیں -

جلوسرو - باگ
بارکش - خچر - ٹٹو
مہتر - سائیں -
زینہ نہادہ آروں روند
چار زانو نشیند خواہ در
می کشند - سیڑھی لگا کر تخت رو
کے اندر جاتی ہیں - چار زانو بیٹھے ہیں
یا لمبے لمبے لیٹ جاتے ہیں -

دراز کشیدن - لمبے لمبے لیٹ جانا
کسوت سفر - سفری لباس
شاطر - وہ پیادہ جو سفر میں بادشاہ
کی سواری کے آگے چلتا ہو اور گاڑی اور
گھوڑے کے ساتھ دوڑتا ہے -

شاطر باشی - سائیکوں کا جمعدار -
شاطر نان با - جو پیڑے اور چنگریں
بنانا کرناں بائی کو دیتا ہے - یہ دونوں
نفعین زیادہ لکھدی ہیں -

پنجرہ شبکہ دار۔ جالی دار کمر کی۔
ماندن روشنی تو می نشین۔
نشین کے اندر روشنی باقی رہے۔

نرغال کو تکہ +

شبکہ آن وضع۔ اس وضع کی مثال۔
تیر کڑی۔ تیر و تختہ انداختہ سقف پوشیدہ
کڑی اور تختہ ڈال کر چھت ڈھاک دی۔

بخاری ہر اوراق۔ ہر کمر کیا آستان
چار چوبہ دروازہ۔ بڑھو وازیکا چوٹ
لنگر در۔ دروازے کا پٹ۔

سفیدار۔ ایک بڑا درخت جس میں پھل
نہیں آتا۔ سیدھا اور لمبا ہوتا ہے۔
رگل۔ گارا۔

آجر کھپتہ۔ پکی اینٹ۔
آہک۔ چونہ۔ استخوانش آہک
شد۔ اس کی تو ہڈیاں بھی گل کر چونہ
ہو گئیں۔ کب کا مر گیا۔

ریج۔ چونہ اور سرخی ملی ہوئی۔
مصالحہ کو کہتے ہیں۔

آہک بخارار (دھات) دھان کے چونہ
سے جو ہیں کہ پانی سے ترک کر کے اینٹ
وصل کرتے ہیں اس کے دونوں سر
خود باہم مل کر ایسے مضبوط ہو جاتے ہیں

اس میں "نیفہ" ہوتا ہے۔ رنگین
ڈوری ڈال کر چھت دے کر پختی
ہیں۔ موسیم ستریں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔
پاتا بہ پچیں۔ پادوں میں پٹی لپیٹی۔
پاتا بہ کتیا دیا اور سفر سو اپنا
پاتا بہ بست یا پچید۔ قصد سفر کی
تخت جو راب۔ ایک قسم کا جوتا
ہوتا ہے جس کا تمام نوٹے چمڑے کا ہوتا ہے اور
اوپر اکھاڑت سے بنا ہوتا ہے۔ اکثر فراش
اور شاطر پہنتے ہیں۔

دیدن۔ ملاقات کرنا۔
پیادہ سیرمی کر دند۔ پیادہ
چلتے تھے۔

صفحہ ۴۰

صفحہ ۴۰

در جلورفتہ۔ آگے جا کر
تجیر بستن۔ ٹٹی باندھنا۔ یا چلین باندھنا
آر سی شیشہ۔ ایک لکڑی کی ٹٹی
بنا کر اس میں پھول پتی اور رنگین شیشے
لگاتے ہیں۔ صحن کے مکان کی ایک طرف
لگی ہوتی ہے۔ جب چاہتے ہیں اسے اٹھا
دیتے ہیں۔ "آر سی بالاکر" ساخت یا در
آر سی نشست "آر سی اوپر اٹھاتی۔
آر سی بنا جی۔ آر سی میں بیٹھا۔

طرح عمارت انداختن۔
 عمارت کا نقشہ بنانا۔

خاک بردار۔ مٹی اور ہائیڈروکسائیڈ
 دسمبر۔ خضاب۔

سربراہ کارمی ٹامینڈ۔
 تیار کرتے ہیں۔

طاق بستہ محراب بنا کر
 گنبد زدہ۔ گنبد بنا کر۔

سقف ساختہ اند۔ یعنی تمام
 بازار پٹے ہوئے بنائے ہیں۔

علاقہ بند۔ فیتان وغیرہ
 بنانے والا۔ پٹا۔

امکنہ۔ جمع مکان
 یک طبقہ می باشد۔ ایک منزل

ہوتا ہے صفحہ ۲۲
 احداث می نمایند۔

بناتے ہیں
 گوشوار۔ ایک چوٹا سا آگے

کونکلا ہوا کمرہ۔ مکان کا بالا خانہ
 برآمدہ سر راہ و کمرہ بر ویانہ

بر پشت بام دکا ہا ہر گرنیکینڈ
 دوکانوں کے کونٹوں پر ایسے برآمدہ

اور کمرے جن کا رخ باز کی طرف ہو ہر گز
 نہیں بناتے۔

کہ اگر ان کو علیحدہ کرنا چاہیں تو ہر گز نہ
 ہوں گے۔ مگر یہ کہ دوسری جگہ سے
 اینٹ ٹوٹ جائے۔

ترک خوردن۔ شکاف آجانا۔

شق ہو جانا۔ زمین۔ تختہ چوب۔ سنگ
 سقف۔ دیوار۔ تنہ درخت کے لئے
 مستقل ہے۔

طور بردن خشت۔ اینٹ
 کے لئے جانے کا طریقہ۔

کاتب نے بروں لکھ دیا ہے
 از پاپس می پرانند۔ نیچے سے

اوپر مال دیتے ہیں
 بنا اور مقابل دست دراز کردہ میگرو

معمار مقابل میزات بڑا کر اینٹ لے لیتا ہے۔
 ساز و ج۔ مصالحہ۔ راکھ چونہ۔

سرخ می ملا ہوا۔
 تغار۔ کونڈا۔ یا نندا۔ یا زمین میں

گڑا ہوا کھود کر چونہ۔ مصالحہ رکھنے کے
 لئے بنایا جاتے۔

چوب بست۔ پاڑ۔
 نوعی کہ معمار باشتی طرح عمارت

انداختہ بست می سازد۔
 جس طرح کہ سبب رسیدن عمارت کا نقشہ بناؤ
 ہے مہمدا اسی طرح بناتا ہے۔

تاک بست۔ وہ ٹٹی جس پر انگور کی
بیل پھیلایا جاتی ہے۔

گر دو۔ اخروت

پہنا دار۔ چوڑے۔

تغریس می نمایند۔ بوتے ہیں۔

حیا ط۔ مکان کا صحن۔ انگلیائی۔

دسترس۔ مقدور

جامہ خانہ۔ حمام کا پہلا درجہ جہاں

کپڑے اوتارے جاتے ہیں۔

رجت برش کنن سخت میشود

جسم کے کپڑے اتار کر تنگ ہو جاتا ہے۔

ٹنگ خشک۔ سوکھی لنگی۔

قضاے حاجت دار د۔ پانچانہ

پیشاب کی ضرورت رکھتا ہے

ہیت الخلاء۔ پانچانہ

سربک کردن۔ پانچانہ پہنا۔

نوں خانہ۔ ایسا مقام جہاں نوزگیا جا

صفحہ ۳۴

نوں۔ لبا ہوا سہرتالی اور چونہ۔

ملا کر بالوں پر لگایا جاتا ہے۔ جس سے

بال گر جاتے ہیں۔

نوں می کشد۔ نورہ لگاتا ہے۔

زیر طاق گسنبند۔ حمام کی گنبد کی

صفحہ ۳۴

بر روے صفحہ سنگ۔

پتھر کی سطح پر

دلو۔ ڈول۔

بہرش می پاشد۔ سفت

اس کے سر پر ڈالتا ہے

دلاک۔ حامی۔ حجام۔

مُشتمال کردن۔ حمام والی

مالش کرنا۔

سر کیسہ می کند۔ کھیسہ کرتا ہے۔

کیسہ۔ کھادورے کی ایک تھیلی ٹونی

کی طرح بناتے ہیں۔ تاکہ سر کھری

ہو جائے۔ اور بدن کا میل

خوب نکلے

گرم آب۔ حمام

خرانہ آب۔ پانی کا حنڈانہ

یعنی گڑ۔

قدیفہ۔ کھیس۔ جو ہنا کے

اوڑھتے ہیں۔

جامہ کن۔ حمام کا پہلا درجہ جہاں کپڑے اتار

جاتی ہیں۔ اسی کو جامہ بھی کہتے ہیں۔

روے پائش می ریزد۔

دپانی، اُنکے پاؤں پر ڈالتا ہے۔ پاشد

ہر گاہ و ضاع خودش درست

حبوقت اسکی وضع قطع درست ہو جاتی ہے۔
یعنی کپڑے وغیرہ پہن جیتا ہے۔

بریش و سبل می کشد۔ دائرہی موچوں
پر دکنگی کرتا ہے

حمامی صند وق دار۔ حمامی۔
تھویل دار۔ خزانچی۔

چنانچہ عملہ مردانہ زنانہ نیز ہستند
یعنی جس طرح حمام کا عملہ مردانہ ہوتا ہے
اسی طرح عورتوں کا بھی عملہ ہے۔

میان دیہات (نہ) گھاؤں اور
چھوٹے شہروں میں مہنت میں ایک دن رات
کے لئے حمام نہانہ کر دیتے ہیں۔

بروت۔ مونچیں۔
مورچہ پلے زدن۔ خشکی دائرہی
رکنا۔

تحقیف محاس۔ دائرہی کی تحقیف
یعنی شرعی حد سے کم۔

سبلہا می چقانی را بلعاب اسفرزہ
و ہدائے ترکردہ می تابست

بل دی ہوئی نوکدار مونچوں کو اسپنول
اور ہمدانہ کے لعاب سے ترکر کے تاق
دیتے ہیں۔

سبل چقانی۔ نوک دار۔ اور بل

دی ہوئی مونچیں۔

اسفرزہ۔ اسپنول۔

سبل چید یا برید۔ مونچیں کاٹیں

سبل سیج کرد۔ مونچیں لاکدار کیں۔

دایہ مرضعہ۔ انا۔ دودھ پلانوالی۔

قابلہ۔ دای۔

صبا یا۔ جمع صبی۔ لڑکے

عبلید۔ غلام۔

جاریہ گر جیہ۔ گرجی لونڈی

زحمت برچیدن۔ خست خواب

سبتر اٹھانے کی تکلیف

زحمت خیاطت۔ درزی گری

کی تکلیف۔ کپڑے سینے کی زحمت۔

نہادن، برچیدن اسباب۔

اسباب کا رکنا۔ اٹھانا۔

برگریبان و شانہ (نہ) بانات کی

جبتہ کی پشت اور شانہ اور گریبان پر گل پونڈ

بیل۔ زنجیرہ کو چکن بنانے والا۔ بناتا

ہے۔

ماہوت۔ بانات۔

گل و بٹہ۔ گل۔ بوٹے۔ بٹہ چیت

بٹہ شال۔ بٹہ نخل وغیرہ

بٹہ گل۔ پودا۔ پھول کی ڈالی۔

روئے تخت خلافت - تخت
شاہی پر۔

حالا مرسوم شدہ است -
اب رسم ہو گیا ہے -
مقنع - گہا -

پہن نی نمایند - بچاتے ہیں -
پہن نشستن - پھیل کر بیٹھنا
پھسکڑا مار کر بیٹھنا -

یاؤ - ایک قسم کا من ہے -

احرامی - ایک قسم کا فرش ہے - ریشم
اور سوت سے بنایا جاتا ہے - موسم
گرما میں شدے پر بچاتے ہیں - لمبی
پٹی سی ہوتی ہے

مرواح طاؤسی - مور کے پروں
کی مور چہل -

بدم دروان - پہانک پر
تزرک - اعتشام - اور انتظام -

چتر و پشت تخت پیوستہ

تخت کے پشت میں چتر لگا ہوا ہے جس
وقت بادشاہ اس پر آتا ہے - اور

اپنی پیٹھ تنکے سے لگاتا ہے تو چتر اس
پر سایہ فگن ہوتا ہے -

خیلی لازم و متداول است

بنتہ پوشال - بفتح یا و سکون واؤ -

کاٹوں کا ہنڈ جو غبار - جلانے کو جنگل سکتی ہیں
یہ دونوں لغت تمہاری معرفت
کے لئے لکھے گئے -

بندر ورم - وہ بیل جو قیتان سے
بنائی جاتے

قیتان - سوت اور ریشم کی بٹی
ہوئی ڈوری -

لندرہ دور - چکن کاڑھنے والا -
اور گل بوٹے بنانے والا -

اسپرک - کبیر اول و سکون بین و فتح
ہائے فارسی - ایک بوٹی ہے جس کے
جوش دئے پانی سے میلے - رنگین کپڑے
دھوئے جاتے ہیں -

اشنان - یہ بھی بوٹی ہے - اس
سے بھی کپڑے دھوئے جاتے ہیں -

روی آب آمل - یعنی وہ چکناہٹ
اور کثافت پانی پر آجاتی ہے -

آہارمی دہند - کلب دیتے ہیں -

صفحہ ۴۵

آخ - تف - آخ ہو -

فرش پر روی زمین اندازند
فرش زمین پر بچاتے ہیں -

یعنی ناں باپ اور بزرگ و اہمیت
ہنایت ضروری اور مستروج
ہے۔

در تربیت نبات - لڑکیوں
کی تربیت میں۔

در علوم منقول و مستغاکہ دارند
شرعی علوم میں دستگاہ (قدرت)
رکھتی ہیں۔

مہارت تلامذہ - شاگرد ذکی مہارت
اخواندہ - مولوی۔

اساس جدید - بنیاد قائم کرنا۔
صفحہ ۶۴

”در میان اطفال“ سے لیکر
”انجام و ہند تک کا ترجمہ“

ان ہی بچوں لڑکوں میں سے چار خلیفہ جو
شریف - سید - اور عقلمند اور بمنزلہ چار
وزیروں کے ہوتے ہیں ان کو بٹھا کر خود
مولوی سبق پڑھاتے ہیں۔ باقی درجہ بدرجہ
ان کے نائب اور خلیفہ دوسروں کو درس
دیتے ہیں کہ نوبت ابجد تک پہنچتی ہے

اسی مجمع سے عمدہ سیاست و انتظام نامزد
کرتا ہے۔ مثلاً کوتوال - محتسب - خزانچی
خانہ مال - فراش - میر غضب - پیشخدمت

ہشتی - نماز پڑھانے والا۔ اذان دینے والا
تکبیر کہنے والا مقرر کرتا ہے۔ کہ یہ سبق ہی
پڑھیں اور کارمفوضہ ہی انجام دیں۔

مستعلم - شاگرد۔ علم سیکھنے والا

سزائی سنگین - بہاری سزا۔
باز بگوشی - کیل کود - شرارت۔ لا اُبالی ہوا
ہرزگی - شرارت - شوخی۔

نیا و پیرنند - الجہ نہ پڑیں - تکرار
نہ کر بیٹھیں۔

پامی اور ابھلک کشین ہر قدر
چوب مقرر شدہ بکھت پامی زمند
اس کے پاؤں کو ٹمٹکی میں باندھ کر جس قدر
بید مقرر ہوئے تلوے پر مارتے ہیں۔

توی سری - دھول - چپت۔

معاذ - جای بازگشت - مکان عود۔
زمان عود - عالم آخرت۔

زود و خور و - مار پیٹ۔

از مکلا و مکتب در می روند۔
ملا اور مکتب سے بہاگتے ہیں۔

بے سواد می مانند۔ جاہل
رہ جاتے ہیں۔

اصول و قواعد حرفت مختلفہ فرا
گرفتہ۔ مختلف پیشوں کے

قاعدے اور اصول سیکھ کر۔

صفحہ ۷۴

صفحہ ۷۴

از مشتری جنس ہم چیزے باہت
شاگردانہ می پائند۔ اشیاء کے
خریدار سے بھی کچھ تھوڑا سا شاگردی
کے متعلق پاتے ہیں

ایمان میں قانع ہے کہ جو کوئی
وکاندار سے سودا مول لیتا ہے تو دکاندار
شاگرد یا پیشدست کو بھی کچھ دیدیتا ہے۔
یہ بطریق انعام ہوتا ہے۔ وہاں دستور کا
اور گمان نہیں۔

خط نسخ - مشہور خط ہے۔ کہا جاتا ہے
خواجہ عماد الدین یا قوت مختصی نے اسکو
اختراع کیا ہے۔ چونکہ اس روش کے
سامنے دوسرے خط منسوخ ہو گئے۔
اسلئے اس کا نام (نسخ) ہوا۔

من ب میں (منق) غلط لکھا ہوا ہے۔
نسختعلیق - نسخ و تعلیق سے یہ خط
اختراع کیا گیا ہے۔

ثلث رت و محقق رت و توثیق
ریحان رقاہ و نسخ و تعلیق
سر مشق - خوشنویس کے لئے ہوتا ہے
کہتے ہیں جسے شاگرد سامنے رکھ کر مشق

کرے۔

عرف میں اس کو (تعلیم)
بھی کہتے ہیں۔

سیاق - حساب کے لکھنے کے
قاعدے۔ انداز۔ روش۔

میرزاے دفتر - دفتر کا منشی۔
شاگردان با - روٹی پکانیوالیکا
شاگرد - پیشدست۔

ہدیہ - کلام کا بے فکر آنا۔ ایسا شعر جو
بر محل پڑا جائے۔

تومان عراقی - تومان - طلای سکہ
بے لعلہ کے برابر۔ یا لعلیہ سے لے کر
لعلیہ تک۔ مولف عذاب البیان
اپنے وقت کا حساب بتا رہے ہیں۔

تومان عراقی آٹھ ریال کا۔ اور تومان
خراسانی بھی دس ہزار دینار کا۔ لیکن
اس ملک میں اس کا حساب بیس ریال
سے ہوتا تھا۔

بجاعتی - روسی سونے کا سکہ۔ اس کا
بہادہ - سے تک کا ہوتا ہے۔

ہنگی - ب کو پیش اور ت کو سکون
یہی اشرفی بجاعتی۔

دوبتی - یہ روسی اشرفی بجاعتی۔

اس کا نام دو بتی یوں ہو کہ ایک طرف
دو مورتیں تھیں۔ تقریباً پانچ روپیہ کی
ہوتی ہے

ریال۔ ڈالر۔ بارہ آنہ سے لیکر آٹھ
آنہ تک کا بہاؤ ہے۔

قرآن۔ چاندی کا ایک سات آنہ۔
آٹھ آنہ کا ہوتا ہے

چیزی کسرا ز سابق۔ پہلے
سے کچھ کم۔

دار الضرب۔ جہاں سکہ ڈھالا
جائے۔ ٹکال۔

نقرہ فئات۔ خالص چاندی۔

فئات کے معنی جوان عورت کے ہیں
مگر نفترہ کے ساتھ جب
یہ لفظ آتا ہے تو اس کے معنی خالص
چاندی کے ہوتے ہیں۔

غاز۔ سکہ ہے

بیتسی۔ سکہ ہے

صفحہ ۸۴

شاہی۔ سکہ ہے۔ طران میں ایک روپیہ
کے پچیس۔ اور اصفا میں چوبیس کا بہاؤ ہے

محمدی۔ سکہ ہے

عباسی۔ سکہ ہے۔ چار شاہی کی ایک

عباسی شمار کی جاتی ہے
پناہ باد۔ چاندی کا سکہ۔ جو دس
شاہی کا تھا۔ غالباً پناہ باد بھی مستعمل
تھا۔

دینار۔ منقور۔ بیتسی۔ غازرا
وجودش نیست۔ یعنی اسان چاروں
سکوں کا وجود نہیں۔

آلینہ۔ لسان کی جمع۔ زبان
ما حاضر۔ جو موجود ہو۔

بہ ملاقات مردہ آمد و رفت
سہ قبرستان سے ماند۔

یعنی اگر کسانا وغیرہ نہ پیش کیا جائے۔
تو گویا اس کے مثل ہو گیا۔ کہ کسی
شخص نے مردے کی ملاقات کے
لئے قبرستان میں آمد و رفت کی۔
اور اُسے مردے سے کچھ نہ ملا۔

بار آمل اند۔ بڑے۔ پٹے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ ایرانیوں کی

شروع ہی سے پرورش یوں ہوئی۔ کہ

وہ مسافر نوازا اور مہمان دوست ہیں۔

زور و زاری۔ مجبور کر کے۔ الحاح

وزاری کر کے۔ کسی نہ کسی طرح

لونہ بہنو بہ۔ باری۔ باری۔

اسناد کردہ باشند۔ نامزد کرتی
صفحہ ۴۹

یہ بہ۔ واہ۔ واہ۔ سبحان اللہ۔
دست شما مرزا د۔ خدا آپ کے
ان باتوں کو باقی رکھے۔ دعا ہے
دست شما درود نہ کند۔ آپ کی
باتوں میں کوئی تکلیف نہ ہو۔

چکیدہ طبع موزوں۔ موزوں
طبیعت کا ٹپکا ہوا۔ یعنی کہا ہوا۔
ہمگی بہر سکوت مستمع مانع در میان
ہیچ نمی گویند۔ سب کے سب
چپ چاپ بننے والے ہو کر بیچ میں کچھ
نہیں بولتے۔ یعنی چپکنا کرتے ہیں۔
صلہ دہند۔ اس کو انعام
دیتے ہیں۔

طبع شما غرا باشد۔ آپ
کی طبیعت روشن رہے۔

فغان۔ پیالی۔ میرے نزدیک یہ
لفظ ”پنگان“ کا معرب ہے۔

پنگان۔ اس کٹورے کو کہتے ہیں جس میں
سوراخ ہوتا ہے اس کو پانی میں ڈالتے ہیں
اور وقت معلوم کرتے ہیں۔

خدا حافظ شما۔ آپ کا اللہ نگہبان۔

عافیت باشد۔ آرام رہے۔

شمارب الماس۔ پانی پینے والا۔

عافکم اللہ۔ جناب والہ اللہ کی مہربانی
آپ کو خدا بخئے۔

ہفتیا۔ رچے بچے۔ گوارا ہو۔

ہستاکم اللہ۔ خدا آپ کے لئے
بھی گوارا کرے۔

عطسہ کردن۔ چھینکا۔

خیر باشد۔ بہلائی ہو۔

عافیت شما بخیر۔ آپ کا بھی
انعام بخیر ہو۔

مودی می گردانند۔ ادا
کرتے ہیں پڑ

در برابرش۔ اس کے مقابل میں۔

جواب میں۔

مجیب۔ جواب دینے والا۔

تعارف صحبت۔ صحبت کی
خاطر داری۔

اجلاس۔ نشاندن

سیر خود بالا آمل۔ یعنی شربے مہا۔
بے تمیز۔ بے ادب۔

کوہی۔ پہاڑی۔ گنوار۔ تمدنی تہذیب
کا نہ جاننے والا۔

بازگشت - داپسی -

رفع زحمت می کنم - اب میں

آپ کی زحمت کو دور کرتا ہوں -

یعنی جاتا ہوں -

تخفیف تصدیق می کنم - آپ کی

دوسری کی تخفیف کرتا ہوں -

مرخص می شوم - رخصت ہوتا

ہوں -

عزم رو براہ دار بند - ارادہ

چلنے کا کرتے ہیں -

نفرین گویند - لعنت ملامت

کرتے ہیں -

گور بگور بیفتد یا شود - کوسناہو

گردنت بشکند - تیری گردن

ٹوٹے - تیری گردن توڑی مڑوڑی

جائے - (تو مارا جائے) -

علیٰ مرتضیٰ بہ کمرت زند -

تجسس علی کی مار ہو -

کثرہ گفتن - بڑا کہنا - بد زبانی

کرنا -

دعویٰ - جنگ و جدل - مطالبہ

خواہش -

بہادر بگر بہ پرند - ایک دوسرے پرورد

پڑتے ہیں - حمد کر بیٹھتے ہیں -

پرو پاچہ گرفتہ - پیر - اور

پاچہ پکڑ کے -

منشبت و لکد - لات - گھون -

خرد و خمیر می کنند -

چکنا چور کر دیتے ہیں -

گل و شل - کچھڑ پانی -

صفحہ ۵

جادہ - باریک راہ - بٹیا -

تردو - آمد و رفت -

تل برف - برف کا ٹیلہ - تودہ -

حاجت لایمی - ضروری حاجت

نفقہ - اہل و عیال کی روٹی - کپڑا -

دالان دار - سر کا محافظہ - دہان

خانہ کوچ - بیوی - بچے -

سرنشین - وہ مسافر جو چھر اور پاؤ

وغیرہ کے بوجھ پر بیٹھے - ایسے غریب کو

کرایہ کم دینا پڑتا ہے - آدھے کرایہ تک

معاملہ ہو جاتا ہے -

ریزو و پاش - اوڑھنا - بچونا -

اسباب خانہ داری -

ریزو و پاش مراد برہم برہم کرد

میر سامان درہم برہم کر دیا -

مال پر بار بار درخانہ اش می آرد
قاترچی بوجہ لدہا ہونچر اس کے دروازی
پر لے آتا ہے

چاچو - رنگیں موزہ زاونٹک کا ہونا
ہے - باہر جاتے وقت عورتیں
پہنتی ہیں -

چار قلاب زدہ - چار قلاب -
سرسنیں مسافروں کا لوزر ہے -

چرمین مطہرہ - چنتہ - یعنی حقہ کا
تھیلا - دتہ روغن - گھی کا کپڑا -

آفتابہ - ہر ایک میں زنجیر اور کانٹا
لگا ہوتا ہے -

ردی بار سوداگری سر نشین
سوار شدہ - سوداگری کے بوجہ
پرسر نشین سوار ہو کر -

سرسنیں کے منی لکے جا چکے ہیں -
افسار کپش - خچر کی باگ ڈور -
اور گاڑی کی رسی -

دستہ چار وادار - گروہ مکاری
مکت - رنگ - مکس سین کے تھ
غلط لکھا ہوا ہے

جلو کشیدہ - باگ کھینچ کر -
جلو کشید - ٹہر گیا اور گھوڑے کو روکا -

اگر بزور وادارند - اگر جبریہ
روکیں -

صفحہ ۵۵

رنگ - یہی رنگ - اور دسمہ

رنگ بہت - خضاب لگایا -

از پے ہم می برند - یعنی بکثرت
لے جاتے ہیں -

گران می افتد - یعنی وہی کرایہ
زیادہ ہو جاتا ہے -

باروبہ - ساماں فرش - وغور و
اسباب -

سرا زیر و سر بالا - نیچا - اونچا -
چھوٹی - اوچل - کود -

سخن شن - گھوڑے کا الع
ہو جانا - اور اگر آدمی کے لئے ہو تو

لڑنے کے لئے اٹھنا -

ناقلا می زند - بے ڈھب گرتا ہوا
ناقلا کے معنی شریہ - بد ذات کے

بھی ہیں -

الاع - گدھا -

الاع نمکند - یا - یا بونمکند
اصطبل کے خچر وغیرہ -

در اصل "نمکند" اس

ڈوری یارسی کو کہتے ہیں۔ جو صوبہ کے
حاکم یا بادشاہ کے اصطل میں بندہ بنی
ہوتی ہے۔ کوئی غنی یا چور یا کوئی
محرم اگر اس اصطل میں آکر پناہ گزریں
ہو جائے تو عمدہ اصطل اس کو گرفتار
نہیں ہونے دیتے۔ کہتے ہیں۔

اے کس سرکندہ پناہ آور وہ است
تاجان داریم دست از محافظت او بر

نداریم
سرکندہ شاہ یا حاکم شستن
حاکم یا بادشاہ کے طویلی میں پناہ گزریں
ہونا۔

پتیم۔ سکاری کا ماتحت۔ نوکر۔

خدمت گار۔

دارالم۔ شیراز کو کہتے ہیں۔

چاروای آن ہا براہ و گد راس

دو بلند نیکو بلدیت ہم رسانند

ان لوگوں کے جانوروں نے ان
دونوں شہروں کے راستوں
اور گزرگاہوں کی خوب واقفیت
حاصل کر لی ہے۔

سیاہی جاوہ نماید۔ پکندہ کی دہائی

صفحہ ۵۲

یابلوی پیش آہنگ۔ وہ یابلو

جو آگے چلتا ہو۔

قوت شامتہ۔ سونگنے کی قوت۔

اوراک و جدانی و جدانی دریافت

نرخ کرایہ بوزن بار منتقل کردہ

کرایہ کے بہاؤ کا بوجھ کے وزن کے

مطابق تصفیہ کر کے۔

مال بہ دخل قبض گرفتہ۔

مال کو قبضہ اور رسید سے لے کر۔

سیاہ چادر۔ سیاہ خیمہ۔

بالای ہم چیدہ حصاری سا

ایک دوسرے پر چکر قلعہ بنا دیتا ہے۔

پالان چارو ہا بر داشتہ رہا می کند

جانوروں کا پالان اوتار کر چوڑ

دیتا ہے۔

بخاک غلط می خورند۔ مٹی میں

لوٹے پوٹتے ہیں۔

نوبہ ہر کہ باشد۔ جس کسی کی

باری ہو۔

ہے کردہ۔ بہنکار۔

سرمی و ہند۔ چوڑ دیتی ہیں۔

علف سیر شکم سیر خوردہ۔

ہر گاہ گاہ نہ نما کر۔

دست شستہ و ناستہ بریش
کشیدہ سبھارا چرب کردہ۔

وہوے بے دھوئی ہاتھ ڈاڑھی پر لگا کر
مونچوں کو چکنا کر

بنہایت تندی۔ نہایت تیزی سے
لنگہ ہائے سنگین۔ ہباری
بوریاں۔

بار خود راج کند۔ یا بگرداند۔
یا بہ زمین زند۔ اپنے بوجہ کو
شیر ہا کرے۔ یا الٹ پلٹ کر دے۔
یا زمین پر گرا دے۔

صفحہ ۵۳

بیدرد ہالگن و مجمعہ ہارا گرفتہ
بجائے تنبک و اترہ میرتد
ظالم گن اور سینوں کو لیکر تنبک اور اترہ
کی جگہ، بجاتے ہیں۔

تنبک۔ باجہ ہے۔ کمال سے
منڈھا ہوتا ہے۔

مجمعہ۔ سینی

اِنَّ اَنْفَكَ اَلَا ضَوَاۤءُ

لَصَوۡتِ الْحَمِيۡرِ۔ سب سے زیادہ

ناگوار آواز گدھوں کی آواز ہے۔ اکیسویں پارہ

سورہ نفلن میں یہ آیت واقع ہے۔

افسار چہرہ را بر سن کند می بندند

افسار۔ ایک چیز چڑے کی ہوتی ہے

جس میں رسی ڈالکر ستور کو باندھتے

ہیں۔ اور باگ ڈور کے معنی

لکھے جاپکے ہیں۔

رسن کند ایران میں دستور ہے کہ

دو میخوں میں لمبی رسی تان کر گھوڑوں

کو باندھتے ہیں۔

جو پاک کردہ۔ جو صاف کئے ہوئے

چمچے ہوئے۔

بسر شاں می زندند۔ ان خچروں کو منہ

میں تو برے کو باندھ دیتے ہیں۔

صفحہ ۵۴

بچہ پا۔ ملازمہ۔ لونڈے۔

اشکینہ۔ انڈوں کا سالن جس میں

گوشت نہو۔ (مولف عذب البیان)

شرید۔ وارستہ۔

قروت۔ سوکھا دہی۔ جسے گرم پانی

ڈالکر پیر دہی بنا لیا جلتے۔

چنگال۔ روٹی کا مایین۔ جس میں گھی

اُبھر کر یا شیرہ ہو۔

لقمہ ہائی مردانہ زور آزما

بڑے بڑے لقمے۔

خیک۔ مشک۔

تصنیف می خوانند۔

گیت گاتے ہیں۔

خور دوریز۔ اسباب۔

انگرا کنگر۔

خور چین۔ تھیلا

عقبات عالیات۔ بلند

آستانے۔ ائمہ معصومین کے مرثیہ

مقصود ہیں۔

نجف اشرف۔ حضرت علی رض

کا مزار ہے

سرمین راہ۔ خوش ہوا۔ وہ

شخص جس نے اس کو دیکھا۔

یہ جہد کسی نے ساتمہ کے لئے

استعمال کیا تھا اسذایہ نام ہو گیا۔

بیت اللہ۔ خانہ خدا۔ کعبہ مکرمہ

شدت برد۔ سردی کی تیزی۔

سرمحلہ۔ محلہ کے کنارے۔ یا چوراہ

شارع عام۔ بڑی سڑک جس

پر عام لوگ راستہ چلتے ہیں۔

وجوب۔ واجب ہونا۔ لازم ہونا۔

طواف۔ کسی چیز کے گرد پہرنا۔

مستطیع۔ صاحب قدرت

واستطاعت

لحن۔ آواز خوش۔

سرمحلہ بزرگ۔ چوراہ یا کسی

بڑے محلہ کے سرے اور بڑے راستہ

پر زواروں کا چاوش و نقیب ہیں

مناجات کا ذکر اور زیارت کے فضا

خانہ خدا کے طواف کا واجب حکم

جو صاحب استطاعت کے لئے

ہے، بلند آواز اور خوش لحن سے

بیان کرتا ہے۔

تدارک زادراحلہ۔ سواری اور

توشہ کا انتظام۔ راحلہ کے معنی سواری

کے ہیں۔ اور توشہ کو بھی کہتے ہیں۔

دستہ زوار۔ زیارت کرنے والے کا

گروہ۔

اس موقع پر ہم تمہیں دستہ کا استعمال بتا رہے ہیں

دستہ یکید کنجیوں کا گھٹا

دستہ قلم۔ ایک مٹھا قلموں کا

جس میں سونیز کے ہوں۔

دستہ گل {

دستہ سپاہ { دونوں مشہور ہیں۔

دستہ زنان۔ عورتوں کا غول

تہرہ مٹ۔

دستہ یاران۔ دوستوں کی جمعیت

دستہ اسپ و شتر۔ ہرگز نہیں

بولا جاتا

دستہ آسیا۔ چلی کاکھونٹا۔

دستہ علم۔ چھٹر

صفحہ ۵۴

دستہ چاروب۔ جہاڑ و کامٹھا

دستہ ہاونگ۔ ڈنڈی

دستہ ساز۔ طنبورہ۔ عود۔

کی وہ ڈنڈی جو کاسہ سے پیوند ہوتی ہے۔

اور اوس پر تار لگاتے

ہیں۔

دستہ چالیک { گلی ڈنڈا

دستہ چلک { گلی ڈنڈا

دستہ جہازات۔ جہازات

کا بیڑا۔

مقام پیش خیمہ زدوں الخ۔ پیش خیمہ

نصب کرنے اور جمع ہونے کے مقام

کا پتہ بتاتا ہے۔

خرچ۔ خرچ۔

چار وادار۔ مکتبری۔ جو اپنے جانوروں

پر سوداگری کا مال۔ یا مسافروں کو بٹھا کر

بکرایہ لے جاتے۔

صلاحیت می طلبہ۔ اجازت چاہتا

ہے۔ کما سنا معاف کرتا ہے۔ معافی

کا خواستگار ہوتا ہے۔

حلیت ہی آیا ہے۔

بیرون میرود۔ شہر کا باہر جاتا ہے

صفحہ ۵۴

مشایعت می کند۔ رخصت کینگرلو

چند قدم ساتھ جاتا ہے۔

حاج۔ حاجی کی جمع۔ حج کرنے

والا۔

ذکر کنان۔ فضائل وغیرہ بیان

کرتا ہوا۔

صلوۃ می خواند۔ درود شریف

مقدمہ آگے والی فوج

قلب درمیانی فوج

ساقہ پیچھے والی فوج

زمین خوردہ باشند۔ زمین

پر گرا ہو۔

تیمارداری۔ غنچاری

نتواند دست بروزند۔ چوری

نہ کر سکے۔ حملہ نہ کر سکے۔

تہنہ دین بخت نماید۔ اکیدا

پاکر نہنگا کر دے۔

جلو گرفتہ۔ روک کر۔ ٹھہرا کر۔

وامی دارد۔ متوقف کرتا ہے۔

ظہر وعصر و مغرب و عشا کی نمازیں اپنی
ساتھیوں میں سے کسی سید
اور پرہیزگار مولوی کے پیچھے نماز
پڑھتے ہیں۔

نپتہ سلام۔ وہ بلند مقام جہاں
سے روضہ مقدس نظر آئے اور اس پر
کھڑے ہو کر زیارت پڑھیں۔

احرامی کو ہم بتا آئے ہیں۔ مگر پہلے
کھے دیتے ہیں۔ ریشم اور سوت کا بنا
ہوا کپڑا۔ موسم گرما میں اسے منڈے
پر بچاتے ہیں۔

زیارت و سلام۔ اگر ہم چارہ
معصومین کی زیارت کی عربی عبارت
لکھیں گے تو نہایت طول ہو جائے گا۔
اس لئے صرف آنحضرت کی زیارت کی عبارت
کھے دیتے ہیں۔ وہ بھی مختصر۔

السلام علیک یا رسول اللہ
و رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

السلام علیک یا محمد ابن
عبداللہ۔ السلام علیک
یا خیر لا اللہ الا السلام علیک
یا حبیب اللہ۔ السلام علیک
یا صفوۃ اللہ۔ (الخ)

سہر آب رفته۔ پانچانہ جا کر۔ یا
پانی کے کنارے جا کر

زہر آب ریختہ۔ پشیا ب کر کے
دست نماز گرفتہ۔ وضو کر کے۔
دست نماز۔ وضو

بجائے نیکو و آب و آبادی
منزل کند۔ عمدہ مقام اور پانی
اور آبادی میں قیام کریں۔

چیمز پزند۔ کمانا پچائیں۔

ہم کاسہ۔ ہم نوالہ۔ ہم پیالہ۔

سدر مق۔ سدر۔ بند کرنا۔

رتق۔ بقیہ جان۔ اس قدر کمانا جس
سے زندہ رہ سکے۔

دست و پا جمع کر دہ۔ سب سامان
باندھ بوندھ کر۔ اطمینان حاصل کر کے
سربار و بنہ آمدہ بخوابند۔

اپنے ساز و سامان پر آکر سوئیں۔

کشیک بکشند۔ پہرہ دیں۔

کشیکچی۔ پہرہ دینے والا۔

در ظہر وعصر و مغرب و عشا
عقب کد ام سید بلائے
متورع میان خود ہا افتد انما

تلقین فرماید۔ پڑھائے۔ سکھائی۔ بچائے
حق المحنت۔ محنت کا معاوضہ
حق

صفحہ ۵۵

صفحہ ۵۵

رونہ گردانند۔ منہ نہیں پیرتے ہیں
ونست جمع۔ اکٹھا ہو کر۔

رواق مطہر۔ رواق کے معنی

پیش گاہ خانہ اور ایوان کے ہیں۔ یہاں

رواق مطہر سے مراد وہ مقام ہے۔ جو

گنبد کے اطراف میں سائبان یا غلام

یا گردش کی طرح ہوتا ہے۔ اس کو

بھی بمنزلہ حرم سمجھا جاتا ہے

کفش کن۔ وہ مقام جہاں بوٹ

اتار کر روضہ کے اندر جاتے۔

از چوبیکہ دوشاخہ آہنیں

بسرش استوارست

اس لکڑی سے جس کے سر پر لوہے

کا دوشاخہ لگا ہوتا ہے۔ ہر ایک کے

چوتوں کو اٹھاتا ہے اور قطار میں کھدیتا ہے

پلٹنے کے وقت اسی لکڑی سے اٹھا کر

اس کے سامنے رکھ دیتا ہے ہرگز کسی کا چو

دوسرے سے نہیں بدلتا ہے۔

تابت۔ بدلنا

صفحہ ۵۶

آلش۔ بدلنا۔

چیزے یافتہ۔ کچھ رقم پا کر
خدمہ روضہ۔ قبر کے خادم

مجاور۔

لحک۔ مدد

ولالت می نماید۔ راہبری کرتا ہے

آداب داخلی۔ آداب حضوری

مزار۔

قرآت۔ پڑھنا۔

تبعیت۔ پیروی۔ یعنی ایک شخص

ذرا بلند آواز سے زیارت پڑھا رہا

ہے اور دوسرے اس کے ساتھ

پڑھ رہے ہیں۔

تقبیل۔ بوسہ دینا

مس ضریح۔ ضریح کا ادب

سے چھونا۔

مادار۔ فرد گاہ پر۔

تولید اخلاط صالحہ۔ اخلاط

صالحہ کی پیدائش۔ اخلاط چار ہیں۔ سودا۔

صفرا۔ خون یلغم

صفحہ ۵۶

تثابث۔ بندر حادثہ۔ شاذ و نادر پیدا ہوتے ہیں

معالج۔ طبیب۔ ڈاکٹر۔

مستعجل - مریض - طلب علاج کرنے والا۔

نشوونما کردہ - ترقی کر کے۔

تشخیص - شخص کرنا - معین کرنا۔

ناخوسی - بیماری

مداخل - آمدنی

وما غش بہو امی باشد - نہایت

مغرور ہو جاتا ہے۔ اس کا دماغ آسمان

پر ہوتا ہے۔

پرستار - خادمہ - لونڈی - غلام

خدمت گار - مربی - تیمار دار

مداوائی دیگر حالی پرستاران

می کنند - دوسرے علاج باقی

ہدایتیں تیمار داروں کو سبھا دیتا ہے۔

دست نشاندہ اوست - یعنی

اسی حکیم کی (دوکان) کہلوائی ہوئی

ہے۔ دست نشاندہ کے بہت معنی ہیں۔

اگر درخت کے لئے ہیں تو ہاتھ کا لگا ہوا۔ اور

اگر حاکم کے لئے ہیں۔ تو مقرر کیا ہوا۔

سہم غالب - بڑا حصہ۔

حق التقدیم - فیس۔

کلہ قند - قند کا کوزہ۔

نقل - ایک قسم کی شیرینی۔

قماش - ریشمی کپڑا۔

مجموعہ - سینی۔

ہمپائے - ساتھی۔

تالار - ہال - بڑا کمرہ

اُرسی کے معنی لکھ جاتے ہیں۔

مَرَضِیَّہ - مریض کی جمع۔

بدر دوش وار سیدہ - اسکی تکلیف

پر پہنچ کر۔ یعنی اس کے مرض کو سمجھ کر۔

صفحہ ۷۵

کابیت - غلط - کاتب صحیح۔

معارف ہزرگان - نامور اور

شہور اہل علم - اور امراء۔

نشیمن - خلوت خانہ - آرام گاہ۔

جلوس می فرمایند - بیٹھتے ہیں۔

کار سازی نمودہ - کام بنا کر۔

انجام دے کر۔

تکلمہ - کما حقہ - فراہمی اسباب۔

غائط - پائے خانہ۔

عمل طائر - یہی ان عمل ہو کر جس سے نتو

فصد نکالا جاتا ہے کہ ایک حکیم نے یہ عمل کو کر

سے سیکھا ایک کوڑے کے پیٹ میں درد تھا دوسرے

کو کوڑی پانی چونچ سے اس کی نبرین میں داخل کیا

حقنہ - وہ دوا جو پہونکی میں ڈال کر پانچا

کے مقام میں ڈالی جائے۔ حقنہ اسکا آلہ ہے۔

مسهل غیر مشروب۔ اسی عمل کے لئے
جو ایسی سنت لایا ہو اور چوٹی نہ لگتی ہو۔

چلاؤ۔ خشک۔ گئی کا ڈورا پڑا ہوتا
ہے۔

آب بہندوانہ و خیار۔ تربوز اور
گلکڑی کا پانی۔

العلم علمان۔ علم لابدن
و علم الادیان۔ علم

دوہی ہیں۔ جسم کا علم۔ اور دین کا علم۔
یعنی طب اور شریعت۔

دنبل کو چک۔ پھڑیاں۔
ہتور۔ ہرہ واحد۔ دانے۔

پھڑیاں۔
قمر مز۔ سرخ رنگ۔ معرب ہے۔

مکرم کز۔ کا مخفف کرم کہیڑا۔
کز ریشم۔

چوٹے کیڑوں کو جوش دے کر
رنگ نکالا جاتا ہے۔

التهاب۔ سوزش جلن۔
شیوع۔ شائع ہونا۔ پھیلنا

جمع نمودن دست و پا۔ اسباب
جمع کرنا۔ اطمینان حاصل کرنا۔

صفحہ ۵۸

نفس کشیدن زیر و بالا۔
اوپر نیچے سانس لینا۔

اسہال۔ دست آنا۔
استلا۔ سہینہ میں مبتلا ہونا۔

مناسک۔ جمع منک۔ عبادت
گاہ حاجیان۔ قربانی گزینا مقام۔

دعوت حق را البیک گفتند۔
خدا انکے بلانے پر حاضر ہوا۔ یعنی

پہنچ گئے۔
تشیع جنان۔ جنازے کی

مشایعت کرنا۔
پرکلاہ۔ اندروں کلاہ۔

کا خانہ۔ غلط ہے۔ ”کار خانہ“
بناتے۔

مخلفات۔ مرنے کے بعد جو چیزیں
مستہ وکھ ہوں۔

مسجل سازند۔ رجسٹری
کراتے ہیں۔

برامت۔ دور ہونا۔ پاک ہونا۔
اور کسی چیز سے بیزار سی۔

بازخواست۔ باز پرس۔
موشک دوائی۔ دوسوہ بدگوئی

جدن۔ جنگ و پیکار۔ لڑائی

دعای ماثون - وہ دعائیں جناب
رسالت آج اور آئندہ سے منقول ہیں -
غورِ عینین - دونوں آنکھوں کا
دہس جانا - بیٹھ جانا -

پردہ اطراف - دونوں پہلوؤں کا
گھنٹا ہو جانا - (موت کی علامت ہے)
سقوط نبض - نبض کا حرکت نہ کرنا
ساقط ہو جانا -

از نظم طبیعی - فطری -
طبیعی نظام سے -
اختلال حواس - حاسوں کا
مختل ہونا -

صلب حرکات - صلب غلط
لکھا ہے "صلب" بنائیے -
تنگی سینہ - دم گھٹنا - سانس
کا رک رک کر آنا -

کلمات ہذیان - بھکی بھکی باتیں -
برجستن از بیخودی - غفلت سے
اوجھل پڑنا -

صفحہ ۵۹

دعائے توبہ - توبہ غلط لکھا ہے
دعائے عدیل ایک دعا ہے
دعائے کیل - کیل ابن زیاد
کی دعا ہے

جوشین - جوشن کبیر - جوشن صغیر -
دونوں دعائیں ہیں -

ان سب دعاؤں کو تحفۃ العوام میں دیکھ
سکتے ہو شیعوں کی مشہور کتاب ہے -
بر پشت خوابا بیدن - چت
لٹانا -

پامی اور البسمت قبلہ دراز
کنند - اس کے پیسہ قبلہ کی طرف
کر دیتے ہیں -

پارچہ دراز بر چشمہا زنند -
لمبی پٹی آنکھوں پر باندھ دیتے
ہیں -

زیر چوٹہ - ٹھڈی کے نیچے -
بالائے سر بردہ گرہ بزنید
سر کے اوپر لے جا کر گرہ لگا
دیتے ہیں -

تحت الحنک - ٹھڈی کے
نیچے سے سر کے اوپر تک کپڑا
باندھنا -

شخصت پا - پیروں کے انگوٹھے -
مخاوی - برابر - مقابل

مشرف موت - مہیا کی موت -
از جان کندن خلاص ہونا - جان کنی
سے رہائی پاتا ہے - یعنی مر جاتا ہے -

دست ماتم زنند۔ دست ماتم

میں اضافت بادنی ملا سبت ہے۔

دو ہتر مارتی ہیں۔ ماتم کرتی ہیں۔

زنان ناحیہ۔ بئن کر کے رونے

والی عورتیں۔

نڈبہ۔ رنج و غم۔ واحسرتا۔ ہاؤوا

کنا۔

بچہ پیرا بہن۔ کرتے کا گریبان۔

شال عز۱۰۔ کی تفصیل لکھی جا چکی ہے۔

حالا خیر۔ اب نہیں۔

گلدستہ مسجد۔ مینار مسجد علیحدہ

ہوتا ہے۔ اس پر کھڑے ہو کر اذان

دیتے ہیں۔

برابند۔ چڑھ جاتے ہیں۔

صفحہ ۶۰

منزل موتی۔ مردے کا گھر۔

مردہ شو۔ غتال

آب برگ سدرہ۔ بیری کے

پتوں کا پانی۔

آب کا فور۔ کافور کا پانی۔

آب قراح۔ خالص پانی۔

سہ غسل و ہند۔ تین غسل دیتے

ہیں۔ یعنی آب برگ سدرہ۔ آب کافور

آب قراح سے۔

حنوط پاشند۔ کافور یا اور

خوشبو ملتے ہیں۔

جریدتین۔ دو جریدے۔ بیری کی

شاخوں کا دو شاخہ بنا کر کفن دینے کے

بعد میت کی داہنی اور بائیں بغل

میں رکھتے ہیں۔ دستور فرقہ شیعہ ہے

تابوت۔ وہ صندوق جس میں

مردہ رکھا جائے اور بیسا صندوق

کہ جس میں اشیاء رکھی جاتیں۔

لغش۔ جنازہ یا مردہ۔ اور جنازہ

بے مردہ کو سر پر رکھتے ہیں۔ جنازہ تخت

کو رکھتے ہیں جس پر مردے کو اٹھا کر لیجائیں

اور مردے کو بھی کتے ہیں۔

استرجاع۔ انا للہ وانا الیہ

راجعون۔ کنا۔

شہادتین۔ یعنی کلمہ شہادتیں۔

چار گوشہ بہ دوش بہ گز ارنہ

چاروں کونے کسندھوں پر

رکھتے ہیں۔ یعنی جبنازہ اٹھاتے

ہیں۔

تلقین خوانن۔ جب مردہ قبر میں

آتا رہ دیا جاتا ہے تو ایک آدمی بند کفن

ہے۔ چند آیتوں تک پہنچا
ہی تھا۔ کہ جہٹ دوسرے نے
وہاں سے پڑھنا شروع
کر دیا۔

ثواب ختم را ہدیہ نمایند۔ یعنی ختم
قرآن کا ثواب میت کیلئے تحفہ بھیجتے ہیں۔
صفحہ ۶۱۔

برپا مانن۔ قائم رہ کر۔
آبکی۔ پستلا۔ پھیکا۔

برائے کاہ و دود بدو میسازند
یعنی کمانیکو گھاس کی بو اور دھوئیں کو
بدبو دار کر دیتے ہیں۔

صاحب مکنت۔ صاحب مرتبہ
مال دار۔

شائق جو ار مشاہد مقدس۔
ائمہ کے مزارات مقدسہ کی مہمانگی
کے شائق۔

جسد را۔ لاش کو۔

جد را غلط لکھا ہے۔

در تابوت نہادہ تختہ را
میخ کرودہ۔ یعنی لاش کو صندوق
میں رکھ کر۔ اور تختوں میں کیلیں
ٹھونک کر۔

کھول کر اور میت کے شانے پکڑ کر ہلاتا جاتا ہے
اور مولوی قبر کے سرہانے دعا پڑھتا جاتا ہے
اس کو تلقین کہتے ہیں۔

وہ دعا تحفۃ العوام میں لکھی ہے
تم دیکھ سکتے ہو۔

محد ساختہ۔ پشتہ بنا کر۔

دستہ ریجان۔ گلدستہ

مجلس ختم۔ مردہ کی سوم کی مجلس۔ اس
دن قرآن شریف کا ختم کیا جاتا ہے
بلور و بارفتن۔ ظروف شیشہ اور
چینی۔ بلور آلات بھی کہتے ہیں مگر شیشہ آلات
فارسی میں مستعمل نہیں۔

جز وہابی قرآن مجید۔ قرآن
شریف کے پارے۔

انبوہ تازہ۔ نئی جماعت
مکث کردہ۔ ٹھہر کر۔

قرآن۔ قاری کی جمع۔ قرأت
سے پڑھنے والے۔

علم بجوید علم قرأت۔ یعنی حروف
کو مخارج سے ادا کرنا۔

از دہن شان فراگیرند
ان کے منہ سے لے لیتے ہیں۔

مثلاً ایک قاری کو سی سورہ پڑھ رہا

پڑھتے ہیں۔ غرض ہر معاملہ میں صبیحہ شریفا ہے۔

درگوشہ و کنار پائیں می آر دے۔
گوشہ اور کنارہ میں بیچے اتار لیتا ہے۔
طعام ولیمہ۔ کسی خوشی کا کھانا۔
خصوصاً شادی کا

شیلان۔ سفرہ۔ خوان طعام۔
طعام۔

عروسی ابکار۔ کنواری لڑکیوں
کی شادی۔
نیکہ۔ بیوہ عورت۔

عقیقہ۔ مشہور ہے۔ سنت موکرہ
ہے۔ بعض کے نزدیک واجب۔

اٹنٹ۔ گوسفند حلال کیا جاتا ہے اور اس کا
گوشت سختی کو بانٹ دیا جاتا ہے۔ اور لڑکے
کا سر منڈایا جاتا ہے۔

ختان۔ ختنہ کرنا۔

در خدمت شما یا شیم۔ آپ
ہمارے ہمان ہو جئے۔ ہم آپ کی
خدمت کریں گے۔

کہ خدا یاں بلوکات۔ پرگنوں
کے چودہری۔ رئیس۔
گفتہ بدیدہ منت دارم۔ میں نے

چک و چوہ زدہ : بات چیت
کر کے۔

باوج۔ غلط لکھا ہے۔ باج بنائیے
اس کے معنی محصول کے ہیں۔

پل قزل رباط۔ منزل نہاب میں ہو
جو ماہین کرمانشاہ و بلند اوستے۔

یعقوبیہ۔ مقام ہے۔

سہرگاہ میت (۱) اور حبوقت
کسی کم مایہ۔ اور نادار شخص کی میت

ہو تو خیمہ گاہ اور وادی السلام کی
آراضی کا حق (کہ مومنین کی قبریں وہاں

ہوتے ہیں) طرفین کی رضا مندی
پر تدارک کر کے۔ اور صیغہ

پڑھ کر تابوت اور معینہ رقم حوالہ
کردیتے ہیں۔

خیمہ گاہ۔ اس مقام کو کہتے ہیں کہ جہاں
کر بلا میں روز عشا شور اسرا وقات

امام حسین برپا تھی۔ اب وہاں نشان
کجاوہ حرم بنے ہیں۔

صیغہ خواندہ۔ کلمہ ایجاب قبول
کسی چیز کے لین دین کے وقت

بعث اشتریت اور نکاح میں انکھت زوجت
قبث۔ اور شیعہ میں تمتعت قبث

اچھا آؤں گا۔

عصر تنگ - وقت شام سے کچھ پہلے

ایک دست لباس پلاؤ خوری

بر کردہ - ایک پرتکلف لباس پہنکر۔

شش قبرقہ - چہیلیوں والا۔

شورہ پشت

قبرقہ - پسلی کی ہڈی - یا پہلوئے

سینہ۔

کاکامی شش قبرقہ - جشی غدام

جس کی چہیلیان ہوں - اور نافہم

شورہ پشت

رو شدہ - گزر کر۔

راہرو - راہ گزر - سڑک۔

کسی بر کسی نیست - بڑا ہجوم ہر

یہ فقر اسی موقع پر بولا جاتا ہے

آدم بر آدمی ہم رنجیت - آدمی

پر آدمی گرے ہوئے - یعنی بڑا ہجوم

چہ

شلیغ - ہلڑ - ہنگامہ - شور و غل۔

شلیغ شدہ - ہنگامہ ہوا

بر گردم - بنائی۔

دو چار شدہ - ملا - آمیز سامی ہوا

سرواژدن - رد گردان ہوتا۔

یعنی واپس ہونا۔

قباحت دارو - بُرائی ہے۔

ہرج رکتا ہے۔

بدش می آید - اُسے بُرا معلوم ہوگا

وہ بُرا مانے گا۔

دندان جگر افشردہ - غصہ اور

رنج کما کر رہ گیا۔

دل راہ می رفتم - بیکار بیت

راستہ چلتا تھا۔ جاتا تھا۔

بر خور و - ملا۔

کار د پرقد زدہ - چہری کمر میں لگا

پرقد - کمر کے ٹیکہ میں - پر کمر سے بھی

یہی مطلب ہے۔

چماق چوب ارجن - ارجن کی

لکڑی کا ڈنڈا۔

ارجن - بادام تلخ - دشت ارجن۔

وہ جنگل جہاں اسد اللہ نے سلمان

کو شیر سے بچا یا تھا۔

یہ جنگل فارس میں ہے۔

ہر جا آتش سست بن جان فراش

پیشا شدہ - جاہیں کمانا ہو۔ بندہ وہیں

فراش ہوتا ہے۔

زیر لب پوست خندہ زدہ

سُکرا کر۔

پوست خندہ زد بھی اسی معنی میں آیا ہے۔

قدری فراز رقم۔ تھوڑا آگے بڑھا۔

فراز رفت۔ اوپر گیا۔

فراز نشست۔ اوپر بیٹھا۔

شاگرد ہائے قشنگ۔ آراستہ غلام

خانہ شاگرد۔ اس کو کہتے ہیں جس کی پرورش گھر میں ہوئی ہو۔

برابر ہم مشابہن گردیدند۔ ایک دوسرے کے مقابل شاید ہوئے۔

خوش رُگل۔ خوب صورت۔

از و سمنج لب نازک خال تعجیب کر دہ۔ لب نازک کے کنارہ

سے تل بنا کر

گوشہ کلاہ بخارای شکستہ برگزاشتہ۔ باکی آٹو۔ گرنت۔ اس قسم کے کپڑے پرتو

بنایا جاتا تھا۔ اب یہ رواج کم ہو گیا ہے۔

سجاف۔ جسے ہم سجات کہتے ہیں۔ مغزی گوٹ۔

سجاف سر خود۔ جس رنگ کی قبا ہو۔ اسی رنگ کی گوٹ ہو یہ ذرا صوفیانہ سمجھی جاتی ہے۔

سجاف صحرا بودم۔ میں مدتوں سہنہ میں پہراتا۔

نقرہ آبی۔ ہلکا۔ نیلا۔

سبز پستہ۔ پتے کا سارنگ۔

سبز کاہی۔ تریوز کا سارنگ۔

بنفش۔ بنفشہ کا سارنگ۔

بادنجانی۔ بگن کا سارنگ

دارائی۔ ریشمی رنگین کپڑا۔

اس کی قبا بنائی جاتی ہے۔

ابرہ ہائے شال ترہہ بوٹہ دار

حاشیہ دار اور بوٹہ دار شال کے ابرہ تھان

مہربان۔ بہت بڑی مہربانی جگہ محراب کا حلیہ لکھا ہوا ہے۔ محرابی اس لفظ کا پتہ نہیں لگا اگر معنی معلوم ہو گئے تو آپ کے کہیں لکھ دوں گا

نیرجما مہ قصب۔ ریشمی یا کتان پائے جامہ۔

کفش ہای گرجی۔ گرجستان کی کفش۔

پولک دوز۔ ستارے ٹہنی۔

اوپر کا۔ اچن

لنکہ - مینہ - لنگر غلط لکھا ہے

ماہوت - بانات -

اشتر مہ - بانکری -

لنکہ ہائے چار حاشیہ بندری

سردامن آونجیتر - بندرگاہ

کی حاشیہ دار لنگیاں دامن پر لٹکائے

ہوے -

صفحہ ۳۴

غنیہ شد - جمع ہو کر

زمانے ناظر پیر مرد راریخند

می نمودند - کسی وقت کسی بڑے

گھورنے والے کا ٹھٹھا اوڑا دیو

تھے -

اہل خبرہ - بیان عاشقی رموز کے

دافت کار سے مراد ہے

پشت بہ پشت - یہ ٹیک اسی طرح

ہے - جیسے دوش بدوش -

بد قرارہ - بد صورت -

آبلہ رو - چہرے پر چپک کے داغ

رکھنے والا -

ترکہ - لاغر - باریک اندام -

رنگ او یا ختمہ - رنگ فق -

نہیب زدم - میں نے زور سے

آواز مہیب دی

اوی الخ - او درد مندا مرا کے مال

پرنکاہ خیانت نہ ڈال -

ہر چند سسر و پیزی واژ با شد

حیا کے گرہ کو - ہر چند ہانڈی کھلی

ہو اور اس میں پکا ہوا گوشت موجود ہوا -

لیکن بی کی شرم کمان -

بشوخی قدری سرسبز گزاشتم

دلگی سے ذرا میں نے اس کو چھیڑا -

دیگر از جا بچید کہ صرفہ نہشت

وہ جگہ سے نہ ہلا - اس لئے کہ فائدہ

نہیں رکھتا تھا -

والا مثل موش در تہ گیری افتا

وہ نہ چو ہے کی طرح چو ہے دان

میں بچس جاتا -

تلمہ - چو ہے دان - گھولن دان -

اس میں ہتی خرگوش - اور سمور اور چھوٹا

کو بھی پکڑتے ہیں - کیونکہ اور چلی پکڑنے

کا دام ہوتا ہے -

جر آملن - آذر وہ ہو کر - گھسیانا

ہو کر -

ارزا فی شما باشد (یہ چیز آپ

ہی کو مبارک رہے -

ارزانی صاحبش باشد

اس کے مالک کو مبارک رہے۔

خیرشان بہ پنی۔ انکا (لڑکون کا)

نفع آپ ہی اٹھائیے۔

گھوڑا۔ خچر۔ گدہ۔ یا کوئی جنس ہو۔

مکان ہو سب کے لئے بولا جاتا ہے۔

کہ آپ ہی کو مبارک رہے۔

”آپ ہی نفع اٹھائیے۔ ہمیں ضرورت

نہیں۔“

چشم بد دور۔ یہ تو تم خود ہی بولتے ہو

پھر اس کے معنی لکھنے کی کیا ضرورت۔

جدی می گویم۔ سچ کہتا ہوں۔

بالکل ٹھیک کہتا ہوں۔

جدی می گویم نہ شوخی۔ سچ کہتا

ہوں۔ نہ دلیگی ہے۔

بے ہنر چیز می گویم۔ بلا کئے بنتا

ہو۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین

۶۴

پس کیسا برکت والا ہے جو سب بانیوں پر اچھا ہے

درین بین۔ اس درمیان میں۔

اس اثنائیں

دنگ۔ دنڈا۔ سونٹا۔ لٹہ۔

وجلو او باش بی عار شگداشتند

بے غیرت بد معاشوں کا راستہ روکا۔

از ہم پاشیدند۔ ادھر اودھر

ہوئے۔

طفیلی۔ قیسی۔ طغیل۔ ایک شاعر

کو فی جو بے بلائے مہمان جاتا تھا۔

قیسی لفظ طفیلی کا تابع ہے

راستی عمدہ کلا تر خوش سلیقہ

بہ کار بردہ۔ سچ تو ہے کہ چودھری

صاحب کے ملازموں نے بہت ہی

خوش سیفگی کی۔

جاروب کشین آب پاشیدہ۔

جہاز ددی۔ پانی چہر کا۔

”مالار۔“ ”آرسی“ کے معنی لکھے جا چکے

ہیں۔

گوشوارہ۔ بالا خانہ

لستر۔ چھاپہ۔

چہل چراغ بلورین۔ بلوریں جہاز۔

صفحہ ۶۴

بیر حبید۔ نام مقام۔

باوومی نفت۔ باووی۔ نمذہری۔

اور نفت یزد کے قریب مقام ہے۔

یہاں کانن اچھا ہوتا ہے۔

رف۔ کانس۔

گھرنا وار۔ یعنی آگے پیچھے۔ قطار
در قطار۔ ردیف۔ ”در نادار آمدند“
قطار آگے پیچھے آئی۔ یا
گئی۔

فرقانوس۔ فانوس تانبے کی بڑی
پٹاری۔ یا ڈیمہ کی صورت کا ہوتا ہے
سرپوش نقشی یا منبت کا اس میں کڑا
لگا ہوتا ہے۔ سفید کپڑا موم جامہ کیا ہوا
اور تاروں کے حلقوں سے سیا ہوا
لگا ہوتا ہے۔ شمع نوری میں بتی روشن
جب وہ اٹھایا جاتا ہے تو روشنی کا عکس
باہر پڑتا ہے اور جب گرا دیا تو کپڑا
اندر ہو جاتا ہے۔ اور شمع باہر
نکل آتی ہے۔

فرساعت۔ گھڑی کی کمافی۔
شمشیر فرس۔ انگریزی کربچ۔
بیگلریگی۔ ناظم صوبہ فارس۔
یعنی گورنر فارس۔

پیش پای آں ہا۔ ان لوگوں
کے سامنے۔

خیر مقدم۔ مہمان کے لئے بولا
جاتا ہے۔ یعنی آپ آئیے۔ گویا خیر و
نیک آپ کے ہمراہ آئی۔

بفرمائید۔ تشریف لائیے بیٹھے
”بفرمائید“ تشریف لے جاتیے۔
”بفرمائید“ فرمائیے۔
بعد تعارفات۔ خاطر داری
کے بعد۔

چاق و سلامتی۔ دریافت
خبر و عافیت۔
چاق۔ یہ لفظ بت بولا جاتا ہے۔
چاق شد (بیماری سے) اچھا ہو گیا۔
دبلا۔ موٹا ہو گیا۔

”دماغ شما چاق ست“ آپ کا مزاج
اچھا ہے۔

”قلیان چاق کن“ حقہ بہر لاؤ۔
”زیر چاق شد“ خوب یاد ہو گیا۔

تارجیل {
نارگیل { حقہ

باسرو تہہ۔ چلم اور پینڈر
کے ساتھ۔

لے پیچ۔ بچوان۔ نیچہ۔
قلان زن۔ حقہ کا دم مار کر۔

صفحہ ۶۵

شہابی سون۔ کلہر۔ ٹرمبھی یہ تو ہیں
ہیں اور پہلے لکھی جا چکی ہیں۔

جبین مسکنت بجاک نہاد۔

اس میں بھی وہی اضافت ہے۔

مَسْکَنْتٌ۔ بالفتح۔ کانت مفتوح مفلسی

ابرووی ہلالی دیدم۔ یعنی اس کے

ایسے ابرو دیکھے جو منسوب بہ ہلال

تھے۔ نہایت خوب صورت خمدار۔

ابرووی پیوستہ۔ جٹی بہوین۔

تیر مژرہ کار کرد۔ تیر مژرہ میں

اضافت تشبیہی ہے اور موافق کوپی

دکھانا مقصود ہے۔

چشم پوشید۔ انماض کیا۔

تغافل کیا۔ آنکھ چراتی۔

چشم درین۔ دین دلیر۔

بے شرم۔ بے لحاظ۔

دین شد۔ دیکھا گیا۔ اور

آزمائش کر لی۔

نظر پاک دارو۔ یہ نظر انہیں

ہے۔

نور چشم۔ اولاد کو کہا جاتا ہے۔

نگاہ خوش انداخت۔ اچھی نظر

ڈالی۔ بڑی نظر سے نہیں دیکھا۔

بینی بجاک مالید۔ زمین پر

ناک رگڑی (بوجہ عجز)

بجا غلی۔ بنگی۔ اشرفی رومی۔ اشرفی

عراقی و اشرفی رائج صاحب قرانی۔

ریال فرنگستان۔ ریال ایرانی۔

پناہ باد۔ شاہی۔ پول سیاہ۔ عباسی

محمدی۔ نماز۔ یہ سب لکھے جا چکے ہیں

سمر رفت۔ گزر گیا۔ زمانہ۔ سال

دماہ۔ روز و شب۔ عسر۔ محنت۔

شادی و عشم۔

دیکھ سمر رفت۔ دیکھ ادب گیا

ساغر سمر رفت۔ ساغر چمک گیا

گلہ زد۔ بہت ہی بک بک کی۔

مغز نہ دارو۔ عقلمند نہیں ہے۔

لے وقوف ہے۔

پیشانی پر چین دیدم۔ باضافت

و بے اضافت وہ دونوں طرح پڑھ سکتے

ہیں۔ در صورت اول یہ معنی ہوے کہ

شکن دار پیشانی دیکھی در صورت ثانی

”اس کی پیشانی پر شکن دیکھی۔ یعنی

اسکو غصہ میں دیکھا۔

جہ عجز و نیاز سو۔ جہ عجز میں

اضافت بادی ملا بہت ہے۔ یعنی کسی

نے پیشانی ٹھسی۔ ناک رگڑی۔ یہ حرکت

اس کی بوجہ عجز و نیاز تھی

پرہہ پنی پریدہ - ناک کا تھنا کاٹ لیا۔

پرہہ حلقہ لشکر کو کہتے ہیں خواہ سوار ہوں یا پیادے اور جو شکار کرتے باندھا جاتے۔

اور طرف - دامن - کنارے۔ کے بھی معنی ہیں۔

پرہہ بیابان - گوشہ صحرا۔

پرہہ قلم - قلم کے ایک طرف کی زبان۔

پرہہ پرکار - پرہہ قلم پر قیاس کیجئے۔

پرہہ مقراض - قینچی کا ایک پھلکا۔

پرہہ آسیا - چکی کا ایک پاٹ۔

پرہہ دماغ را سوراخ کرد۔

ناک کا تھنا چمیدا۔

پرہہ چرخ دولاب - کنویں

کی چرخ کی پنکھڑی۔

پرہہ کاہ - بھوسہ کا تنکا۔

پرہہ دماغش بہ ہواست

اس کا دماغ نخوت سے بہا ہے۔

اس کا دماغ ہوا پر ہے۔

دماغ سوختہ است - آداس ہر

(مولا ۱۲) بہت رنجیدہ ہے بہت

محنت اٹھائی ہے۔ (بہارِ نجم ۱۲)

لب شکریت - شیریں ہے۔

شکر لب - جس کے ہونٹ شیریں ہوں

دہن دریدہ است - منہ بہت

ہے۔

دندان بکرافشردہ - غصہ

رج کما کر رہ گیا۔

زبان زود مردم است - لوگوں

میں مشہور ہے۔

کام روا گشت - اس کے معنی

واضح ہیں۔

چونہ زودم - میں نے بک بک کی۔

بات چیت کی۔

چونہ کے معنی ٹھنڈی کے ہیں۔

چونہ اوخرد کردم مارتے مارتے

اس کا سنہ توڑ ڈالا۔

چونہ او مالیہ دم - میں نے اس

کی تنبیہ کر دی

چونہ او زیادست - حقارت کے

محل پر۔ اس کا کیا منہ۔ کیا مجال۔

چونہ - خمیری آٹے کے پیسلے کو بھی

کہتے ہیں۔

ذقن شکست - ذقن کے معنی ٹھنڈی

سبیل چھاتی دار د - سبیل چھاتی کا

مفضل ذکر ہو چکا ہے۔

ریش دراز است۔ احمق ہے
ریش دو شاخ۔ چیردان داڑھی
ریش سفید۔ برگ شہر و محلہ
اور گاؤں۔

ریش جو و گندم۔ کچڑی داڑھی
ریشم گیرست۔ میں تو ہنسنا ہوا ہوں
دباؤ میں ہوں۔

ہجم ریش۔ ہمزلف۔
رخ ریش پڑمرودہ است
اسکا چہرہ پڑمرودہ ہے۔ اُترا ہوا ہے۔
(دیاری یا تشویش سے)

گل رخا۔ کھلایا ہوا ہے۔
روی شماسفید۔ دعا ہے۔ کسی جگہ
کے پاداش میں کہتے ہیں۔ ”سرخ رو رہو“
”روسفید باشید“ معز و ممتاز
رہو۔

صورت گرفت۔ کارا و صورت
گرفت۔ اُس کا کام بن گیا۔ صورت
گرفت۔ منہ ڈھانک لیا۔
صورت بست۔ منہ ڈھانک لیا
یا کام پورا ہو گیا۔

صورت داد۔ انتظام کر دیا۔

صورت وہہ محرم۔ صورت
بست و یکم آمد۔ وہہ محرم۔ عشرہ محرم۔
روز عاشورا بست و یکم سے مراد اکتوب
رمضان کی۔ اس روز حضرت علی رضی
شہادت ہے۔

اوپر والی عبارت کے یہ معنی ہوتے
کہ روتا ہوا حیران و پریشان سرگردان
آیا۔

بنا گوش۔ نرمہ گوش۔ کان کی لو۔
قفا نش افتاد۔ اس کے پیچھے
پڑ گیا۔

قفا نش گرفت یا چسپید۔
اس کے بھی وہی معنی ہیں یا گردن
پکڑ لی۔

قفا نش زد۔ گردن پر مارا۔
قفا خورد۔ گردنی کسائی۔
گردن گیرش شد۔ چارونا چارہاں
کو (دوہ کام) کرنا ہی پڑا۔

گلوں دارو۔ بدگلو ہے۔ اچھی آواز
نہیں رکست۔

گلو گیرش شد۔ گردن گیرش شد
کامتر اذن ہے۔

حجبرہ نہ دارو۔ بدگلو ہے۔

خجھرہ اش پارہ گردید۔ چیتے
چیتے آواز پیٹھ گئی۔

میکنہ درید۔ یخہ گریبان۔ منی و سچ
گریبان گرفت۔ گریبان پکڑیا
تقاضہ کیا۔ بے عزت کیا۔
دوش گرفت (کام کو) اپنی ذمہ
میں لیا (بوجہ) کندھے پر اٹھایا۔
(لبادہ وغیرہ) پہنا۔

شانہ خالی کر دے۔ کام سے انکار کیا۔
عذر خواہی کی "شانہ گردان" کے بھی
یہی معنی ہیں۔

بازو شکست۔ بازو ٹوٹا۔

بہائی۔ بیٹا۔ یا برابر کا بہائی
مر گیا۔

آرنج زرد۔ کنی ماری۔ ہشیار
کر دیا۔ "آرنج پیہودن" ہاتھ سے
پیمائش کرنا۔

مچ من خلاص شد۔ بچ کلاتی میں
مصیبت۔ قید۔ یا بیماری وغیرہ سے
چھوٹ گیا۔ بچ گیا۔

قبضہ کر دے۔ تصرف یا دخل کیا۔
یا ہاتھ سے ناپا۔

دست پا چہ شد۔ گہرایا۔

ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

صفحہ ۶۶

کف بر آورد۔ سست ہو گیا۔

آدمی کے لئے ہو خواہ اونٹ کے لئے
کف بر آورد۔ سڑ گیا، تیز وغیرہ

مشت اوواشار۔ اس کی مٹی

کھل گئی۔ یعنی منغسی باقی رہی

انگشت بچشم ہنما۔ قبول

کیا۔

بند انگشت جدا گردید۔ انگلی

کی پور جدا ہو گئی۔

ناخن بہ جگر می زند۔ در مزاج تصرف

می کند۔ (بہار عجم)

سیلہ مالید۔ پہلوان نے حریف کو

گرا کر خوب سدا

سیلہ کشید۔ تن کے کٹرا ہوا۔

سیلہ گرفت۔ چھاتی سے لگایا۔

سیلہ واو۔ آڑے آیا۔ منابے کو

اٹھا۔

سیلہ بہ آب زد۔ پانی میں پیرنے

لگا۔

پہلو تخی کر دے۔ سامنے سے ہٹ گیا۔

بادب نخل گیا۔ جسم چورایا۔ قبول مدعا سے

دل - گردہ ہے جو متابل ہو -
یا برابر ہی کرے -

شش پاؤں کرد - پیپہڑا پھول
گیا - یا سوچ گیا - ورم آگیا -

زہرہ نڈارو - جرأت نہیں رکھتا -
زہرہ اش ترکید - یا شکافت - اس کا پتہ
پھٹ گیا - یعنی ڈر گیا -

شکنبہ او بزرگ ست - اس کی
او بڑی بڑی ہے - مذمت میں استعمال
ہوتا ہے - موٹا ہے -

رو دہ او دراز است - بڑی بڑی
رو دہ شیطان دارد یعنی کلام
کیا ہے کہ شیطان کی آنت
ہے -

سپر ز - تلی -

ناف برید (دائی نے) ناف کاٹی
پشت ست - مابون ہے -

کمر نہ دارو - قوت نہیں رکھتا
ضعیف ہے -

کمر باخت - کمزور ہو گیا -

کمر فر دید - (لڑائی سے) جان
چراغی -

کفل می زو - سرین ہلاتا تھا -

انکار کیا - کشتی میں کوتاہی کی -

پہلو نڈارو - اس کام میں خیر و
برکت نہیں -

پہلو زو - درپردہ منہ کیا -

پہلو سامی خان است - وہ تو
خان کا بڑا مقرب ہے -

پہلو گرفت - کام کا ذمہ لیا -
یا سراخجام پایا -

وندہ شکست - پسی ٹوٹی - دندہ اش
کج است - اس کی مت الٹی ہے - دنن

باد کرد - پسی سوچ گئی -

تنہ زو - دہکا دیا - تنہ باریک - اکہ

ڈیل ڈول کا - از تنہ افتاد - دبلا

ہو گیا - ہم تنہ شماس - تمہارے

ہی ڈیل ڈول کا ہے -

جستہ نڈارو - ڈبلا ہے - جستہ مناند -

بیماری یا خوف سے گھل گیا -

جستہ آپ شد - جسم گھل گیا -

زنش شکم دارو - اس کی پی پیٹ
ہے -

دل وادہ است - فریفتہ ہے -

جگر سوخت - جی جدا -

گروہ کیست کہ برابر شود - کس کا

سرسین او چاق بست۔

سنی واضح ہیں؟

زالوتہ می کرد۔ شاگردی کرتا ہو
ادب سے بیٹتا ہے

ساق نورانی۔ گوری گوری پتلی
قوزک پا ورم کرد۔ پیر کے گٹھ
میں ورم آ گیا۔

پشت پا زد۔ ٹھوکر مار دی۔

کام پر لات مار دی۔ کسار ہکشی
کر لی۔

پانہ دارو۔ کوئی اصل نہیں۔

کوئی مضبوطی نہیں۔

پاشنہ می سود۔ ایڑیاں
رگڑتا تھا۔

پاشنہ می کشید (جوتا) پنتا تھا
چڑھاتا تھا۔

قدم نہ دارو۔ "یا بوم قدم ندارو"
میرا یا بومٹھا ہے۔

قدم نہ دارو۔ نامبارک ہے۔

پوست مال گردید۔ چل گیا۔

استخوان آب شد۔ ہڈیاں
گھل گئیں۔ دہلا ہو گیا۔

رگ خواب اور از دم :-

میں نے اس نیند کے ماتے کو ہشیار

کیا۔ یا غافل کو ہشیار کیا۔

کتاب میں (اگر) غلط لکھا ہوا
ہے۔

خون مردم این زمان سفید
ہے دنیا کا لہو سفید ہو گیا۔

قد علم بود۔ کھڑا تھا۔

قد بر آورد
قد افروخت { کھڑا ہوا۔

بالائے خوش بود۔ قد اچھا تھا۔

بالائے خجستہ۔ بالائے مبارک۔ بالائی
رعنا وغیرہ مستعمل ہے۔

اندام نازک اور سٹیل ڈول نازک کتا ہو

قالب می کسند۔ فریب کی باتیں

نکال کر کام نکالتا ہوں "قالبی حرف میزند"

کے بھی یہی سنی ہیں۔

نفس میسندو۔ سانس لیتا تھا۔

جان ندارو۔ سنی واضح ہیں۔

دم نفت می دہم۔ فوراً دینا
ہوں۔

خاطر خواہ شد۔ مرضی کے

مطابق ہوا۔

تق لق ظروف - برتنوں کی
کھڑکھڑاہٹ۔

از حدیث گذشتہ بروایت
چسپیدہ - یہاں اس کا یہ مطلب ہے
کہ محاورات کا بیان چوڑ کر کہانوں کی
طرف منتقل ہوا۔

سفرہ را خدام بچا یکی پھن بنود
غلاموں نے نہایت تیز سی سے
دستر خوان بچسایا۔

گروہ نان خورشیدی زمین گذشتہ
دہر ایک کے روبرو روٹیاں رکھیں۔
مجموعہ ہامی الوان بچتنی خوش مزہ
وچرب - طرح طرح کے خوش مزہ
ترتراتے کمانوں کی سینیاں۔

آفلح - دسبے کا بچہ۔
ثبیر مست - جو دو تین ماہ کا ہو ملوان
ووری - پلیٹ۔

کو کو - انڈوں کا خاگینہ - اس میں قیمہ
اور پالک - سویا - میتھی کا ساگ کا ٹکڑا
ملایا جاتا ہے۔

مزعفر - مشہور ہے - تم نے کیا
تو ہوگا؟

آتش برگ - ہریرا - اس میں آٹے

حواس باخت - گھبراہٹ
قولی ضعیف شد - قولی ضعیف
ہوے جسم میں طاقت نہیں رہی۔
آواز کرد - بکارا - آواز دی۔
صد اگر فتنہ است - اس کی آواز
بیٹھی ہوتی ہے۔

رفتار شرف راہ نمی رود
شریفوں کی طرح رفتار نہیں کرتا
بد وضع ہے۔

گفتار نیکومی مناید:-
عمدہ باتیں کرتا ہے۔

ذہن نہ دارد - بد ذہن ہے
آغوش گرفت - گلے لگایا۔
آغوش کشید - باغوش در آور دیے ہیں
اسی معنی میں ہے

کنارہ کرد - کنارہ کیا۔
بغل بر آورو - گود پھیلاتی۔
بغل کشا دہی اسی معنی میں ہے۔
رنگ باخت - ڈر گیا۔

نقش زد - گل و بوٹہ نقاشی بنایا
خواہ کسی فریبی نے جوڑ مارا۔

دو سہ قلیان میل فرمودند
دو تین دھندہ حقہ پی چکے۔

کے پان بنا کر ڈالتے ہیں۔ اور ساگ
بھی ہوتا ہے

آتش رشتہ۔ بیویاں۔

آتش۔ مثل نیلی کچڑی کے پکتا ہوا سلونا
اور چاشنی دار ہوتا ہے۔

آتش کشک۔ گھوٹ کے آٹے اور

کبری کے دودھ سے بنایا جاتا ہے غیاث

بورانی با و خال۔ بگن کی بورانی۔

یشقاب۔ چینی کی بڑی قاب یا کاشی

سفال کی۔

نعلبکی۔ چھوٹی تشری۔

فجان ترشی موسیر۔ اچار کی پیالی۔

موسیرن ترشی۔ کٹھالی کو۔ یہی

بوتے ہیں۔

سین۔ قصبہ ہے اصفہان کے قریب۔

یہاں کا خربوزہ نہایت عمدہ ہوتا ہے

کاسہ آب قند۔ شربت کا کاسہ۔

ایرانیوں کے کسانے میں

شربت بھی ہوتی ہے۔

کاسہ ووغ۔ دہی کا کاسہ۔

قاشقے چوبی نازک صابوناتی

صابونات کے نازک چوبی چمچے۔

صابونات ایک گاؤں کا نام ہے۔

یہاں کی لکڑی کے چمچے اچھے ہوتے ہیں

روایت۔ رفیق۔

وہمیت بازی۔ لقمہ بازی

تکہ ہایخ بلورین انداختہ

شفاف برن کے ٹکڑے ڈال کر۔

صفحہ ۷۶

از صدر تالغال۔ صدر سیکرٹری

صف تک۔

غال کے معنی جرتیوں کے ہیں۔ یہاں

صف نال مقصود ہے۔

راست شدند۔ یعنی کمانا کر

سیدھے ہوئے۔

فاتحہ خواندند۔ خدا کا شکر ادا کیا۔

سورۃ فاتحہ پڑھا۔

تنگہ و پارہ۔ گوشت کے ٹکڑے۔

پارچے۔

تنگہ۔ اس بکرے کو بھی کہتے ہیں۔ جو ب

بکریوں سے آگے چلے۔ تکہ دو سالہ یا چارپا

زدم۔ دو دانت کا پہاڑی بکریوں نے

چہرے سے مارا۔

ریزہ نان۔ روٹی کے ٹکڑے۔

دستمال۔ رومال۔

مجرہای سزار پیشہ۔ اسباب

تہوہ جوش - تہوہ - بن کا پہل ہوتا ہے۔
عرب سے لایا جاتا ہے۔ اور بہون کر
جوش دیا جاتا ہے۔ پیرہہ پیا جاتا ہے۔
"تہوہ جوش" وہ ظروف جس میں
تہوہ جوش دیا جائے۔

خیلی داغ - بہت ہی گرم۔
یک یک قرت - ایک ایک
گھونٹ۔

سکرشید - دودھ پانی - شربت۔
ایک سانس میں پی گیا۔
پہینہ - گھٹا - گھٹنا - ایڑی۔

(از نقشہ)

منقار سمندر - آگ کے کیرٹے
کی چونچ بطریق مزاج ہے۔
تہن - تنباکو۔

شطب - ایک قسم کا پائپ ہے
ایک طرف مہنال دوسری طرف کھٹائی کی
چلم ہوتی ہے۔ سوکھا تنباکو رکھ کر پیا
جاتا ہے۔

چپق - پائپ ہے۔ سجد کی سیدھی لکڑی
سے بنایا جاتا ہے۔ شطب کی طرح کا ہوتا
ہے۔ سوکھا تنباکو رکھ کر پیا
جاتا ہے۔

چاے خوری - مجری - صندوق۔
کبس - ہزار بیشہ۔ چار کے پورے سٹ کو کہتے ہیں
جس میں پیالیاں تھری۔ چار دانہ۔

دودھ دانہ وغیرہ ہو
قاشق خرد - ملع کار - لمعکا
چھوٹے چمچے۔

قاشق سیم باف - مشبک۔
ایسی چاندی کے پانی پرے ہوئے چمچے
کہ جو جالی دار ہوں۔

قتی چاے ختائی - ختائی چاتھی
کا کبس۔

سماور ہشتر خانی - ہشتر خاں کا سماور
ہشتر خاں مقام ہے۔ یہاں کا سماور
بہت عمدہ ہوتا ہے۔

کلہ قند ارسی - قند کا کوزہ جو
روس سے آتا ہے۔

نبات چوچو - دانہ دار مصری
چوچو - دانہ دار شکر۔

سہروا حد (لہ) ہر ایک نے اپنی طبیعت
کے موافق ڈاکٹر گرما گرم ایک ایک
گھونٹ پینا شروع کیا۔

فضولی راہ انداختہ - ایک فضول
بات پیش کی۔

دوسرے نفس اور قلیان زدہ
رہنمودند۔ حق کے دو تین دم کر
دوسرے کو دیدیا۔

قبیدہ۔ چین کر۔

بچہ نمودہ۔ چکر کر۔

پسند آدم۔ واپس کر دیا۔

سرم بہ چرخ آمد۔ میسر
گھوم گیا۔

بغل طاند۔ آٹا دے۔

صفحہ ۶۸

فیما بین حصار۔ حاضرین
کے درمیان۔

اختراع و متروک می شوند۔

نئے پیدا اور متروک ہو جاتے ہیں۔

ادباً رکلافہ می کنند۔ کلافہ۔

سوت کی انٹی کوکتے ہیں۔

یعنی فلاں شخص پریشانی اور فلاکت

زدگی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ گویا ادباً رکی

اٹیا بنا رہا ہے۔

بارہوی می کنند۔ مزاج کرتا ہے۔

خوش طبعی کرتا ہے

پوک برآمد۔ خالی اور سبب غلط۔ باوم

فندق۔ اخروٹ کیے متعلیٰ جو لکڑی کو کوئی

بولاجاتا ہے یعنی لکڑی کو کوئی بجلی۔

تنبیل ست۔ کابل ہے۔

جاننا از آب می کشد

مصلحت کو غوطہ یا ٹریڈ ادیتا ہے

یعنی بڑا مسکا رہے۔ دنیا

کے سامنے خود کو نیک ظاہر

کرتا ہے۔

چپاؤ کر دے۔ چسپا مارا۔ لوٹ

مارکی۔

حلاجی کر دے۔ خوب ہی جھاڑ

خوب ملامت کی۔ دھنک ہی دیا

خستہ شد۔ تھک گیا۔ زیادہ

بک بک کرنے میں تھک گیا۔

دولابی شد۔ دیوالیہ ہو گیا۔

راہ بے راہ کرو۔ بہت میں ایک

نے دوسرے کو جیتی۔ قلیان۔ فحان

قہوہ۔ یا اس قسم کی کوئی دوسری

چیز دے دی۔

زیر آتش کشیدہ۔ اس کے کام کو

خراب کیا۔ تباہی میں ڈالا۔ حساب

بے جا میں پھانسا۔

ثرویدہ حال ست۔ پریشان

حال ہے

سفر ملا نصیر الدین است۔

جم کے بیٹھا ہے۔ اٹھنے کا نام نہیں
لیت۔

شلغ راہ انداخت۔ بڑھا سہ
مچا دیا۔ بڑھایا۔

صاف و صادق است۔
صاف اور سچا ہے۔ یا بے وقوف
ہے۔ ریڈا ہے

ضرب زون پشت سرخوشت
ملامت اچھی نہیں ہو۔

طناب انداخت۔ پھانسی دیدی
طناب۔ خیمہ کی رسی۔

ڈول کی رسی کو نہیں کہتے۔

ظرف ندارد۔ کم ظرف ہے۔

عزیز قوم لوط است۔
مظلم است۔

غرامت واد۔ تادان دیا۔

فقیر شد۔ مفلس ہو گیا۔

قیر گرفت۔ رال (پکا کے)
لیپ کیا۔

کلک برآورد۔ بکھیرا نکالا۔

کلک بازی۔ بہانہ بازی

کلک زون۔ فریب دینا۔

کلک سری بتن۔ کسی کے ساتھ

چال چلنا۔ اسکو مصیبت میں پھنسانا۔

کلک۔ ہنسی کی انگلی ٹپٹی۔ لٹھوں کا بیسٹا

اور لکڑیاں۔ اور نرکل۔ باندھ کر

اس پر ہوا بھری ہوئی مشک رکھتے ہیں۔

اور اس پر مٹیہ کر اس پار اتر جاتے ہیں۔

نشر فساد اور شوم و نامبارک کے بھی
منفی ہیں۔

گول داد۔ دھوکا دیا۔

کج می و زود۔ ضد کرتا ہے۔ خلاف

چلتا ہو۔ کج باز است۔ ضدی تگراری ہو

مشتلق داد۔ مژدہ رسان کو

مژدہ بہا دیا۔ شلق۔ ترکی ہو۔ مشت۔ مژدہ

لق۔ بہا۔ قیمت۔

ہاج واج شد۔ حیرت زدہ ہوا

مضطرب ہوا۔ جو اس باختہ ہوا۔

ہانہ پاؤں پھول گئے۔

یو اش آسرد۔ آہستہ آہستہ آیا

اشعار۔ آگاہی دینا۔

اشاغہ۔ ایلات کی زبان میں

آدمی کا بچپہ۔

لولہ۔ عراقی زبان میں آدمی کا بچپہ

ہنز عالہ۔ بچہ گو سفند۔

الح۔ دُنبہ کا بچا۔

چلدارغ - آپاچ - ہاتھوں سے شل

چٹاق بھی آیا ہے -

شل - لنگڑا - نخب -

نان و حلوا خور سر قبرستان -

بھک منگا - جب کوئی مر جاتا ہے - تو

ثواب حاصل کرنے کے لئے قبرستان

میں غراب کو حلوا و روٹی تقسیم کیا جاتا ہے

مطلب یہ ہے کہ تو مردے کا حلوا

کھانے والا ہے -

چو نہ کج - ٹیر ہی ٹھڈی

با عتق منکسہ آمد - یعنی گردن

جھکائے ٹیر ہی کو ہوئی آیا تو

مثل اجل معلق رہیں لہر نشین

اجل معلق کی طرح آیا اور پھسکا

مار کر مہیہ گیا -

جل و پوست خودش برائست

اپنا سامان اتر اتر اٹھائے -

در کیمت تریاک و کوکنار

افیوں اور کوکنار کے نشہ میں -

حرف مفت زدن -

فضول کہنا -

جھنگ - واہیات -

خرافات باتیں -

گترہ - گدھے - گھوڑے کا بچہ -

جوجہ - مرغ کا بچہ -

تولہ - کتے کا پدہ -

سبحان ربك رب العزت

عمایصفون - تمہارا پروردگار

صاحب عزت و غلبہ ان سب باتوں کو

سنزہ ہے جو کچھ یہ لوگ بیان کرتے ہیں

پاشدند - کھڑے ہو گئے -

صفحہ ۶۹

کلبہ - گھر - مکان -

داداش - بڑے بھائی جتنا

ننہ - ماں - ننہ بچا - اما بچا - دای نیم - اوئی پیری

ساقا - واعی - جناب مولف صاحب

کچھ خواب - نیند کا ماما -

باز چشم بہم گذاشت

پہر سو گیا -

لنگہ در پیش کردہ - ایک پٹ

بھینڈ کر -

تریاکا - افیونی - اور چنڈ و بازکو

وا فوری کتے ہیں -

متعفن - بدبودار

لوچ - ہنگا - پرہنہ

کچل گنھا -

سر و نہ نہ داشت۔ ان باتوں کا سر پیر ہی نہ تھا۔

مطلب از ان دستگیری شد کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا آڑا تھا ہے

بنا کر و چرت زدوں۔ اوگھنا شروع کیا۔ بنا کر د اور بنا بود کا استعمال سمجھتے۔ بنا بود کہ بیایم امان شد۔

میرا ارادہ تھا کہ آؤں مگر نہ آسکا۔

بنا بود بخوابم قصد تھا کہ سوؤں بنا بود سوار شوم۔ قصد تھا کہ سوار ہوؤں۔

از سہ طبل قدری گذشت ۹ (نو) بجے سے تھوڑا زیادہ وقت گزرا۔ "سہ طبل کو ہم مفصل لکھ چکے ہیں۔

گزمہ بہ گیرند۔ چو گیدار پکڑیں۔ شروع باظہار ہینوای کردہ نفسی کا اظہار کرنے لگے۔

مثل رودہ شیطان (یا شیطان) کی آنت کی طرح بیہودہ باتوں کو طول دیا۔

من پول حرام کجا داشتم۔ میرے پاس حرام کا پیسہ کہاں تھا۔

آب سرد روی دست بختن کسی کی طلب پر جواب صاف دینا۔ کہ ہسم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہسم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

پوست کندہ گفتیم۔ میں نے بالکل صاف صاف کہا۔

کاسبی با ضعیف است۔ بازار مدہا ہو رہا ہے۔

بہ آب باریک قناعت افشتن تھوڑی سی آمدنی پر قناعت کرنا۔

آب باریک۔ آمدنی متیل۔ جائی دستبرد نہیں ختم کہ تملکہ نمود

بہر دم تنبل بے کار دادہ باشم میں کسی جگہ لوٹ مار تو کرتا نہیں۔ کہ اس قسم کی کمائی کر کے کاہل اور بیکار آدمیوں کو دوں۔

تملکہ کردن۔ نمودن۔ کمائی کرنا

یا ادھر ادھر مانگنے سے روپیہ
اسباب سینٹا

دُمق شدن - شرمند ہونا - کھسیانا
ہونا - اور اسی معنی میں "دُمق
شدن" ہے۔

در اطاق را چفت نمودہ - کمرہ
کے دروازے کی کسٹ سی بند کردی
شکنی لگا دی۔

لیتوی - درجہ اندرون - کوٹری
سیک روم - (فرننگ مصنف)
بیچال برف کا کہتہ - یا بیچال گردید -
برف خانہ ہو گیا۔

پشتہ ہییمہ یوشان را
در بجناری طپسان
پشتہ - گٹھا - بوجھ

ہییمہ یوشان - وہ لکڑیاں جو جنگل
سے غربا کاٹ کر لاتے ہیں۔

طیانندہ - ہٹوں کر۔
خاک انداز - لگھیرے بڑا ایک
آگ ہے - جس سے آتش خانے سے آگ
نکالتے ہیں۔

صفحہ ۷
آئبر - بفتح الف - و بضم با - دشت

چٹا۔

او جاق - کہانا پکانے کا چولہا۔

اور خاور دہ تیر کی لفظ ہے۔

گل آتش - چنگاری -
انگر۔

روی مبتہ ہار یختہ فوت کردم
میں نے (دو تین چنگاریاں) جہند پر
رک کر منہ سے پہونکا۔

فوت کردن - منہ سے پہونکا
دود بخ بہ دماغ پچیں خضہ نمود
کر داکڑ داد ہواں دماغ میں بھر گیا۔
اور دم گھٹنے لگا۔

خضہ نمودن - و کردن -
مار ڈالنا - گلا گھونٹنا۔

کج خلق شدن - خفا ہو کر۔
بد مزاج ہو کر۔

وامن ز دم - یعنی میں نے دامن
سے دھونکا۔

ہمینکہ در گرفت - جوں کہ جہنڈ
نے آگ پکڑ لی یعنی جلنے لگا۔

دست و پائی چاتیں مثل چوب
خشک را بگرمی راست کردہ

تیکہ قوراجستہ - تو کے ٹکڑے
کو ڈھونڈ کر۔

تیکہ - ٹکڑا۔

قور - بالفج - تر بوز کے چیلکے سے بنایا
جاتا تھا۔ مثل چمڑے کے ہو جاتا تھا
اس کا ٹکڑا پتھر پر رکھ کر چنک مارتے
تھے۔ یہ سلگ جاتا تھا

قور آتش زد - ایبقت کا محاورہ ہے
پیہ سوز - پتیل تانے کا چراغ دان
پیہ سوز مضاف ہے اور قبل

چراغ مضاف الیہ۔

قبل چراغ - ایک قسم کا چراغ دان
جو گول ذرا لمبا مثل ڈبے کے ہوتا ہے۔
اکثر سفر میں ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک نخل
سا بنا کر اس کے اندر تہالی اور تانے
کی پیالی لگا دیتے ہیں۔ روشن
کرتے وقت نخل پر رکھ دیتے ہیں۔

چراغ دان کا کام دیتا ہے۔

ریز و پاش اوضاع زندگی
زندگی کا سامان

زیر و روانداختہ برہم ریختہ یونند
تواویر کر کر گڑا کر دیا تھا۔ کچھ اُدھر پڑا
تھا کچھ اُدھر۔

جس طرح لکڑی کو آگ پر بکھر
سیدھا کرتے ہیں۔ اسی طرح میں نے اپنی
ٹھنڈی ہاتھ پاؤں کو آگ و سینک کے سیدھا
کیا درجہ مار و شری کے ٹھنڈے گئے تھے۔
پلکان - ہر پلکان برآمدہ یا بالارفت
سیڑھی پر چڑھا۔

پلہ - زینہ رکچا - پکا دونوں۔

پارو - لکڑی کا بیچہ جس سے چہیت
کی برف نیچو گرائی جاتی ہے
کشتی کہنے کا ہی آلہ ہے۔ جسے
ہتوار یا پاتا کہتے ہیں۔

دو ہائے نیچرہ و روزن یا د
گیر از لنتہ کہنہ حکم گرفت
کمر کیوں کے پنوں اور روزنوں کو پرانے
لنتوں سے مضبوط بند کر کے۔

روزن یا دگیر - ایسے روزن کہ جو
ہوا آنے کے لئے بنائے جاتیں۔

باوگیر سرداب - منارہ تہ خانہ
ایک منارہ چوہیل - بلند بنایا جاتا ہے
جس کے ذریعے سرداب میں
ہوا آتی ہے۔

سنگ و چھماق زدم - آگ نکالنے
کے لئے چنک پتھر کو پتھر پر مارا۔

لیس ار خالق اور قبا پہن کر اس لیس کو
کمر پر باندھتے ہیں۔ پہر اس پر شال
پیٹتے ہیں۔

قبای بغلی سایہ کوہی۔ قبای
بغلی۔ چھوٹی قبا۔ سایہ کوہی۔ دیوہ
چھاؤں کا کپڑا۔

الخالق چیت گلی۔ الخالق میں لکھا
ہون۔ چیت گلی۔ پول دار چینیٹ۔

قدکس۔ کم عرض سنگین کپڑا ہے
قلکار صدر رس۔ قلکار۔ ایک

قسم کی چینیٹ ہے۔ جو پولدار ہوتی ہے
مچھلی بندر سے آتی ہے۔ اور
صدر رس بھی ایک قسم ہے۔

اویمیک۔ اچکن۔

بارانی ماہوت۔ بانات کی بارانی
بگرس۔ دورخی۔ دبیز بانات۔

پالونجی کرمانی۔ پالونجی بھی لکھا جکا
ہے۔

تہ کردہ۔ تہ کر کے۔

در ساقی بچپن۔ سارقی گھری۔
دشمال گلی۔ رومال سنخ

آقا بانو۔ بوٹے دار۔ جانی
ترجامہ قصبے چلواری چرک

تقلّ زون۔ سعی کرنا۔ دوڑ دھوپ
کرنا۔

دیگر۔ برتنوں کا گنج۔ ایک کے اندر
ایک۔ یہاں تک کہ چالیس پچاس تک
ہوتے ہیں۔ لگن۔ کرچا۔ رکابیان۔
بادیے۔ دیگیاں۔ کنگیر۔ وغیرہ یہ
سفری ہوتا ہے۔

لوٹ۔ دیگر میچ نہیں ہے

قبا بلا مہ مسی۔ مجموعہ ظروف مسی۔
اسی کو دیگر کہتے ہیں۔

نطح۔ بساط فرش چرمین۔

پوستین۔ دسبے کی کمال کا
پوستین۔

کلیجہ چٹانی۔ کلیجہ۔ نیم آستین جس
میں پردہ اور بالابرنیس ہوتا اور دامن
زاون تک ہوتا ہے۔

تچان۔ خراسان میں ایک مقام ہے
یا نسبت کی ہے

البجہ۔ ریشم اور سوت کا چار حنا
شال ترمہ کمر۔ جامہ وار شال
کمر کے باندھنے کی۔

تیر بند ابریشمی۔ ریشمی ٹی ہوتی ہے۔
دوانگل چوڑی اور ڈھائی گز لمبی جیسے

زیر پائی (مصنف) حبثہ - سر پائی -
گرجی - شرفاء کے استعمال میں ہے -
گیوہ تخت جو راب - دو بندی
سپاہی وغیرہ پہنتے ہیں -

لب چین - چھوٹا موزہ ہوتا ہے
جو موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے -
کرسی - تخت - چوکی اور ایک قسم
کی سیز جس پر منہ منڈھا ہوتا ہے -
کمرہ میں ایک گڑھا سا کمرے کو کٹے سلگایا
ہیں اس پر چوکی رکھی ہوتی ہے - کبل یا
لحاف ہوتا ہے - سردی کے وقت اس
لحاف کے نیچے گھس جاتے ہیں -

بیکتائی پیراہن - اکرا کرتا -
عرق چین - ایک قسم کی ٹوپڑی جو عموماً کچھ
پہنی جاتی ہے - عورتیں ہی پہنتی ہیں -
شنب کلاہ - گرمی پہنے کی ٹوپڑی -
سوزنی - شال یا پوست کی ہوتی ہے -
شیطان شیدن - محترم ہونا
مستعرض حال غلام نگشتہ -
غلام کی حالت سے میں نے
معرض نہیں کیا - سوراہتا - میں نے
نہیں جگایا -

قدیقہ - کھیس جو ہنا کر اوڑھا جاتا ہے -

راہر داکشتہ - ریشی اور لنگھاٹ
کے میلے پاجامہ کو اٹھا کر -
زیر جامہ - پائی جامہ - زیر جامہ
ریشی پاجامہ -

چلواری - لنگھاٹ - یعنی لنگھاٹ
کا پاتجامہ - چل چالیں - ڈار گز -
اس کا تھان چالیں گز کا ہوتا ہے
اس لئے یہ نام ہو گیا -

چرک - میلا -

گیوہ کاشانی - ایک قسم کا جوتا -
اوپر کا حصہ بنے ہوئے سوت کا اور
تلا چمڑے کی کترنوں اور سوت
سے بناتے ہیں -

دو بندی و تخت جو راب
دو بندی ایک قسم کا بوشما - اور تخت
جو راب کا بیان گزر چکا -

کفش ساغری - ساغری اس
چمڑے کو کہتے ہیں - جو گدے کی کمال
پکا کر بنایا جاتا ہے - اس کی کفش امرا
سلاطین پہنتے ہیں -

جستہ - کفش ساغری یعنی کیمخت
کی بنی ہوئی -

سر پائی - کٹر اون (نقش بدیع)

وق البارب کر دم۔ دروازہ
کی کنڈھی کھکھٹائی۔

نہ دلو پاشویہ کش۔ پاشویہ شہور
ہے جو بیاری میں کیا جاتا ہے اور
حوض یا حمام لب گرداں کو بھی کہتے
ہیں۔ اور حوض کے چاروں طرف
کی نامی۔ پاشویہ کش۔ پاشویہ کرنیوالا۔
یعنی نہ سقے کا ڈول

نہ بے ریشہاے آنکھ
نہ ان کے لونڈے ملازم۔

گر۔ بے وقوف۔ صحرائی۔
چارشاندہ۔ چوڑا چکلا پست
مثلاً۔

خرس خواند ساری۔ خواند ساری
پر کچھ فربہ آدمی کے لئے کہا جاتا ہے
بطریقہ جو۔ اور یہ بھی کہتے ہیں
"برائے دم قنیا رہ خوب
است" (مصنف ۱۲)

داخل فرستم۔ میں اندر

گیا۔

چراغ کور کور می سوخت
چراغ کچھ اندھا اندھا سا جل رہا
تھا۔ ٹھٹھارتھا

سر پہ کفش کن زمین خور دم
کفشکن کے زمین پر گر پڑا۔

گوشت و استخوان ز الوحیم لشہ
میرے زانو کی ہڈی اور گوشت حلا اور
چرچر ہو گئی۔

قدم شمرده برداشته۔
آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر۔
جامہ خانہ۔ پہلا درجہ حمام کا جان
کپڑے اڈتارے جائیں۔

مبسرز۔ پائے خانہ
ازالہ نجاست کردہ۔
نجاست کو دور کر کے۔

خزانہ۔ جہاں پانی کا ماڈھ
تون تاب۔ بہتی جھونکنے والا۔
یہ بہتی خزانہ حمام کے بڑے حوض کے نیچے
ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں بھی دوڑتی
ہوتی ہوتی ہیں۔

پیشین۔ بفتح باقی فارسی دکر ہجرہ
گھوڑی کی پسید۔

ادقائم تلخ نشد۔ میں جہلا
گیا۔ بگڑ گیا۔

شراب الیہود۔ کار خراب ناقص
کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہودیوں کے

مکان کثیف۔ کپڑے میلے۔ شراب
بد رنگ ہوتی ہے۔

شالکی دور خود پچیدہ :-
لو جی اپنے چاروں طرف پیٹ کر۔
بالش پر قو۔ مرغابی کپڑوں سے بہرا
ہوا تکیہ۔

پیر قو۔ مرغابی کے پروں کو کہتے ہیں
قو۔ راج ہنس۔ مرغابی۔

گلدستہ۔ ایک چوٹا مینار جس پر کڑی
ہو کر اذان دی جاتی ہے۔

قرہ آفتابہ۔ گرم پانی کا ٹوٹا۔
قرہ ترکی میں سیاہ کو کہتے ہیں۔ اور سفید
کو آق۔

سرآب۔ پاخانہ۔

تکمرہ سردست انداختہ :- ایرانیوں
کا قانع ہے کہ آستین کی گھنٹیاں کہلی
نہیں رکھتے۔ خصوصاً جب امراء کے
دربار میں جاتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ آستین کی گھنٹیوں
کو تکمرہ میں ڈالا

تکمرہ سرآستین انداختن۔ ہی آیا
ہے۔

جوراب شیر و شکر۔ بادامی اور

صفحہ ۹۸

سفید سوت کی بنی ہوئی جراب

شہستان۔ ایک مقام شامل

مسجد ہوتا ہے اس کی چہت لداؤ کی ہوتی
ہے اور سب طرف سے بند ہوتا ہے۔

یہاں سردی میں نماز پڑھتے ہیں۔ اور
لڑکے سبق بھی پڑھتے ہیں

وجاہت حسین صاحب سلمہ نے
نقش بدیع میں کوئٹہ کے معنی لکھے ہیں۔

یہ معنی اُن کی نظر سے نہیں گزرے۔
تعقیبات۔ نماز پڑھنے کے بعد اور

دو ضلعت پڑھنے کے لئے بیٹھے کو تعقیبات
سینہ پہلو شوم۔ درد سینہ ہو جائے۔
زیر بغل را پائیدم۔ جیب میں

ڈھونڈنا۔

پائیدن۔ ڈھونڈنا۔ نظر میں رکھنا۔
دہیان میں رکھنا۔

مہربتی۔ وہ مہر جس پر نام کندا ہوتا ہے
کاغذ پر لگائی جاتی ہے۔

مہربتی۔ سجدہ گاہ۔
وارفتہ۔ محو ہو کر۔

صفحہ ۹۸
ریحانہ گرجیہ۔ گرجیہ لونڈی کا نام

سوقلی شاہی۔ شاہی خواص۔

چادر شب - بوق بند

خوابچہ چیز شب مانع - باسی

چیزوں کا خوابچہ

حصار قلیان - ناشتہ

زناوتہ کردہ زمین گزشت

گھٹنوں کو تہ کر کے زمین پر رکھا -

پنیر خیکی - ایسا پنیر جو منسوب بہ شک

ہو - شک میں پنیر رکھا جاتا ہے -

حلوائی اردابہ - تنوں کا حلوا -

یہ ناشتہ کے وقت کمایا جاتا ہے -

لقمہ بہ گلوگیر نمودہ فروغیت

لقمہ گلے میں پھنس گیا - حق کے نیچے نہیں

آترتا تھا -

لوند - بدعاش

دوست کامی گلی آب خوردن

پانی پیے کا دستہ دار - پیالہ - جو

مٹی کا ہوتا ہے - اس میں پانی

بھس کر - اور برف کا ٹکڑا ڈال

کر پینے کے لئے دیتے ہیں -

دوست کامی - شراب کا پیالہ جواز رو

محبت دوسرے کو دیں -

سرکشیدہ - ایک سانس میں پی کر

عبادہ بسر کشیدم - عبادے کو

سر سے اوڑھ لیا -

پانمودن - جوتہ موزہ پہننا -

بالاپوش دوش گرفتہ دستہا

از آستین در آوردہ - بالاپوش

جو لباس پر اوڑھا جائے عبا - جبکہ

دیگرہ + عبا کند ہے پر ڈال کر - ہاتھوں

کو آستین سے نکال کر

شیر قلاب بند شمشیر بکمر زوہ

تلوار کی ڈاب کے عاشق و معشوق کمر

میں لگا کر -

تفنگ لاری قنداق شمشاد -

تفنگ لاری - لاری کی بندوق - قنداق

کندہ - شمشاد - درخت ہے - اسی

کی لکڑی کا کندہ بنایا جاتا ہے -

مہتر - سائیس -

پالان محل - چار جامہ غلی - تجارتی

علماء اور دیگر محرمین کا چار جامہ

غلی یا باتانی ہوتا ہے -

رہوار اوقی - پہلا گھوڑا -

تکلتو - عرق گیر - خوگیر اسپ - ندرین -

میر آخور - داروغہ اصطل -

کمرہ قاتر سمند - سند خچر کا

بچپڑا -

گمستہ کا بیان بالتفصیل ہم نے
کیں لکھ دیا ہے۔

این تخم چار ویشک شیدی
اس گدھے کے بچے کو لایا۔

مہست قلحاق زیر لب
لند لند کردہ اخم و ترش
منودہ خیرہ خیرہ نگاہ می کرد

قلحاق - بد معاش - ادب باش
لند لند کردن - بڑبڑانا
اخم و ترش نمودن - یا کردن
ناک بھوں سکیڑنا - ناراض ہونا۔

احسنم رخیتم - تیوری چڑھانا۔
(نقش بدیع)

بدرگ - جوش - بد خو - شریر۔

انسان کے لئے بھی بولا جاتا ہے

گمگیری - گھوڑے کا اڑ جانا۔
نہ چلنا۔ "گمگیری کردن" حجت و
تکرار کرنا۔

لکھ پراہند - شیخ شد۔ لات
اچھالی - ادراعت ہو گیا ہے۔

وان یکا الذین کفرنا۔ اور قرین
کہ کافر جو قرآن مجید کو نہیں - تو اپنی

نظروں کے ذریعے تمہیں پہلا دیں
اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہو گیا ہو۔

کریاس - اہل دربار کے جلوس کا نظام
سبیل بہ سبیل بافت
برابر بیٹھے ہوئے۔ پہلو سے پہلو
گھومتے ہوئے۔

گچین - ترکی ہے۔ گچ کے معنی "جا"
کے ہیں۔ گچین - جد بڑ ہو۔

چار جی ہا آواز داندیری ہا
یری ہا - منادی کرنے والوں نے
آواز دی۔ ہٹو! ہٹو! بادشاہ
سلامت برآمد ہو گئے۔ یہاں یہاں ہو
ایوان - تالار - ایوان - بڑا داران
اور امراء سلطان کے جلوس کا مقام

صفحہ ۳۷

میل شتر گلو می خزانہ کشین
میل - ڈانٹ۔

شتر گلو - وہ پانی کا راستہ جو اوپر
سے نیچے جا کر پہرچ رہا ہے۔ یعنی فوارہ کو
خزانہ کی پچھلے پانی چڑھنے کی ڈانٹ کہوں کہ
فوارہ ہا - دادہ - فوار
کو جاری کر دیا ہے۔

آب از پاشویہ برنگ غلطک

از آ بشار سرازیر گشته
بدریا چہ می رنجت
پاشو یہ - حوض - حوض کی چاروں
طرف کی نالی -

آ بشار - پتھر کی چٹان - ماہی پت
جس میں خانے خانے ہوتے ہیں - اسپر
پانی ڈھلکتا ہوا نیچے گرتا ہے -

دریا چہ نہر

پانی حوض سے تیز غلطاں آ بشار سے
نیچے ڈھلکتا ہوا نہر میں نیچے گرتا تھا -

حضرات قاپچی وقت پچی
باشی دہن دروازہ گرفتہ
پودند - دربان اور دربانوں کے
افسر حضرات جو دروازہ کو گھیرے
ہوئے تھے - یعنی پھرے پر تھے -

قورچی باشی - تور - اسلحہ - قورچی
اسلحہ بردار - قورچی باشی - اس کا افسر
قورخانہ - اسلحہ خانہ -

نستچی باشی - مجرم کی سزا دینے
والوں کا افسر -

یساول باشی - یساول - بیوزک

(دہار عجبم)

گارڈ پولیس کانسٹبل - (نقش برج)

از دم راہ پیش و پس کردہ
ہر سہ بزرگان ابقا کونش برد
راستہ سے آگے پیچھے کر کے
امسار - و خوانین کے ہر گروہ کو
مقام سلام میں لے گئے -
نظام سرباز - تنگوں کی
پلٹن -

ساز فرنگی نواختند -

بنید سجایا - انگریزی باجہ بجایا -

کرناکشیدند - قرنا پھونکی -

مچجرہ - بارجہ لکڑی کا -

اس کو پگوک بھی کہتے ہیں -

خیلے یواش و ترساں بیخ

گو شتم گفت - بہت ہی آہستہ

ڈرتے ہوئے میرے کان میں کہا -

ستارہ سوختہ - بد بخت -

سر کردہ - افسر -

یراق - ساز سامان -

کیسہ کمر - سیگڑا -

بر آور وہ زمین گزاشت

یہ سب چیزیں اتار کر زمین میں کھدیں -

کفشہا کنن - جوتیاں اوتار کر -

برات چیرہ و مواجب معلق نہ
تخواہ اور راتب کی چٹی ملتوی رہی۔

یعنی نہ تخواہ ملی۔ اور نہ راتبہ۔

تصدق سہ بندگان اقدس

نہیں۔ گویا یہ تخواہ وغیرہ جو

ملتی ہے۔ حضور کے سر اقدس کا

تصدق ہے یہ ہم کو نہیں ملا۔

ارباب دفتر وجہ مقررہ رقم

بہ تعویق انداختہ اند

دفتر کے حاکموں نے مقررہ رسم

تعویق میں ڈال دی۔

خان لڑ۔ لڑکا خان۔ لڑ قوم ہی ہر

اور یعنی بیوقوف اور ناتجربہ کار۔

مستوفی الممالک۔ مستوفی۔

مال کے دفتر کا افسر۔ مستوفی الممالک۔

کل ممالک کے مال کے دفاتروں کا وزیر

بازخواست فرمود۔

باز پرس کی۔

دم بخود نہ کشید۔ چپ رہا۔

دم نہ مارا۔

خشک شد۔ یعنی اس کا

خون خشک ہو گیا۔

صفحہ ۴۷

منوہ

عملہ خدا ناک ترس۔ خدا سے بھی

نہ ڈرنے والا عملہ۔ یہی عملہ جلادی

جو غیر غضب کے تحت میں ہوتا ہے۔

چسپیدہ۔ پٹ کر۔

قفا پسیدہ۔ چھین کر۔ لے کر۔

ترکہ۔ چھڑی۔

ناخن بر آورند۔ اتنا مارا کہ گوشت

سے ناخن نکال لئے۔

مبالغہ ہے۔ یعنی بہت مارا۔

کندہ و زنجیر۔ کندہ ایک لکڑی

کا بوٹا ہوتا ہے۔ جو قیدی کے پیروں

میں ڈالا جاتا ہے۔

قرابقر۔ ایک قسم کا لوہے کا طوق ہر

جو قیدی کی گردن میں ڈالا جاتا ہے۔

نقش بدیع میں لکھا ہوا ہے۔ قرہ بقر۔

کبھی کبھی۔ جہاں تہاں۔ وقتاً فوقتاً۔

زمین ادب بوسیدہ۔ زمین ادب

میں اصناف بادنی ملابت ہے۔

شلتاق۔ جیلرہ۔

ایصال حق مدعی۔ مدعی کے

حق کا پہنچانا۔

میان ارباب قلم۔ دفتر والوں میں

توجیہ کردہ۔ چن کر رکے۔ تاوان

باندھ کر۔

توجیہ۔ حاکم کی شاد کچی نذرانہ۔ تاوان

نقصان۔ چنہ

محصل ترش روی گراز دندان

محصل۔ سزا دل۔ گراز دندان۔ جس کے

دانت سور کے سے ہوں۔ محصل کو

گراز دندان کہا ہے۔

فلق۔ دنگ۔ محصل کی فیس۔

مستوفی را علاوہ مشتال سرکیسہ

درست منو۔ مستوفی صاحب کی

مشت مالی کے علاوہ کیسہ ہی خوب کر دیا

مطلب یہ کہ مستوفی کو مارا الگ اور دنگ

الگ لی اور تاوان الگ

غرامت۔ تاوان

زیر جامہ را ملوث کروند۔ انگریزی

سفیر اور ڈاکٹر نے پتلون میں ہگ دیا۔

اسوقت اسلامی بادشاہوں کا

یہی رعب داب تھا۔ اب تو معاملہ

بالعکس ہے۔

کلافہ خوش آمد باز منوہ۔ یعنی

خوش آمد کی انٹیا کھول کر۔

دم راہ مرا گرفتہ۔ راستہ

کے کنارے مجھے روک کر۔

مثل کینہہ مشتر چسیدہ۔ اونٹ

کی کلی کی طرح لپٹ گیا۔

سرم فارغ نیست۔ مجھے فرصت

نہیں ہے۔

ریش مرا تو می خون بینی۔ میرا

مردہ دیکھے۔

دست رد لبینہ کسی گز اشتن

کسی سے انکار کرنا۔

پیر۔ پانی شد۔ بہت پیچھے پڑا۔

بہت کہا۔

ول نہ کردہ۔ نہ چھوڑ کر۔

صندوق خانہ۔ خزانہ

بچہ ہاچاشت آمدہ است گفتند

بواستر *boy* کہا نہ آیا ہے؟

ملازموں نے کہا نہیں۔

صفحہ ۵۷

پاشنہ کو ب بدو۔ بہت تیزی

سے دوڑ۔

چیز را زو دبیا ر۔ کہانا جلد لا۔

سوختہ۔ جلا ہوا۔ یعنی بہت کالا۔

زرنگ۔ چالاک۔

چار نعل تاخت۔ سرپٹ دوڑا۔

چار نعل غلط لکھا ہوا ہے۔

ضراب خانہ - ٹکال -

زرگر خانہ - جہاں سناری کا کام بنتا ہو -

جہہ خانہ - اسلحہ خانہ -

اگر راہ می برم کجاست می رفتم
اگر میں جانتا - کہاں ہے تو میں جاتا -

آنسو برد - اس طرف لے لیگا -

دستگاہی دیدم - کارخانہ دیکھا -

معیار بانٹنی - پرکھنے والوں کا

افسر - صرافوں کا افسر -

نقرہ مغشوس - کھوٹی چاندی -

بونہ آہک استخوان سوختہ

جلی ہوئی ہڈیوں کی چونے کی

گھریا - کٹھالی -

نسرب - سیبا -

مینکار - بالضم - شہاگا -

قال گذشتن - چاندی کو خالص

کرنے کے لئے چھاڑی پر رکھنا -

شمسہ ریختن - سونے - چاندی کو

چرخ دینے کے بعد ریتی میں رکھ کر

گلی بناتے ہیں - اس گلی بنانے کو

”شمسہ ریختن“ کہتے ہیں -

پتک - ہتھوڑا - خایک - چکش

آہنگری و زرگری - عربی میں مطراق

کہتے ہیں -

سندان - اہرن - ہنائی - اور دروازہ

پر لوہے کی منجیں لگا دیتے ہیں - کسڈی

کو اس پر مارا جاتا ہے - تاکہ صاجخانہ

مطلع ہو جائے - اسوہی سندان

کہتے ہیں -

گازانبر - سننی - ”از گازانبر گرفتہ“

سننی سے پکڑ کر -

چکش - ہتھوڑی - پتک اور چکش

میں فرق یہ ہے - کہ اول الذکر بڑا ہوتا

ہے - اور ثانی چھوٹا - (سہار عجم)

نقش ضرب بالامی آوردند

ضرب کے نقوش کو ابھارتے تھے -

صفحہ طلا - سونے کا پیشہ

خاکہ آجر - بچہ اینٹ کا برادہ -

خلاص گزاشتن - ناقص سونا -

پکھوڑی میں اینٹ کا برادہ اور نمک

شور کے ساتھ تہ تہ بجا کر بہڑکایا

جاتا ہے - اسے ”خلاص گزاشتن“

یا ”خلاص نمودن“ کہتے ہیں -

دید بان - بندوق میں دید بان
ہوتا ہے جس سے نشانہ تاکتے ہیں۔

پرہ ہائے چٹماق باہم
وصل کروہ می چیدند

پرہ - بھپکا - چٹماق - بندوق کی چاپ
یا گھوڑا - یعنی بندوق کی چاپ کو پھینکے
ملا کر رکھتے تھے۔

گلہ - گولی۔

ساچمہ - چہرا۔

میرنختند - ڈھالتے تھے۔

قدآن - ایک قسم کی تنوار - جس کا
پیپلا چوڑا ہوتا ہے۔

قمہ - آلہ ہے - دوہری بارڈھکا
دو بالشت لمبا مثل کٹار کے ہوتا ہے
زاج سرخ - کیس۔

(مولف عذب البیان)

زاج زور - تنوار و خنجر وغیرہ
پر بعد صیقل کیس لگایا۔

جوہر ولعاب بالامی آید -
جوہر اور ولعاب نمایاں ہو جاتے
تھے۔ اوہر آتے تھے۔

قداق تفنگ دست میثد

قیراط - چار جڑ کے برابر ہوتا ہے
صرہ می بستند - پھیلی بناتے تھے۔

جیلا - بالکس - صیقل کرنا - زنگ
کی صفائی کرنا۔

دم - دھونکنی

کون - بھٹی

تیتہ - ٹیکہ - زیور ہے

گلچہ - گلچہ داغ - ناک کی کیل۔

دست بند - موتیوں - یا لعل وغیرہ

کی سمرن - جو عورتیں پہنتی ہیں - اور

بہت کڑی۔

یان وہ زیور جو پاؤں میں پہنا جاتا

ہے - خیال۔

شلق مروارید - موتیوں کی لڑیاں

مٹہ - برما - مٹہ ڈرنسب - وہ برما۔

جس سے موتی بیدھے جاتیں۔

حقہ - ظروف چھو ہیں - جس میں

موتی رکھتے ہیں۔

دورج - جیمیں جواہرات رکھے جاتیں۔

بازبود - گہلی تھی۔

لوتہ تفنگ - بندوق کی نال۔

ماشر - چبٹی - بندوق کی بلبلی

(لفظ بدیع -)

Checked
1987

بندوق کے کندے درست ہوتے تھے۔
کمان چاچی۔ چاچ۔ توران میں
شہرے وہاں کی کمان عمدہ ہوتی ہے۔
زہ ابریشم ورووہ۔ تانت
اور ریشم کے چمے۔

صفحہ ۷۷

صفحہ ۷۷

جعبہ۔ ترش۔ اور لمبا صندوقچہ
جس کا پیرا کچ آتا ہو۔
صدق۔ غلط ہو۔ صندوق بنائیو۔
سنان و بنان فولادی
فولادی سنان اور بنان نیزہ کا نیچے والا
حصہ یہ بھی لوہے کا ہوتا ہے۔
تبرزین۔ ایک قسم کا تیر ہے کہ سپاہی
دین میں رکھتا ہے۔
پتھر۔ حربہ ہے۔ اور اسکی صورت
لکھی جاتی ہے
ششپیر۔ لوہے کا سونٹا سا ہوتا
ہے۔ اور اس کا سر کمر کی طرح کا
ہوتا ہے (شش پہلو)

خشت پترال۔ حربہ ہے۔ چھوٹی
برچی کا سا ہوتا ہے۔ خشت۔ چھوٹا نیزہ
جس کے وسط میں حلقہ ہوتا ہے اس میں
آہنگی ڈالکر دشمن کی طرف مارتے ہیں۔

ثروپین آہنین۔ نیزہ کو چاک۔
نیزہ کو چاک کہ جس کا سر دشا خضہ ہوتا
ہے۔ سراج اللغات ۱۴

حوصلہ ام سر رفت و بخور شدم
سیرا حوصلہ تمام ہوا۔ اور دل تنگ ہوا
گفتم چہ عجب دار و آہ۔ میں نے
کہا کیا ہرج ہے۔ ہتی! میری باگڈور
تو تمہارے ہی ہاتھ میں ہے۔ جدھر
چاہے کینچو۔

کلاہ نہنگی۔ بگلہ
تصویر تمام قد۔ پورے قد
کی تصویر۔

شبیبہ نیلیان بنا بارقی۔ نیلین
بونا پارٹ کی تصویر۔

فرنگیس۔ فرانہ
بر آئینہ و پردہ کشیدہ۔ آئینہ
پردہ پر کیلچکر۔ پردہ۔ کیمرہ۔

قاب طلائی۔ طلائی فریم۔ خانہ
آئینہ۔ اور ظرف معروف۔

خلائی غلط لکھا ہوا ہے۔
سایہ۔ اندھیرا۔ جو تصویر میں مصور
بناتا ہے۔

روشنی۔ فوٹو گرافروشی بھی دکھاتا ہے

رنگ سیر و نیم سیر :-

گہرا اور ہلکا رنگ :-

چھوڑوک لباس - لباس کی
جنت

قلم مو - نقاش و مصور کا قلم کہ جس
میں بال لگے ہوتے ہیں -

پرداز کار آبی - پرداز - نقاشی

اور تصویر کشی میں اس اندھیری کو

کہتے ہیں جو قلم سے باریک باریک

نقشے دے جائیں خواہ سیاہی کے

یا اور کسی رنگ کے - کار آبی یعنی آبی

رنگ کا کام

ریل - بیچہ -

خرمند - ”خرمند“ غلط لکھا ہوا ہے -

چمن کی روش - پٹری -

ڈار بست - ٹٹی - جس پر انگور

کی بیل چڑھائی جاتی ہے - پاڑ کو

بھی کہتے ہیں - جس پر بیٹھ کر معمار

کام کرتے ہیں -

قلم می نمودند - درست

کرتے تھے -

پسنداشتی اشجار موماند - گویا موم

کے درخت ہیں -

چچ پیچ - دست بند -

تعارف نمودہ - خاطر مدارات

کی تحفہ میں دیا

صفحہ ۷۷

گل زمین - قطعہ زمین -

نہال بارمی آید - یعنی یہاں

گرم اور سرد ممالک کے درخت

لگ جاتے ہیں - بڑھ جاتے ہیں -

پہل لاتے ہیں -

فندق - مشہور میوہ ہے

سنجد - میوہ ہے جو مثل عناب

کے ہوتا ہے -

انجوچک - بفتح اول و سکون ذن

چروغی کی طرح ایک میوہ ہے - جو

بھون کر - اور نیک چھڑک کر کہا یا

جاتا ہے -

ازگیل - بالکسر - چاشنی دار میوہ ہے

جو گول سے مشابہ ہوتا ہے -

عمل آور دہ ام - اسی پیدا

کردہ ام -

بید سادہ - مشہور درخت ہے

بید مجنون - درخت ہے -

نشانیہ ام - میں نے لکھا

ہیں۔ میں نے بوسے ہیں۔

امی والتمہ می گوید۔ اپنے عجر کا
اقرار کرتا ہے۔

پناہ باد۔ چاندی کا امک سکھ تھا۔

جو دس شاہی کے برابر رائج تھا۔

از جیب کشیدہ۔ جیب سے

نکل کر۔

ترازو زمین زون۔ ٹال ٹول

کرنا۔ انکار کرنا۔

زور آور دہ۔ غالب ہو گئی۔

آجیل۔ گڑک۔ نعمت۔ اس میں

بہت چیزیں ہوتی ہیں۔ میوہ۔ مہاشی

چنے۔ کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ مغز

فندق وغیرہ۔

جائے دوستان خالی۔

دوستوں کی جگہ خالی تھی۔ یعنی افسوس

دوست نہ ہوئے۔

نان سنگک۔ ایک بھٹی بنا کر اس

میں دو سو رائج رکھتے ہیں ایک میں

لکڑیاں سلگا دیتے ہیں دوسری میں

چوٹی چوٹی پتھریاں بچھا دیتے ہیں۔

جب یہ پتھریاں خوب گرم ہو جاتی ہیں۔

تو اس پر خمیری روٹی پکاتے ہیں۔

اس کو نان سنگک کہتے ہیں۔

پنجہ کش قرمز چار تخم پاشیدہ

پنجہ کش۔ خمیری روٹی۔ جس کی وضع

سہند و ستانی شیرمال کی

سی ہوتی ہے۔

قرمز۔ سرخ۔ چار تخم پاشیدہ۔

خشخاش۔ سونف۔ کلونجی۔ تل۔ چہرک

ہوئے۔ اور چار تخم شربت یہ ہیں

تخم ریحان۔ کنوچہ۔ بازنگ۔

اسپنول۔

کرہ۔ مکھن۔

دو شاب۔ راب۔ مگر انگور

کے شیرہ کی۔

دو سی پنیر لری۔ اور لار کے پنیر کی تشری

کو فٹہ معلیٰ۔ ایک قسم کے بڑے

کوٹے۔ جس میں میوہ اور چاول بھر جاتا،

بُزباش۔ بضم اول۔ سالن۔ جس

میں ساگ پڑا ہوا اور شور بے دار ہو۔

اور اگر گئی کے تار پر ہو تو فورمہ

سبزی ہے

آب گوشت۔ یخنی

لپہ نخود ریختہ۔ چنے کی دال پڑی

ہوئی۔ (اُسی یخنی میں)

لپہ نخود پای گوشت اندخت
چنی کی دال گوشت میں ڈالی

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہو۔ کہ:-
لپہ ماش۔ لپہ لویا۔ لپہ باقلا نہیں استعمال
کرتے۔

لنگری بریانی۔ لنگری پیلا
(ہبار عجم) اور بریانی کا پیالہ
یا پلیٹ۔

کباب نرگس و لولہ ماہی
نرگسی کباب۔ اور پھلی کے کباب
”لولہ“ کے معنی فارسی جدید میں چھ
کے گوشت کے لکھتے ہیں۔

دولہ۔ انگور کے پتے اور کرم کدہ
کے پتوں کی پڑی سی بنا کر اس میں قیہہ۔
چاول۔ آلو بخارا۔ کشمش۔ اور ہنز
ہوے چنے بہرتے ہیں اور ڈوری
سے باندھ کر پکاتے ہیں۔ بعض چاشنی
بھی دیتے ہیں۔ دوپہر کے کھانے میں
کمایا جاتا ہے۔ اور دولہ بالفتح وہی
جس میں پنیر کا مادہ ڈال کر چایا جاتا
ہے۔ دولہ پیاز جس میں پیاز بھی

ہو۔
کلم۔ کرم کدہ۔

اشکنہ تخم مرغ۔ انڈوں کا
شوبہ دار سالن۔

مر باے بالنگو و ترنج۔
”بالنگو“ بھی نارنج کی قسم ہے۔
خیار بالنگ۔ کھیرا۔

زر شک بیہ انہ:-
زر شک مشہور ہے۔

مسطقی۔ مسقط کا علوا۔

گندنا۔ لیس۔ جو ملا ہوا بویا
جاتا ہے۔ اس کا سبزہ کباب سے
کھایا جاتا ہے۔

نعمناع۔ ایک قسم کا پودینہ
نعمنا۔ غلط لکھا ہوا ہے۔

ترہ تیزک۔ ایک سبزی ہے جو
کھائی جاتی ہے۔ عربی میں حجر کتہ ہیں
ترہ کچھ۔ گول مولی۔ سیاہ و سفید
مثل شجسم کے ہوتی ہے۔
توب۔ مولی۔

لبلمو۔ بننے ہوئے چغندر۔
پبڑ کی بالو۔ یا تنور کی ہو بل میں
ہونے جاتے ہیں۔

قاشین تراش تراش کے کھاتے
ہیں۔ مزہ میں شیریں ہوتے ہیں۔

ظروف چینی و کاشی :-

کاشی اور چینی کے برتن ۔

دست بہ شکم ز دم ۔ پیٹ

پر ہاتھ مارا یعنی پیٹ سہلایا ۔

صفحہ ۷۸

اسی کاش اشتهای فیسل

منگوس قرض المفسن بکیرم

می آید ۔ کاش ہاتھ کی بھوک

بہ طور ترض میہ سے ہتے

لگ جاتی ۔

قرض المفسدہ کا استعمال

بطور مزاح ہے ۔ قرض الحسنہ جس

کا دینا ثواب ہے مجھ سے ادا نہ ہو

کے گا ۔ بطور قرض المفسدہ دو ۔

اس لئے ۔ کہ جب وہ

وصول نہ ہو گا ۔ تو آخر کار

فساد ہو گا ۔

درینحال ۔ کہ اتنے میں

کف دست بوییدہ

ہستی کو مل کر بوسوٹگی ۔ گویا شگون

کیا ۔ کہ کمانا کہاں ملے گا ۔ ملے گا

یا نہیں ۔

دست جمع آمدہ :-

سب مل کر آئے ۔

بہم تال لبس مائید :-

سب کے سب تشریف لائیے ۔

بار دی و شوخی را بہ کنار

گزارید ۔ منہسی ۔ مذاق کوٹہ

کر کے رکھ دو ۔

پس خشک بند ہا استین

بالا ز وہ ۔ پس ان مفت خورون

نے آستین چڑھا ئی ۔

خشک بند ۔ ایسے شخص کو کہتے ہیں ۔

جو بے بلائے مہمان کے ساتھ آجائے

میل فسر مووند ۔ کمانا کیا

سر کشیدند ۔ پی گئے ۔ چڑھا گئے ۔

ڈگڈگا کرنی گئے ۔

ناشتا ۔ گرسنہ ۔ بھوکا ۔ یعنی بظاہر

ایسا معلوم نہوتا تھا ۔ کہ ہمارا منہ

گھر سے نکل کھڑے ہوتے تھے ۔ ناشتہ

نہیں کیا تھا ۔

زود باشید ۔ جلدی کرو ۔

آب بکشید ۔ پیاورید :-

پانی سے دھوؤ اور لاؤ ۔

مزد و دست نعت۔ یعنی اس
نعت کی مزدوری۔ عوض
اگر ساعتی (الح) اگر ایک گھنٹی
بطور خوش طبعی کے بیٹتا۔ تو پیٹ
پھول جاتا۔

ای کہنہ رند (الح) او پیرانے
بد معاش لوٹے!..... شرابیہ
میں تجھے خوب جانتا ہوں۔ اگر
اس وقت یہ خوب صورت آقا حسین
ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو۔ تو ہرگز یہ
نہ کہتا کہ آؤ کمانا کماؤ۔ اللہ جانتا
ہے تو کسی نہ کسی سے جیلے بنانے سے
ہم کو ٹال دیتا۔

ہم پیارے۔ ہمراہ۔

خوش باش زدن۔ کمانے
کے لئے آواز دینا "صلا زدن"
کا مترادف ہے۔

از سر واکردن۔ ٹال دینا۔
سر سے بلا دور کرنا۔

دم جلو گرفتہ۔ میں نے روکا۔
لودگی رکن۔ محبت بازی نہ کر۔
لحاف کش۔ بھڑواہ عورت و مرد
کو لا کر لٹائے اور ان کو لحاف اوڑھائے

میں باخی۔ درمیانی۔
قرماتی۔ بھڑواہ
صفحہ ۷۹

بے عار شدی نہ بے غیرت ہو
ہر جا روی ہمیں اشوکا است
رہبان جائے گا وہاں یہی کمانا بیگناہ
کجکول گداہی۔ دریائی نارجل
کا آدھا ہوتا ہے۔ دونوں کناروں میں
چیلے پڑے ہوتے ہیں اس میں ڈورا
بندھا ہوتا ہے۔ فقرا ہاتھ میں لٹکائے
بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔

تم نے سنا ہوگا۔ ع

برگ سبز است تحفہ درویش

اس کی اصل یہ ہے کہ اسی کجکول
گداہی میں۔ ہر ادھنیا۔ یا پودینہ رکھا
ہوتا ہے۔ فقیر دینے والے کو دو تین
پتیاں یہ فقرہ کہہ کر دے دیتا ہے :
حمام بی عرق نخو اہدشا
یہ اس محل پر بولا جاتا ہے جہاں کام کا
نتیجہ اچھا نکلنے والا نہ ہو۔
مرگ ما۔ قسم ہے۔
یعنی ہمارا مردہ دیکھے۔

از خر شیطان پائین بیلا

یعنی ضد نہ کرے۔

مسئلہ مختلف فیہ۔ ایسا

مسئلہ جس میں اختلاف ہو۔

مقلد لوطی۔ بہر و پیا۔

جامع الشرائط۔ جس میں

سب شرطیں پائی جاتی ہوں۔

معمول بہ۔ جس پر عمل کیا گیا ہو۔

شمع ریز۔ اغلام کرنے کا ایک

آسن ہے جت لیٹ کر لڑکے کو اوپر

بٹھاتے ہیں۔

دوغی۔ یہ بھی ایک آسن

ہے۔ لڑکے کو پیٹ لٹا کر اغلام

کیا جاتا ہے۔

اقوی۔ قوی تر۔

احوط۔ بہتر۔

ہرزہ چوہ۔ بیہودہ بک بک

کرنے والا۔

پاچہ وڑمال۔ شہدا۔ لُچا۔

بے حقیقت۔

زمرزمہ منود۔ آہستہ سے کہا

مین باشی۔ کرنل۔

افسر نظام سرباز۔ سپاہی

کی فوج کا افسر۔

بچہ۔ لوندہ۔ لڑکا

شیطان درقہا کشن زدہ

شیطان نے اس کے پیچھے انگلی کی۔

اس کو ابھارا۔ روانہ کیا۔ قہار ذون

گردن پر مارنا۔

کور شو دو کا نذر یکہ شتری آ

دہ دو کا نذر اندھا ہو جائے۔ کہ

جو گا بک کو نہ پہچانے۔

یعنی مشوق۔ رنڈی وغیرہ اگر

اپنے عاشق کو نہ پہچانے تو وہ اندھی

ہو جائے۔ اسے پہچانا چاہئے۔

پس رہ را بہ آن راہ آورده

لڑکے کو اس راہ پر لایا۔

کولی ہامی بازی گر بہ ہنتمی

والے کی کھینچنیاں

سجاف دامن کشاں۔

دامن کی گوٹ کھینچتا ہوا۔ یعنی

دامن کھینچتا ہوا۔

سرزدہ رسید۔ بے تحاشا

پہنچا

دیدنی کردہ یا ششم :-

ملاقات کر لوں۔

سرش پیش فلان گیر بود۔

وہ اس کا عاشق تھا۔

قبلائی۔ نٹ۔ گٹ۔ کہوٹا۔

سٹخ زدہ۔ کنکار کر۔

صفحہ ۸۰

برخو و پیچیدہ از جا و رفت

تا و بیچ کما کر بگڑا۔ خفا ہوا۔

اسناد خود بدیگری من

اپنی ہائی اور پرگنوائی والا معاملہ نہ کر

اسناد و ادن

اسناد و دن

سحر خیزی را ابو اجبی خبر دارم

میں آپ کی لونڈے بازی کو خوب

جانتا ہوں۔

سحر خیزی۔ کا استعمال عمدہ امور

کے لئے ہی ہے۔ اوپر والے فقرہ کے

یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ میں آپ کی

خماز اور تہجد گزاری سے خوب آقن

ہوں۔ طعن سے کہہ رہا ہے۔

زیادہ رومی۔ اپنی حد سے

زیادہ بڑھنا۔

از خشن رودہ برشدند

مارے ہنسی کے پیٹ میں بل پڑ گئے

رودہ برشدن پتھون میں

بل پڑ جانا۔

طبع چائیدہ خنک۔ شیر

خنثی و انشت۔ طبع چائیدہ

دارد۔ لونڈے باز ہے۔

طبع خنک۔ طبع سرد۔ طبع شیر خنثی۔

کے بھی یہی معنی ہیں۔

و برای حسن پرستی

اور حسن پرستی کے لئے محبت کی تختی بیل

میں رکھتا تھا۔ ہمیشہ خیال کے درق

پر عاشقی کے نقش کھینچتا تھا۔ اچھی

صورت کے سودے کو زندگانی کے

صفحہ پر سرمایہ ناموری جانتا تھا۔

چہرہ زیبا کے خطوط آرزو کے پردے

پر بناتا تھا۔ اور محبوبوں کے زلف و

رخسار و ابرو چشم میں رنگ آشنائی

بہرتا تھا۔

حویلہ۔ قلع اول و کسر ثانی۔ خطوط

اطراف چہرہ۔ یعنی الشان اور حیوان

کی صورت کے وہ خطوط جو مصور مرتبہ

اول میں بہ طور مدست کے کھینچے۔

پر وہ تصویر + وہ پارچہ روغن

کیا بلو جبہ روغن شہبہ بنائی

جاتی ہے۔

صفحہ

گفت نشان می دہم یک

باچ و نہ دشنام بن و مرہ بن

کہا میں تمہیں بتاتا ہوں ایک بوسہ

اور نوگالیاں دوا اور مجھے خرید لو۔

تاشب و روز۔ رات دن تہار

چھپے رہ کر خدمت کرتا رہوں گا۔

صفحہ ۸

اگر پشیمان شوی بجا پس بن

اگر ہماری خریداری سے پشیمان ہو

تو ہمیں پھر دینا۔

گفت رفع رجوع خانہ کوچ شما

مردم نہ اہل محلہ بل سرزم اہل

جواب دیا۔ کہ پھر تہاری بیوی کو

خواہشات نفسانی کا رفع کرنا اہل محلہ

سے بشکل ہو گا۔

خانہ کوچ۔ جو رو۔ بیوی۔

بجاک سپردہ۔ دفن کر کے۔

دل خور نہ شوی۔ غصہ نہ ہو۔

خفا نہ ہو۔

اعلام کردن۔ آگاہ کرنا۔

معاملہ راس المال۔ اصل ہتھ

طرح کرد۔ مسودہ کیا۔

لکیریں کینچیں۔ ”برپردہ تصویر طرح

کرد“ کپڑے پر تصویر کا مسودہ کیا۔

لکیریں کینچیں۔

رنگ زدن۔ رنگ بہرنا۔

رد آنھا برداشتنہ درپے

مدعا آمدن ان کے نشان

قدم پر مدعا کے چھپے آیا۔ رد کسی برداشتہ

آمدن۔ یا۔ رفتن۔ کسی کے نشان قدم

پر آنا۔ یا جانا۔

”رد پائش گرفت“ اس کے نشان

قدم پہچان لئے

سہر کہ دو طلب باشد۔

جس کسی میں بہت ہو۔ حوصلہ ہو۔

حبند۔ طر فدار

بیائیں۔ نظریں رکھو۔

پائیدن۔ نظریں رکھنا۔

دھیان میں رکھنا۔ کسی طرف سے

آنکھ نہ اٹھانا۔

تجارت سرم نمی شود۔

مجھے تجارت کرنا نہیں آتی۔ میں تجارت

کرنا نہیں جانتا۔ ”سرم نمی شود“

مجھے یہ کام نہیں آتا۔

صفحہ ۸

کی خرید و فروخت
خوش بن کجا است :-

یعنی نادہندہ ہے

مغیون - زیاں کار

از پیش کوتاہ بودہ است

پہلے ہی سے کوتاہ ہے - اگر

دراز ہوتا - تو تم تک نہ

پہنچتا -

دق کردہ - تہنگ ہوا -

خبرے سے شدم :-

میں آگاہ ہوتا -

شاہی سوند - قوم ہر -

امور ات - بنائیے -

”اموات“ غلط لکھا ہے -

تخم مرغ نیمرو - نیم برشت

انڈا -

محصل - سزا دل

کستہ چلاؤ - خشک -

تماس کباب - ایک قسم

کے کباب جو تھے اوپر گوشت

رکھ کر پیلی میں پکاتے ہیں -

مازندرانی ان - یعنی مازندرانی

کہ کچا پکا انڈا چاول کے ساتھ کھا کر ادھر

گوشت کو بجائے کباب کے مضمم کئے

ہوئے تھا جوش و خروش میں آکر کما -

کیوں جی! ان لوگوں کا جبہ کہ جن کو تم

اجازت دے رہے ہو اور جاتے ہیں

ہماری جیب سے کچھ عمدہ اور لمبا ہے -

سزائے قوم ترک -

اولیاق قوم ترک -

دست بیدہ اش زدہ پس کرد

انکے سینہ پر ہاتھ مار کر چھپہا دیا -

پار یک شدہ کشا وہ قدم برداشتہ

تور فخم - میں دیکھ چلا اور بے ذک

انہا کو اندر چلا گیا -

صفحہ ۸۲

دفتر کشا - دفتری

قدر - ”قدرے“ بنائیے -

تھوڑا -

کاغذ فتاتی سفید کاغذ (مصنف ۱۲)

رومی - نیلہ کاغذ (مصنف ۱۲)

سہ طبق - تین تہاؤ -

خشک آبکی شدہ - خشک او

پھینکی ہو گئی -

م مرکب از شیشہ بریز - بوتل

سے روشناسی ڈال -

لیقہ را برہم زن - صوف کو

آپس میں ملا

سیاق و ان - حسابی -

دستگاہ خود چیدہ - اپنا سامان

یعنی کاغذات پیدائے ہوئے

طببق و اصلباتی را کہ دو طرف

سوزنہ آن تختہ گرفت

کشادہ فردہائی حساب

مداخل را ز پیر و رومی کرد

واصل باقی کی طببق کو کہ جس کے

پینچہ اوپر دونوں طرف تختہ لگا ہوا تھا

کھول کر آرنی کے حساب کی فردون

کو آگ لٹا پلٹ کر رہا تھا -

سیاہی سے نمود - سودہ

روزانہ کہ جس میں نقد و جنس کی

آمدنی بطور اجمال لکھتے ہیں -

لوا کا عندہ بہ کمزودہ -

کاغذ کہ مہیا کریں لگائے ہوئے -

رستم شاہی - فرمان شاہی -

زیر دست - نائب

سوادش بردارد - نقل کرے

براست - چٹھی

ورق طلائی خالص در

بشقاب سفال حل نمودہ

بر عنوان فراہین طغرا تعلیق میکرد

خالص سونے کے ورق سفالی کی

رکابی میں حل کر کے فرمانوں کی پیشانی

پر طغرا لکھتے تھے -

طغرا - ایکہ چیدہ خط ہے - اس

خط سے فرمان شاہی پر القاب وغیرہ

لکھتے ہیں -

ارباب حوارج - ارباب حاجا

حوارج - حاجت کی (خلاف قیاس) جمع

ہے - آجہتی کے نزدیک جائز نہیں ہے -

سروسات - سیورسات

باج و خراج رگہز سلطان و امیر و لشکر

یعنی رسد و دیگر ضروریات -

لاکن پنجون ضرب و شتم

امین نفس نیکی یا امانی آید

لیکن امین الدولہ کی گٹر کی جٹر کی ماردہا

کیونکہ سے کوئی ایک دم نہیں مارتا تھا -

سیر کہ قبضہ لوصول صمد و قد

بابو اب جمع بہر سانیس

از شلاق شلاق یوانی خلاص

جو کوئی خزانچی کی رسید داخل کر دیتا تھا وہ کچھ سری کی مار اور جبر مانے سے بچ جاتا تھا۔

قبض الوصول - رسید۔

البواب - رزق دارانہ - زراعت اور

ورشادہ وغیرہ کے رسوم میں جو

رعایا حاکم کو دے

شلاق - مار پیٹ - اور سائنٹا۔

شلتاق - حیرانہ۔

جائشان وادند - جگہ کا پتہ بتادیا

(یعنی بیٹھنے کی جگہ بتائی)۔

ورد کسی کشیدن - کسی کی تکلیف

کو دے کر کرنا۔

وانگ - حصہ بخش ہر چیز - اور

چہ رتی وزن۔

پر لیخ - فرمان

توقیع و قیع - فرمان و قیغ

دستخط شاہی۔

صحتی ہم

سوک می زد ہم - میں تاکید کر دیتا

”سوک زدن“ تاکید کرنا۔ ہشیارو

خبردار کرنا۔ آگاہ کرنا۔

در اصل (سوک) لوہیکا سوا ہر۔

جیسے گھوڑے کی دم اور بال میں تہہ ہوتے ہیں۔ تاکہ وہ جھڑی چلے۔

پسین پامی زرد - پسین برفتحہ و کسر

ہمزہ - گھوڑے کی لید طویل سے لائن

حمام کے کوٹھے پر ڈال کر پاؤں کو

پھیلاتے ہیں۔ تاکہ وہ اچھی طرح سوکھ

جائے۔ ادنی درجہ کے لوگوں کا کفن

ہے۔ مراد یہ ہے کہ بہت ہی منگول

تھا۔

ادبار را کلافہ می کرد - کلافہ

سوت کی اٹیا بہت پریشان حال

تھا۔ بہت زدہ حالت تھی۔

کہ زمان کی کلفت کی اٹیا

بنارہا تھا۔

رخت برگرداں کجاہ۔

بہلا کپڑے بدلنے کے لئے

کساں۔

رخت برگردان نہ وارو

اتنا مفلس ہے۔ کہ بدلنے کے لئے

کپڑے نہیں رکھتا ہے۔

پول سر کیسہ نداشت

ایک پیسہ بھی نہ رکھتا۔ غریب تھا

مفلس تھا۔

چوب خط او زبرد کان
 بقال افتاده - مصنف کتاب
 عذب البیان کہتے ہیں کہ چوب خط
 اُس لکڑی کا نام ہے جو دس بارہ
 گرہ کی ہوتی ہے۔ جب کوئی خریدار کوئی
 چیز خریدتا ہے تو بائع اس پر خط لگا دیتا
 ہے۔ ہر خط من بہر کا یا نصف یا جو مقور
 کرے۔ اور بہارِ نجم اور مصطلحات
 یہ پتہ چلتا ہے کہ مشتری اس پر نشان لگاتا
 ہے چنانچہ ان کی عبارت یہ ہے "چون
 از بقال دصراف بہ وعدہ چیزے بگزیند
 برائے حفظ اعداد خطا پر چوب کشد تا
 وقت ادا موافق آن بدہند" ہوتا
 بہر مطلب ہے کہ ہمیشہ بقال کا قرضہ ادا ہوتا
 حجت وہ ریال اور ریال
 حجت - لین دین کا تمک - یعنی اسکے
 دس ریال کے تمک کو کوئی صرف
 دو غاز اور ایک بیستی کو بھی نہ
 لیتا تھا۔

خیلے رفیق جان جانی۔

بہت ہی بے تکلف دوست -
 رقم فلانے مسجل شود - فلان
 کافران تیار ہو جائے۔

طہارت منو وہ - استجا کر کے۔
 پشت سر فلان نماز خواندن -
 کسی کے پیچھے نماز پڑھنا۔
 از تختہ پل درارک - قلعہ شاہی
 کے دروازے کے پل تختہ سے
 معرکہ - اکھاڑ - جس مقام
 پر بازی گر - قلعہ خان - بہان متی دلا
 تماشا کرے۔

تعلیمی - پیراگی - مداری - کی لکڑی
 فیشن ایل پتی چٹھی - عینک - نیلی
 وپتین جیکا جیک نیست -
 روے صندلی نشستہ۔

چوکی پر بیٹھا ہوا۔
 حرف مقت مے زد +
 واہیات باتیں کرتا تھا۔
 بازیگوشی - شوخی - شنگی - لاابالی
 پن - مسخرہ گی۔

اوستنا - استاد
 دو برگہ شیراز - ایک قسم کا
 خوشبو دار تنباکو جس کا پتہ زرد -
 اور کوئی پاؤ گز لمبا ہوتا ہے۔

آب کشیدہ - پانی میں
 بہگو یا ہوا۔

آب کشیدن :- تڑپڑا دینا
 غوطہ دینا۔ مثلاً "جامناز آب کشید"
 حوض وغیرہ میں منہ ڈبونا۔ کنکالنا
 "ظرف ہارا آب کشید" برتنوں کو
 کنکال لو۔
 بہ سرقیلیان پر کروہ۔ چلم میں
 بہر کر۔
 چارو ورمیر سبید :-
 چاروں طرف پہنچا رہا تھا۔ یعنی
 پلا رہا تھا۔
 مشترہیار اوپشتہ حج
 خریداروں کو دو بڑی صف میں
 جمع دیکھا۔ یعنی ہجوم دیکھا۔
 ناگاہ الخ۔ ناگاہ کسی رعیت کا گڑ
 پٹہ کا بوجہ اور پالان گرا کر۔ گوز
 مارتا سیپوں سیپوں کرتا۔ اس جھگڑے
 میں آگیا۔
 شیشکی و بہ طویلہ میرود :-
 خچر وغیرہ گوز مارتا ہوا۔ بہاگتا ہوا۔
 طویلہ کو جاتا ہے۔ یا فلاں شخص دشمن
 کے خوف سے بہاگتا ہوا جاتا ہے۔
 گوش را قلم الخ۔ کان کٹرے کئے
 اور دم اٹھائے ہوئے صف کو چیرتا

صفحہ

پھاڑتا درمیان میں آیا۔

صفحہ ۸۴

تبت و پیت شند :-
 درہم برہم ہوئے۔

چند تنبل بنگی الخ۔ چند چرسی اور
 اور ہنگ پیٹنے والے کاہل جو تبت
 یا سند اس کے پتہ کی طرح جنبش نہ کما کر
 درہم برہم نہ ہوئے تھے یعنی بہاگئے نہ
 تھے۔ ایک دوسرے پر گرے۔
 سنگ چاہ زبل۔ سند اس
 کا پتہ۔

چار وادار۔ الخ گدھے والاباگ
 ڈور لایا اور اس کے سر پر باندھ کر
 لے گیا اور ایک گوشہ میں باندھ دیا۔
 اور بوی کو آگے رکھ کر ستلی سے سینے لگا۔
 بجان شما الخ۔ تھاری جان کی
 قسم بہت بد مزہ تھی۔ کچھ پسند نہ آئی
 دل میں چہی نہیں۔

قاپوق۔ چوبی مستول ہے جلوز خانہ شاہی
 میں نصب کیا جاتا ہے۔ اس کے نیچے
 بختہ چہو ترا بنا دیتے ہیں۔ مجرم کی کہیں
 گردن ماری جاتی ہے۔ یا اوپر سولی
 دی جاتی ہے۔

جناب پروفیسر شان بگرمی
نے حاجی بابا کی شج میں اس لفظ کے معنی
”تھوڑے“ کے غلط لکھے ہیں۔

از قایق بست - باندھ کے مارا۔
قاپوقی کرد - پہنسی دی۔
قاپوق در خواب آمد -

تبری بری صورت خواب میں آئی۔
سرہائے ترکمان و قزاق
کامک اور ترکمان ڈاکوؤں کے سر
کہ جنگی کمال اتار کر اور ہوسا بہر کر او توہری
میں رکھ کر لائے اور ڈالے تھے اس بہر
کے میدان میں گویا ان کے کھوں کا منار
بنایا تھا۔

کلہ منار ساخت - یعنی کٹے
ہوئے سروں کو چونہ سے اوپر تہہ چکر
منارہ بنایا۔

ہم بندے - فسانہ گو۔
ایک جھوٹا قصہ کہنے والا۔

ہم بندہ ست - جھوٹا۔ فزی
وعدہ خلاف ہے۔

اول و شست - پہلی ٹہنی - پہلا
معاملہ - یعنی مجھے پہلی پہل دودہ وغیرہ
سیچنے والے کی ڈکان ملی۔

کرہ - مکھن۔

دلمہ پنیر - وہ وہی جس میں مینیر کا
باوہ ڈال کر بنایا گیا ہو۔

قیمباق - بالائی۔

در آب خیسیدہ - پانی میں تر
کی ہوئی۔

زمستان کفی - نمش۔

کفی ساخت - نمش بنائی۔
پنیر خنکی - وہ پنیر جو باہر سے

مشک میں رکھ کر آتا ہے۔

ماقونی - شکر وغیرہ کا قوام۔ قوام
کی طرح کی ہر چیز۔ (نقش بدیع)

رفرنی - مشہور ہے۔

بودادہ - کھلایا ہوا۔ کچا پکا کیا ہوا
ایران میں دستور ہے کہ منرباد

پشتہ - انجو جک - فندق کو کھاتے ہیں۔
اور کچا پکا کرتے ہیں۔ اور اس میں نمک

بھی ملا تے ہیں۔

بالا رفتہ الخ - آگے جا کر بقال کی دکان
دیکھی کہ تختہ پر کھڑا ہوا ترازو لٹکائی ہوئے

اور من دس سیر اور پنیر سیح جھاڑ
کے رکے ہوئے تھے۔ جس وقت

کوئی چپینہ تول کر حشر یدار کو دیتا
تھوڑا بر بزم بہرٹ ہو نجا

قدرے پیشتر۔ تھوڑے آگے
دوکان میں داخل ہے۔

سبزی پائے گوشت

ترکازیاں جو سالن میں ڈالی جائیں۔

اسفناخ پاک

شہبیلہ۔ میتھی

شوہر شمشاد سویا

لاٹمی نان روٹی کی تہ

گردہ سماق شکی پاشیدہ

سماق شکی کی بھوسی کا برادہ چڑک کر

کٹھا ہوتا ہے۔

سماق شکی کا بیان گزر چکا ہے۔

صفحہ ۸۶

سگو ساختہ۔ چوترا بنا کر۔

سگو۔ چوترا۔ اور وہ مونڈے۔

جو دروازے اور پہانک پر بنائے

جاتے ہیں اور طویلہ میں ایک بندھا

ہوتا ہے جہاں ساتیس سوتے ہیں

تخار بزرگ و کوچک گل گرفت

بڑے چھوٹے ناندے مٹی میں جے

ہوئے۔

چونہ خمیر آرد در آرد و دہ۔

خمیری آٹی کا پیسٹ اکاٹ کر۔

بکرے لٹکاتے ہیں۔ جن کا پیٹ اندر

اور پشت باہر ہوتی ہے۔ یہ اس

لئے کہ پشت پر چربی زیادہ ہوتی ہے۔

اس کو تراش کر ورق اوپر تلے جمادیتے ہیں

یہی قنار۔ آدمی کی سزا دینے

کے لئے ہوتی ہے۔ انسان کی ایرٹی کی

نس چھب کر لٹکادیتے ہیں

پوست و گوشت چرب

روے دندہ راجہ۔

پہلی کے اوپر کے گوشت و پوست

کو ورق و ورق کر کے تیل اوپر کر دیا

ہے تاکہ پرپی واضح ہو جائے۔ اور

خریدار کی رغبت پیدا ہو۔

صفحہ ۸۶

سا طور۔ چھرا۔

بغلی۔ لوہے کا آلہ۔ جس سے

گوشت قیمہ کیا جاتا ہے۔

برنختہ چیدہ۔ تختے پر رکھے

ہوئے۔

فسان آہن آونختہ

لوہے کی سان لٹکائے ہوئے۔

فسان۔ سان کو کہتے ہیں جس پر

چھری وغیرہ تیز کی جاتی ہے۔



و آن یکے بدست پہن نموده
وہ دوسرا ہاتھ سے بڑھا کر
چنگیر بنا کر۔

تا برسنگ زدہ۔ تاکہ پتھر

پر رکھ کر
آب کشک مالیدہ۔

دہی کا پانی مل کر
چار تخم پاشیدہ۔

چاروں تخم چھڑک کر۔

سر پانچم شدہ۔ نان بانی

کی اس ہیئت کا اندازہ کرو جس

وقت کہ وہ جبک کزنور کے اندر

روٹی لگاتا ہے۔

کہ بہ قامت بچہ وہ سالہ

اتنی بڑی سرخ خمیری روٹی پکی

ہوئی باہر نکال کر کہ جتنا دس برس

کے بچے کا قد ہوتا ہے۔

بہ روی منبر پلہ پلہ میگشت

منبر پر زینہ بزینہ رکھتا تھا۔ ایرانین

روٹی رکھنے کے لئے منبر سبنا تے

ہیں۔ اس کی سیڑھیوں پر روٹیاں

رکھی جاتی ہیں۔

دم راہ افتاد۔ راستہ میں

پڑی

گونی۔ بوری

پائسل۔ کرٹھاؤ۔ بڑا پتلا۔

سیننی ہائے مسی سفید کردہ

تانبے کی سینیاں قلعی کلبوٹی۔

نقل آب نبات۔ مصری کے

شیرہ کی نقل

روح افزا۔ ایک قسم کی

مٹھائی۔

باقلاؤہ۔ حلوہ ہے۔ بادام۔

شکر۔ گھی۔ میدہ سے بنایا جاتا ہے۔

پشک۔ بڑھیا کا کاتا۔

نخودچی۔ چوٹے نقل۔ الائی دانے

قرص قفل۔ ایک قسم کی مٹھائی

ٹکیہ کی طرح ہوتی ہے۔ چھاپہ سبنائی جاتی ہے۔

قرص آب لیمو۔ شکر کے قوام

میں لیمو کا عرق ملا کر ڈھالتے ہیں اور پتھر

پتے درق کاتے ہیں۔

لوز گزنگین۔ ایران میں ایک قسم

کے جھاؤ کا بڑا درخت ہوتا ہے۔ اس

میں سے گوند نکلتا ہے اور یہ شیریں ہوتا

ہے شکر کا قوام اس گوند میں ملا کر لوز

بناتے ہیں۔

شکر پنیس۔ ایک قسم کی شیرینی ہے
 قوام کو جاکر لوز کی طرح ٹکڑے کاٹتے ہیں
 درجہ پر نمودہ۔ پٹاری میں
 رکھتے۔

زولو۔ جونک۔

رنگ۔ دسمہ۔

حنائی جلیٹ۔ ایک قسم
 کی خوش رنگ حنا ہے۔ جو پس ہوئی
 کرمان سے آتی ہے۔

بقم۔ غالباً عجیبہ ہے۔ سرخ
 رنگ نکالا جاتا ہے۔

عصا۔ آن چہ بشاردن
 بیرون آید۔

صفحہ ۷۷

شماع۔ شمعاز۔ سوم تی بنائیلا

خرطاط [وہ ہے جو چوبی چیزوں
 خراوا کو چرخ پر چیلتا ہے۔

خراذ بھی آیا ہے۔ ظہور سی
 نے ہناد کے ساتھ قافیہ کیا ہے۔

میانہ قلیان۔ نیچے
 چوب گلابی۔ گلابی لکڑی۔

سروپہ۔ کچی کا ڈھنسا لکڑی کا
 ہوتا ہے۔ خراط کیا جاتا ہے۔

ازدہ تاہیجہ۔ دس سے اٹھ
 تک۔ یہ قدک کے توپ کی ناپ ہے۔
 ایک لاکھ اور قدک کے ساتھ شا نزدہ
 آچکا ہے۔

پیراہن شاہی۔ غالب یہ ہر
 کہنیں سکھ ہے۔

دستمال مشکئی۔ سیاہ رومال
 چلواری۔ نکلاٹ۔ چل۔ چالیر
 وار۔ گز۔ چون کہ چالیس گز کا تھان
 ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا یہ نام ہوا۔

دوازده واری۔ بارہ گزی۔
 اس کا تھان بارہ گز کا ہوتا ہے۔

دگلہ قلمکار۔ دگلہ۔ مچلی بندر کی
 چینیٹ ہے اور پارچہ رنگین قدک۔

قلمکار کو ہم لکھ چکے ہیں۔

پازہری۔ ایک قسم کا رنگ ہے۔
 پیرہنی سفید۔ سفید کمرنوں دار کرتا

بو تہ قرمز۔ سرخ بوٹی والا۔
 بو تہ بادامی۔ بادامی بوٹی والا۔

شلواری۔ پاسے جامہ بنانے
 والا کپڑا۔

ہمہ طرح۔ سب طرح کا۔ ہر وضع کا
 گلو بسند۔ گلے میں باندھنے کا رومال

طاقتی پوش - وہ کپڑا جو طاق
میں بچانے کے لئے ہوتا ہے چینٹ
نخل - زر بفت وغیرہ کا۔

اس میں جہاں لگی ہوتی ہے۔
گندہ - موٹا۔

روسے ہم ریختہ بودند۔
ایک دوسرے پر رکھے ہوئے تھے
برک - ادنیٰ کپڑا ہے۔ خراسان پر
بنایا جاتا ہے۔ اس کا چوخہ اور ببادہ
بناتے ہیں۔

بگرس - دورخی بانٹ
قاش خور چین - جھولی سی ہوتی
ہے اس میں پیپر روٹی - کچے رکھتے
ہیں۔ بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے۔
جس کو ہرنی میں پنہا دیتے ہیں سیکڑ خیرہ بھی کہتے
اکمہ حور چین - اکبہ بھی مستعمل ہو
یہ ایک چیز ہے جس میں کپڑے اور اسباب
رکھے جاتے ہیں۔ اور قفل لگا دیا جاتا
ہے۔ پہر گھوڑے کی پشت پر زین سے
ملا کر فتراک کی ڈوری سے باندھ دیا جاتا
ہے۔ گویا ایک قسم کا تھیلا ہے۔

ساق کوتاہ و بلند - یعنی چوٹی
پسند لیوں والی اور لمبی۔

نخ و کرک - یعنی جورا ہیں۔ رشیم
کے تار کی اور باریک روئیں کی بنی ہوئی
کرک کو ہم بتا آتے ہیں۔

ابرہ - مشہور ہے۔ قبا کا ابرہ یا لخت
کا ابرہ۔ تھان کے لئے بھی مستعمل ہے۔
مگر ہر تھان کو ابرہ نہیں کہتے۔
خلیل خوانی - شال - چادر ایسی
جس میں حاشیہ اور بوٹہ ہوں۔

ایران میں مشال جامہ وار -
رضائی ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہوتی
کہ جس میں آستین نہیں ہوتی ہو۔

باب امیر و فقیر
امیر و فقیر کے لائق۔
زننگ - گھنٹی - اور مجیرہ کی جوڑی۔
زننگ بست - مجیرے کی جوڑی انگوٹھوں
میں باندھی۔

چھتماق - آگ نکالنے کا لوہا
بندوق کی چاپ۔

چھتماق زد - بجلی چکی۔
دقاق - کندہ کرنے والا

ستراج - زین بنانے والا
چمنٹائی قیلان - حقے
کا تھیلا۔

یخندان - ایک قسم کا ٹرنک

ہے جس میں برف بھی رکھتے ہیں۔ اصل

میں یخدان درہیں۔ ایک یخدان -

شربت خانہ - جس میں اطعمہ اور

صلویات رکھتے ہیں۔

دوسرا - یخدان - صندوق خانہ۔

جس میں کپڑے رکھتے ہیں۔

صفحہ ۸۸

کفش ساعسے جتہ - سڑئی

گرمی - دو بندی - گیوہ - تخت جوراب -

یہ سب الفاظ لکھے جا چکے ہیں۔

پیسندوز - جوتے میں پیوند

لگانے والا۔

اتو کش - ایک منگہ ہوتا ہے

اور ایک قصاب کی چہری کی طرح کا آک

اس آلے کو گرم کر کے اور گرنٹ

کو منگے پر لکڑا تو بناتے تھے۔ لکھنؤ کے چوک

میں کئی دوکانیں نہیں مگر اب نہیں ہیں۔

ہم کار شکستہ بند راہ می بردند

اور لوٹی پھوٹی ہڈیوں کے جوڑنے کا

بھی کام کرتے تھے۔

وہم الخ زمین کے کسی گوشہ میں

گڑھا کھود کر فصد کھلوانے کو اس کے

کنارے بٹھا کر اور تسد باندھ کر
فصد کھولتے تھے۔

دست اندر کار می باشند۔

کام کرتے ہیں۔

دست اندر کار کے معنی وزیر۔

نائب - شریک اور جانشین کے ہیں۔

مصرہ کش - کتاب میں مصرہ کش

غلط لکھا ہے

شالی کوب - دہان کو ٹنے

والا

نان کساج - ایک قسم کی روٹی

جو موٹی اور پھولی ہوتی ہے۔ اور جس

بھٹی میں یہ روٹی پکائی جاتی ہے۔

اس کو بریجن کہتے ہیں۔

سردست می گرداند۔

ہاتھ پر رکھے بیچتے پھرتے ہیں۔

خششت مال - انہیں تہا پنڈوالا۔

کون پز - پزادے میں اینٹیں

پکانے والا۔

کورہ آجر ہڑی - وہ پزادہ

جس میں اینٹیں پکائی جاتی ہیں۔

کون زرگر - سارونکی انگلیٹھی جس

میں کمال کی دھونکنی لگا کر دھونکتے ہیں۔

بور یہ بافت - چٹائی بننے والا
مذہب - زراعت و دھرم کرنے والا -
کمال - سرمہ کش - آئی - ڈاکٹر -
ششانہ بین (گویا یہ بھی رتال ہوتا
ششانہ گردان ہے - بکری یا بڑے
وغیرہ کی شانہ کی ہڈی ہوتی ہے - اس
میں خطوط نقش ہوتے ہیں - ان
سے لوگوں کے تاریک حالات
پر روشنی ڈالتا ہے

کاروان سراسے گاشن
ایک کاروان سراسے کا نام ہے -
روکار عمارت ہمہ آجر کاشی
نروہ - عمارت کی روکار پر تمام
کاشی کی انٹیں لگی ہوئی تھیں -
پستو - اندرونی کوٹری -

بیک روم - یہ لفظ لکھا جا چکا ہے
در پشت آل الخ - اس کے پیچھے
دور و نزدیک ممالک کا مال ایک
دوسرے پر پڑا ہوا تھا - دلالوں کی
جماعت چوہوں کی طرح چار و نظر
پہر رہے تھے - اور سراسے کا دربان

نہایت ہی شخص کے ساتھ پہانک پر
ان چوپاؤں اور مال کی حفاظت میں
مشغول تھا - جو سدا اور طویلہ میں
تھے سامنے ترازو (تیان) لٹکا کر شکر -
نیل - اور ریشم کی بوریوں کو تول کر
خرید و فروخت کر رہے تھے -
مکت کر دم - توقف کیا -

ہمساندم الخ - کہ اتنے میں
یزد کا قافد پہنچا - آگے چلنے والے
یا بوکے پہلو اور گردن میں گھونگر -
اور گھنٹیاں لٹکی ہوئیں - اور اس کے
بوجہ پر دو لکڑیاں ایک دوسرے
پر خمیدہ بند ہی ہوئیں - اور دوسرے
قاتر ادبچے - موٹے ٹیلیس اس کے
دھننے بائیں ہانپتے وارد ہوئے

پیلہ ور - باملی - اور
ریشم فروش -

اسباب خرازی -
بام خانہ کا اسباب -

بہ ذہن خود منظر بردہ -
در بان نے اپنے ذہن میں یہ گمان کیا
نسبہ - قرض -

کیف شما کوک است۔

آپ کا مزاج اچھا ہے۔

ہیچ نا خوشی نباشد

آپ صحیح و تندرست ہوں گے۔

عجبت۔ ضد حضور۔

خویشان مادی :-

ناہمال واسلے عزیز و اقارب۔

معصومہ قم۔ قمر۔ عراق عجم کا

مشہور شہر ہے۔ یہاں امام رضا کی

ہشیر مدفون ہیں۔ شیعہ فرقہ میں چودہ معصوم

ہیں۔ بارہ امام بی بی فاطمہ اور آنحضرت

ان مظہر کا شمار معصومین میں نہیں۔

با اعتبار تعظیم کہا ہے۔

متصل بہ آرزوی دیدار

کتبت امی فرستادند :-

اس کے دیکھنے کے اشتیاق میں

بار بار خط روانہ کرتے تھے

صبیہ۔ لڑکی۔

خواستگاری کر دم :-

یعنی میں نے اپنے لڑکے شادی

کے لئے پیغام دیا۔

نامزد شدہ است

منگنی ہو گئی ہے

خطبہ بخوانند۔ نوح کر دیں۔

بے صد او نہ اعروسی نشود

چپ چپاتے شادی ہو جائے۔ نہ بلج

نہ گانا۔ نہ نوبت۔ نفستارہ۔

چند کا عند۔ چند خط۔

سج شدند :- وہ لوگ بہت مصر

ہوئے۔ ضد کی الحاح و زاری کی۔

پشت سر و پیش رو چہ خوانند

گفت + پیٹ پیچہ اور منہ در منہ

کیا کہیں گے۔

قسم ہے۔ جیسے شہر۔

این اساس ہر جابر پاشود

یہ بنیاد جہاں کہیں قائم ہو۔ یعنی جہاں

کہیں یہ شادی ہو۔

صفحہ ۹۱

بے شما صفتی ندارد

آپ کے بغیر تو کوئی رونق ہی نہ ہوگی۔

دشش بہ دہانش می رسد

دور و ٹیاں کہتا ہے۔ کہتا پیتا ہے

ذرا خوشحال ہے۔

ہم ریش ماخ۔ میرے ہرنف

صدر اعظم کے یہاں آنے جانے لگے۔

موشک دوائی نمودہ۔

بدگمانی کی۔ خوب ادمر اُدھر کی باتیں
جڑیں۔

اسنا و خیانت و ادا دند
جھٹ خیانت کا عجب لگا دیا۔

حریفان باریافتہ زیر آتش
کشیدند۔ یاروں نے قابو پا کر اس
کے کام کو خراب کیا۔ اس کو تباہی
میں ڈالا۔ حساب بے جا میں پہان
حجت و برات الخ (ظلم تو دیکھو)
کہ لاکھوں روپیوں کے تسک اور
چٹھیوں سے بالکل انکار کر دیا۔

حاشا زون۔ انکار کر دینا۔

آہ و رباط نہ دار۔ بالکل
مفلس ہو گیا ہے۔ کچھ نہیں رکھا ہے
مدتے بس نشستہ۔ ایک

مدت تک پناہ میں بیٹھا۔ ایران میں
بہت سے ایسے متبرک مقام تسلیم کئے
گئے ہیں۔ جو جائے امان ہیں۔ اگر وہاں
کوئی قصور دار جا کر پناہ گزیں ہو جاتا
ہے۔ تو کوئی حاکم۔ بلکہ خود پادشاہ
دست اندازی نہیں کرتا۔ وہ متبرک
مقام یہ ہیں۔ کسی بڑے مجتہد کا مکان
یا محلہ۔ امام زادہ یا امام کا مزار۔

یا کسی اور بزرگ کا مزار۔ یا بڑی مسجد
حاجی پائیں ثبت آیا ہے اور اس
کتاب میں بس۔

رو بہ کسے نشان مہبدا۔
بیچارہ کسی کو صورت ہی نہ دکھاتا تھا۔
دستش بہ دم گاوی بند گردا
کیں متوسل کر دے۔ کچھ قبیل آمدنی
کا سہارا کرادے۔

اقرار و ائق الخ امین الدولہ
نے اقرار کیا ہے۔ کہ کوئی شاہی عمدہ
اس کے لائق ہو تو میں مقرر کر دوں گا۔
مگر ابھی تک اس وعدے نے عملی جامہ نہیں
پہنا۔ قوت سے فعل پر نہیں آیا۔

عمریت مجرب۔ ایک مجرب
وظیفہ۔ دعا

صفحہ ۹۲

روز گزشتہ الخ تین روز گزشتہ
کہ دعوتوں کے کمانے کی تکلیف اٹھا
رہا ہوں۔

امشب ہم بالایشیں
ہم بالاسکے الم۔
آج کی رات اور تکلیف
سہی۔

ہو کر رہ گیا۔ کہانی الگ ہو گئی ہے۔
سکہ می کنند۔ اچھا بنالیتے ہیں
صفحہ ۳۹

امی والنتہ گویند۔ اقرار
وحدانیت کریں۔ یعنی یہ کہیں۔ کہ
یکیت کے روزگار ہے۔ اپنے
فن میں کامل ہے۔
کچا پختہ۔ ایک قسم کا ساز
ہے جیسے سارنگی۔

دسار۔ آس دینے والا۔
مرادست بخشد۔ تلخی اور بد مزگی
بخشے گی۔

آش داد۔ روغن قاز ملا۔
عاب مالید۔ یہ بھی ہی
معنی رکھتا ہے۔

برزین است شروع و درآمد کرو
یعنی مقام راست کنی میں پر شروع کیا۔ درآمد
کردن، کے معنی شروع کرنے کے ہیں۔

نیریز۔ نام شعبہ از موسیقی۔
عشاق۔ نام مقام ازد و ازدگانہ
پنجگاہ۔ موسیقی کا پردہ ہے۔

دشعبہ مقام راست۔
نوروز عسر۔ یکی از شعبہ

بد بگز را بنید۔ بری طرح بسر
کرو۔ انگار کے طریق پر ہے۔

خاطر مرانین می زنی۔ ۹۲
میری خاطر شکنی کرتے ہو۔

سبک برداشتہ اید۔ تم نے اتنا
ہلکا اور بے وقار خیال کیا۔

دیسر۔ بے درپے بارش۔ ہندوانہ
دیہ بہترین قسم کا ہوتا ہے۔

قسمہاے مغلطہ۔ بڑی ٹی
موٹی قسمیں۔

خوش خوان۔ اچھا پڑھنے والا۔
اچھا گانے والا۔ خوش گوی۔ خوشنوا۔

پیش من معرنی نمود۔
جہ سے تعارف کرایا۔ ملاقات کرائی۔

کہ۔ یکایک۔
یک دودہن بخوانی۔ دو

ایک گیت گاؤ گے۔
ملا عذر ہاے متد اول

استاد گلنے دالوں کے مروجہ نخرے
کرنے لگا۔ میرا سینہ جکڑا ہوا ہے۔

ٹھیک آواز ہی نہیں نکلتی۔ کل کہیں
سہ کہ اور شیرہ کہا لیا تھا۔ کیا کہوں

وہ نزلہ صق پر گر رہا ہے کہ بالکل ٹھنڈا

مقام - ہادی

عراق - نام مقام از موسیقی
نور و زخمسم - یکی از شعبہ

مقام رہادی

رہادی - نام مقام از دوازده

مقام موسیقی

بیات - شعبہ از موسیقی - اور ایک

طائفہ کا نام -

شہناز - آوازہ موسیقی

تحریرھا - گئکریاں

و محافطت آواز درہستی و بندہ

از خارج الخ یعنی ادیکے اور نیچے

آواز کے بے سرے ہونے سے

محافطت کرتا تھا -

پرست شدن در خواندن :-

گانے میں اوج مقام سے بے سربہونا

دوسرے تصنیف کا عمل و اشعار

عاشقانہ یہ طور و ستگاہ

حاضرین را خیل مستفید کرد -

دو تین غزلیں گیت اور اشعار عاشقانہ

بہ طور مہارست گائیں جن سے

حاضرین کو بہت فائدہ حاصل ہوا

یعنی محظوظ ہوئے -

بے ہمہ چہیز - آزادانہ طور پر

بلا کھٹکے - بلا خوف تردید -

گفتہ الخ - میں نے کہا کہ میں بہ قسم اور

بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ غزل گانے

والوں اور روضہ خوانوں کی کیا مجال ہے

کہ تمہاری مناسبات خوانی کو مقابلہ میں

اس زنیہ پر جا کر علم موسیقی میں تمہارے

مثل آگاہی رکھتے ہوں -

دہن فلان زیادہ است -

کسی کی کیا مجال ہے، کیا قدرت ہے

جو منہ سے بول سکے -

چکبیدہ ایں کار اید و دیگران

چپیدہ - تم تو اس کام کو آبائی

استاد ہو - آقائی - نو آموز نہیں -

اور دوسرے گویے آتما تی

نوسکیئے -

بنارم باین خنجر کہ سر آمدہ

سازست - داہرے گلا -

تمام سازوں کا سر آسدہ ہے -

ملاؤ - جائے پناہ -

اسفر دسیلہ الطنفر :-

سفر قحمدی کا وسیلہ ہے

دبوسہ میں لٹکایا جاتا ہے۔ اس میں
سامندر سوتا ہے۔

بنا بر خواب گاہ۔ "جوا بگاہ"
غلط ہے۔

کہ در آن الہ۔ کہ اسی شہری
میں پانی کی لہروں کی تکان۔ جو داہنے
بائیں سے آتی رہتی ہے تکلف نہ
نہیں۔

معلم۔ کپتان جہاز۔
جاشو۔ جہاز کے اندر کا دھونو
والا۔ ملاح۔

ساجن۔ جہاز کا سار جنٹ۔
در خورہ مہیسی۔ بہتی کی کہاڑی میں۔
ارکاتی۔ جہاز جب بندر کے قریب
آتا ہے تو ایک ماہر آتا ہے۔ اس کو
لنگر گاہ میں لاتا ہے۔ اس کو ارکاتی
کہتے ہیں۔ اصل میں ارکاٹ جو بحر
ہند میں ایک مقام ہے۔ چونکہ اکثر
ہیماں کا آدمی ہوتا تھا۔ اس لئے
اس کو ارکاتی کہا گیا۔

ارکاتی می آید الخ۔ ارکاتی آتا
ہے اور معلم دنا خدا اور کپتان کے
اختیارات (جو اس کو جہاز کے چلانے

فوز عظیم۔ بڑی فتح مندی

دبوسہ جہاز۔ جہاز کا
تہ خانہ۔ اور جوا اوپر کے کمرے ہوتے
ہیں۔ اس کو عشرہ کہتے ہیں۔

بغلہ۔ ایک قسم کی بڑی کشتی۔ جو بحیرہ
عرب میں چلائی جاتی ہے۔

غراب بادی۔ جہاز۔
بجرا یہ متعارف میان خود
گرفتہ۔ آپس میں مشہور کراہیہ
پڑے کر۔

نان یخہ دو آتشہ۔ ایسی وٹی
جو پکنے کے بعد دوبارہ بجکی جائے۔

خورد و سریر۔ اسباب۔ انگڑکنگر۔
ماشوہ۔ ایک قسم کی کشتی ہے۔

بگمارہ۔ ایک قسم کی کشتی ہے۔ وجد
اور فرات میں چلتی ہے اور سمندر

کے کنارے سے اس پر پوجہ لا کر لائیں
بیل۔ یہ بھی کشتی ہے۔ وجد۔ فرات

میں چلائی جاتی ہے اور اس پر
اسباب بھی لا کر جہاز تک
پہونچایا جاتا ہے۔

شہری۔ ایک قسم کا کھٹولا۔
نواڑ یا کپڑے سے بنایا جاتا ہے اور

اور گردش دینے کے حاصل ہیں سلب
کر کے۔ یعنی جہاز کی باگ اپنی قبضہ میں
کر کے دہانے بائیں پھیر پھار کر لنگر گاہ
پر پہونچا دیتا ہے۔ جیسے ایسا راہنما
کہ قافلہ کو کو چہ باغ اور شہر میں لیجا کر
مقصد پر پہونچاتا ہے۔
شک می کنند۔ زیر کرتے
ہیں۔ سر کرتے ہیں۔

صفحہ ۹۵

فرصہ۔ کنائن دریا۔ جہان مال تجارت
تولا۔ اور محصول لیا جاتا ہے
سرگوشی کردہ۔ چپ کے چپ
کے باتیں کہہ کے۔ کان میں کہہ کے
یک بندہ۔ ایک سمت
شالہ ریختہ۔ بنیاد ڈال کر۔
شالی دکا ہی آیا ہے۔
بالا آوردہ بند کر کے۔
گودی۔ اس لفظ کی تعریف خود
مولف نے کہ دی۔
استری انجن۔ کار خانے کا
نام ہے۔

متوار۔ جنگی جہاز (نفا سی جدید)
لجھم شود۔ خشکی پر چڑھ جائی

ٹوٹ پھوٹ جاتے۔

لجھم کردن۔ ٹانگے لگانا۔ جہالنا۔

مسی جوش کرنا۔

آفتابہ خراج لجھم شد۔

لونا مسی جوش میں صرف ہو گیا۔

جو پیدا کیا ادنیٰ ضرورت پر صرف ہو گیا

بعمب پیدا کند۔ کہیں سے ٹوٹ جائے۔

کہیں سے کوئی جوڑ کھل جائے۔

در آن بروہ الخ اسی گودی میں

لے جا کر تختہ اور لکڑی کی دستری اور لوہے

کی پتھر دنانہ کی چادر کی رخاہ پنچ کی ہو یا پہونکی

ہو تبدیل کر دیتے ہیں۔

چنگ۔ لوہے تانبے کی چادر۔

صالح۔ چادر میں تانبے

وغیرہ کی۔

گندہ آب خن را می کشند۔

تختوں کی درزوں سے جو پانی اندر

آجاتا ہے۔ اس گندے پانی کو

کینچ لیتے ہیں۔

خن۔ کشتی کی تہ۔

شراع دگل۔ ستول کا پردہ

سکان۔ پتوار

سکانی۔ پتوار چلانے والا۔

شاحن محی نمایندہ اسباب
وغیرہ بہرہر اگر اور آدمی بٹھا کر دانگی
کے لئے تیار کرتے ہیں۔

ضرب خانہ فرنگی۔ انگریزی

ٹکال۔ آتش خانہ۔ توپ خانہ
کامیگزین۔

چرخ۔ پہیہ۔ بیلن۔ چکر
کل۔

صفحہ ۹۶

جزو کش سینہ ملا زمان والا۔
جزو کش۔ جزو دان۔ یعنی آپ کا
جزو دان سینہ

زربند ہمہ آہنہ۔ اٹنا تمام
استادوں کی بندش۔ ترکیب۔ توڑ جوڑ
دست پیر۔ مال دار۔ امیر۔

تاہل۔ زن خواستن۔

اور صاحب عیال و اطفال ہونا۔

تمیدک۔ مالک گردانیدن

کسی را بر مالے۔

نقل صریح از شبشہ و نقرہ و طلا۔

یعنی لکھنؤ میں صریح کی نقلیں بہت

ہیں۔ جو چاندی۔ اور سونے اور

شیشے کی ہیں۔

طاق کسری۔ نوشیروان کی

تیار کرائی ہوئی مشہور عمارت قدیمہ

ہے اس کے نشان ابھی تک باقی ہیں۔

طاق گرا۔ ایک طاق کا نام ہے۔

جو پہاڑ پر درمیان کرمان شاہ اور بغداد

سے خانقہ کے قریب ہے۔

پیک و جب چوب ستون

وینر و تختہ نیست۔

یعنی آصف الدولہ کے امام باڑہ میں

بالشت بہر کڑی صرف نہیں کی گئی ہے۔ نہ

ستون میں۔ نہ کڑی میں۔ نہ تختہ میں۔

ویرک۔ چوب ستون۔

نقرہ قتات۔ خالص چاندی۔

قتات غلط لکھا ہوا ہے

سی پلہ۔ تین زینوں کا۔

چہل چراغ سقفی۔ چپت میں

لٹکانے والے جہاڑ۔

صفحہ ۹۷

آہینہ ہائے جلی کلاں و قبا

مطلو و مذہب۔ بڑے جلی آہینے

جو مذہب و مطلو فریم میں ہیں۔

جبریل۔ علم۔ نیزہ۔

چہل گیسو۔ اس لفظ کی وجہ تسمیہ
خود مصنف نے لکھ دی ہے جو آگے
آتی ہے۔

نخل ماتم۔ ایک قسم کی آرائش
جو مردے کے تابوت پر کی جاتی
ہے۔ مصر عہد

نخل تابوت مرابیند و شیون نکند۔
پامنبیری۔ ذاکر کے ساتھ
پڑھنے والے۔ جو منبر کے نیچے بیٹھ کر
پڑھتے ہیں۔

واقعہ خوان۔ ایک قسم کے ذاکر
جوئے میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے
مصائب پڑھتے ہیں۔

ملا مقبل۔ مشہور مرثیہ گو ہیں۔
بند مرثیہ خوان کلام ملا محتشم
کاشی۔ ملا محتشم کاشی کے مرثیہ کے
بند پڑھنے والے۔

سینہ زن۔ ماتم کرنے والے
سنگ زن۔ چٹکی بجانے والے
عزاداری سے اب
چٹکی کا رسم اٹھ گیا۔ لکھنؤ میں
پہلے بہت تھا۔

لوحہ خوان۔ لوحہ پڑھنے والے

دہرہ محرم۔ عشرہ محرم۔

قصہ بودادہ۔ کہلایا ہوا قصہ
بھنا ہوا قصہ۔

سجل سفید۔ سفید لاپچی
کشنیر منتشر بریان۔ بھنا
ہوا منتشر دھنیا۔

قسمی از فوغل۔ چکنی ڈلی۔
دست جمع بدعای مستجاب
می خواہند الہ۔ اکٹھا ہو کر
دعاے مستجاب میں چاہتے ہیں۔

الہی۔ خراج حلال۔ گھوڑا
تیز رفتار۔ اور دوست موافق اور

حج کے سفر کی توفیق۔ اور مشاہدہ مقوسہ
کی زیارت۔ یعنی مدینہ منورہ جنت بقیع
و عراق و خراسان کی زیارت میر کر۔
گفت الخ۔ گانے والے نے کہا کہ

انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا بلبل نطق

چھپاتا رہے گا اور آپ کا نفس بونہی

گرما گرم رہے گا۔ آپ نے تو بہت

کچھ لف و نشر مرتب اور رنگین اور

دل فریب عیارت میرے در بدر مار

مارے پہرنے کے لئے کچھ کلمہ کہلا۔ اور

کچھ بطریق کنایہ میرے دل میں ڈالی

رنڈیاں بھڑوسے بہت ہیں۔ اور
سستے ہیں۔ مگر وہ صورتیں کہ
دل میں چہرہ ہی تو جائیں۔ بالکل
نایاب ہیں۔

عفو سست۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
عفو سست (یعنی کیلا) بنائیے۔
زر بر۔ بالکسر۔ گھر گہرا۔ درشت
خشن۔

مانند خایہ پر شہم شیرہ مالیدہ
یہ ایرانی نے آم پر پہنتی کمی ہے
جیسے انڈا۔ کہ اس کے اندر شیرہ ملا
ہوا پشیم ہوا ہے۔

صفحہ ۹۹

سرکری خانہ کو چچاؤ۔

چوکی پر چاروں طرف بیوی اور
بچوں کو بٹھایا

بے حال خوابیدم۔
خوب غافل سو گیا۔ گہری نیند
سو گیا۔

خوردن ہمارے قلیان۔ ناشتہ
کمانے کے بعد۔

قبل منتقل آتش۔ ایک بالشت
بہر کی انگلیٹھی بوسے کی گول ہوتی ہے

لیکن مجھے معاف فرمائیے۔ اس لئے
کہ میں ابھی تک واجب الہند نہیں ہوں
(واجب الہند بطریق مزاج ہے یعنی میرے
ادھر بیت اللہ کے سفر کی طرح ہندو
کا سفر واجب اور فرض نہیں ہوا ہے۔

صفحہ ۹۸

براکم آواہ است۔ میرے لئے
موجود ہے۔

پلے نخود سپاہ بروم۔ کانے
پچنے کے پیچھے میں جاؤں گا۔

بہ خدا اخذ کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ
یہ ہندوستان کی ناپائدار دولت ہمارے

یہاں کے برف کے پانی کے ایک شراب
برابر ہی قیمت نہیں رکھتی وہ وہاں کی

سخت گرمی۔ وہ گرد۔ وہ خاک۔ وہ ٹو
کے جھونکے۔ وہ گرم کنوئیں کا پانی۔ وہ

بے مزہ گوشت۔ وہ روٹی (جس میں
خمیر نہیں) وہ تنگ و صرنگ کالے

کالے مرد۔ اور عورتیں۔ گستاخی معاً
لنگوٹی بند۔ دھوٹی بند۔ (کون ہنسا)

بے ادب۔ جاہل۔ منافق۔ پرفارسی
زبان نہ سمجھنے والے۔ میں ان سب

سے آگاہی رکھتا ہوں۔ ہاں !

صفحہ ۹۸

صفحہ ۹۹

اس میں زنجیر لگی ہوتی ہے جو گھوڑے کی زمین میں آویزان کر دی جاتی ہے پاتا بہ۔ شلوار۔ چکمر۔ مٹھرہ بیچ بیچ۔ چلتے قلیان۔ اکہ خور چین۔ قاشش خور چین یہ سب لفظیں لکھی جا چکی ہیں۔ نان لواش۔ ایک قسم کی روٹی ہے

قاق کلچہ۔ قاق۔ پتلی گول خمیری روٹی۔ جس کو تنور سے پکا کر پھر دہیہ آگ میں سبج کرتے ہیں کھانے کے وقت ذرا پانی کا چینٹا دے دیتے ہیں جس سے بہت نرم ہو جاتی ہے۔ سفر کے کام میں آتی ہے۔

کلچہ۔ جسے کلچہ کہتے ہیں۔ پالش ہارایر غم می راندند۔ گھوڑوں کو تیز دوڑا رہے تھے۔ آغور پاشد۔ یہ کلام اس وقت کہا جاتا ہے۔ کہ دور سے کسی دوست کو آتے جاتے دیکھا جاتا ہے۔ سامع کہتا ہے :- ”آغور شما بخیر؟“

شاہزادہ عبدالعظیم

ایک امام زادہ کا مزار طہران سے غالباً تین چار فرسخ کے فاصلہ پر ہے ناصر الدین شاہ نے مزار کے گنبد کو مذہب کرادیا تھا۔ طہران سے یہاں تک ریل بھی جاتی ہے۔ آبادی کو بھی ”شاہ عبدالعظیم“ کہتے ہیں۔

قلیان ناستا مکر وہ است یعنی گر سبز کے لئے حفتہ مکر وہ ہے۔ ضعف قلب پیدا کرتا ہے۔

چہ طور آب بہ سوراخ موچھا رفتہ دست جمع بر آمن اید یہ تم لوگ کس طرح اکٹھا ہو کر نکل کھڑے ہوے جیسے چرنیشوں کے بل میں پانی ڈالنے سے چوٹیاں باہر نکل آتی ہیں۔

گفتہم ہنوتہ ونوہ ای میں نے کہا ابھی تک وہ بچپن کے اطوار۔ وہ صدی وہ بیٹیں نہیں گئیں۔ بے ڈھنگے گھوڑے سے نیچے اتر ورنہ تم سب کے پیر گھسیٹ کر نیچے کیبنج لوں گا۔ ساری تمہاری شخصیت۔ اور بانک پنا اور شیخی حناک میں

ملا دوں گا۔

براز زندگی - باتکیں۔

قیس - شیخی - اکڑ۔

نہ بجان است نہ بدل - دست

زور مست - یعنی اسٹو گھوڑا بنا کر تڑا اور

نہ جانے پند ہونے دل سے بلکہ جبر یہ ہے۔

یا حسین - یعنی یا حسین کہہ کر گھوڑی

سے اتر پڑے۔

تعارف چاق و سلم امتی ابواب

جمع کردہ - ایسی مزاج پرسی

اور خمیہ و عافیت کی باتیں

کر کے

ہی زدم بچارا۔

زود باش - جلدی کرو۔

نان سنگک - ایک بھٹی بنائی

جاتی ہے اس میں دو سوراخ ہوتے ہیں

آدھی میں لکڑیاں جلاتے ہیں۔ آدھی

میں پتھر یا لکڑیاں پکاتے ہیں۔ جب وہ گرم

ہو جاتی ہیں تو اس میں ایک آلے سے

خمیری روٹی کو اندر ڈالتے ہیں۔ جب

وہ سرخ ہو جاتی ہے تو لوہے

کی سیخ سے نکال لیتے ہیں۔ اس کو

نان سنگک کہتے ہیں۔

بہ یاد مولانا دیکھ - علی ہنکی

یاد میں کہا یا۔

دراشتنا ہی گزرا - میں نے راستہ

میں ملا محمد صادق کے سینہ پر ہٹو کا مار کر

کہا۔ گویا رپہ وہ بچپن کی بیہوشیاں

بھی یاد ہیں۔ برف باری کے زمانہ

میں گیند دھڑکے میں تمہارے سر پر

کیا مصیبت نازل ہوئی تھی۔ تم نے

میرے سر کی ٹی پر پتھر رسید کیا۔

میں نے بھی تمہاری گردن برف میں

ٹھونس ہی تو دی۔ ہوں ہوں روئے

لگے۔ خیر پھر دوسرے وقت ملاپ

ہو گیا۔ ہم نے تم نے ایک دوسرے

کو بوسہ دیا۔ اور لیا۔ ملا محمد صادق

نے ہنس کر کہا۔ بہی! وہ بچپن کا زمانہ

یہی کیا تھا۔ نہ کوئی غم نہ فکر۔ کیسی دلچسپی

حاصل تھی۔ ماں باپ کی دولت۔

اچھا کہاتے عمدہ لباس پہنتے۔ گھری

نیند سوتے۔ بے کار مارے مارے

پھرتے۔ قیمتی وقت کو کھیل کود میں

کاٹنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہ تھا

مگر یہ کہ دین گھڑی کے لئے وہ بھی

جبریہ، ملا ابراہیم گے یہاں جا کر

کچھ پڑھ پڑھا لیا۔ صرف و خورش
رٹالی۔

توپہ بازی۔ کپڑے کی گیند بنا کر
کھیلا جاتا ہے۔ اس کو "توپہ بازی"
کہتے ہیں۔

طیاندن۔ ٹھونسنا

تسقیقہ۔ یک طرفہ سر۔

زور کی۔ بطور جبہ۔

بشائہ میسر زاسیح تنگی زوم

میں نے مسیح مرزا کو شاپرنگی ماردی
اور چکی لیکر کہا اے فراخ قدم کچھ تمہارا
ذہن مبارک میں ہے کہ عید نوروز کی آمد

کے زمانے میں مدرسے کے میدان میں

جو میں نے تین داؤں تم سے جیتے پہر

جب تم (صفحہ ۱۰۸) برابر ہارے

ہی رہے تو بہت کسبیا نے ہوئے او

جیتنے والے کو صد ہانگا لیا دیں؟

برا بھلا کہا۔ مجھ پر حملہ کر بیٹھے اور

یکا یک لڑنے لگے اور اپنے ایک پیئر

کو میرے پاؤں میں ڈال کر اور بیچ

کر کے مجھے پٹک دیا۔ اور میری ٹھی

سے روپیہ چین کر بہا گئے۔ میں تمہارے

پیچھے دوڑا۔ تم ملا رخصا والے خام کی

چھ کی دیوار پھانڈ گئے

تنگی دن آنکلی ہو گئی۔

شکبھی گرفتیں۔ چٹکی لیا۔

شیر خط بازی۔ ایران کے ہیمہ پر

ایک طرف شیر بنا ہوتا ہے اور دوسری

جانب ضرب دار الخلافہ جوارنی پیسہ

اوچالتا ہے اور معین کر لیتا ہے کہ اگر

شیر کی طرف دار رخ گرا تو ہم جیتیں گے

ورنہ تم۔

سہ دست تین داؤں

از تو بروم تجھے جیتا

جر آمان کھسیا نہ ہونا

لنگ بیان ایک پیر مقصود

سہ روز ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

تین روز تک ہساری تمہاری

ناراضگی رہی۔

میں بھی شہر درمیان میں پڑا۔

کہ اہم پہل بکشت شما خور وہ

کون سا الما بیچے تسا کہ تمہارے

شما۔ نہ پرنگا۔ کہ اس کی تم نے تلا فی

نہیں کی۔

تتہ گندہ۔ جسم غریب۔

کلاشت۔ سوتا۔

جنتہ من باریک بود - میں
اکرے ڈیل کا تھا۔

باز بہ کنایہ ضرب زد می -
پہرتنے میری درپردہ ہجو کر دی -

عادت بالانشینی میجامی -
کنایہ از معشوقی -

ہموار باش لکد مزن -
جس سے مزاح ہو رہی ہے اسکو گھوڑا

بنادیا - یعنی ذرا ہموار رہو - لائین
نہ مارو!

بچہ احم اکدر مکن - بھئی میرے
”لوٹو“ کو ناراض نہ کرو -

سو گندہاے صدمنی از بڑی
بہاری بہاری قسمیں دے کریں

نے ان کو اپنی رفاقت میں اُسی
کیا ہے -

او مثل سابق ارزان بخ - وہ
پہلے کی طرح ارزان اور ہر شخص کے ساتھ

پھرنے والا نہیں رہا کہ بے انتہا وعدے
کر لیتا تھا - بلکہ بے بلائے ہی سیکڑوں

جگہ جاتا تھا - اب تو اُس نے ماشائے
سے وقار اور تمکین کا برا بہاری تہہ لپٹ

ادھر باندھ رکھا ہے اور اپنی پچلی باتوں

کی تلافی کر رہا ہے - تم یہ چاہتے ہو کہ
وہ ساتھ آنے سے پشیمان ہو - اور میں

کل رات تک اُس سے ضرور کی کم
رکھتا ہوں!

کج خلق مشو - بگڑو نہیں -
ہتے پر سے اکھڑو نہیں -

لجام سخن را نگہدار -
عنان کلام پر نگاہ رکھو -

صلوۃ بفرست - درود پڑھو -
صفحہ ۱۰۲

بار بردار - متحمل -
باب السلام - دروازے کا

نام ہے - ایران میں اُونیز دوسری
جگہ متبرک مقام پر زنجیر لٹکی رہتی

ہے اسکو مس کرتے ہوئے اندر جاتے ہیں
جلومرکب را بدست میکشیدیم

گھوڑوں کی باگوں کو ہاتھ سے
کھینچتے تھے -

کیک - سپو
سرناچی - سرنا جانے والا -

کک - یہی کیک -
چنگ زن - چنگ بجانے

والا - اور چنگ مارنے والا -

پیشین - ریند - اس لفظ کے دو متر

معنی لکھ جا چکے ہیں -

خاکروہ - کوڑا کرکٹ

خاشاک - تنکے وٹے

پشکل - میگنی

رُطیلہ - باضم - ایک جانور ہوتا ہے

رُتیلہ - اور بہتر کی طرح کا ہوتا ہے

عراق میں کم اور آذربائیجان میں بہت

جس کو کاکٹ لیتا ہے وہ مر جاتا ہے

میں نے ایک عربی کتاب

میں دیکھا ہے کہ رُتیلہ "مکڑی کی قسم

ہے جو نہایت زہریلی ہوتی ہے -

کنہ - کٹی - چیچک -

خرمن تار عنکبوت -

مکڑی کا جالا -

دیوار ہائے نادراست

ٹوٹی دیواریں -

گویا ادباً رنجاکش -

گویا ہزاروں کٹافتن اس کی خاک

میں ملی ہوئی تھیں -

پیش - جوں -

کنزیم - چیدیم - گرفتیم -

کپڑوں کو اتارا - جوڑوں کو چٹا - پکڑا

اور چٹ پٹ کر کے مارا -

برشک - لیکہ - جوڑوں کے

انڈے -

تراشیدہ - انسی لیکھ کو دور کر

رے - عراق عجم کا مشہور شہر ہے -

صفحہ ۱۰۴

دارالامان - دارالحکومت -

مثل لولہ آفتاب از نزدیک

پائش سر از یرمی شود -

لوٹے کی ٹوٹی کی طرح پانی دامن کوہ سے چپکرتا ہے

جو سے کندہ - ہنر کمود کر -

چیلہ نگل - نگارے کا ردہ -

ایلی - اطاعت - فرمانبرداری -

حنفی مذہب - جناب امام

ابو حنیفہ کے مقلد -

شافعی ملت - جناب امام شافعی

کے پیرو -

صفحہ ۱۰۴

نمام - چنچور -

مارالانغ منوہ گدھوں پر لاد کر -

لشت درلشت - لٹا - دانٹا

خاکریز - خندق - قلعہ کا مدد لشت -

کو چاہیں۔ روانہ کرنا۔

کوئے کرانا۔

قرہ وین - فردین - صحیح نہیں لکھا

فائدہ شیش - نام مقام

صفحہ ۱۰۵

صفحہ ۱۰۵

آخرش گردن گزار طناب

اجل بی نام و نشان زندگانی گزشتہ

آخر کار موت کی رسی میں گردن رکھنے

والا اور زندگانی کا۔ بے نام و نشان

ہو گیا۔

طناب - خیمہ کی رسی - اور پہانسی

طناب انداخت - پہانسی

دی۔

بارے کم بقصد حنائے راست

کر ویکم - بہر حال میں نے گھر جانے

کے لئے کر سیدھی کی - یعنی ارادہ کیا

”کم“ کا لفظ کاتب سے رہ گیا ہے۔

پھن وشت را غرا اگر فتنہ پوڈ

جنگل کی درخت پر قبضہ کئے ہوئے

تھے۔

جریب پازمی - ”پارے“

نقطہ لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح جریب

بازی - یہی صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ میرے

نزدیک ”جرین بازی“ ہے۔ بمعنی

نیزہ بازی اور نیزہ بازی کے متعلق

جو فوجی کام کئے جاتے ہیں۔

قیقہ حاج قنک می زندہ

گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے

منہ پیر پیر کر بسندوق مار رہے

تھے۔

درعین گرمی دوا سپ

گھوڑے دوڑ کی گرمی کی حالت

میں۔

زمین را خالی کردہ بہ پہلو

قیقہ شش بالامی آمدند

نیکو خالی کر کے اور گھوڑے کے پہلو

میں کترے ہو کر پس پڑا ہوا جاتے

تھے۔

نیزہ را در دست گردش اؤ

نیزہ کو ہاتھ میں لگاتے ہوئے۔

وسنے را چچ گوش اسپا

اور نیزہ کے گھوڑے کے کان کی جڑیں

لگاتے تھے۔

صفحہ ۱۰۶

بچکھانہ و فریش - بخدان - ٹرنک
ہے - جس کو ہم بتا آئے ہیں - فریش بٹر
فریش - اور وہ چیز جس میں فریش خواب
و غیرہ رکھیں -

شلاق - سانٹا

شلاق (زور)
زیر شلاق آورو { سانٹا مارا
ہی تلو وہ - (ہی) کلتہ تہیہ ہے - ہینکا
دے کی آواز دے کر -

خرگاہ - بڑا خیمہ -

چاؤر زوہ - چہل داری نصب
کرے -

خیمہ تان کر -
خیمہ تان کر -

حوض چرم بلغار -
سابر کا حوض -

(سابر) ایک قسم کا چمڑا جس
کا سفری حوض بناتے ہیں -

بروی عرابہ - عرابہ ایک قسم کی
پہیہ دار گاڑی ہے جس پر یہی حوض
چرم بلغار یا کھانے کا کھڑا رکھ کر سفر
میں لے جاتے ہیں -

رکھ کر سرپٹ دوڑا سنے ہوئے
گڑھی جی میخوں کو آواز سنا
لے جاتے تھے -

گاہے ہمیں اپنی کسی نعمت یا نیکو
مقابلہ والی صفت پر مسکراتے تھے -
اور آپس میں زور و زور دکر کہہ کر
ہو جاتے تھے اور ہر بند و قفس بہر کر چھا کر
والے دشمن پر فیسہ کر دیتے تھے -

ہر گاہ ہجوم دشمن - جس وقت
دشمن کا زور ہو جاتا تھا جنگ کا
راستہ چھوڑ کر رہنے یا کیں عین
اور دشمن کو پیچ میں لے کر اتنی گدیوں
برساتے اتنی تو اریں مار سکتے - اتنے
نیرسے ہوتے تھے کہ جنگی میدان
ان پر تنگ کر دیتے تھے -

کوچہ واؤن - دشمن کے لیے راستہ
چھوڑ دینا تاکہ دشمن آجائے پھر اسکو گھیر لیں
زمانی دور دست ہنگامہ رفتہ رفتہ
کبھی ایک سر ہو ہٹا کر ہر ایک کے فاصلہ کے پیدائش
نشانی بازی کرتے تھے پھر یکایک ایک دوسرے
پر حملہ کرنے میں مشغول ہو جاتے تھے -
ہر ش - غلط ہو کر ہر ش بناتے تھے -

تیرس - ایک تیر کا فاصلہ یعنی جہانک تیر جاتا

نتی۔ ایک طرح کا پالنا۔

نوبہی آیا ہے

قند استرچہ ایک کپڑے سے

باندھ کر جھولے میں ڈال دیتے ہیں

اس کو "قنداقہ" کہتے ہیں۔

مچیز زدہ۔ ایرادے کر۔

صفحہ ۱۰۷

ردیف آوردن بے ادبی

اپنے ساتھ ان کو لانا بے ادبی

سمجھتا ہوں۔

لا علاج۔ مجبوراً۔

سرکندہ پروہ بستہ۔ سرکندہ

کا تھن پھیل گزرجکا ہے۔

قشوق شہیدہ۔ کھریرا کر کے۔

یتیمار کشیدہ۔ گھوڑے کی ماش

ہت پھیری کر کے۔

از ہر جا صحبت داشت

ہر قسم کی ہر معاملہ کی باتیں کیں۔

بہ امان امام ضامن سپرن

حضرت امام رضاؑ کی امان۔ اگلی ضامن

میں دینا۔

کلمہ شوق۔ منہ ہیٹ۔

کنن ناتراشین۔ بے ادب۔ تہیز

پہلویش آتشدان آہنی

اس کے پہلو میں لوہے کا آتشدان

لوہے کی بخاری کی طرح رکھ کر اور

پروہ لٹکا کر گرم کیا

مخساق۔ میخچو۔

بسر کو بی میخ بلند پروہ۔ میخ کے

بٹوکنے میں بلند تھی۔ صفحہ ۱۰۷

اُردو بازار۔ ہر لشکر کے ساتھ

ایک گروہ دوکانداروں کا ہوتا

ہے۔ تاکہ فوج ضروری اشیاء ان سے

خرید سکے۔ پڑاؤ پر بازار لگ جاتا ہے۔

قول سواران۔ قول۔ گروہ۔

انبوہ۔ اور فوج درمیان۔

طلایہ برائی گردش چاروؤ

قدمے پیچوڑو۔ طلایہ۔

یا اطلاع۔ ایسی فوج جو لشکر کی حفاظت

کرتے۔ اور نیز شہر کی۔ باقی جملہ کے

معنی ظنا ہر ہیں۔

دست پاپکے تو۔ تمہارا غلط

آن عورتوں کی طرح ہے کہ جوشہر کی

بے اجازت سر پر چادر ڈال کر گھر سے

نکل کھڑی ہوں اور جھولے اور گھوڑے

میں شیر خوار بچہ کا قنداقہ چھوڑ آتی ہوں۔

دست بردار نہ سرگرد نہ کوہ
پساڑ کی چوٹی پر دست برد کرنے
والا۔ سرگرد نہ کوہ۔ پساڑ کی چوٹی۔
”سرگرد نہ دیوار“ دیوار کے اوپر کی
منڈیر۔

دو گوشہ کلاہ بندی تبارک
خود مثل شاخ بر تیسرے نمودہ
کلاہ بندی کو دونوں کوٹنے اپنی چندیا
پر بجرے کے سنگ کی طرح
ٹوک دار کے ہوتے۔

رویش سوار ہی می کرد ویرغہ
می راند۔ قاتر پر سوار ہے ”کرتا
اور تیسرے دوڑا رہا
تھا۔

بابا سر حساب تنہ نہ خوری
میان ! دیکھو خبردار ! کہیں دھکا
نہ لگے۔

پاہی شان لغزین میں خورد
ان کا پیر لغزش کیا اور زمین
پر گرے۔

صفحہ ۱۰۸
رخت و پخت شان

سامان و سامان۔
بنا کر و فحش و اداں۔
لگے گایسان دینے۔
عوج و کسان۔ کتے کی طرح
بھونکتے ہوئے۔

از بالاجستہ : اوپر سے
کو دکر۔

تشر اصفہانی۔ اصفہانی
دہلی۔ اصفہانی دہلی دینے اور فقرہ
بنانے میں مشہور ہیں۔

پہ زور سے کشم سے برم۔
جبر پہ کھینچتا ہوا لے جاؤں گا۔
ہرچہ نا بد تر شمارا پارہ می کنم
بہت بڑی طرح تمہارے چھپترے
اڑا دوں گا۔

شش بیستی را خور و کردن
ہجو اس جو جانا۔

دست برش نمودند۔
اس کا سر سہلایا۔ دھکا کیا۔ راضی
کیا۔

خیلے دل ماگرفتہ۔ بہی ہمارا
دل بہت گہرا تھا۔

زور خانہ ورزش کردن و

کشتی کردن - کثرت کرنے اور
کشتی لڑنے کا کہاٹ

اندرون دروازہ کہ در آید
دروازے کے اندر آیا تو میں نے دیکھا۔
کہ اس مقام کو حمام کی طرح بھی میں آگ
روشن کرنے سے گرم کیا ہے۔ چاروں طرف
کے حجرے میں فرش بچایا ہے درمیان کی
سطح کی کوئی ایک بالشت نرم مٹی کو چلنی
سے چھان کر دتا کہ کنکریاں وغیرہ نہ رہیں،
پانی چہر کا تھا۔ پٹھے اور پیر اسے پہنان
موجھوں اور داڑھی کو خشکی گٹا کر ہوتی۔
زلفیں ترشی ہوئیں۔ لباس اوتارے،
ہوسے۔ برہنہ۔ جاگیا پہنہ ہوسے۔
اوپر تسمہ اور زنجیریں کمریں بند ہی ہوئیں
چو ترے پر یہ دس بیس پہلو ان اپنا
کام کر رہے تھے۔

بیکمر بستہ بر حصہ - صحیح ہے۔

کاتب نے جو لکھا ہے وہ غلط ہے
تسک - جاگیا۔

ہمان وزن اہل زور و زحمت
اور اسی تال پر اکھاڑے والے ورزش
کر رہے تھے۔

کباوہ - ایک قسم کی کمان ہے۔ جبکو

پہلوان کھینچتے ہیں۔

سمر بالا خواہیں سنگ می
گرفت - سر کو پیچے کی طرف جھکا کر ہونے
بیٹ کر چھڑاٹا تھا۔

چرخ فی خور و - قلابازی
کہتا تھا۔

نال سنگین برمی داشت
وزنی نال اٹھاتا تھا۔

یکی بہ سرکوت دست وازو نہ

پا بلند کردہ طاؤس امیکشت
کوئی سراور ہندیوں کے بھل اٹا دیر اوپر
اٹھائے، مور کی طرح چلتا تھا۔

پیشق تو تم نے کہیں ضرور
دیکھی ہوگی۔

شنگ - ایک جگہ سے
دوسری جگہ پر کودنا۔

پشتنگ - ورزش ہے۔

ایک آدمی اپنی تھیلیوں کو زانو پر کمر کر
جھک جاتا ہے دوسرا اس کی پشت پر
سے کودتا ہے۔

شنا می کرد - ڈنڈ پھلتا تھا۔

اور شنا کردن کے معنی پر سنے کے ہی ہیں

شنو کر دن ہی آیا ہے

میل می گرفت الخ ایک بگدر لیتا
ہتا اور اسکو ہوا میں اچھا لیتا ہتا اگر وقت اس
کے قبضہ (موٹہ) کو ہاتھ میں لے لیتا ہتا
یہ کی سینہ سپر استادہ مانج
کوئی پہلوان سینہ پر کھڑا ہوا۔ ایک
بوری جس میں بالو بھری ہوئی۔ اور
زنجیر لٹکی ہوئی ہے اس کو دو پہلوانوں
نے پیچھے کیکنج کر چھوڑ دیا اس کے سینہ
پر دھکا لگا۔ مگر پہلوان نے جنبش نہ
کی۔ بالکل نہ ہلا۔ گویا اس کے بدن
نے دھکا ہی نہ کمایا۔ اس کو جھکا
ہی نہ لگا۔

صفحہ ۱۰۹

نوجہ ہا کے خود را۔۔ اپنے
پٹھوں کو۔ شاگردوں کو۔
نوجہ۔ نوجوان۔

امروز می خواہم الخ۔ میں اس وقت
چاہتا ہوں کہ کچھ آپ کا ہنر دیکھوں
جواب دیا کہ کوئی مقابلہ کا حریف نہیں
ان نو سکھیوں۔ لوندوں۔ پٹھوں

سے کیا لڑوں۔ محمد ہاشم نے یہ خوش
کی۔ کہ اپنے پٹھوں میں سے جس کسی کو

قوی پہیل۔ رشید۔ سر آمد خیال کرتے
ہوں اس سے ذرا دست بازی کیجئے۔
قبول کر لیا۔ ایک پٹھے کو دھڑل دھڑل
تھا آگے بلا کر۔ باہم ہاتھ ملا کر علیحدہ
ٹیر ہا سید ہا گات میں ہو کر اس کو لپیٹا۔
اور درخت چنار کی طرح اس کے ننگ کو
اکھاڑ کر۔ سینہ اور سر سے بلند کر کے
زمین پر گر لیا۔ اور تھوڑا دل دگر چت
کر دیا اور اگر پہلوان چاہتا تو پیٹھے ہی
مار لیتا۔

دست بازی۔ کلائی۔ پنجہ کشی
قمار وغیرہ۔ اور جھوٹ موٹ کی لقمہ
بازی جس کو ہم کہیں بتا آئے ہیں۔

سر دست می زد۔ پہلے ہی
چت کر دیتا۔ مار لیتا۔

قیہ کشیدند۔ فریاد بلند کی۔
مرغ بازی۔ کنگوے بازی۔ کشتی غر
میں جب ایک ہار جاتا ہے تو جیتنے
والے کے طرفدار دن میں جو جوش و خروش
ہوتا ہے اور خوش ہوتے ہیں۔
وہ "قیہ" ہے۔

ارمنی را ما ختن را ح سرح
افرا۔ ارمنیوں (عیسائیوں) کو

روح افزا شراب بنانا۔

رسین۔ بچتہ۔

سبوی گلی نو۔ دستہ دار

نیا کون۔

صفحہ ۱۱۰

مصطفیٰ خون۔ خون کی صاف

کرانے والی۔

ملاہیم طبع۔ مناسب طبیعت۔

دوسرے دست اندرون

ایک مکان کے اندر دوسرا اور دوسرا اندر تیسرا

پیالہ رامی زنند۔ شراب

پیتے ہیں۔

بوی مجلس۔ امی یا بد۔

اگر ذرا بھی اس مجلس کی بو

پا جاتا ہے

ذریات شیطا طین۔ پولیس مین

کاسٹیل۔ اگر کوئی پراؤٹ

طالب علم پولیس کا ملازم ہو۔ تو

وہ مجھے معاف کرے۔ میں ترجمہ

کرنے پر مجبور ہوں۔

بہ کیسہ درمی آرد۔ یعنی وصول

کرتا ہے۔

در چار سوتی بروہ۔ چوپڑ

کے بازار میں لے جا کر ہیرا

ایک عمارت بنی ہوئی ہی اس

میں داروغہ اور عملہ پولیس

ہوتا ہے۔

التزام نوشتہ۔ چمک

لکھ کر۔

اخذ و جر سنگین۔ بہاری

رشوت۔

جن جن۔ خانگی

کولی۔ رندھی

وعل می و ہند۔ ساہی دیتے

ہیں۔ نیوٹا دیتے ہیں۔

بو اسطہ پنھانی۔ ایک مخفی

خبر رسان سے۔

خواچہ لوطی بازی۔ سوانگ

روپ بہرنا۔ نقالی۔

رشکی ماستی۔ روپ۔ نقل

سوانگ۔

درمی آرند۔ بناتے ہیں۔

بہرتے ہیں۔

کتخند امی۔ شادی۔

ہم کفو دین۔ برابر کا دیکھا۔

یہ دیکھا کہ جو چار سی ذات ہے

ہلکے۔ عورتوں کا شور و غل۔
شادی کی آفریں۔ مبارک باد۔
طریقہ۔ منجھن کے نزدیک چاند
کے ٹکڑے کرنے کی مدت ان پہنوں
درجوں کی میزان کے انیس درجوں
سے لے کر کہ وہ محل ہو ط آفتاب ہے
صفی
عقرب کے تیسرے درجہ تک کہ محل ہو ط
یہ مدت تقریباً ایک شبانہ روز اور دوپہر
تک کی ہوتی ہے اسکو طریقہ مختصر کہتے ہیں
اور نہایت مخس خیال کرتے ہیں۔

تخت الشعاع۔ چاند ہر
کے آخر میں دو تین روز تک آفتاب
کی شعاع کے تحت میں ہونے کی وجہ سے
نہیں دکھائی دیتا۔

ایقاع۔ واقع کرنا۔

مردوزن می۔ ”می شود“
بنائیے۔

پیرنا مقید۔ آزاد ہوڑ ہو
نوجوانوں کی طرح طبیعت رکھنے والا۔

صفحہ ۱۱۲

مستل۔ بھانڈ۔ نقل۔

اساس تعلیم پانچالی
کوسامان کی بنیاد قائم

دہی اس کی ہم جنس بہنیں دیکھا
وصلت را قبول کردند
ہندی الفاظ استعمال کرتا ہوں۔
سگائی کو قبول کیا۔

حب نہایت۔ مصری کی ڈلی۔

صفحہ ۱۱۱

ایں بنا را ہن۔ اس رسم کو شیرینی
خور می اور لڑکے لڑکی کی نسبت
کو نامزد کہتے ہیں۔

صحت مخارج حروف۔

یعنی قرأت کے ساتھ۔

نثار می اندازند۔ بچا اور

ڈالتے ہیں۔

وہ تومان۔ ۵۔

کاپین۔ محصر۔

پول شیربہا۔ دودھ پلائی

کاروبہ۔

قنات و ملک۔ ملک۔ گاؤں

قنات کے معنی بالتفصیل لکھ جاچکے ہیں

صداق۔ محصر۔

قبالہ۔ سند تحریر۔

اولیائے دختر۔ لڑکی کو وارث

والی۔

صفحہ

بالائی جبہ افشان پائین
پیشانی پر افشان چترک کر۔
ازو سمہ چند جامی صورت
جھجھ خال گزاشتہ
چہرے اور گلے کے چند مقام پر سمہ
سے تل بن کر۔

صورت - بمعنی چہرہ - اور
بہ معنی رخسار بھی آیا ہے۔
عرق چین - چوٹی ٹوپی۔
پولک دوزیستارے ٹکی۔
ثرمہ دورا شرمہ شال
جس کے گردا گرد بانگڑی ہو۔
یا مروارید مزمین - یا موتی
مزمین ہوں۔

طرہ - منگولہ - اور موی پیشانی۔
تیشہ - ٹیکا - چھپکا۔
لچک - مربع چادر ہوتی ہے
جو نہایت پرتکلف تیار کی جاتی ہے۔
پستان بند - انگیا۔
پیراہن دوہنچہ - دو گریبان
والا کرتہ - عورتوں کے کہتے دو
گریبان کہتے ہیں۔

ایچہ قبیلان - ریشمی سوئی چارخا

جیمہ شب بازی کٹ پتلی
کے ٹماشہ کرنے کا جیمہ۔
دست لباس فاخرہ -
قیمتی جوڑا۔
سطل - تانبے کا ڈول۔
کپسہ - کھیسہ۔

سنگ پا - جہانوا۔
رنگ - دسمہ۔
مہر ہفت - ہر اش کی سات
چیزیں ہوتی ہیں ان کو مہر ہفت کہتے
ہیں۔ سرمہ - دسمہ - سرخاب - سفید
خوشبو - وغیرہ۔

ہفت قلم شا طگی نمودہ
ساتون سنگار کر کے
موراندہن ساختہ - بالوں
کو چکنا کر - نیل ڈال کر۔

گیس را بافتہ - میدہیاں
گوندھکر
طرہ و چتر موی پیشانی بلعا۔
چسپائین - لعاب سے
پٹیاں بن کر۔

سرخاب - گلگونہ۔
سفید آب - پاؤڈر۔

قیتکان - ریشم اور سوت کی
بنی ہوئی ڈوری -

مفتول - کلاہتوں -

چپکن - ایک قبا ہے - زانو
تک کی -

سایہ کوہی - دھوپ چھاؤں
تمبان - پانجامہ -

بند - ازار بند

سجاق - الپین -

تکڑے کلا - سونے کی گھنڈیاں -
چارفتد - سمو سہ کیا ہوا رومال

سہ پر ڈالتے ہیں -

برنجک - جالی لوٹ -
اور کریب -

گلچہ - ناک کی کیل -

گوشوان - زیور ہے کان میں
پہنا جاتا ہے -

تیمہ گوش - کان کی کڑی -

یان - کنگن -

حلقہ - جہلا -

چاچو - موزہ -

قنویز - ایک قسم کی مضبوط
گرنت -

صفحہ ۱۱۳

سجاف - خود - اسی

کی گوٹ -

رو بند شبکہ وار - جالی دار
رو بند -

چنگک زدہ - کانٹا لگی -

جبلہ مے بندند - چپرکٹ کی
آراش کرتے ہیں -

مصحف مجید و آیتند درمیا
نہا وہ - لکھنویں ہی یہ رسم ہے -

اس کو آرسی مصحف کہتے ہیں -

درخانہ بر خے - بعض کے
گھسے ہیں -

شب زفاف - دولہ ڈالیں
کی مختاربت کی رات -

گل زر و نقرہ - چاندی سونے
کے پھول -

آن نثار بدست مردم
مے افتد - وہ پنجا در آدمی

لوٹ لیتے ہیں -

پدر زن - خیر

در حرف زدن فضولی و
از خود بوقت کلام نمی کند

را حسلہ کے ساتھ اخلاص کے
لباس میں سو گیا۔

را حسلہ - سواری - توشہ
از مناسک طہارت و
دست نماز فراغت کردہ
طہارت کے مناسک اور وضو
سے فراغت کر کے

مناسک - عاصیوں کے
عبادات کے متامثل
قربانی کی جگہ - طواف - سعی
صفا و مردہ وغیرہ۔

حجر - پتھر -
مضامین - جاننا

صفحہ ۱۱۵

مکبر - تکبر کرنے والا -
شہستان کو ہم کہیں بتا
آئے ہیں۔

موظف - وظیفہ پڑھنے
والا

پیش رو - سامنے۔

صحیفہ - سبق پڑھنے والی کتاب

ایراد کے جستہ - کوئی
اعتراض نکالا۔

بات کرنے میں بیہودگی اور خود سے
کلام کرنے میں سبقت نہیں کرتا۔

صفحہ ۱۱۴

احدی را کہ در جلوس سوا
دوزانو بنشیند - کسی ایک کو کہ سوا
دوزانو کے اور کسی نشست سے بیٹھیں
بے تکبر انداختہ سر آیتین
آیتین کی گھنڈیاں ڈالے بغیر۔

بالا پوشش - اوپر کے پہننے
کا لباس۔

اسراف - لکھنے - اسراف
غلط لکھا ہوا ہے۔

کتک - مار۔

واما دہے - کاتب نے (داد)
لکھ دیا ہے۔

صحبت مے داشت
باتیں کرتا تھا۔

همان جازانو بہ نہاد
وہیں دوزانو بیٹھ گیا۔

بارے از زینت طواف

مہر حال قبلہ دین کے ملازمت کے

کعبہ کی طواف کی نیت سے احرام
باندھ کر ارادت کے توشے اور

صفحہ ۱۱۳

صفحہ ۱۱۵

اعلیٰ الشہرت مٹا مٹا۔ اللہ
ان کا مرتبہ بلند تر کرے۔

بدلائل قاطع الخ۔ عقلی اور
شرعی دلیلوں سے جو کہ قطعی تھیں۔
رنکات۔ نکتہ کی جمع ہے۔

باریک بات۔

نسق۔ انتظام۔ طریقہ۔

افساریم سبعہ۔ ہفت اقبیم۔
باغبار، گلی تقسیم کے اب ۵ براعظم
پر دنیا تقسیم کی گئی ہے۔

طرف عصر۔ عصر کے وقت
تنخواہ نفسیہ ہر قسم۔ ہر طرح

کا عمدہ مال۔ ہم تنخواہ کو صرف
اجرت ملازمت کے معنوں میں استعمال
کرتے ہیں۔ ایران میں ہر قسم کی جنرل
مال کے لئے مستعمل ہے۔

پدم دروازہ۔ پھانک پر۔

دوازے کے استوانے پر۔

بہ عفت۔ سختی سے۔

زور سے۔

سودایشیں دین۔ اسکاٹو

(مال) دیکھ کر ملاحظہ کر کے۔

راس المال ہمیں ست

یہ تو میری خرید کی قیمت ہے یعنی جس
قیمت پر میں نے خریدایا وہ آپ کو
بتا دی۔ کچھ نفع نہیں لیتا۔

گراں مے افتد۔ بہت یہ تو
مہنگی ہے۔ مہنگی پڑ رہی ہے۔

بازرگانی رامی تراشید
لگاؤکان داری کرنے!۔

یعنی حضور اس میں تو مجھے بہت
نقصان ہو جائے گا۔ اصلی قیمت
بھی نہیں آتی۔ مگر اب کروں تو
کیا کروں اس میں تو علیٰ حضرت کا بہت
ہاتھ لگ گیا اب میرے جگہ اسی جیسا کہ تباہی نہیں

صفحہ ۱۱۶

بہ مدار احرف مے زد۔
نرمی سے گفتگو کرتا تھا۔

در تعین نرخ تکرار بالا و پائین
مے کرد۔ بہاد کے مستدر

کرنے میں جو کمی بیشی کرتا تھا۔

جو نرخ کا اتار چڑھاؤ کرتا
تھا۔

اموال برانڈیر و زو۔ مال کی

آلٹ پلٹ۔ دیکھ بھال۔

سوزندان۔ سوتیاں رکھنا

خانہ۔

قالب آئینہ خاتم بندی

خانہ آئینہ جس پر نسبت کا فتاشی کا

کام ہو۔

قداس۔ وہ شمشیر جس کا پیپا

چوڑا ہو۔

شیشہ آلات۔ غالب یہ

ہے کہ ایرانی شیشہ آلات نہیں

بوتے۔ "بلور آلات" کہا کرتے

صفحہ ۱۱۷

ہیں۔

بہ کار شاہ مہنی آید۔

ہمارے کام کا نہیں۔

بلاگردان نوگردم۔ میں

تمہارے قربان جاؤں۔

در دست شوم الخ۔ مجھ

برگشتہ اقبال۔ بد بخت۔ فلک زدہ۔

مخوس کے ہاتھ میں (یہ قلمدان) اچھاپیں

معلوم ہوتا۔ جو ہیں کہ اولیائی دولت

کی تحویل میں جائے گا۔ پھر

دیکھئے گا کیسا پسندیدہ اور مرغوب

ہو جائے گا۔ کہ بڑے بڑے بادشاہ

اس کی آرزو کریں گے۔

پسرہ اصفہانی۔ ایک

اصفہانی لڑکے نے عجیب حرکت کی۔

ایک جوڑی شالی جو راب کی پادشاہ

کے ہاتھ پہنچ کر۔ اور ایک اشرفی سے کبر

ملازموں کے انہوہ کے پیر اور ہاتھ کر

بینچے سے نکل کر چلتا بنا۔ غائب ہو گیا

اب جو بادشاہ اس کو کھول کر دیکھتا

ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ کپڑے کھائی

جو راب ہے اس میں تمام سوراخ

صفحہ ۱۱۷

حکم دیا۔ اس نطفہ شیطان کو ذرا پکڑ تو

لاؤ؟ مجھے دھوکا دے دیا؟ تو کرا دہر

آدھر دوڑے۔ جہاں تک اسے

ڈھونڈنا نہ پایا۔ پادشاہ نے

اکہ یار خاں کو دکھایا۔ "بہی! ذرا دیکھنا

لوگ ہمارے ہاتھ ایسا مال بیچتے ہیں!

اکہ یار خاں بولے۔ "ظل اللہ اچھی

دے دیجئے۔ ہم اس کی دو گنی قیمت

دیں گے" فرمایا۔ "نہیں! میں تو اس

کو اپنے پاس رکھوں گا۔ تاکہ پھر دھوکا

نہ کھاؤں؟"

بیت زدہ۔ کپڑے کھائی۔

بے چارہ بخاطر نداشت

غریب یا دنہ رکھتا تھا۔

فتوای معمول پہ - وہ فتوے
جس پر عمل آسکے ہو

سرپاگشت - پاپیا وہ پھسرا -

سرپا با لیت - کھڑے ہو جاؤ -

اسٹینڈ آپ " اسکول کی سزا -

بالع - بیچ کر نیوالا - بیچنے والا -

سوقی حرم سرا - حرم سلکی

خواص - "سوقی" محبوبہ کے معنی میں

بھی آیا ہے

باب - لائق -

صفحہ ۸۸
زر ہار پہ نواب ناظر تبلیغ منیر

روپیہ کو نواب دار وعنه کو

دے دیتا تھا -

صند و قندار - خزانچی -

بہار - بنائیے - کاتب نے "بہا"

غلط لکھ دیا ہے

کوہ البرز - ایران کے شمال میں

پھاڑ ہے - نقشہ میں دکھائیے لیجئے -

سرا از طرہ فراتر کشیدہ -

چبچے سے بھی بلند ہو گیا -

ن
بحکمیت - خالی کرنا - دانچہ کہ دریا

چیزے خالی باشد -

مرور - گزرنا -

تمازت آفتاب - دیوہ

کی گرمی - یا آفتاب کی گرمی

آب گشتہ - گیل کر -

گشتہ غلط لکھا ہے

تختہ بزرگ بیچ - ہرنکے

بڑے ٹکڑے -

ناودان - پرناہ -

وہرچہ از انج - اور جو ہرٹ کا پانی

پرناہ سے ٹپکا تو وہ جم کر ایسا معلوم

ہوتا تھا - کہ جیسے ہاتھی کی

سونڈ -

گداختن گرفت - وہ گیلنے

لگی -

روے ہوا را گرفتہ -

فضا پر قبضہ کئے ہوئے -

بہمن - حنزاں کا مہینہ ہے -

اس زمانے میں آفتاب برج دیو

میں ہوتا ہے -

وے - یہ بھی خزاں کا مہینہ ہے

اسوقت برج جدی میں آفتاب ہوتا ہے

موالید ثلاثہ - نباتات - جمادات

حیوان -

پوست استخوان مانده
پڑی چڑا رہ گیا تھا۔ یعنی خشک
ہو گئے تھے۔

جامہ کہنہ پارسائی
یعنی درختوں کے جسم میں پارسائی کا
پورا نالباس بھی باقی نہ رہا تھا
بہتر یہ ہے کہ ”پارسائی“ کی جگہ۔
”پارسالی“ پڑھا جائے۔

نعر عمر۔ سر دکوہی۔

درنگروا بستگان چین

چین کے متعلقین رگل بوٹے کی فکر میں
اپنے غصہ پیکر کہ ایک سوکھی لکڑی
خیال کر رہے تھے۔ اپنی ذات کی سبزی
کے پیرا یہ اور اطفال نولہ سنہ دگل
وغیرہ کے بالاپوش کے تہیہ
میں صنع کے درزی کی طرف
شغول ہوئے۔

گرویدہ ند۔ سے پہلا لفظ ”شغول“
کتاب سے رہ گیا اپنی کتاب میں بنایم جو
سبب اشجار رانج۔ بے برگ و
نوا درختوں نے جن کو کاسب سمجھا
چاہتے، جو سردی کے حوادث
کی دستبرد سے بالکل ننگ دھڑنگ

ہو گئے تھے۔ نسیم کی رعایت اور
طرف داری کی وجہ سے شکوفہ
اور گل کی کلاہ و قبا کے نئے لباس
بنانے کا سرانجام کیا۔ (صفحہ ۱۱۹)
خورد و بزرگ معارف
ارغوان۔ معارف یاسمین و
ارغواں کے چوٹوں بڑوں نے طلس
کا لباس اپنے شانہ و درشاخ پر ڈال کر
غنجہ لب کو بستم میں کھولا۔

تاتار ہمالان گلشن

اور گلشن کے نو ہمالوں نے اپنے ہم
پیشوں میں بازار گلزار کی خود نمائی
کے لئے خورمی اور تازگی کے لباس
سے اپنے سر و جسم کی آرائش کی۔
لکھ۔ کھلاسنے والا۔ ٹیوٹر۔

دوشیزگان بنات نبات

نباتات کی باکرہ لڑکیاں۔

درہنہ خانہ سرد مہری وزگا

زمانہ کی سرد مہری کے غلوت خانہ میں
چادر پہ صحرا زدند۔ جنگل میں
چولہا داری نصب کی۔

دستہ خوانین۔ گانے

والوں کا غول۔

تصنیف ہائے کار عمل
ایک قسم کا گانا۔

زلزلہ - آب شیریں و صاف -
امطار - مطر کی جمع ہے -

باران -

آتشین - گل سرخ

از صہارہ - کلیاں - زہر واحد -

ابرار - جمع بار - و بر - نیکو کار -

لولیاں - لولی منسوب بہ لول -

جکے بے جیائی اور بے شرمی

کے ہیں - لولی - رنڈی -

نافرمان و ہزاراں - ہزاراں -

گینڈا - اور قوم ترک -

عید نوروز - جس روز

آفتاب برج حمل میں جاتا ہے -

اس روز پارسیوں کے یہاں جشن

ہوتا ہے - شیعہ فرقے میں اس جہ

سے عید کا دن ہے کہ اسی روز علی

کرم اللہ وجہ کو خلافت ملی تھی -

برنما - جوان -

اناث عورتیں

دکور مرداں -

اثاث - سامان - اسباب

رخت - متاع -

خاطر گرفتہ - ملول غمگین -

افسردہ دل -

شہر آردے بہشت +

شہر کا تپ نے غلط لکھا ہے - شہر -

ماہ - آردے بہشت - آرد کے

معنی مانند کے ہیں اس مہینہ میں بہار

کا غلبہ زور ہوتا ہے - اس وجہ

سے اس کا نام آردے بہشت ہو گیا -

ورع - پرہیز گاری

مے آفتابی - شراب

سرخ و تیز -

تا بہ ماہی - ماہی تو - جس میں

کباب ہونے جاتیں -

سخی غلط لکھا ہوا ہے -

نقد عمر گراں مایہ باختہ پیر ہا

یعنی ایسے بڑے جہنوں نے اپنی عمر

کے نقد کو ہار دیا -

ناموس نظام میانہ روی

خلایق برباد - مخلوق کی اعتدالی

رفتار کا انتظام کا قانون بالکل

برباد تھا -

مہلت پیمائش و لحاظ
نیک و بد کنان گرفت

کپڑا ناپنے کی فرصت اور اس
کے اچھے برے کی دیکھ بھال جاتی
رہی۔ یعنی لوگ یونہی کپڑا لئے جاتے
تھے۔ نہ اس کو دیکھتے تھے۔ نہ
پہناتے تھے۔

پلاس را۔ موٹے کپڑوں کو
صوف کی جگہ اور کپاس کو قدک کی
عوض بیچ رہے تھے۔

سُمار کو ہم شاید بتائے
ہیں۔ پہریاں لکھ دیتے ہیں۔ سیئے
ہوئے کپڑے۔ کھواب۔ اٹلس۔ سمور
قاہم وغیرہ بیچتا ہے۔

لباس بوبین۔ کنہہاں
گھسا ہوا لباس۔

اہار کرن۔ کلفت دے کر۔
لقاضاے۔ نہائیے۔ تقاتی
غلط لکھا ہوا ہے

شاگردار باب۔ حکام امرا
کے غلام۔ ملازم۔ نوکر۔

مہلت شانہ زون اس کو
داڑھی میں لٹکھی کرنے کی فرصت

نہ تھی تو لہبلا و سمہ لگانے کا کیا
ذکر؟

خیاط از سیاری الخ۔
درزی قیمتی کپڑوں کی کاٹ جھانٹ
اور بخیہ کرنے کی یعنی سینے کی کثرت
فرمائش سے بالکل وعدہ خلاف
اور اس کا جامہ سہستی تنگ ہو گیا
تھا۔

”وعدہ خلاف“ کے بعد ایک
واؤ بنا لیجئے۔

درپاے بیج۔ فروخت
کرنے میں

سنگ ملا مت نہ خور۔
برابھلا نہ سنے۔ گالیوں
نہ کھائے۔

علاقہ بند۔ پٹوا۔ قتیان
وغیرہ بنانے والا۔

دست بہ سینہ میداشت
سینہ پر ہاتھ رکھتا تھا۔ کہدائی
خدا کیا کروں۔ بافتہ نہیں کتا
ہوں۔

کسے از و حساب نہیں و
کوئی اس کی پروا نہیں کرتا تھا اسکی

دیکھو تم نے وہ تاریخ مقرر کی تھی اور
نہیں دیا۔ پھر تم نے فلان تاریخ کا
وعدہ کیا تھا۔ اس میں بھی نسیار
نہ کیا۔ خیر اب جو وعدہ کر رہے ہو
اس پر بھی ہم کو دو۔ ورنہ استاد اتم
اچھے خاصے گرہ کٹ ہو۔ یا گرہ کٹ
کے استاد ہو۔

دو شاپ۔ راب۔

شکر پیپر۔ مٹھائی۔

عنب اشکب۔ کو۔

باقلاؤں الخ یعنی لوگ اس وقت
صلوا خرید کر لاتے تھے کہ جس وقت
ڈکان دار کو سیکڑوں جان اور
ایمان کی قسموں کی چاشنی دیتے تھے۔
بغیر اس کے ملنا دشوار رہتا۔

ار داہہ اسی طرح تلوں کا حلوا بھی
نہیں ملتا تھا۔ اور اگر ملتا بھی تھا۔
تو یوں کہ خریدار سیکڑوں ملاقاتوں
کی امید کے تل پیش کرتا تھا۔ اس وقت
کہیں دوکاندار دیتا تھا۔

سہری ترہ و گندنا۔ خیر یہ تو عدوہ
کا حال تھا۔ ترکاریاں۔ ساگ۔ پٹ
گندنا اس وقت ملتا تھا جب کہ خریدار

بات کو خیال ہی میں نہ لاتا تھا۔
پٹناڑو لکھا ہوا ہے۔ اسکو مینا سا
بنائیے۔ اور اس کو بعد ایک (و)
رہج۔ معرب پرنگ۔ پٹل۔

نقل و لوز سر ہم بند می الخ
جلی نقل اور لوز نائب تان میں ہاتا
تھا۔ بناتا تھا۔ لوز۔ بادام کی۔

مٹھائی۔ سر ہم بندے کو ہم کہیں
بتا آئے ہیں۔

سیکے گرفت ادھر
ایک نے لیا۔ ادھر دوسرے نے
چینٹا شروع کیا۔ کہ اے ہمیں
دے با اور بھال کو ذلیل
کرنا شروع کر دیا۔

محصلان۔ سزا اول۔

پیش روئے زوند۔ منہ نہ
کہتے تھے۔ اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں
کہ منہ پر مارتے تھے۔

خشک پار۔ سوکھا میوہ۔
پول وادگان چند ماہ پیش الخ
وہ لوگ جنہوں نے پیشگی روپیہ دیدیا
تھا۔ وہ ان پیشہوروں کے جھوٹ
کو ایک ایک کر کے بتا رہے تھے

یہ کست تھا۔ کہ ہمارا مردہ دیکھو؟
ہماری بہتی کساتے؟ ہمیں گاڑی
توپے؟ جو ہسکو ترکاری
نہ دے!!

ریش ماتوی خون بہ پینی
ہمارا مردہ دیکھے۔

صفحہ ۱۲۱

ماہی گندین مازندرانی۔
مازندران ککسڑی مچلی۔
شبکہ فریب۔ فریب کا
جال۔

مخمس مایکان۔ مرغی کے
انڈے۔

عمان۔ شہر بھی جو۔ بحر بھی۔
اتر بالا پروازی چمگان
مغسوں کی بلند پروازی (اسٹرن)
کی وجہ سے۔

اچیل۔ جنس۔

دکھوری۔ رنج و تکلیف۔
اودیہ پائے گوشت
گوشت کا مصالحہ۔

چون دستور است
ایران میں قاعدہ ہے اگر کوئی شخص

پچاس دوست رکھتا ہے تو یہ سب
باہم جمع ہو کر۔ یاد دہین یا ایک ایک
کر کے اس شخص کے مکان میں مصافحہ
اور دین بوسی کے لئے آئیں گے۔

حقہ اور شربت کے بعد ہر ایک کے
سامنے سینی یا پلیٹیں۔ تین چار پانچ

کہ جس میں مٹھائی۔ نقل۔ شیر مال
میٹھے کچے رکھے جاتے ہیں۔ کچہ

کساتے ہیں۔ اور دوسری جگہ چلے
جاتے ہیں۔ صاحب خانہ کی بی بی سلم

اور ہاتھ نہ لگی ہوئی چیزوں کو علیحدہ
کر لیتی ہے۔ اور ٹکڑوں پارچوں کو

علیحدہ۔ پہر جب کوئی آتا ہے تو اس
کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور

ٹکڑوں۔ پارچوں کو فترا۔ اور تیموں
اور ایسے بچوں کو جو محتاج ہوتے ہیں

دے دیا جاتا ہے۔

نوالی۔ خیراتی۔

مہمانی دون۔ ایک کے بعد دوسرے
اور دوسرے کے بعد تیسری مہمان ہونا

غریبی۔ مسافرت۔

بومی۔ شہری۔

درپای رفاقت ایشان

ان لوگوں کی رفاقت میں ۔

لائسہ ۔ بے شمار ۔

ایک دوست ۔ جوڑا ۔

قطعی شیرینی ۔ مٹھائی کی

ایک پٹاری ۔

چرخہ ریتن ۔ چرخہ کا تنہا ۔

صفحہ ۱۲۲

خورش ہفت سین ۔

سات قسم کے ایسے کھانے کہ

جن کے ناموں کا پہلا حرف

دین ، ہے ۔ مثلاً کباج ۔ سدوی

وغیرہ ۔

شستہ ۔ شہ غلط کا تبنے

لکھنا ہے ۔

سامان شب تحویل زیر سر

نصافہ ۔ یعنی جس رات آفتاب

برج حمل میں جائے ۔ اس کا سامان

ہتیا اور آمادہ کر کے ۔

درس و بحث الخ ۔ یعنی لڑکوں

نے حیا و ناموس کے درس و بحث

کو کیا اور ازبر کرتے تھے ، نا پرانی

کے خرودان اور شتر بے مہاری

کی کتاب زیر بغل رکھ کر ۔ اور

بازی کے فعل ماضی اور سیر و تماشے

کے مستقبل کو صرف حال خیال کر لیا

رخ نور افشاں اور طرح طرح کی آرائش

کے ساتھ خود نمائی میں مشغول ہوئے

تقویم نو ۔ نئی تقویم ۔ سال بہر کے

سعد و نحس دونوں کا حساب بنانا ۔

بازار کلان تختہ گشتہ ۔ بڑا بازار

بند ہو کر ۔

سودا کے ہمہ صنعت و رستہ

کل پیشہ وروں کے معاملات

ترک گئے ۔

دستے داد ۔ حاصل ہوئی

شاہ خاور ۔ مشرق کا بادشاہ

بینی آفتاب ۔

شہ زرد ۔ شہ ۔ کچڑی ۔ اور

شہ زرد مزعفر شہ ۔

سکھو ۔ حلوا ۔ مین سبک گئی شکر سحر

بنایا جاتا ہے ۔

سویان ۔ یہی حلوا سوہن ۔

صغار و کبار ۔ چوٹے بڑے ۔

سیر ۔ سیر کرنا ۔ اور سیر کی جگہ

جوق جوق ۔ گروہ گروہ ۔

میدان سہری مقابل ایک

سمور محل زرمی - یعنی کوٹ
میں سمور لگا ہوا تھا۔ او، زر دوزی
کا کام بنا ہوا تھا۔
وصلہ - پارچہ -

مچھرہ - چار دیواری - پتھر کا ہوا
احاطہ - جالی دار پتھر کی سلوں کا
احاطہ - کنٹرا - (از پسا چین)
مولفہ جناب مولوی فرخی صاحب -
استاد حضور پرنور علی حضرت دام افیاق
دریا چہ - نہر -

گلاب بہ ہوا سے انداختند
گویا اپنی ٹوپی فضا میں اوچھال رہے
تھے -

حوض مربع و مثنی - ایسے
حوض جو مربع اور مثنی پہلو تھے -
روئے صفہ - چبوترے پر -
بادالان پر -

خمرہ ہلے زر خالص -
خالص سونے کے شے -

پھن نمودہ - بچا کر -
تخت سنگ مرمری
ایسا تخت کہ جس میں تکیہ سنگ مرمر
کا بنا ہوا لگا ہو -

شاہی قلعہ کے دروازے کے سامنے
سبزی کے میدان ہیں -

خلع - خلعت کی جمع -
صندوق خانہ - توشک خانہ
سیاہتہ پیش - اگلی فہرست -

صفحہ ۱۲۳

صفحہ ۱۲۳

در ساق چچیل - گٹھری میں
لیٹے ہوئے -

کمر یاس - پادشاہ اور امرا کی
دیوڑھی میں ایک کمرہ ہوتا ہے اہل بار
یا امرا میں اجازت حاصل ہونے کے
انتظار میں بیٹھتے ہیں -

جینغہ { دونوں طرح آئیے -
جیقہ { ایک قسم کا مرصع ہوتا ہے
جو سب میں لگایا جاتا ہے -

کمر خنجر - ایک چوٹا خنجر جو کمر میں
لگایا جاتا ہے -

ہراق - ساز -
کور دی - نیم تنہ - ایک

چوٹا کوٹ -

برازن - لائق - کتاب میں
"زنن" غلط لکھا ہوا ہے -

تشریف - خلعت -

کہ شہت پاپہ اوٹم کہ اس
کے آٹھوں پاپہ پری پیکر دیوؤں
کے مجسمہ کے سر پر اور پانچ زینہ
مارچ اور تہج (شیروں کے قالب
شیروں کے مجسمے) کو درمیان میں
لئے ہوئے تھے۔

دوازده شفه بر آ من
بلندداشت انج۔ بارہ
شوشہ طلای (لبی گلی سی) باہر
نکلے ہوئے بلند رکھتا تھا۔
کہ ہر ایک پر ایک ایک سونے کی
گردیا حور کی شکل کی جڑاؤ سامان
زیورہ وغیرہ پہنے ہوئے کھڑی تھی
کسی کے ہاتھ میں گلہ ان۔ کسی کے
شع دان وغیرہ تھا۔

بر سطح بالائے تخت انج۔
تخت کی سطح پر غلی مسند تھی۔ جس
میں موتی۔ یا قوت۔ زمرہ۔ ہیرے
بزاز می چہ گرہ کی چوڑائی میں چاروں
طرف ٹکے ہوئے تھے۔ اور
اس پر گاہ و تکیہ لگا ہوا
تھا۔

مان فوان اش انج۔ اس

کے فوارے کا خزانہ ایک سونے
کے بڑے بادبہ میں تھا۔ کہ جسکو
ایک حور کا اسٹیچ (جو زیورہ۔ اور
رنگین لباس پہنے ہوئے تھی۔)
ہمایت غطیت و وقار کیساتھ
سر کو پیچھے کی طرف جھکائے کھڑی
ہوئی اپنے ہاتھوں میں لے
ہوئی تھی۔

صفحہ ۱۲
چتر شاہی میل خمدار طلا۔
شاہی چتر جس میں طلای خمدار سلاخ
لگی ہوئی تھی۔ سلطنت کے تخت
کے پیچھے سے مسند پر سایہ
ڈال رہا تھا۔

اسباب زہن بلور۔ خلاصہ
بلور کے اسباب۔
بارفتن۔ شیشہ کا سامان۔
سچی پپی کا سامان۔

قطعات ظروف مرصع
مرصع برتن۔ ظروف کے ساتھ
قطعات آتا ہے۔

وتعز من تشار وتذل من
تشار بیدک انجسہ

یہ شاہزادہ سیاہ مغل کی اچکن پہنے ہوئے تھے۔

تنگ درہ کشین - خوب چست جسم میں پہنے ہوئے۔

آقا محمد اسماعیل - شاہی خواص کا افسر تھا۔

قران نیرین بطالع مشتری - یعنی آفتاب و مہتاب کا۔

قران السعدین دیکھا۔ مشتری ستارے سعد ہے۔ نیرین سے مقصود

کیکا دس مرزا اور بہن مرزا ہیں۔

یہ دونوں شاہ زادے ہیں۔

ونشست - اور بیٹھ گیا۔

مردم حاضرین فریاد

درباری لوگوں نے آواز دی۔ آقا

میاں محمد اسماعیل مصافحہ تو کریں۔

اُس نے جواب دیا۔ میں تو ہر سال

کرتا رہا۔ اب طاقت نہیں رہی۔ مگر

شاہزادوں کے سامنے تعظیم کر کے

عرض کیا۔ اگر اجازت دیجئے تو

عید مبارک کروں (کہوں) چوں کہ

ایران میں دستور ہے کہ لڑکوں کی

پیشانی اور لبوں کے بوسہ لیتے ہیں

تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جبر چاہتا ہے

عزت دیتا ہے تمام خیر و خوبی تو تیرے ہی

ہاتھ میں ہے۔ پارہ ۳۔ سورہ عمران

سروران قشون - فوجی

افسران۔

موش خرما - گھری اور نیولا۔

باریک شن - جھک کر۔

دب کر۔

پے سوراخے مے کشند

چوہے کا بل دھونڈھتے پھرتے تھے

(ڈرکی وجہ سے)

و بضر ب الخ - اور عمدہ تزک

کے سونے۔ اور عصا کی ضرب سے

خرند - روش -

پا در گل خوف بہ نظر آمدند

خوف کی کیچڑ میں ان لوگوں کا پیر

نظر آتا تھا۔ یعنی - بہت خائف

تھے۔

خویشان تاج الدولہ -

تاج الدولہ کے عزیز و اقارب

”تاج الدولہ“ خاص محل کا

خطاب تھا۔

ادیہاک مرصع مغل سیاہ پوشید

ایسی تلوار جس میں نیلے نیلے جوہر
تھے۔

بند زرخا لصل۔ یعنی اس کے
بند خالص سونے کے تار کے۔

بازو و بند۔ بازو پر باندھن کا
ایک زیور ہے۔

دریا کے نور۔ مشہور بڑا
ہیرا ہے۔

خیلے درشت۔ بہت بڑا۔

مچ پتیج۔ کلائی پر باندھن کا زیور۔

دوازوہ شقہ الخ۔ بارہ کنگوے

والا جو تین جگہ (اور ہما کے پر کے ساتھ

نصب کئے گئے تھے ایک آگے اور

دو دامنے بائیں) رکھتا تھا۔

اور ہر ایک میں تین تین نایاب تھی۔

جیسے کبوتر کے انڈے سونے کے

تار میں پروئے ہوتے تھے۔

حمائل۔ بڈھی۔

بالا پوش۔ لبادہ اور کوٹ

اور وہ لباس جو کپڑوں کے اوپر

پہنا جائے۔

مثل ششعہ نور شجر طور۔

شجر طور کے نور کی شعاع کے مانند۔

تو اس بڈھے سحرے نے اس
جگہ سے یہی کٹا یہ کیا تھا۔ یعنی
کئے تو بوسہ لوں۔

پیر مر و اسمت۔ بوڑھا ہے۔

وہن درین۔ بڑا منہ پھٹ

دلی ہائے۔

مخضو ر اقدس ہم جلو حرف

نہ شیدہ۔ بادشاہ کے سامنے

بھی آئی۔ پر نہ چوکا مزاح سے نہ

رہا۔ یعنی دلی سے باز نہیں آیا۔

خلاصہ گفتار۔ قصہ کوتاہ۔

صفحہ ۱۲۵

ہنار میل من مودہ :-

ناشتہ کر کے۔

دھیم۔ تاج

بہ طور کمنگرہ۔ کنگرے کے

طرز پر۔

سر جاف دوختہ۔ گوٹ

پر نئے ہوئے۔

شیر قلاب زدہ۔ اس

کا مفصل بیان گزر چکا۔

شترابہ آن۔ اس کا پھندا

شمشیر پر جو ہر آب گون۔

گچین - چلو - آگے بڑھو۔

سیپور - بجل - ترم۔

نخنہ - یک بار دمیدن۔

کانہ صور اسرافیل و مید

گویا صور اسرافیل پہونک دیا۔

باد بہ نفیر انداخت - نفیریں

بہاؤال دی۔

نفس زدہ - آواز دی۔

صدائے بوق بعیوق میر شہ

اس نے بوق کی آواز عیوق پہنچا دی

عیوق - ایک ستان ہو۔

مانند رعد - کتاب میں رعد

غلط لکھا ہوا ہے۔

آت وور - یعنی آتش بزن۔

فیر کرو

جملہ آتش خانہ مذکورہ بالا

سرگردند - بیکایک توپوں اور

بندوقوں اور زنبورک کے فیر

ہونے لگے۔

صفحہ ۱۲۶

صفا و جفا پیشہ - یعنی فراش

صفا پیشہ - اور یسا دل

جفا پیشہ۔

خانہ شاگرد گھر کے پہلے

ہوے لڑکے۔

حضرات مرجع قلق -

وہ لوگ جن کی خدمت سپرد تھی۔

یرمی ہا - یرمی ہا - کہیں

لکھا جا چکا ہے۔

شکاک و دھم لہ - دوسرے

غیر نے قبروں کے صد سالہ مردوں

کو فرمان دور باش پہنچا دیا۔

درپاکے نظر - نظر کے

سامنے۔

دیاری - کوئی ایک شخص۔

شیخی باشی - جلا دون کا

کشی - میر غضب۔

کشی - میر غضب۔

کشی - میر غضب۔

داؤں کا اندر۔

پیش خدمت باشی -

خواصوں کا اندر۔

کہ حضرت بہرام غلام سید

یعنی بادشاہ پہنچے۔ کہ جن کا غلام

بہرام ایسا تھا۔

ہنگی سرفروہ آور دہانہ۔

سب کے سب تعظیم کرتے ہوئے۔

دوسری طرف گئے
اور نگ - تخت - ابد قرار
اس کی صفت ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے اس کی شان
عزیز و جبار ہے

ثانی طارم ملک بود -
طارم فلک کے مثل تھی -

معارج - معراج کی جمع ہے
نردبان -

پلہ - زینہ -
پشت بہا لش تا پید رحمانی
وادہ - تا پید رحمانی کے گاو
تکیہ پر پیٹھ لگا کر -

شمشیر ہم بنام قدرت داد
وہ تلوار جو قدرت خدا کے ہم نیام
اور ایک سیف قضا و قدر زانو میں
لی - یعنی زانو سے دبائی -

بنا کر دبر پا بر خاستہ
در تعظیم سرود آوردن -

خوارے نے سر و قد کھڑا ہونا آغاز
کیا - اور لگا شاہ کی تعظیم کے لئے

سر جھکانے - مطلب یہ ہے - کہ
فوان چھوٹنے لگا - اور اوپر سے
اس کا پانی نیچے گرنے لگا -

صفحہ ۱۲۷

صفحہ

حوران لعبت الخ - اور
تخت سپہر تنویر کی پتیلیاں فخر و مباہات
کے ساتھ ناپنے لگیں -

مرغان بالائے قواکم و ہیچیم
تخت کے ستونوں پر جو چڑیاں تھیں
انہوں نے باز کیا فی - اور سر طائر پر
طعن کے بازو پھینکے -

قواکم - ستون -
وہیچیم - تخت - تاج - افسر جو پاؤں
قدیم سر پر لگاتے تھے - اور چار
بائش اور چتر -

سر طائر - سر د وہیں - ایک
طاٹر - ایک واقعہ - اشکال جنوبی
میں سے ایک شکل جو گدہ کی طرح ہر
نثر طائر غلط لکھا ہوا ہے -

آئینہ ہائے کلان الخ - بڑے
آئینوں نے بادشاہ کی شبیہ کے عکس سے
سطح ایوان پر نور تجلی ڈالا

دست راست اریکہ ابد
پایہ الٰہی ابد پایہ تخت کے داہنی طرف
پادشاہ کے صلی چوٹے لڑکے اور
بائیں طرف لڑکیوں کی چوٹی اودیں
(نواسے) بڑی قدر و منزلت کیساتھ
چوٹے چوٹے مرصع ساز و اسلمہ
باندھے ہوئے صف قائم کئے ہوئے
شرف و عزت کے پاؤں پر کھڑے
ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے یوسفخان
گر جی سپر مرصع لئے ہوئے۔ اور
خسرو خان بڑی تلوار۔ ایک ترکش
و کمان دوسرا شپرا یک برزیں
کوئی پتر۔ کوئی بندوق اور باروت
کی کٹی۔ کوئی قمہ۔ کوئی چہری۔ اسی طرح
کسی کے پاس مورچل۔ کسی کے ہاتھ
میں آئینہ و شانہ۔ کوئی سینہ میں کلاہ
کیانی جس میں تقریباً ایک من تبریزی
جو اہرات نصب تھے۔ کوئی خوانچہ
میں دوسری ضروریات۔ یہ سب
چیزیں دست سکوت میں لئے ہوئے
برابر کھڑے ہوتے تھے۔

مذکورہ بالا عبارت میں جب قدر
آلات کا ذکر ہے۔ وہ سب کلمے

جاکے ہیں۔
در گرناسے ویدند کہ دور دور
فتح علی شاہ۔ یعنی قرنا
میں یہ جملہ پہونکا۔ گویا قرنا سے یہ
آواز نکلتی تھی کہ دور فتح علی شاہ۔
ساز فرنگی نواختند
بیڈ بجایا۔
صف شاہ زادگان الٰہی
شاہ زادوں کی صف (راوٹ)
کے قریب نہر کے داہنی طرف
اور عزیزوں کی قطار اس مرتبہ
میں اس کی بائیں جانب متوقف
تھی۔ رکوع کے ساتھ تعظیم کر کے
آگے بڑھے اور وسط میں پہر حشم
ہو کر اور سیدھے جا کر ندی مسند
کے برابر صف پر ایک دوسرے
کے برابر کھڑے ہو کر سر جھکایا۔
دیوار حجاب۔ اوٹ پر پردہ
کی دیوار

شانہ بشانہ۔ برابر برابر
مسند ولی مرزا الٰہی۔
محمد ولی مرزا تالار کے جانب قریب
باقی اس سے پائیں تر قطار

قطار ہوتے۔

دُرنا۔ قطار۔

دولہ گردیدہ۔ خم ہو کر

صفحہ ۱۲۸

وکیل الدولہ انگریز بہادر

وہ شخص جو انگریزی سلطنت کے معاملہ

کے وکالت کے لئے معین ہو۔

اپچی۔ سفیر

ملا باشتی۔ مجتہد باشتی۔

علمائے درخانہ۔ درباری

علماء۔

صفہ۔ چہوترہ۔

از برابر نعال صف شاہراؤ

شاہ زادوں کی آخری صف

کے برابر۔

سبیل پسبل یافت۔

برآبریکڑے ہوئے۔

در پہلوی باشی موصوف

یعنی مجتہد اعظم کے پہلو میں۔

عمدہ ملک الموت۔ اسی

میر غضب نفعی باشی کا عہد۔

دوتاہ چوب فلک بشانہ

نہاں۔ دو ٹکٹیاں کندہ ہے پرکھو

ہوے

بار ترکہ سفیدار۔ سفیدار

وغیرہ کی چٹریوں کا گھٹا۔

بیل و کلنگ۔ ہیلچہ۔ اور صفحہ

زمین کھودنے کا ٹیلا آلہ۔

ساتور۔ ایک حربہ ہے۔ دستہ

لگا ہوتا ہے۔

قنار شفقہ کردن۔ یعنی قنارہ

دو ٹکڑے کرنے کے لئے۔ قنارہ

کوہم بالتفصیل لکھ چکے ہیں۔

نیچ۔ تلوار۔ اور استرے کو

پھیکتے ہیں۔

نخساق۔ نیچو۔

طنا ب خضہ ساختن۔

اسی پہاڑی دینے کے لئے۔

چار میخ کردن۔ چومچا کرنا۔

ایک قسم کی سڑا ہے۔ ہات پاؤں میں

میخیں ٹھونک دیتے ہیں۔

چنگلک۔ انگڑا۔ کانٹا۔

چشم کشیدن۔ آنکھیں نکال

لینے کے لئے۔

روغن داغ رختن۔ بڑکڑتا

تیل یا گھی ڈالنے کے لئے۔

دیگ قولہ نمودن - او پنا

سزا ہے - کھولتے پانی میں آدی
کو ڈال دینا -

یکے کہنے یا رچہ الخ -

یعنی ایک کے پاس پرانے چھتیرے
تھے - اس غرض کے لئے کہ مجرم کی تنگی

میں لپیٹ کر اور تیل ڈال کر روشن
کر دی جاتے - سزا ہے -

گازا خبر - سننی -

قہرمان جہان - دنیا

کا سا کم -

قائن - ایک بادشاہ کا نام

ہے

سلب حرکت - ربودن

حرکت -

سرفہ - کہانی

صفحہ ۱۲۹

مصدر سطوت و جلال

جاہ و جلال اور دیدہ بے کی جاتے صُدد

یعنی بادشاہ -

وزدین نگاہ - کنکھیون -

میانہ چوبی - لکڑی کا نیچہ -

سُروٹہ - چم اور پسند -

بادگیر - چنبر -

چاق و دودی نمون -

بہر کر - اور سدا گرا -

بالا بر آسندہ - اوپر آ کر -

دم سندز انوتہ کردہ -

سند کے کنارے جہاں کر پادشاہ

کے ہاتھیں تھمے دیا -

چند نفس کشین و اگرزشت

دو ایک گونٹ پیگہ چوڑ دیا -

لئے پیچ کر نامی - بچوان -

ما دام جلوس برابرش بود -

بادشاہ کے بیٹھنے تک وہ بچوان

ساتھ تھا -

لغت ترکی - ترکی زبان -

الی خاصی - تم سب کو -

ہایرمی - عید -

اولسن - ہو -

شہنشاہینہ چوخ

مبارک اولسن شہنشاہ کو

بہت مبارک ہو -

تخت - سلام -

تشنگان زلال الخ - مہرانی

کے پانی کے پیاسوں کو جرعه - اور کریم

صاحب العصر الزمان۔

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ بارہ امام ہیں کہ جو آنحضرت کے خلیفہ ہیں۔ ان میں کے اول حضرت علی اور

آخری امام مہدی ہیں، امام پیدا ہوئے پھر اس کے بعد زین غائب ہو گئے کسی وقت معینہ پر ظہور کریں گے۔

ان کے ظہور کے لئے ہر شیعہ دعا مانگتا ہے اس لئے کہ ان کے ظہور سے کفر و ور ہوگا۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ابھی پیدا نہیں ہوئے۔

کہ رسید۔ یعنی جو ہیں حضرت امام

مہدی علیہ السلام کے نام پر پہنچا شاہ تعظیم کے لئے چمکا اور کھرا ہو گیا۔

طبقة اور رنگ شینان

عدل و داد۔ بادشاہان عادل کا گروہ۔

فصل شعبی خوانن۔ بی

چوڑی تعریف کی۔

کروبی انتاب۔ ایسی ذات

جو فرشتہ سے نسبت رکھنے والی ہو

کروبی = فرشتہ مقرب۔

وہمت کے امیدواروں کو تھیلی کی

بخشش پیش کریں اور خود بادشاہ

ایسے مصاحبوں کے ساتھ کہ جو

کلیم سیرت تھے۔ ذکر واذکار میں

مشغول ہوا۔ منجملہ مصاحبوں کے

ایک محمد فاضل خاں تھا کہ جس کے

کمال و قابلیت کے متعلق کہا جاتا

ہے کہ عربی و فارسی اشعار کے علاوہ چار

ہزار ترک کی شعر یاد رکھتا تھا۔

کتاب میں "باید سامان" غلط

لکھا ہوا ہے۔ باندیمان بنا لیجئے

ستونی باشی۔ ستونی الممالک

باجیہ۔ صحیح ہے۔ بادبہ غلط

صفحہ ۱۳۱

مشت زرسید۔ مٹی بہر

روپیہ۔

طرفة العین۔ پلک مارتے

چشم زدن۔

احالی۔ حاسی حلی سے غلط لکھا

ہوا ہے ہائے ہوز سے اہالی بنائیے۔

ائمہ۔ امام کی جمع۔

علیہم السلام۔ اُن پر ہزاروں درود

اور ثنا۔

منبت بآیات الکرسی
اون چچوں پر آیت کرسی منبت
تھی۔

شدہ مروارید۔ موتیوں کی
لڑیان۔

بارہاے نبات مصری
کی بوریان۔

بگلر بیگی۔ امیر الامراء
پوستین تچانی۔ تچان خراسان
کی طرف ایک مقام ہے۔

سمور۔ لومڑی کی ایک قسم ہے۔
رشت۔ شہر ہے۔

بنہ نمین ملاحظہ۔ صحیح ہے کتاب
نے کچھ اور لکھ دیا۔

اقبال قبول کردن۔
مخدرات پر وہ نشین عورتیں۔

خدرے ماخوذ ہے اور پردے
کے معنی ہیں۔

طمطراق۔ کردفر۔ دبدرہ۔
شان و شوکت۔

عصرے شاہ برای بازو
علی شاہ الخ۔ عصر کے وقت
پادشاہ علی شاہ کی بازو دید کے لئے

خدا اللہ ملکہ۔ ہمیشہ رکھے
اللہ ان کا ملک۔

بخاک کونش گردن افگند
تعظیم کی خاک پر گردن ڈالی۔ یعنی
تعظیم کی۔

جامہ ہائے سبک وزر
روزمرہ کے معمولی کپڑے۔

ذروہ۔ سرکہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔
موضع بالاترین۔

بد رہاے بتکی۔ اشرفیوں کی
تھیلیاں۔

صفحہ ۱۳۱

صفحہ ۱۳۱

کسرخ۔ ہرات کے حوالی میں
ایک مقام ہے۔ اور بغداد کے

قریب ہی ایک موضع ہے۔
پاد کوہ۔ مشہور مقام ایران کے

شمال میں ہے۔ نقشہ دیکھئے۔
ارمعنان۔ تحفہ۔

کربان شاہ۔ شیراز کے قریب
ایک شہر ہے۔

پزد۔ یہ شہر بھی شیراز کے
قریب ہے۔

دستہ عاشق۔ چچوں کی درجن۔

اُن کے مکان پر گئے اور اسی گوشوارہ پہلوئی تالار پر جلوہ فرما ہو کر اور اوپر جا کر بیٹھے۔ علی شاہ (ظلم السلطان) نے عمدہ عمدہ کپڑے محل زربفت۔ خارا۔ مشجر۔ بادشاہ کے آسنے کے راستہ پر بطریق پانڈاز بچھا دیے۔ کورنش بجا لاکر محجرہ کے برابر زمین پر کٹری ہوئی دوشواشرنی حق القدم بادشاہ پیش کیں۔ پانڈاز۔ زربفت اور محل کا وہ فرش۔ جو بادشاہ کے آنے کے راستہ میں بچھایا جائے۔ اندرون برگشت۔ محل میں چلے گئے۔

کنیزان بازی گر۔ ناچنے والی لونڈیاں۔

برامشگری و خواندگی خود اپنے ناچنے گانے سے۔

با صبیہ ہائے خوانین۔ خوانین کی لڑکیوں سے۔

در علی قاپی۔ دولترے بادشاہ کے اس دروازے کا نام ہے۔ جو شرف جلو خانہ ہوتا ہے یہاں پر جلوس سلطان کے لئے ایک مقام بنا

ہوتا ہے اور اہل دربار کے لئے بھی چوب بست۔ پاڑ

محجرہ۔ کٹری

جلو خانہ۔ دولترے کی سامنے والی

آئینہ بندی۔ مشہور ہے۔

کسی تقریب میں جو بازار اور دیگر مقامات

کی تزئین کی جاتی ہے۔

از محل بہ روز۔ ایسا محل جس کا

زیانہ بہت ہو۔

اشعہ۔ شعاع کی جمع۔

روئے آفتاب ظہور۔

ایسا چہرہ کہ جس کا ظہور آفتاب کا

سا ہو۔

طلیعہ پر تو طور۔ مقدمہ

برقی طور۔

نور علی نور۔ نور کے اوپر نور۔

در تحت زیبائش نور علی نور

کشیدہ۔ یعنی مسند کا مرانی کو نور

علی نور کی زیبائش کے تحت

میں کیا۔

زیر نگاہ۔ نگاہ کے سامنے۔

رویف گشتند۔ برابر گزرتے

کھڑے ہوئے

ہر وقت اپنے محفل میں داخل ہونے
کی اجازت دے دی تھی۔

باس - بمعنی دخل۔

بند (بالفتح) خداوند۔

نکیسا یہی مشہور گوتیا ہے۔

رسمان کلفت - موٹا رسا۔

بند باز - نٹ۔

بند باز ان دیک و شاخ

یعنی نٹوں نے سینگ کو پیر پر باندھ کر

اور اوپر چڑھ کر تاج - اور غلطک

اور کودکے ہنر کہ جس سے عقل

تخیر ہوتی تھی - دکھائے۔

نٹ سینگ پیر کے تلے میں باندھ کر

ہیں - اور اس کے بھل چلتے ہیں۔

مگر دیک کو میں نہیں سمجھا کہ کیا چیز

ہے - ممکن ہے (منانٹ) ہو۔

کاتب نے (دیلٹ) لکھ دیا ہو۔

(منانگ) کے معنی گھونگر و کے

ہیں اور رقص کے ذکر کی مناسب

ہے۔

صفحہ ۳۴

قوج - مینڈھا۔

لوٹی - بہاؤ - مسخرہ۔

بچہ ہاے بازی گر۔

ناچنے والے لڑکے۔

چل بند - پیشواز - جو ناچنے والے

یا ناچنے والیاں پہنتی ہیں۔

زنگ - بھیرے۔

انگشت نر - انگوٹھا

اہام - کھمبے کی آنگلی۔

زنگولہ - گھونگر۔

دستگاہ - گانے کی ایک قسم۔

جس میں پہلے کوئی (مقام) یا (شعبہ)

یا (گوشہ) میں کسی شعر کو بے تال کے

گائے - پھر اسی راگ میں تصنیف جو

الفاظ موزوں ہیں ادا کرے۔ اس

کا دُر جب تمام ہو جائے تو دوسری

چیز دیسی ہی شل اول کے برتنے۔

یہ دستگاہ کار عمل ہے۔

گوش باربد و نکیسا را مالینڈ

باربد اور نکیسا کی گوش مالی کر دی۔

یعنی اتنے بڑے گوتیوں کو مات

کر دیا۔

باربد - خسر و پر ویز کا مشہور گوتیا۔

کہا جاتا ہے کہ باربد اس وجہ سے

اس کا لقب ہوا کہ خسر نے اس کو

اخوان الشیاطین۔ اس

کے ساتھیوں کو کہا ہے۔

تقلید۔ نقل۔ سوانگ۔

نخالہ۔ سنگریزہ۔ کنکریان۔

تنگہ۔ جانگیا۔

میل گرفتن۔ کد ر ہلانا۔

دو طلب۔ مدعی مقابلہ۔

حبند۔ طرف دار۔

دست بلام دادہ :-

پہلو انوں والا سلام کر کے۔

صدائے قبیہ۔ خوشی کے

نعرے۔

از دست بازی قزوینی۔

قزوینی کی کشتی سے۔

زمین خورد۔ گر گیا۔ چت ہو گیا

پھڑ گیا۔

پارہ۔ ایک حصہ۔ ایک گروہ۔

بعضے۔ کچھ۔

جادو انداخت۔ میاں اس

نے (جادو کیا)

چشم بندی۔ نظربندی۔

دل شب۔ آدھی رات میں

آتش بازی سر کر دند۔

آتش بازی چوڑی گئی۔

یوم بسم۔ روزانہ۔

تالیالی سبب۔ سات

راتوں تک۔

یرش۔ ہجوم۔

ترود۔ آمد و رفت۔

گرو بستہ۔ بازی بدرک۔

۱۳۴

سراپردہ و چادر۔ برٹے

حیے اور چولہاری۔

قول۔ گروہ۔ انبوہ۔

تیررس۔ تیر پر تاب۔ یعنی اتنا

فاصلہ جہان تک تیر جائے۔

دنبالہ کشان۔ پیچھے چلنے والے

سرا دق۔ سراپردہ۔ شامیہ

مد نظر۔ نظر کے سامنے۔

تختہ بند کر وہ۔ گھوڑ دوڑ میں

گھوڑا دوڑانے والے۔ اور وہ چارپائی

کہ جو شاہی فرمان لے جاتی ہیں۔

چار تختہ باریک سینہ۔ اور پیٹھ اور

بغل میں کپڑے سے باندھتے

ہیں۔ تاکہ خوب تن رہیں اور کمر سید

رہے۔ اس کو "تختہ بند" کہتے ہیں۔

کہ سرعت اور ہم ان
کہ وہم و خیال کے گھوڑے کی تیزی
ان کی گرد کو نہیں پہنچتی تھی۔ اور نگاہ
کے گھوڑے کی تسندی ان کے
سایہ کے گرد اگر دھوکہ کھا کر سنگریسی
ہو جاتی تھی۔

میرے نزدیک جملہ میں (تندی)
کا لفظ بے کار ہے
اور ہم۔ سیاہ گھوڑا۔ کیت تو
تم کو معلوم ہے۔
سکندر می خورون۔ ٹوک
کمانا۔

بگرو۔ نگاہ۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
"بگرو۔ نگاہ" صحیح ہے۔
آخو رشاہی۔ طویل شاہی۔
سبزہ خور وہ علف کمند
علی شاہی۔ یعنی علی شاہ
کے اصطلح کی گماں کھائے ہوئے
تھا۔ مطلب یہ کہ ظل السلطان کے
میاں کا پلا ہوا تھا۔

کمند تو آپ کو معلوم ہی ہے۔
یکسر و گردن الخ۔ یعنی دو سر
گھوڑے کے مقابلہ میں شاہی گھوڑا

ایک سر و گردن۔ بلکہ سینہ تک آگے
نکل لایا۔ اور شرط کی صد ہا اشرفیوں
کو بادشاہ نے اپنے بے مثل لڑکے جو جیت لیا
بیتقرینہ۔ بے مثل۔ ایسا
تھے جس کا مثل دوسرا نہ ہوا۔
ہچنین دو تائی دیگر و دیگر
اسی طرح اور دو دو جوڑ کوئی اسی
گھوڑوں کے بدلے گئے۔ اور میدان
سعی کی وسعت میں نعل شتابی کو گماں۔
یعنی دوڑے اور اپنے مقابل
کے زمین چڑھے حریف سے
آگے نکل گئے۔

سوغان گرفت۔ گھوڑے
کے لئے مستعمل ہے۔

"زمین چڑھا" گھوڑے دوڑ کے لئے
تربیت پایا ہوا۔

یکہ سواران۔ شہسواران۔
علم ران و رکاب۔ نیزہ جو
سوار کی ران اور رکاب سے ملتی
ہوتا ہے۔

صفحہ ۱۳۵

عروسی اخلاف شاہی
شاہی لڑکوں کی شادی

اسپ دوانی - گھوڑ دوڑ -
شمران - کوہ الوند کے نیچے -

طہران کے قریب ایک مقام ہے
علی السویہ - برابر -

مے گذاشت - غلط لکھا ہوا
ہے بنی گذاشت بنائیے -

لودگی یہ گزار - میان سحر پن
چوڑو - دگلی نہ کرو -

تو بمیری اگر دروغ بہ گویم
تہا را نمرودہ دیکھوں جو جھوٹ

کہتا ہوں -

حقاکہ الخ - سچ تو یہ ہے کہ واجد علیشا
کا ہلوں سے تم بڑھ گئے -

میں نے شاہ عباس کی جگہ واجد علی
شاہ کر دیا - مطلب ایک ہی ہے -

این ہمہ آتش در آب و
رنگ بیان می دہی -

آپ یہ تمام خوبیان جو بیان میں
پیدا کر رہے ہیں -

صفت سلام خلوت +
خلوتی دربار -

بیرون آمدم - غلط لکھا
ہوا ہے "بیرون آمد" دم در عمار

صحیح ہے -

تنبیہ

کاتب کی غلطیوں کو آپ دیکھ
رہے ہیں - کہ کس قدر ہیں - اور مجھ
لیصح کرنے میں کس قدر دشواری
لاحق ہو رہی ہے -

قائم شدہ - چھپ کر -
پہنچا ہوا -

در کج زیر دیوار مقابل
وہ سامنے کی دیوار کے نیچے کج

میں -

تودہ خاک نرم ریختہ الخ
نرم مٹی کا ایک تودہ بنا کر - اور اسکو

بند اور بھورا کر کے -

استخوان شانہ گو سفند رویش
گذاشتہ - اس تودے پر بکری

کے شانہ کی ہڈی رکھی -

قدر قدرت - یعنی پادشاہ جس
کو قدر کی سی قدرت حاصل تھی -

چترخ چاپچی - چاپ کی کمان -

"چاپ" ایک مقام ہے - جہاں

کا بدنام شاعر ہے - اسی بنا پر

اس کو بد چاپچی کہتے ہیں -

نمبر ۱۳۶
صفحہ ۱۳۷

صفحہ ۱۳۶
بالتقوہ ہیچکس نیست +

کسی کی قوت میں نہیں بس اعلیٰ حضرت ہی
نشانہ لگا سکتے ہیں کہ نظر ہی نہیں آتا۔

ہدف الخ۔ نشانہ اتنی دور ہے
کہ اگر خدنگ فولا و بازو مٹی تک بھی
پہنچ جائے۔ تو قابلِ فخر ہے۔

نست۔ چنگی۔

زمین گزاشتند۔ سامنے
رکما۔ پیچے رکما۔

مزدسرنچہ شاہ کشورستان
عالمگیر پادشاہ کے زور کرنے کی
آجرت۔

سرکیف و ماغ۔ دماغ کے
سرور کئے۔

تجار معارف۔ مشہور تاجر۔
بٹے سوداگر۔

تجافت۔ صحیح ہے تحفہ کی جمع
تفلی۔ نذرانہ

امتنعہ۔ متاع کی جمع۔

دعائے رویت ہلال
چاند دیکھنے کے بعد ایک دعا
پڑھتے ہیں۔

صفحہ ۱۳۷

سجادہ مولانا آقا۔ وہ جاننا
جو پہلے سے جا کر بچا دی جائے۔ تاکہ
وقت پر جگہ مل جائے۔

چوں کہ یہ کپڑا خدا کی حفاظت
کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ اس وجہ
سے۔ اس کا نام۔ سجادہ مولانا
ہو گیا۔

محسن۔ بھن گاہ
بصورت حسن۔ کی جگہ بصورت
حسن بنائیے۔

صفحہ ۱۳۸

تجکیرۃ الاحرام۔ وہ تکبیر
جو نماز کی حیثیت کے بعد کی جائے۔
اس کے بعد بات چیت حرکت
وغیرہ جائز نہیں۔

قنوت۔ دعا پڑھنا۔ اور
ایک مشہور دعا ہے۔

سجود۔ سجدہ کی جمع۔
قعود۔ نماز میں سجدہ کے بعد بیٹھا۔

اقتدا۔ پیروی
فاتحہ الکتاب۔ سورہ
فاتحہ۔

یا اللہ۔ جب امام رکوع میں ہو
اور اس حالت میں کوئی دوسرا
شخص آکر نماز میں شریک ہونا
چاہتا ہے تو آواز سے کہتا ہے
یا اللہ۔ امام ذرا رکوع میں بیٹھ کر دیتا ہے تاکہ آ
شخص نیت باندہ کر شریک نماز جاعت ہو جائے
یا اللہ۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا
یا اللہ۔ نماز پڑھنے والا۔
تانی۔ آہستگی۔

اکثر۔ زیادتی۔

صلوٰۃ۔ نماز۔ درود۔

ظہرین۔ ظہر اور عصر کی نماز

عرشہ منبر۔ منبر کی چھت
بالائی حصّہ۔

واجبات۔ واجب۔ وہ

عبادت جس کے نہ کرنے میں گناہ
ہو۔ اور انکار کرنے سے کفر لازم آتا ہو

جلوس کرو۔ بیٹھا۔

مرکب۔ سیاہی۔

سرخ۔ شجر

جہت خاک غلط۔ غلط

کوٹانے کے لئے۔

صفحہ ۱۳۹

خارک دالکی۔ خارک۔

چورا۔ دالکی ایک گھوڑن ہے۔

یہاں کا چورا اچھا ہوتا ہے۔

راہ بے راہ۔ ایک

دوسرے کو دینا۔

بدنہ شمالی۔ شمالی عمارت۔

صندلی۔ کرسی۔ چوکی۔

ساعات بغلی۔ جیبی گھڑی۔

ساعات صندلی۔

کلاک۔ گھنٹہ۔

ساعت بیدار کن۔ الارم

بجانے والی گھڑی۔

ساعت مجلسی۔ کلاک۔

یہ الفاظ ہم نے زائد لکھ دیئے۔

آئینہ ہائے خاتم بندی

ایسے آئینے۔ جن میں منبت کا کام

لستریہ۔ جہا پہ

لالہ۔ کنول۔

بشقاب شیشہ۔ شیشہ کی پیڑ۔

اٹواپ۔ توپ کی جھ۔ تھان۔

مجری۔ بکس

ہزار بہیشہ۔ چائے کا

پورا سمٹ۔

کباب گولہ - جینی - شاہی - شاخ
ماہی یکباب کے اقسام ہیں -

فسنجان - دوپیارہ -

نمر - اٹی - خرما -

رُب - سیب انگور وغیرہ کا بنایا
جاتا ہے -

بورانی بادنجان - بیگن کی
بورانی -

غورہ - کچا انگور -

قلندر - چھلی کی ایک قسم ہے -

لبنیات - دودھ والی چیزیں -

دُلہ { ان سب کو میں

دُلہ ز { کہیں لکھ چکا ہوں

دُلہ سیا { کو فتنہ متعلی - قیمہ چاول - اور میوہ

سے بنایا جاتا ہے اور اتنا بڑا
ہوتا ہے جیسے پیالہ -

کو فتنہ آرزو مند - ایک قسم
کے کو فتنے -

اتنے کھانے کو فتنے لکھ دیے ہیں کہ شہ
اب کو می باقی نہ رہا ہو -

آب غوج - کچے انگور کا رس -

مزے میں کھٹا ہوتا ہے

سماور ہشتر خانی - ہشتر خان -

ایک مقام کا نام ہے یہاں سماور اچھا

جعبہ تفنگ - بند وق
کی پٹی -

اٹھیا کے قطعہ - جیسے چہری

چاقو وغیرہ - اور دوسری چوٹی چوٹی چیزیں

عصرتنگ - قریب مغرب -

وعن خواستہ - وعدہ

لے کر -

بعید الماوطان - جن کے

وطن دور ہیں -

صفحہ ۱۴۰

صفحہ ۱۴

فالودہ - بہت شہور ہے -

اسی طرح شیر فالودہ

سرخ و زرشبت و راحت الحلقوم

یعنی نہایت ہی سرد اور راحت

پہنچانے والی ہوتی ہے -

حلوائے گل زرد - ایک

قسم کا حلوا -

خان احمدی - وہ حلوا جو خان احمد

سے منسوب ہے -

مستطبی بھی حلوا ہے -

خرفہ - یہی تخم خرفہ -

سماق - شکی اچھا ہوتا ہے
 کوکوی لوبیا - "دکوکو" انڈوں
 کا خاگینہ - پاک - یا میتھی کا
 ساگ ہوتا ہے - ماہی توے میں
 تل کر چوکور کاٹتے ہیں -

کوکو لوبیا - وہ ہے جس میں
 لوبیا پڑا ہو -

کنگر - ایک ایسی کابیہ کہ ایک قسم کا خادار پوکو صا
 کر کو ابالوین راسکو دی ڈال تو ہتی کنگر بیت ہو -
 بعلہ - ایک قسم کا کمانا ہو - زیادہ فصل
 نہیں معلوم تھی -

لپہ نخود - چنے کی دال - "لپہ نخود
 پائے گوشت انداخت" گوشت
 میں چنے کی دال ڈالی -

تبخیرہ - لپہ ماش - لوبیا - باقلا نہیں
 بولا جاتا -

برگ موز - جس میں کیلے کے
 تپے پڑے ہوں -

برگ کلم - کرم کلم کے
 پتے -

مخمم - انڈا -

شریت ریو اس - ریو اس
 ایک ترکاری ہے - پاؤ گز کی بلی

ڈنڈی سی ہوتی ہے - اس کو نچوڑ کر
 شربت تیار کرتے ہیں -

زر رشک - سرخ رنگ
 کا پہل ہوتا ہے - کشش سے چھوٹا -

نان باختلاف روز ہا -
 ہر روز نئی قسم کی روٹی -

چیز خوردہ - کھانا کھا کر -
 جامناری پلاؤ -

"ماہی پلاؤ" وغیرہ یہ سب پلاؤ
 کے اقسام ہیں -

والا قیمہ چلاؤ - تناس کباب
 چلاؤ - ایسے چلاؤ - جس میں قیمہ اور

تناس کباب پڑے ہوں -

صفحہ ۱۴۱

باخورش دیگر - دوسرے
 کھانوں کے ساتھ -

صیفہ متعہ رابشر طر تھرید
 صیفہ متعہ کوشبہائی جہنی میں بشرطیکہ

مجرد ہوں یا کوئی اور عذر ہو آمادہ
 کرتے ہیں -

صیفہ - زن متاعی - اور وہ
 کلمات جو متاع یا نواح میں

ایجاب و قبول کی وقت پڑ جاتے ہیں

شبِ جہنمی - رمضان کی تینوں شب۔

منقول ہے۔ کہ ایک اعرابی نے آں حضرت سے عرض کیا۔ کہ میرا مکان بہت دور ہے۔ مجھے ایک ایسی رات بتائیے۔ کہ جو بہترین شب ہو۔ میں اس میں آپ کی زیارت کر لیا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ رمضان کی تیسویں تاریخ آیا کرو۔ اس جیسے اس کو شبِ جہنمی کہتے ہیں اس میں جیسے موتیوں کی طرح زیارت کرنا۔ اور موجود کرنا۔

لو لے ادا لے سنت الی سنت کے ادا کرنے کے جہنم کے سخی کے ہاتھوں بلند کرتے ہیں۔

در انجام آبِ تر پاک مے خواندند۔ غاتمہ میں آخری مناجات پڑھتے ہیں۔

آبِ تر پاک

اُس مناجات کو کہتے ہیں۔ جو ذکر گلدستہ پر ماہِ رمضان میں آخر شب پڑھتا ہے جس کے بعد کھانا پینا موقوف ہوتا ہے

مردم بدعای سحرچین

آدمی دعا سے سحری پر لپٹ پڑے یعنی پڑھنے لگے۔

توبِ شلک صبح سرگشت۔ صبح کی توب کا دنناٹا ہوا۔

کرم کا تب نے غلط لکھ دیا ہے۔ گرم بنائے۔

باروز ہائی عید و مساز می ماند۔ عید کے دنوں سے موافق ہوتی ہے۔ یعنی عید کے دن کی طرح گما گمی رہتی ہے۔

سنگِ ہائی بزرگ بیچ

بڑی بڑی برف کی سلیں۔ جیسے ہیرے کے ٹکڑے باہر۔ اور شہر کے کھیتوں سے گدھوں پر لا کر لاتے ہیں۔ اور ہر راستہ میں زمین پر رکھ کر اور دھان کی ہوسی میں تھپا کر بہت ہی سستی نیشے سے کاٹ کر حسد یادوں کا دیتے ہیں۔

وروے میوہ الخ۔

اور اوسے برف کو۔ آلوچہ۔ گرچہ شفا لاء علو وغیرہ میوؤں پر سرد

کمرنے کے لئے رکتے ہیں۔

نماز ظہر خود را فرد بجای

آوردند۔ اکثر آدمی ظہر کی نماز اکیلے پڑھتے ہیں۔ پجاعت کے ساتھ نہیں ادا کرتے۔

صفحہ ۱۴۲

بہ آب دلو شستہ :-

ڈول کے پانی سے دھو کر۔

سہر بہ آب فرو نہ می رود

پانی میں غوطہ نہیں لگاتا۔

غوطہ اس لئے نہیں لگاتے ہیں کہ

روزہ مکرو نہ ہو جائے۔

جوشن کبیر { یہ سب دعائیں

جوشن رختیر { ہیں اور شیعوں کی

دعای میل { کتاب تختہ العوام

میں لکھی ہوئی ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں

احیاء و اشتن - جاگنا۔

اساس شیبیہ - شیبیہ - صورت

واقعہ۔

ایران میں نیز لکھنؤ میں دستور ہے۔

کہ واقعہ کربلا۔ یا حضرت علی کی شہادت

کی شیبیہ دکھائی جاتی ہے۔ مثلاً حضرت

علی رضی اللہ عنہ کا تابوت۔ علی اصغر کا جہولا۔

اونٹوں پر کچا رُس وغیرہ اس سے لوگ

بہت روتے ہیں ایران میں باقاعدہ اسلم

کا متمم ہوتا ہے اسکو شیبیہ گردان کہتے ہیں

یہ ایک ثقہ ہوتا ہے سرگزشت اہلبیت

لکھ کر خوش آوازوں کو دیکر اُن کو تعلیم دیتا

ہے۔ ان کو حرکات و سکنات سکھاتا ہے۔

اس شخص کو کچھ اجرت ملتی ہے۔

تیکہ ہاے معروف

مشہور امام باڑے۔

شیدان طعام - ننگر۔

کہ پنداشتہی احدی الخ۔

گویا کوئی بھی گم نہیں رہا۔

کاغذ فستائی - فس کیپ۔

نسخ۔ خط عربی۔

وان پکا والخ - اس آیت کا

ترجمہ لکھا جا چکا ہے۔

صفحہ ۱۴۱

حرر۔ تعویذ۔

ترک امساک - یعنی

ترک روزہ۔

بہ حالش پے برند۔ اسکی

حالت کا پتہ لگالین۔

بہ با وکتک گرفتہ۔

لات گھونسلوں پر دھیر کر۔

مختص۔ نا ہی ممنوعات۔

نا خوشی۔ بیماری۔

غربت۔ بے قصدا قامت

مسافرت بغیر قصد قیام یعنی سفر میں ہے اور اس نے دس روز کے قیام

کا ارادہ نہیں کیا۔ اسی صورت میں روزہ اس پر واجب نہیں۔ اگر اقامت کا ارادہ

کر لے تو واجب ہے۔

روز بست و ختم الخ

انتیسویں کو بہ طریق احتیاط۔ اور تیسویں کو حرم کے ساتھ۔ سعادت مند ان حق

آگاہ امید سے گردن جھکائے۔ اور

روئے نیاز خاشع اور چشم اشک

حسرت سے پُر نہایت خضوع کے ساتھ

الوداع کی نماز پڑھ کر شب کو عبادت

اور طلب حاجت کے لئے جاگتے ہیں۔

ہر چند در غیبت امام الخ

یعنی ہر چند کہ امام مہدی کی غیبت

میں عید کی نماز مختلف فیہ ہے۔ اور

جمہور فقہاء کے نزدیک بلا راجع

ثابت نہیں ہے۔ مگر بعض مجتہدین

کے فتوے کی بنا پر احوط (بہتر)

جانتے ہیں۔

عید ملاہامی باشد۔ یہ توٹوں

کی عید ہے۔

رشتہ آرد۔ سوتیان۔ یعنی

سوتیاں اور دودھا اور چوڑی کمانے

کا رسم ایران میں نہیں۔ اور نہ یہ چیزیں

حصہ کے طریق پر پہچی جاتی ہیں۔

گندم فطر۔ صاحب استدعا

عید کے دن فطر کے گندم گھون یا فتد

فقرا اور مساکین کو دیتے ہیں۔

ولولہ۔ شوق۔ جوش۔

صفحہ ۱۴۴

نحر شتر۔ اونٹ کو نحر کرتے ہیں۔ اور

اس طرح کہ اس کے سینہ پر برچھا

مارا جاتا ہے۔

الامنا قشر۔ مناشقہ کو مولف

نے اس معنی میں استعمال کیا ہے

کہ جو ہم لوگ بوستے ہیں۔

لیکن حیدری۔ اور نعمتی دو

گروہ کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے

یہ دونوں فرقہ شیعہ ہیں مخلوق کو اجتماع

دن آپس میں خوب لہٹہ بازی۔ ڈنڈی

بازی اور فلاخن کے ذریعہ تہرازی ہوتی ہے اور

پیٹھہ۔ پہلو شکستہ ہوتے ہیں۔ دوستی عزیز داری سے چشم پوشی کر لیتے ہیں۔ اور اگر تعصب کی وجہ سے لڑائی بڑھ جاتی ہے تو پہر تلوار اور بندوق پر نوبت آ جاتی ہے۔

ایک روایت کی بنا پر اس کی اصل یون سنی ہے کہ ایک گروہ تو شاہ سلطان حیدر کا مزید ہے۔ کہ جو خاندان صفویہ کے اسلاف سے ہیں۔ اور دوسرا گروہ شاہ نعمت اللہ ولی کے پیرو ہے۔ یہ سلسلہ محدثات سر ہالا۔ سر پائین میں شہرون میں ملقب رہے ہیں۔ ذیحجہ کی عید کی نماز کے لئے شہر کے باہر کی عید گاہ میں ہر محلے کے لوگ ہتھیار بند جاتے ہیں اگرچہ عام طور پر رعایا میں ہتھیار باندھنے کا رواج نہیں ہے۔ لیکن گہر میں رکھنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

شہر کا حاکم پورے سامان کیساتھ سوار ہوتا ہے۔ یعنی پلٹن بھی جوتی ہر اور سواروں کا رسالہ بھی۔ اور توپ خانہ بھی۔ پہلوان جاہلگیہ پنہر لیزم کہینچے۔ مکر ہلاتے۔ یا علی مدد

کستے ہوئے راستہ بچ کر رہے ہیں۔ اور ایک اونٹ موٹا سا قربانی کے لئے۔ جس پر نہایت عمدہ جہول پڑی ہوتی ہے اور گونگرو۔ گمنٹی اس کے پاؤں اور گردن میں بندھی ہوتی ہے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کے آس پاس اکابر۔ اشراف ہوتے ہیں۔ عید گاہ تک درود و سلام پڑھتے ہوئے لیجاتے ہیں۔ نماز پڑھنے کے بعد قبیہ کا بڑا بوڑھا اور مشہور ملائس اونٹ کو نحر کرتا ہے۔ امنائے حکام گوشت کا حصہ ہر ایک محلہ کو حق کے مطابق اور پیرانے رسم کے موافق دیتا ہے۔ اس حصہ کو بڑے ترک و احتشام کے ساتھ اپنے اپنے مسکن پر لیجاتے ہیں۔

آب اگر نزاع ہو جاتی ہے تو وہ اس بات پر کہ ایک کہتا ہے کہ ہم تو د اپنے طرف کا حصہ لیں گے۔ ران کا نہیں لینگے۔ ہرگز نہیں لیں گے۔ اور دوسرے سے زیادہ لیں گے۔ شیطان تو گمات میں لگا رہتا ہی ہے اس موقع پر وہ اپنی جدوجہد شروع کر دیتا ہے۔ چلنے

ختمی پناہ براں عسرجنم

حضرت محمد مصطفیٰ اُس پر چڑھ گئے۔

ایہا الناس اَلْسِتْ اُولیٰ

بِاَنفُسِکُمْ قِا لَوْبَیْ (ترجمہ)

”لوگو! میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔“

سب نے جواب دیا۔ جی ہاں آپ

بہتر ہیں۔

آن حجت خدا ہم۔ یعنی

آں حضرت ہنہ (جو حجت خدا ہیں)

علی مرتضیٰ کو تمہر پر لاکر اویز اللہ (علیؑ)

کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا۔

من کنت مولاً اَلْقَعْلَ

مولاً اَلْخ۔ میں جس کا مولیٰ ہوں۔

اُس کے علی رضہ مولیٰ ہیں۔ بار اٹھا

اُس شخص کو دوست رکھ۔ جو علیؑ کو

دوست رکھے۔ اور اس کی نصرت

کر۔ جو علیؑ کی نصرت کرے۔

اور اوس کو ذلیل کر جو علیؑ کو

ذلیل کرے۔

اَبْنَاے سبیل۔ مسافران۔

ایتام۔ یتیمان۔

ارامل۔ بیوہ عورتیں۔

مار پیٹ شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں

تک کہ خون کی ندیاں بہہ جاتی ہیں۔

تب جا کر باز آتے ہیں

شآت شوت۔ مار پیٹ

سب لہا آویختہ۔ سو نہیں لٹکا کر

یعنی تاؤ دی ہوئی سو پنچوں کو

نیچے جھکا کر۔ مطلب یہ ہے کہ شکست

کھا کر۔

صفحہ ۵۴

نمبر ۱۴۵

روز بخت نجمیر عید غدیر

عید غدیر کے دن۔ بخت نجمیر روز

کی صفت ہے۔

حجتہ الوداع۔ آنحضرت کا آخری

حج جس کے بعد پھر کوئی حج نہیں کیا۔

جحفہ۔ مقام ہے۔

اہل الکفاف۔ اہل اطراف۔

ترخیص۔ رخصت کرنا۔

اکابر۔ بڑے لوگ۔

شاہ ولایت۔ مولانا علیؑ

جلو ہمارا ہیماں۔ ساتھیوں

کو روک کر۔

از پالان شتر منبر ساختند۔

اونٹوں کے پالانوں سے منبر بنایا۔

بذل نہ کند - خرچ نہ کرے۔

صفحہ ۱۴۶

اَکْھَدَ اللّٰہُ الذی - تمامی حمد ایسے
اللہ کے لئے سزاوار ہیں - جس نے
ہم کو عالم (ابن ابی ثمالیہ) کے
ولایت کے تسک کر - فی دانوں
سے گردانا۔

برٹا - جوان۔

حبیبیہ - امام باڑہ۔

جائے مدخل است

عمل آمدنی ہے۔

اجان سے شوو - ٹھیک

ہو جاتا ہے۔

متر و کات میت - میت

کی چھوڑی ہوئی چیزیں۔

بانی خیر با خدا - کوئی خیر کا

بانی اللہ والا۔

مرضات اللہ - اللہ کی

خوشنودیان۔

کفالت - ضمانی۔

عزت خیر البشر - آنحضرت

کی اولاد - اہل بیت۔

صفحہ ۱۴۷

راہ ناقلا - ناہوار راستہ۔

کوئل - ایسا پہاڑ - جس کے دونوں

طرف ڈال ہو۔

کوہ - ایسا پہاڑ جس کے ایک

طرف سے سیدھا اور اونچا ہو اور

دوسری طرف بدشواری چڑھا جاسکے۔

حائل - بازدارن - مانع شونہ

سیان دو چیز۔

پارٹیشن - بوجہ لادنے والا۔

وقائع نگار - مولف اپنی ذات

کو کہہ رہے ہیں

بلو از ہم بنائیے - کتاب میں نہ

مقدم کاتب نے کیا لکھ دیا ہے۔

صاحب چیز - مال دار

وجہ مصارف یک

شب و روز - ایک رات

دن کے مصارف کی رقم۔

ذاکر پانمبر - وہ ذاکر جو منبر کے

نیچے بیٹھ کر پڑھتا ہو۔

عملہ تعبیه - آرائش کرنے

والے - اور عورتوں - مردوں - بوڑھوں

بچوں کو مجلس عزائیں لانے والے لوگ۔

تعبیه گردان - ان کا منفر

صفحہ

شبلیہ - اور ”شبلیہ گرداں“ کو ہم
بتا آئے ہیں۔

وسائر مامہ محتاج - اور وہ

تمام چیزیں جن کی ضرورت تھی۔

لابق بستن وچیدن تالاف

ہال کے لٹکانے نصب کرنے - اور

قرینے سے لگانے کے لائق -

باب طعام - کاشی اور چینی

کے برتن جو لائق طعام ہوں -

قاشق صرف خورش -

وہ چمچے - جو کھانے کے کام

کے ہوں -

خمرہ مسی - تانبے کے شے۔

صفحہ ۱۴۸

صفحہ ۱۴۸

پیسر سوزر - شمعہ دان -

چراغ دان -

حوض بلعنا - ساہر کا حوض

شراب خانہ میں رکھا جاتا ہے۔

چون قافلہ است الخ

چون کہ قاعدہ ہے کہ امام باڑے

کے صحن میں دس - پسند رہ گز زمین

دیوار کے نیچے سے لے کر اوس کے

چاروں طرف رسی تان دیتے ہیں۔

اور اُس کے سرے میخوں میں باندھ

دیتے ہیں۔ درمیانی حصہ بالکل ظالی

اور صاف رکھتے ہیں۔ اس تنی ہوتی

رسی کے ایک طرف مرد خواہ بوڑھے

ہوں۔ یا جوان بیٹھتے ہیں۔ اور دوسری

طرف عورتیں بیٹھتی ہیں۔ جن کے سر

پر چادر۔ برقع۔ اور مسنر پر نقاب

ہوتی ہے۔ دودھ پیتے بچے گود میں

یا تنہا اپنی مان بہنوں کے جرگے کے

ساتھ ہوتے ہیں۔

آب۔ رہا درمیانی صحن۔ کہ یہ

باصفا میدان ہے۔ اس میں چوگڑے

پنچ گڑے۔ تخت مربع بچھاتے ہیں۔

جن کے دونوں سرے ایک دوسرے

کے مقابل ہوتے ہیں۔ تاکہ شبلیہ گرداں

ملا امام حسین رحمہ۔ زینب رحمہ۔ ام کلثوم

کے تعبیه کا عملہ ایک تخت پر اور

دوسرے پر یزید۔ ابن سعد وغیرہ

کے تعبیه کا عملہ جس قاعدے سے

چاہے لائے۔ بیٹھائے۔ پھر اترے

کھڑا رکھے۔ یا اس کے نیچے چھپائے

رکھے۔ یا اوپر نکالے۔

قوی دست چار شانہ۔

مضبوط قوی ہیکل چوڑے چکے ۔
آقا چما قلو ۔ ڈنڈے باز حسنا

جنت فراشان غیر غیب
جیسے نسقچی باشی کے فراش ۔

(جلد ۱)

صفحہ ۱۲۹

پاے خود قرار و ہند
اپنے نام کر لیتے ہیں ۔

روار ۔ نامور

منصب ارباب ۔
منصب سرداری ۔

صاحب سواد ۔ پڑھ
لکھے ۔

وار سند ۔ پہنچے ہوئے ہوتے
ہیں واقف کار ہوتے ہیں ۔

حق المقدم ۔ اجرت ۔
فیس ۔

طفرہ نہ زئند ۔ دیر نہ کر دیں ۔
فاصلہ نہ کر دیں ۔

طفرہ ۔ برجن ۔ وفرست انداختن
و فاصلہ کہ میان کارے افتد ۔

سکہ نہایت ۔ درست کریں

انجام دیں ۔

سیلہ زن ۔ ماتم کرنے والے

قوی تنہ ۔ موٹا ۔

سنگ زن ۔ چکچکے والے ۔

جرین کش ۔ علم اوتھانے

والے ۔

پہن توں ۔ بھٹی کی لید ۔

توں ۔ وہ بہتی جو خزانہ حمام

کے نیچے بنائی جاتی ہے اور اسکی

شاخیں دوڑی ہوتی ہیں ۔

توں تاب ۔ بھٹی کا جھونکنے

والا ۔

خاکرو بہ ۔ کوڑا کرکٹ ۔

تخت را ہاسے بزرگ ۔

تخت ہائے بزرگ بناتے ۔

تغار چینی ۔ چینی کے طشت ۔

ناند ۔

چیز ہائے قطعہ ۔ قطعات

وغیرہ جو دیواروں پر لگائے جاتے ہیں ۔

سقا خانہ ۔ سبیل ۔

عود مجسم ۔ غلط ہے ۔ عود مجسم

بناتے ۔

صفحہ ۱۵

ہیں۔ اور خوارزم کے ایک بادشاہ کا نام
اور (چل) کے معنی میں بھی ہے۔

گھم رسا نہیں۔ کاتب نے غلط
لکھ دیا ہے۔ ”بہم رسیدہ“ بنائیے
روشناس گروید۔

یعنی بڑے بڑے لوگ اوسے
جانتے گے۔

اولادِ شاہِ ولایت۔

حضرت علیؑ کی اولاد۔ امام حسنؑ
اور امام حسینؑ وغیرہ۔

پوستِ تخت۔ مرگِ ہمال۔

یعنی شیر یا دبے کی کمال۔ جس پر
فقر۔ بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ

لے پرتے ہیں۔
نفسیر۔ کرنا۔ بگل۔ وغیرہ۔

منتشا۔ فقیروں کے ڈنڈے کو
کہتے ہیں۔ ”منتشائے ہزارِ دانہ“

بھی آیا ہے۔
کالا۔ چارٹرک۔ فقیروں کی

چار کوٹن دالی ٹوپی۔
فلاس۔ تکرہ۔ حلقہ۔

شمع کمر بند۔ مکر کی چمڑے
کی بیٹی۔

بکشد۔ بنائیے۔ یعنی اس
سرے سے لے کر دوسرے

سرے تک تان دیتے ہیں۔
ویک سو منیر سپاہ پوش۔

اور ایک طرف منبر ہوتا ہے۔ جس پر
سپاہ پوش پڑی ہوتی ہے۔ اور کو

عرشے کے واسطے باہیں بازو پر دو ظم
باندھ کر نیچے رکھتے ہیں۔

قرار گاہ خالواوہ خور و سارند
اپنے خاندان کی نشست گاہ

بناتے ہیں۔
مہر گاہ جا بلند یا شد

اور اگر ذرا اونچی جگہ ہے۔ تو اس
پر تخت بچا کر سامان مذکورہ آمادہ

کر لیتے ہیں۔
پہ گوشہ خلوت۔ الخ۔

خلوت کے گوشے میں ایسی جماعت
کے ساتھ جس میں نہایت رازداری

اور درست عہدی ہوتی تھی۔ غیروں
کو روک کر فرشِ مصیبت پر بیٹھ کر ذکر

اہل بیت کرتے تھے۔
بکشتاش۔ ایک مشہور صوفی فقیر کا

نام ہے۔ جس کا ذکر مصنف کر رہے

رشتہ حائل و گردن و شانہ

حائل - ہڈی - ہار - ہیکل - یعنی اس
حائل کی ڈوری جو گردن اور شانہ پر
فقرا ڈالے رہتے ہیں۔

ہٹو - فقرا کا لغزہ - اور اسم ذات
ایزدی۔

مصائب سید الشہداء

حضرت امام حسینؑ کی مصیبتیں۔

ہمان رَوَیہ را الیٰ اسی
طریقے کو ذکر کرنے لے لے کر
اپنے کام کی سرشت بنالی۔

صفحہ ۱۵۱

تکیہ گویند - یعنی حسینیہ

(امام بازہ) کو جو تکیہ کہنے لگے۔
اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے جو ہم نے
کبتاش کا قصہ لکھا۔

پائے منبر حلقہ زد وہ :-
منبر کے نیچے حلقہ باندھ کر - گھیرے
میں بہتہ کر۔

اخوانہ مرسل - سردار ذکر -
و کشی میگردند - آواز میں آواز ملاتے ہیں۔

ساتھ چہتے ہیں - پانچبری کرتے ہیں -
جائے مر نشست - یعنی اخوانہ مرسل تکیہ پر

جنت طفل - خوشی دار بزرگوں کی ایک جگہ

پڑ پڑ تکیہ ۵۵ - زہینہ پڑ تکیہ لگا کر -
با و منسا لا خو - اپنے
بازوؤں کے ساتھ۔

بہا لکس - اس کے بعد۔

مستند جہلوں فرمود
ادیر ہجہ کر۔

و رآ ہر کردہ - شروع

زرو و بند او ستاد می -
اوستادانہ توڑ جوڑ - استادانہ
ترکیبی - بندشیں۔

اوج و حنیض - بلندی پستی صفحہ
وم خود - رنگین۔

گرم ساختہ - رنگ جا کر۔

رقت بے صدا و ندا -
یعنی اہل ایران کے رونے کا یہ

قاع نہیں کہ چیخ کر روتے ہیں
ان کا گریہ سبے صدا و ندا ہوتا
ہے۔

قہوہ جوش - وہ طریت جس میں
قہوہ جوش دیا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۵۲

ایک مجلس بم آوازہ مختلف

صفحہ

سوال و جواب خواندند۔

واقعہ کربلا کے متعلق اشعار ہوتے

ہیں۔ جن میں سوال و جواب ہوتے ہیں

یعنی اس قسم کی مجلس ہوتی۔

دستہ دیگر الخ۔ دوسرا گروہ

باہر کے محلوں سے نکلتا ہے۔ یہ ایسے

علویں کو (جو برنجی ٹہلے ہوئے اور

اس میں منبت کا کام بنا ہوتا ہے۔

اور برے۔ اس کا دستہ لکڑی کا ہوتا

اور اس میں جامہ دار شال یا خلیل

خانی لٹکی ہوتی ہے) اپنے کندھوں۔

اور دانتوں اور پیشانی پر ٹکاتے ہوئے

جدوے میں لا کر دکھا کر صفت کے کنارے

کھڑے ہو کر قطار باندھ کر اور نوچہ

پڑھ کر وہ سینہ کو بی کرستے ہیں۔ کہ

زمین ہل جاتی ہے۔

مومن

سینہ کو بی سے زمیں ساری ہلا کے اُٹھتے

کیا علم و ہوم سے تیرے شہدائے اُعلیٰ

ایک ساعت شب گزشتہ

ایک گھنٹی رات گئے۔ شرفا۔ علما

صلحاء کہ یہ لوگ جلسہ شبیہ میں۔ بلکہ

کتاب خوانی میں بھی نظر احتیاط

شریک نہیں ہوتے ہیں (لکھنؤ کے

علما۔ بھی سوز خوانی میں شریک نہیں

ہوتے) (شادمان ۱۲) منیر بان کے وعدے

کی بنا پر تشریف لا کر تالار میں جمع ہوتے

ہیں۔

فصل مشبہی از مصائب

مصائب کے طولانی بیان کو۔

رسم طعام۔ کھانا دینے کی

رسم۔

مشار الیہم۔ یہی شرفا

علما۔ صلحاء۔

بازمانن۔ بچ رہا۔

فقراے سائل بہ گفت۔

ہاتھ پھیلا کر مانگنے والے فقیر۔

برادرند کو "بردارز" کا تپ نے

لکھا ہے۔ آپ صبح کر لیجئے۔

صفحہ ۱۵۳۔

بسرش۔ کی جگہ "پسرش" غلط لکھا

ہوا ہے۔ آپ درست کر لیجئے۔

پلاؤ موقوف۔ فقط پلاؤ۔

اسپنجیب + اسیل گوڑا۔

گلگون۔ گلدار سبزہ۔

کمر۔ گوڑی کا رنگ ہے۔ کمیت۔

سر خان :- گھوڑے کا رنگ ہے

سمند نجد می نزا د - نجدی
اصل گھوڑا -

دست آموز - ہاتھ کا سدا ہوا
ہموار بنو وہ - درست کر کے
شبیبہ ذوالجناح - امام
حسین رض کے گھوڑے کی شبیبہ -

کلاہ خود فولادی بقرپوس
نہادہ - فولاد نخی زین کے ہرن
پر رکھ کر -

تم نے شاید ذوالجناح کی شبیبہ کو
لکھنؤ میں دیکھا ہو گا - اس پر خود
بھی رکھتے ہیں -

یک وجہ خواہ کمتر :-
بالشت بہر یا اس سے کم کے فاصلہ پر
سے سو فاردار تیر کٹے ہوئے سرشیم
سے گھوڑے کے پٹھے گردن - سینہ
اور پیٹ پر اس طرح چپکا دیتے ہیں -

کہ دیکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تیز
گھوڑے کے جسم میں گھس گئے ہیں
اور زخم نیزہ و شمشیر کی علامت بنا کر

سرخ رنگ - یال - نکال - اور سر پر
بلکہ جسم اور دم پر چترک دیتے ہیں -
اور ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی لگام اس
کے سر پر ڈالتے ہیں -

مہتر سائیں -
ویش رویش جریں فولادی
وچل گیسوالخ - "مولف" نے
جریں فولادی اور چل گیسو کی وجہ تسمیہ
لکھ دی ہے - ہم اس کا ترجمہ کرتے
دیتے ہیں :-

یعنی اس کے سامنے جریدہ فولادی
اور چل گیسو ہوتا ہے - کہ اس سے
ر نشان عبارت ہے -

ایک جریں ہے کہ شہد اکے اول
اسباب میں ہے - اس کو چوب میں
باندھ کر آنحضرت کی عترت کی خوشبو
اور آل شاراتہ الحسین کے طابون کی
دعوت کے لئے دین کے مجاہدوں
کے سامنے لگتے تھے - اس زمانہ میں

صفحہ ۱۵۴

لبورت حباب اس کے پارچے
جدا جدا کر کے اور ایک دوسرے
سے ملا کر ایک چادر مرتب کر کے ایک

چہر میں لگا کر عزا خانے میں پہناتے
ہیں۔ اور رکھتے ہیں۔

چہل گیسو۔ عبداللہ علی کی بیٹی
درۃ الصدق کے خروج کرنے کی

علامت ہے۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ
جب شہداء کے سردار ربیع

کر بلا منخواستہ یمن کے حوالی میں پہنچے
تو اس مقام کے محب اہل بیت اس

مصیبت کی حالت سن کر دوڑے
اور بہت روئے پیٹے۔ درۃ الصدق

کی تحریریں و ترغیب سے جو کہ عزا او
ما تم کے لوازم میں تھے شرفاء کی مجلس

لڑکیوں نے (جس میں ان کی چچا
کی بھی لڑکیاں تھیں) اپنے اپنے

گیسو کاٹ کر علم میں باندھے۔ اور
اہل بیت کی محبت میں معرکہ جہاد میں

گھر سے نکل ہی تو پڑیں۔ آن کی رفقت
اور اہل حرم کی حمایت میں بہت سے

مرد بھی حملہ کو شہید ہو گئے۔
یہ علامت غمگساری سوگواروں

میں یادگار رہ گئی۔ اب گوسفند کے
بال اور مشک ابریشم گیسو کی طرح

بنا کر ابد مدت و رکڑی میں نصب کر کے

اور ایک چھڑی کے سرے میں نہا
کر طرح طرح کے علم اُٹھاتے ہیں۔

(یہ سب پہل گیسو؟)

صفحہ ۱۵۵

روزیتغ۔ دسویں محرم کو
کہتے ہیں۔ حضرت مولف خود بتا

ہے ہیں۔
پاکی و لاک۔ عجب م کا

استرہ۔
وور فرق۔ سر کی ناگ

کے گردا گرد۔
تہا سریتغ فرو شدہ الخ

تاکہ تیغ کی نوک گسکر خون دے۔
واطراف الخ۔ اور گردن اوڑھ

کے اطراف میں خون نپک کر جم جاتے
حجامت نمایند :-

استرے سے گو دکر خون نکالتے ہیں
پہنچے لگاتے ہیں۔

برخور و نخر۔ حضرت خ
کا ملنا۔ ارض مار پیہ۔ زمین کر بلا

سقا خانہ بستند۔ سبیل
آستانہ کی۔ جز خانہ میں ایک طرف

سبیل بہت تکلف سے بنائی جاتی ہے

صفحہ ۱۵۶

درشمن بالائے دروان
علی قاپی جلوس کرد
دروازہ علی قاپی کے اوپر دسے خٹکند
کے کمرے میں بیٹھے۔

مانع حاجب ہم۔ مانع و حاجب
بناتے۔ یعنی مانع اور حاجب کسی ایک
کو دور باش نہیں کتے تھے۔

اما کروہے برای خواندن
زیارت ہم۔ لیکن ایک گروہ
سیدنا حضرت امام حسین رضی کی زیارت
پڑھنے صحرائیں جاتے ہیں۔ شیعہ طبقہ
میں زیارت عاشورا اور دیگر اعمال صحرا
میں پڑھتے اور بجالاتے ہیں۔

بکھ دریل۔ گریبان پھٹے۔
سر آستین بالازدہ۔ آستین
کمانیوں تک چڑھائے۔

یا لیتنی صحت معہم
خافون فوزاً عظیماً (ترجمہ)
"کاش ہم بھی (میدان کربلا میں)
شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتے۔
اور شہادت کی بڑی کامیابی پر
پہنچتے۔

صفحہ ۱۵۷

برداشتن سامان جانبندی
وتابوت واثاث علم و جرید
جانبندی اور تابوت کے سامان۔
اور علم و جریدے کے اسباب بڑھنا
اور کباب دپنیر اور شیر مال کمانا۔ اور
حلوا میٹھا بنانا۔ اور اوس کو تعزیر خاشا
میں رکھنا۔ اور کٹری مسور کی دال۔
اور خشک کمانا۔ عشرہ کے دن ان بے
باتوں کا رسم نہیں ہے۔ اور ڈھول
تاشے۔ اور نقارے اور دوسرے
سازوں کے بجانے کو بدعت

صفحہ ۱۵۷

حب الشی یعمی و لصیم
کسی چیز کی محبت اندھا اور بھرا
کر دیتی ہے۔

نخم سعی بہ مزرعہ امل می پاشد
کوشش کا بیج امل کی کھیتی میں
چھڑکتا ہے۔ (یعنی بوتا ہے)

عقوبت ابدی۔ عذاب
ابدی۔

ارباب نمکبت سرائے
بے بقا۔ اہل دنیا۔

کارخانہ قرین فنا

مناسک - حاجیوں کے عبادت کے مقام مثلاً رمی الحجرات سعی صفامرو قربانی کرنا - عرفات پر توقف -

صفامروہ - کتاب میں صفا سین سے غلط لکھا ہوا ہے -

صفحہ ۱۵۸

لکھ - دہتیا -

پہلے - اونٹ کے گھٹنے کی چبلی - اور گھٹنا

در بیماری - بنائے -

معالم - جمع معلم - کسریم اور سکون عین سے - صیغہ اسم آلہ ہے

معنی علامت - چونکہ یہ دنیا اپنی

صانع کی علامت و دلالت ہے -

اسوجہ سے بہ منہ عالمر ہے -

زیر چاق نمایاں - حاضر و ضبط

کرتا ہے - یاد کرتا ہے -

کئی منکر - ممانعت ممنوعات

شرعیہ -

مدلول - دلیل کیا ہوا -

القائمناہ - دل میں ڈالتا ہے -

رشتہ بچہ - تسبیح کا ڈورا -

بہ دنیا سے فانی -

ایزائے مردم - غلط -

ایزائے مردم بنائے -

در بند حیا و غیرہ بجلی بودہ

حیا و غیرہ کی فکر میں پورے

طور پر نہ رہ کر -

لقمہ مشتبہ الحرام ایسا لقمہ

جس پر حرام ہونے کا شبہ ہو -

تجدد - رات میں سونا - اور

جاگنا اور وہ نماز کہ جسے صلحا آدھی

رات کے بعد خواب سے اٹھ کر پڑھتے

ہیں - یہ آٹھ رکعت ہوتی ہے -

یا مع نماز وتر کے گیارہ - یا اس سے زیادہ

اشراق - درخشیدن و روشن شدن

وقت صبح -

احرام - خانہ کعبہ کے طواف سے پہلے

معین مقام سے بعض حلال چیزیں خود پر

حرام کر لینا اور بغیر سی ہوئی چادر جس کو

اوڑھتے اور باندھتے ہیں -

عمرہ - حاجی احرام باندھ کر موضع منیم

میں جو مکہ سے نین کوس کے فاصلہ پر ہے -

چندر رکعت نفل پڑھ کر پھر واپس آتے

ہیں اور طواف کرتے ہیں -

صفحہ ۱۵۸

تزویر - مکر -

افسون - منتر -

قلابی - کھوٹا -

لشخوار کردن بڑا - بکری کا جگالی کرنا

ایضال - پہنچانا -

بخترانہ جابر - جبر کرنے والے

کے خزانہ میں -

صدو - درپے ہونا

صفحہ ۱۵۹

اقبال - قبول کرنا -

مہذب - لوٹ -

اسر - قید -

اہل اللہ - دو جگہ لکھا ہوا ہے

ایک جگہ سے کاٹ دیجئے - اللہ والے

عمل سلطان - خدمت پاوشا

عبودہ -

ظلمہ - ظالم کی جمع

طغیان - حد سے گزر جانا -

ظلم بستم -

عدوان - ظلم -

قرابت علیا - بڑے لوگوں

کی نزدیکی -

سرشت جمیلی - فطری طبیعت

پیدائشی طبیعت -

اسن جمع - اس جماعت -

خوش باش روزہ - کھانیکہ

لے آواز دی -

مسرشتہا - برغت -

امساک نہ کروہ اید - تنے

روزہ نہیں رکھا ہے -

مفطر صوم - روزے کے

افطار کرنے والے -

بگذا ر چیز خورم - ذرا ٹھہریئے

میں کھانا کھا لوں -

برایت حکایت کنم -

آپ کے لئے اس قصید بیان کروں -

مستمع باش - لے اب

سنیئے -

صفحہ ۱۶۰

حاجب کے معنی "دربان"

کے ہیں -

دوق الباب کرد - دروازہ

کھٹکھٹایا -

احضار - حاضر کرنا -

واجب الاذعان واجب

الطاعت -

صفحہ ۹

صفحہ ۱۰

یعنی خلیقہ کی خوشنودی کے حاصل کرنے میں۔

ناظری - تو دیکھنے والا ہے۔
سید لولاک - آنحضرت م
اس لئے کہ آپ کی شان میں "لولاک
لما خلقت الافلاک ہے۔

فریہ - نسل - فرزندان و فرزند
زادگان۔

نیران - نار کی جمع ہے۔ آگ
آتش۔

اولوالاھر - صاحبان حکم۔ بیان
خليفة عباسی مقصود ہے۔

واورا الخ۔ یہ فقر غلط ہو گیا ہے
اس کو یوں بنائیے۔ "واور اھم
بشریت شیریں شہادت کام حیات
ترکدیم" یعنی اس کا بھی کام حیات
شہادت کے شریعت سے ترک کر دیا۔
۱۷۱۔ برائے اضافت ہے۔

صفحہ ۱۶۲

چرا۔ وا۔ نہ۔ رہم۔ کیوں نہ
چھوٹ جاؤں۔ خود کو علیحدہ نہ کروں
لالہ۔ خلاصہ

ہتک۔ پردہ دری

بہرہ ور۔ غلط لکھا ہوا ہے۔ بہرہ ور
بنائیے۔

جالس مجلس فکر بودہ۔ فکر
کی مجلس کا بیٹھنے والا تھا۔ یعنی فکر
میں تھا۔

انقیاد۔ فرمانبرداری
مذائقہ۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
مضائقہ بنائیے۔

انصراف۔ پلٹنا۔
پاشو۔ کھڑے ہو۔

کلبہ۔ خانہ کوچک
وسادہ نشین۔ مذہنین۔

صفحہ ۱۶۱

نقش فنا فی الامر می زخم
آپ کے حکم میں فنا ہونے کی
نقشہ فی کرتا ہوں۔

ہمپائے خادم ہر وہ خادم
کے ساتھ جا۔

صلیٰ اطاعت ارباب سیاست
چہنیں نمودہ۔ پادشاہوں کی اطاعت
کا حلقہ اس طرح دکھایا۔

بے شبہ۔ بے مثل۔
در صحن سہرائی استر ضا

اسناد - نسبت دینا -

ٹولا - دوست رکنا -

اذیال - ذیل کی جمع - دامن

مشہود - ظاہر -

ومن تبعہ شان - اور

اون کے پیرو -

ناموس - عزت - حرمت -

عصمت -

چندان بدلمنی بردند - اتنا

برائیں مانتے تھے -

حد قذف - پتہ مارنے -

گالی دینے - یا زنا وغیرہ سے نسبت

دینے کی سزا -

صفحہ ۱۶۳

خیر البریہ - جناب

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -

دروصلت یا غیر کفو -

غیر جنس کے ساتھ ملنے میں -

وَرطہ - محل ہلاکی - گرداب -

سپاییت - غلط لکھا ہوا

ہے - یا تو سیاست ہو - یا ستم

بمعنی چغل خوری -

مکاند - جمع کمین - بداندیشی -

متصدی - دریے -

سرمیدی - ہیشگی

معائب - عتاب کیا گیا -

وسیعلمون الذین

ظلموا ائى منقلب

ینقلبون ط اور عتقرب وہ

لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے یہ جان

لیں گے کہ کس کر وٹ وہ پلٹتے ہیں -

پاڑ ۱۹ - سورہ شعراء کے آخر میں آیات واقعہ

جہان جوو - دنیا -

ممكن - جس کا وجود - اور عدم

دونوں ضروری نہوں -

متحکم - حتم کیا گیا -

رفاہ - تن آسانی - فراخی عیش -

صفحہ ۱۶۴

مورث - برائگزین -

خشیت - ڈر - خوف -

بنی اسرائیل - اولاد حضرت

یعقوب - عبرانی زبان میں حضرت

یعقوب کا نام اسرائیل ہے -

مدبر کی جگہ تہربنائے - کام کا انجام

سوچنا -

ماسلف - جو گزر گیا -

مشحون - پُر۔

اسافل - "اسفل" واحد

پائیں تر۔

اراذل - ارذل واحد۔

ورماندہ نان و لباس

تن پرور - شکم پرور۔

داخل آدم حساب نشدہ

اندہ - باقاعدہ آدمیوں میں

داخل نہیں ہیں۔

وانست و نہ کرد۔ جانا اور

عمل نہ کیا۔

لکیم - بخیل۔

مکنت - توانگری - قدرت

کافہ انام - تمامی مخلوق۔

نصفیت - انصاف۔

اینائے عمارت - بنائے

بنائیو۔

صفحه ۱۶۵

تدوین - جمع کرنا - تالیف کرنا۔

مرضی - مرہن کی جمع۔

یوم نشور - قیامت

دھور - دہر کی جمع ہے

قطعہ محامد می خواند۔

تعریقوں کا قطعہ پڑھتا ہے۔

صفحه ۱۶۶

صفحه ۱۶۵

ہجوا - ہجو۔

تلفقد - مہربانی

انفصال - کے معنی ہیں۔

جد اہونا۔

خلعت عمد - عمد خلعتی

اجتناب - پرہیز کرنا۔

صفحه ۱۶۶

لے نخواستہ برد۔

پتہ نہ لگا سکے گا۔

کنہ - حقیقت ہے۔

درہر کار یکسر - نادر کام میں

ایسے کام میں جس کو کسی نے کیا نہ ہو۔

سراثر - جمع سریہ - از۔

چہ طور لجر صہ - سرو زر آمد

کس طرح ٹھوکی میدانیں آگے - یعنی ظاہر ہو گئی۔

تواند بر خور و نہ پونج سکے گا۔

انقراض - بریدہ شدن۔

مدت کا آخر ہونا۔

مرفوع القلم - قلمزدہ۔

اغوا - گمراہ کرنا - بہکانا۔

وصلہ پارچہ ناعینس را

پیش رو کے سینہ دوختہ

دوسرے کپڑے کا پیوند سینہ کے

آگے ٹانگ کر۔

بہر کسی دم راہ برمی خور و
جو کوئی راستہ کے سامنے ملتے ہیں
جس کسی سے راستہ میں ملاقات ہو
ایں پیچیدہ ملاقات۔ یہ
بد نما پیوند کس لئے نکلتا ہے۔
طاری گردید۔ لازم ہوا۔
تکیہ پارچہ را۔ اوس کپڑے
کے ٹکڑے کو

متعرض نہ شدہ۔ تعرض
کرنے والا نہ ہوا۔

صفحہ ۱۶

از تذکرہ مختار پارٹ
اس گفتگو کے ذکر سے رک گیا۔
حضرت دانش مند علامی و
ملائک جنابنا و تنگاہ فتامی
انہیں قاضی صاحب کو از روئے
طنز کے کہتا ہے۔ یعنی بڑے عقلمند
علامہ اور فرشتہ جناب اور
قضا و تنگاہ۔ بڑے فہمیدہ۔

پس از القضا و ہور۔
زمانے کے ختم ہونے کے بعد۔
احدی۔ کوئی ایک۔

افواہ۔ جمع فوہ۔ دہن۔ منہ۔
یا دو گار زبان گشتہ۔
زبان زد ہو کر۔

خور و گیر می۔ عیب گیری۔
کسی کا عیب پکڑنا۔
توطیہ۔ تدبیر۔ منسوب۔ فکر و بند
تہید۔

ھم فیہا خالداون

وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

معبود و حرم و کنشت۔

کعبہ اور بتکدہ کا عبادت کیا گیا۔

رستہ۔ رستن سے ہے۔ اگا ہوا۔

علیین۔ بہشت۔ بہشت کی

کھڑکیاں۔

و اے کین الخ۔ اس شخص پر اس

ہر کہ جسے اس شاخ کو ہاتھ سے چھو دیا

ابداع۔ نئی چیز کا پیدا کرنا۔

بازی خور معلم ملکوت

شیطان کی بادی کہاتے ہوئے۔

شیطان سے ہارے ہوئے۔

صفحہ ۱۸

پیران ولیس۔ افراسیاب

کے دزیر کا نام ہے۔

صفحہ

برازندگی - آراستگی -

بنا براز بر نمودن - یاد کرنے کی بنا پر -

نکال - عقوبت - عذاب -

دور حال و مال - دُنیا اور آخرت میں -

آل برا مکہ - ”برا مکہ“

”بر مک“ کی جمع ہے - یہ ایک

آتش پرست تھا - ملخ میں (نوبھار)

آتش خانہ کی خدمت انجام دیتا تھا -

اور وہاں بہت معزز تھا -

مرشیدی کہتے ہیں کہ یہ شخص

آخر میں مسلمان ہو گیا - اور بنی امیہ

کی دار الملک دمشق میں مع اہل وعیال

چلا آیا - اس کا بیٹا ”خالد“ ابی العباس

سفاح عباسی کا وزیر ہوا - اس کے

بعد اس کا بیٹا ”یحییٰ“

اس کے بعد ”فضل“ بن یحییٰ - اس

کے بعد ”جعفر“ بن یحییٰ ہارون رشید کا

وزیر ہوا - یہ شخص بہت سخی تھا -

اسی پر دولت برا مکہ ختم ہوئی -

خان خاندان ہند - عبدالرحیم

خان خاندان - بیرام خاں کے بیٹے -

اکبر شاہ کے گورنر نہایت سخی اور بہادر

رخدعہ - مکر

لولو - موتی

مرجان - ہونگا

وزیر - گناہ - بارگراں -

درجہ کارون - قارون کے

گروہ میں - یعنی بخیلوں کے زمرہ میں

وعید - وعدہ بد -

والذین یکنز ولب

الذہب والفضة

ولا ینفقونہا فی سبیل

اللہ فبشرہم بعذاب

الیم (ترجمہ) اور جو لوگ

سونا چاندی جمع کرتے ہیں - اور

اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے

تو اُن کو تم دردناک عذاب کی

خوشخبری سناؤ -

یہ آیت دسویں پارے - سورہ

توبہ میں واقع ہے -

گوش و ہوش دست

ہوش - دست کے آگے ایک

(و) اور بنا دیجئے -

مواثیق - میثاق کی جمع -

عبد و پیمان استواری۔

پاھنر۔ روشن۔

قحبہ و قمرساق بہرہ یا بند

رندی۔ بڑے رقیں پاتے ہیں۔

صفحہ ۱۶۹

چو ابر بہار۔ کاتب نے ”جو“

لکھ دیا ہے۔

با خدا برآمدہ۔ کلام ربانی

راشاہد منع آورند۔ یعنی

بخشش کے موقع پر بڑے با خدا بن کر

مترآن سے شاہد منع لاتے ہیں۔

اور زہد و تقویٰ کے خزانے سے

”لا تسرفوا۔ ولا تبذروا“ (تم کو

اسراف نہ کرو۔ اور بے جا نہ اڑاؤ)

کی مہرجب خاص کی تیلی پر لگاتے ہیں

ولا تبذروا تبذیر اور نہ بے جا

اڑاؤ) یہ آیت کا ٹکڑا۔ پندرہویں

پارے سورہ بنی اسرائیل میں ہے

اور ولا تسرفوا۔ آٹھویں پارہ

سورہ اعراف میں۔

اعانت اہل توقع اور

اہل توقع کی اعانت کو (جو سادات

و مومنین و شعرا سے ہوتے ہیں)

ولا تجعل يدك مغلولة

الى عنقك ولا تسطرها

على البساط فتقعد

ملوماً محسوراً (ترجمہ)

اور نہ تو پورے کنجوس ہی بن جاؤ۔

اور نہ بڑے فضول خرچ کہ سپر

خالی ہاتھ بیٹھے رہو۔ اس آیت

کے صبیغہ میں شمار کرتے ہیں۔ پندرہویں

پارے۔ سورہ بنی اسرائیل میں یہ

آیت واقع ہے۔

ان المبدلین کافوا

اخوان الشیطان

بالتحقیق۔ بے جا اڑانے والے

شیطانوں کے بہائی ہیں۔

(پارہ ۱۵۔ سورہ بنی اسرائیل)

بلادت۔ کند ذہنی۔

رم نمائند۔ بہا گتے ہیں

یعنی اشرف انبیاء کے اس فعل پر

کہ شعرا کو صلہ میں اتنے اتنے اونٹ

دیدتے۔ بہا گتے ہیں۔

واحتنبوا قول الزور

پر ہمیز کرو۔ جھوٹ بولنے سے۔ یا

امو و لعب کی باتوں سے اجتناب کرو

یعنی اس آیت کو بخشش کی نعمت
میں پیش کرتے ہیں۔

یہ آیت پارہ ۱۷ - سورہ حج میں ہے۔
قطار فرمایند۔ پیش
کرتے ہیں۔

اٹھو اور ناہنجار شان بد
ماند (الحج) ان لوگوں کے برے
طریقے اس قصہ کے مشابہ ہیں کہ۔
ایک نماز نہ پڑھنے والے
کو ملا مت کی۔ کیونہی! تم نماز
کیوں نہیں پڑھتے! اُس نے جواب
دیا کہ میاں ہم تو قرآن پر عمل کرتے
ہیں۔ مینا کیوں کر پڑھیں؟ خدا نے
تو کبھی الفاظ میں فرما دیا۔

”لا تقربوا الصلوٰۃ“

دُعا کے تو قریب ہی نہ پھسکو

یہ سن کر لوگوں نے اور بُرا بہلا کٹ
شروع کیا۔ کہ ”اوبے ڈھنگے! اس
کے آگے کا تو جملہ پڑھا ہوتا! و انتہ
سکاں! جو آگیا ہے۔ یعنی ایسے
حال میں جب کہ تم نشہ میں۔“

کھنے لگا کہ خدا کی بندگی و طاعت میں
اس کے ایک کلمے پر بھی عمل کرنا بہت

غنیمت ہے۔

دیگر اڑ مناقب سلاطین
وامراءے جاہلین (الحج)۔

دوسرے سلاطین۔ اور جاہل امراء
کے مناقب میں سے کہ جن کے
ظاہر و باطن مثل دولت مطلع
کے ہیں، یہ ہے۔ کہ ان لوگوں
نے شتر مرغ کی سی خاصیت
پیدا کر لی ہے۔ کہ اگر اُدس سے
کہا جاتا ہے۔ کہ تو اڑتا کیوں نہیں
تو وہ کہتا ہے۔ کہ کہیں اونٹ
بھی اڑتا ہے؟ یہ سن کر اور زیادہ
ملا مت کی۔ کہ اچھا اگر ایسا ہے۔ تو
بوجہ اٹھا۔ اُس نے کہا۔ واہ!!
کہیں پرند بھی بوجہ اوٹھا یا کرتا ہی!
آج تک کسی نے ایسا دیکھا۔ یا سنا
ہے۔

شما تہ۔ کسی کی خرابی پر ہنسنا
خوش ہونا۔

مادرست۔ غلط

مطلع و لخت۔ ایسا مطلع کہ
جس کے دونوں مضمون میں مضمون علیحدہ
علحدہ ہوں۔ باہم مربوط نہ ہوں۔

شناخت - ملامت -

حکامی - بوجہ اُٹھانا -

رہلقہ - حلقہ رسن -

جبل الملتین - مضبوط رسی -

اڑنکاب - مرکب ہونا -

سخط - خشم و غضب -

صفحہ (۱۷۰)

الناس علی دین ملوکھم

اپنے پادشاہوں کے دین پر ہیں -

گورنر - حاکم صوبہ

کشتہ - ضلع کا حاکم

بربر گردا پندہ - ایک ترک تہ

کی زیادتی ہے اسکو کاٹ دیجئے -

حفظ طریقہ اسلام

اگلوں کے طریقہ کے حفاظت سرمایہ بر

پس ماندگان ہے -

استخفاف - سبکی - حقارت

ترک اولی - بہتر شے کا

ترک -

تاوان - زبردنقصان یعنی کوئی

چیز کسی کے ہاتھ سے تلف ہو - اوس

شے کی قیمت کم یا زدہ لینا -

خسارت - زیان -

مفسرط - زیادہ - بہت -

از صف فعال ہر اند -

آخری صف کے نکال دیتے ہیں جوتیوں

کے پاس ہی نہیں بیٹھنے دیتے -

صفحہ ۱۷۱

بنین - دونوں بالفتی -

بنون - لڑکے -

یدو - ابتدا

کجا - نجیب کی جمع -

طرف بستن - فائدہ اٹھانا -

ملکہ راسخہ - وہ عمل جو ذہن میں پختہ

ہو گیا ہو اور بغیر فکر نہ

ان سب کی تعریفیں اخلاق

نامصریٰ میں تہارے

پر پڑھنے میں آئیں گی -

از پشت کردن - بہاگ

کھڑے ہونے سے -

محرمات شرعی - وہ چیزیں

جن کو شریعت نے حرام کیا ہو -

تا دست رس نیک

نمایند - بروں کا مون کو حق مقدم

عمدہ ظاہر کرتے ہیں - کاتب نے

مسن غلط لکھا ہے -

صفو،

صفو.

کو دنیا اور آخرت کے مہلکوں میں مبتلا
چھوڑ دیتے ہیں۔

ہر روز بے حیا قمر مساقون اور مسخرن
کے نصیب میں نفع اور درجہ پیشکاری
تمحاری اراذل انام کے مدارا لمہام
کے نامزد ہو گیا۔ بے چارے شریف
بے قدر و قیمت ہو گئے۔ اور درد
کی ٹوکریں کمانے لگے۔ اور سوکھی
روٹی کے لئے حیران۔ مضطر۔ اور
بھیک مانگنے کا ٹھیکرا۔ مقاصد کے
ہاتھ میں لئے رہ گئے۔ مجبوراً انہوں
نے قرین ملال خواری میں ابنائے
زمانہ کے حال و مقال کی پیروی اختیار
کر لی۔ اور منافقت کے قواعد کے
حصول میں بد سگالوں اور گندم نما
جوفروشنوں کا راستہ چلنے لگے۔
نتیجہ یہ ہوا کہ واقعی خیر خواہ نوکر اور حقیقی
با فہم راست باز مفقود ہو گئے۔ اور
عادل پادشاہوں کی سیرتیں۔ اور
بڑے خاندانوں کے امراء کے عمدہ
قواعد بالکل متروک اور نابود ہو گئے
اس ناستودہ شیوے کی وجہ سے
سلطنت کے خاندان کے خاندان

مخام۔ سخن چین۔ غماز۔
چغلیوز۔

مرتشی۔ رشوت لینے والا
کفران نعمت۔ ناسپاسی
نعمت

صفحہ ۲۷۱

صفحہ ۱۷۲

آلاف۔ الف کی جمع۔ ہزار۔
تمتّع۔ منفعت گرفتن۔

اراذل۔ کوکاتب نے (منا)
سے غلط لکھ دیا ہے۔ اراذل بنائے
مراحم۔ مراد۔ مطلب۔ اسم ظرف
ہے۔ روم سے مشتق۔

ابتذال۔ بے اعتباری۔ ناقدری
خواری۔ دوروی۔ نفاق۔ دورو۔ منافقت

شروع صفحہ سے لے کر
امارت تنزل گرفت تک
کا ترجمہ کئے دیتے ہیں۔
اگرچہ عبارت سہل ہے
اپنے تھوڑے سے نفع کے واسطے
والی ملک کے ہزاروں نقصان
جائز رکھتے ہیں اور جان نثاری۔
اور بلاگردانی کے دعوے پر اس
کا بہت کچھ مال خورد و برد کر کے بیچارہ

برباد ہو گئے۔ اور اس ناپسندیدہ
طریقہ کی وجہ سے امارت و وزارت
کے قوم و قبیلہ نے انحطاط اختیار
کیا۔

ناز و اعزاز فروشندہ۔
یعنی محل میں اماں بیٹا کے ہونے
کی وجہ سے ناز کرتے ہیں اپنا اعزاز
ظاہر کرتے ہیں کہ اس شخص کی ماں بہن
شاہی محل میں نوکر ہیں۔ داروغہ
ہیں۔ مغلائی ہیں۔

کہ خدا و باکرہ۔ بیابا ہی۔
بن بیابا ہی۔ کنواری۔

عہدہ جبروت۔ بڑا عہدہ
واژ رنگ پیش آمدن
شان۔ ان کے کام کی ترقی۔
اور مقصد کے پورے ہونے سے۔

نسل و بروت تابندہ۔
مونا پھونپرتا دیتے پرتے ہیں۔

زنان حلیہ۔ بیوی۔ جو رو۔
ایسی عورتیں جو نکاح میں ہوں۔
جلیدہ غلط لکھا ہوا ہے۔

ور پر وہ نا پر سانی نشانیہ
یعنی بی بیوں کو نا پر سانی کے

پر وے میں بٹھا کر۔

سمر بے شام زمین گزار
یعنی بے چاری بیوی۔ ایکسلی رات
کو فاقہ سے پڑی رہتی ہے۔ بے شام
یعنی بھیر رات کے کمانے کے۔

صفحہ ۱۷۳

و در فقر و فاقہ الج۔ نجیب عورتوں
کو فقر و فاقہ میں زحمت شاقہ کی برداشت
نہ رہی۔

یگی گرائی مہر۔ یعنی ہندوستان
کی خرابی کے وجہ میں سے ایک یہ ہر
کہ یہاں مہر عورتوں کا بہت زیادہ
باندھا جاتا ہے۔ غربا میں لاکھوں اور
امرا میں کروڑوں کی تعداد پہنچتی ہے
چنانچہ شوہر اس حق و واجب کے
عہدے سے ہرگز نہیں نکل سکتا۔
یعنی یہ مہر ادا نہیں کر سکتا۔

کابین۔ مہر

لکھا۔ لاکھوں۔

دوم وقوع عیب و
افتراق۔ دوسرے ایک عیب
افتراق میں یہ ہے کہ طلاق کی سنت
کے طرف رجوع نہیں کرتے۔ اور

کثرت نے عورتوں کی رودنی کو مرد دار قسم
اکل میت کما کر مر گئے۔

اکل میت - خوردن میت -
مردہ کا کمانا۔

پچھم دراقا لیم دیگر الخ

پانچویں یہ بات ہے کہ دوسرے

ممالک میں یہ امر نہیں کہ عورتیں سر

اور جسم برہنہ کئے منہ پہریں۔ اور نوکری

اور دکا نڈاری کریں۔ اور ساز و

غنا و رقص و شب خوابی کے کسب

میں طالب جمال و وصال کو اپنا ہاتھ

دیدیتا محال و ممنوع ہے۔

صیغہ - زن متاعی۔

ملائے محافظ پیر و جوان الخ

ایسا ملا کہ جو نوجوان اور بڈھوں کا

محافظ ہے اور ان سے واقف۔ یہ

لوگ عدت کا ضابطہ رکھتے ہیں۔

کہ موافق حلت و اداسے اجرا و عقد

مدت کے کسی کا سردار مناد پر رکھتے

ہیں۔

عدت - مطلقہ عورت کے لئے

تین ماہ کا زمانہ۔ اور بیوہ عورت

کے لئے چار ماہ اور ۱۰ روز معین ہیں۔

عورتوں کو طلاق نہیں دیتے۔ علماء

امراء۔ غرباء۔ سب نے اس طریقہ

انبیاء کو متروک کر دیا ہے اور ملت

حنیفہ (اسلام) کے اخلاق کے شیوے

سے منہ پھیر کر ہندوستان کے مذہبی

قواعد پر رقتا رکری۔

سوم اختیار غیر کفو در تزویج۔

تیسرا امر یہ ہے کہ غیر جنس کے ساتھ

شادی کرنا شروع کر دی۔ یعنی شکرین

کی عورتوں سے۔ اور یہ مسلمان بچوں۔

کی مائیں ہو کر اپنے کفر کو توڑا توڑا

رواج دینے لگیں۔ اور ماؤں کی

عادت کی وجہ سے ایسے امور جو خلا

شرع اور خلاف طریقہ عجم و عرب تھے

لڑکیوں اور لڑکوں میں پسندیدہ

مزاج ہو گئے۔

بہ عادت کے بعد "امہات"

کا لفظ کاتب سے رہ گیا ہے کتاب

میں بنا لیجئے۔

صفحہ ۲۰۸

فقدان نوکری (الخ)

نوکری کے نہ ہونے نے سب کو

تباہ کر دیا۔ مجبوراً احتیاج کی

عقد مدت - متعہ -

سر ہدا من مراد می گزارند
یعنی کسی کو کامیاب ہونے دیتے ہیں۔

خواہ زوجہ مستغیث شش

خواہ بیوی داد خواہ ہو کر خلع چاہن والی ہو

حلت - حلال ہونا -

خلع - عورت کا اپنے شوہر کو طلاق

چاہنا - شوہر سے علیحدگی چاہنا۔

مثلاً مرد است الخ - مثلاً

ایک مرد ہے جس نے اپنی عمر میں دس

نکاحی بی بیوں کو طلاق دیں نے

طلاق دی، کہا اور پہر دوسری عورت

سے شادی کی۔ اسی طرح ایک عورت

ہے جس نے دس شوہروں سے علیحدگی

اختیار کی اور گیارہویں کے یہاں آگئی۔

زندگانی رہا حال رہا الخ -

یعنی حاکم شریعت وہاں کے آدمیوں کی

اس طرح کی زندگانی جائز نہیں رکھتا۔

کہ کوئی مرد بے عورت کے رہے - مگر

بہ ضرورت اور کوئی عورت

بے شوہر کے رہے - مگر بہ زمانہ

عدت کہ اس میں مجبوری ہے۔

عذاب - مرد بے زن -

سیرت - ناموس و بہ معنی

عادت و طریقہ -

صفحہ ۵۷۱

دیوان تقاص - حکمہ القضاء

داد رسی کی کچہری -

کتاب میں تقاص (غین سے)

غلط لکھا ہوا ہے - تقاص بتشہید صاد

ازہد گیر قصاص گرفتار -

ایں کو چہ تنگ و تاریک

جس بہ یہ کنایہ لکھنے کے قابل

نہیں -

محل عبور بیشتر کسان -

یعنی اکثر لوگ اس خلاف فطرت

فعل کے مرتکب ہوتے ہیں -

خطہ برگزین عالم - ایران

سے مراد ہے -

بے عرصہ - بے ہمت - عرصہ

بصاف و صحیح نہیں لکھا ہے

بروے کار آمن - کام

کرنے لگے -

تحت عجم - صحیح ہے -

تحت میجر نہیں -

فرنگ - یورپ اور فرانس -

گیو بہ معنی زمیں۔ اور مرت بمعنی سردار۔

گیو مرت کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اس لئے کہ شاہی شلشہ فارسی میں نہیں آتی۔ افریقہ۔ امریکہ۔ دونوں بر اعظم ہیں۔ اول۔ دنیائے عتیق میں۔ دوم۔ دنیائے جدید میں۔ پیشدادیان۔ پیشداد کے معنی

عادل اول کے ہیں۔ ایراں میں سب سے پہلے پیشداد خاندان نے حکومت کی جن کی مدت دو ہزار چار سو اکتالیس سال تک رہی۔ اُن کی تعداد ۱۱۱ ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں (۱) گیو مرت (۲) ہوشنگ (۳) طہوت (۴) جمشید (۵) ضحاک (۶) فریدون (۷) منوچہسر (۸) گودرز (۹) افراسیاب ترک (۱۰) زوداد (۱۱) گرشاسپ (۱۲) اکمل بعد کیا نیوں نے ۷۳۲ سال تک سلطنت کی جب تک یہ ہیں کیقباد۔ کیاؤس۔ کیخسرو۔ کیدہر سپ۔ مدائن۔ بغداد کے قریب ایک شہر جو نیشیواں کا پایہ تخت تھا۔

قصر شیرین۔ کرمان شاہ کے نزدیک ایک شہر ہے۔

انگلستان۔

خدا صفا و درع ماکدر۔ صاف اور اچھی چیز کو اور تیرہ و بکدر کو چھوڑ دو۔

انگلیس۔ اہل انگلستان ایشیا۔ براعظم ہے طوع۔ یہ لفظ ترکی زبان کا ہے نشان فوج۔

صفحہ ۱۷۶

صفحہ ۱۷۶ نظام آتش خانہ الحج۔ ان کے توپ خانے کے انتظام فرانس و روس کی ہستی کے محل سے اور دیگر دشمنوں کے سر سے دھوئیں پار کر دیتے۔

لو اے تسلط برد۔ تسلط کا جہنڈا لے گیا۔ گیو مرت۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلا بادشاہ ہے جس نے ایران میں بادشاہی کی۔

گیو۔ کے معنی گویا۔ مرت کے معنی زندہ کے ہیں۔ اور خان آزدو کے نزدیک مرت بالفقہ مبدل مرد ہے۔ یعنی مرد گویا۔ اور بعض کے نزدیک بہ معنی پیشوا سے زمین ہے۔

سبلجوق - نام پدر کھان پادشاہان

سبلجوقیہ کہ پہلا ان کا بادشاہ طغرل بیگ

بن سبکیئل - بن سبلجوقی -

صفویہ - وہ خاندان شاہ صفی

سے منسوب ہے - شاہ صفی کی تیمو

ہبت عزت کرتا تھا - شاہ عباس اور

طہاسب اسی خاندان کے ہیں -

کلاہ - قتر مرز - سرخ رنگ

کی ٹوپی -

تند وین - جمع کرنا -

مرئی ہنر مند ان -

خاندان کی صنعت ہے

تورع - پرہیزگاری

صفحہ ۷۷

تمشیت - جاری کرنا -

روان کرنا -

بے حسابی ہا کردہ - ظلم

اور زیادہ ستانی کی -

محمود - میردیس کا بیٹا -

ابدالی - قوم ہے -

بار و رز و بال - وبال اور

گناہ کا بوجہ -

نفاس - گرجستان کا

پایہ تخت -

آن روے آبارس

دریاے ارس کے اس طرف -

دریاے ارس آذر بائجان میں سرحد

ایران پر بہتا ہے -

بخارا - ترکستان کا پایہ تخت

ہے -

آعادمی - دشمنان -

خوش برش - اچھی کاٹ

والی - شمشیر کی صفت ہے -

فتح تاج بخشی کو فتح و تاج

بخشی بنا ہے -

ڈایت - دانش - عقل -

صفحہ ۷۸

جواہر آلات -

جواہرات کا سامان -

تخت طاؤس - بہت شہر

ہے - شاہجہان کا تیار کرایا ہوا تھا

محمد شاہ نے نادر شاہ کو دیا -

کوہ نور - دریاے نور - دو بڑے

ہیرے مشہور ہیں - ان میں سے ایک

اب انگلستان میں ہے -

مالاے نین چین :-

مالے کا نام ہے۔ ایسا ہار جو آنکھوں
کا سکھہ تھا۔

یہ سب ہندی کے الفاظ ہیں۔

جائزہ۔ انعام۔ صلہ۔

اصناف سوق۔ ہر قسم

کے تاجر و پیشہ ور۔

نائب السلطنت

ولی عہد۔

اکا پروا صاغر۔ بڑے۔

چھوٹے۔

سان لشکر۔ ملاحظہ لشکر۔

جائزہ لشکر۔ اور ہو سکتا ہے کہ

شان لشکر ہو۔

کہ ہر گاہ الہ۔ کہ جس وقت

میرالٹر کا میرے سر کا تاج لینے

کا ارادہ کرے۔ تو میں کتنے

ہی ہاتھ پاؤں لگاؤں گا۔ اور کوشش

کروں گا مگر اسکا دفعیہ نہ ہو سکیگا

قشون ملازم خود را الہ

اپنی ملازم فوج کو ہاری افواج

میں شامل کرو۔

مواجب را مخیر تقسیم کیوقت

تخا ہوں کو ہارے خزانہ سے

مسؤل۔ کے معنی ہیں :-

خواستہ شدہ۔

عنف۔ سختی۔ تندہی۔ درشتی۔

ناگواری

صفحہ ۱۷۹

جنت گودرز و سام۔

مثل گودرز و سام۔

گودرز۔ ایرانی پہلوان و نام پادشا

سام۔ رستم دین زال کا دادا

فرامرز۔ رستم بن زال کا

بیٹا تھا بہمن بن اسفندیار کے ہاتھ مار گیا

رستم زال میں اضافت اپنی ہے

خفتان پوشش الہ شیر

اور پلنگ کی کمال کے چلتے

پہننے ہوئے۔

دم جان بازی۔ جنگ

کے وقت

بالہنگ۔ باگ ڈور

عقبن۔ گرہ

بناخن دیگر الطاف پیر

نہ کشود۔ آپ کی دوسری

مہرانیوں کے ناخن سے یہ گرہ نہیں کھلی۔

پیش محرم ستر۔ محرم راز

کے سامنے

کتمان - راز کا چھپانا اور مطلق چھپانا
اور گواہی کا پوشیدہ کرنا۔

ایمان - یقین کی جمع ہو۔
قسم۔

چنگل - غلط ہے۔ اس کو جنگل

بنا لیجئے۔
دے کہ تفنگ و ولولہ

اوس وقت کہ دونالی بندوق کو

پادشاہ کے سینے پر مار رہا تھا

ہوا کاتیسرہ چوٹ کا چلا اور درختوں

کے پتوں کو ادھر ادھر کیا۔

اتفاقی طور پر ایک پتہ اس گولی مارنے

والے کی آنکھ کے حائل ہو گیا۔

اور نشانہ خطا ہو گیا۔ شہ سوار

(نادر) جس ہاتھ میں کہ گھوڑے

کی باگ رکھتا تھا۔ تیر بلا (گولی)

نے اُس کے انگوٹھے کو اڑا دیا۔

اور زمین پر گرا۔ نادر نے جلدی

سے زمین کو خالی کر کے خود کو زمین

پر گر کر لوٹ لگا نا شروع کر دی

بندوق والے نے شکار (نادر)

کو ٹپٹا دیکر یہ سمجھا کہ میری آرزو

کاتیسرہ مراد۔ نشانہ پر ٹیک

پیونچ گیا ہے۔

گلہ زن - گولی مارنے والا۔

طییدہ دانست - کتاب

میں غلط لکھا ہوا ہے۔ آپ اسطرح

بنائیے "طییدہ دیدہ دانست"

جلکہ - سبزہ زار۔ مرغزار

صاحب سر پر افلاک

ایسا بادشاہ جو افلاک کے تحت

رکنے والا ہو۔

انگشت - اکہنہ پچھین۔

انگلی پر چھٹرا لپیٹ کر۔

یک ران جہان نورد

ایسا گھوڑا۔ جو دنیا کاٹے کرنے

والا ہو۔

صفحہ ۸۰

اوبہ - ترکمانوں کا سکھ۔

جو درہ کوہ اور صحرا میں چادریا

تان کر رہ کر رہتے ہیں۔ شاقدان

مقام ہے۔

گیر افتاد - گرفتار ہوا۔

یکڑا گیا۔

نیک قدم - غلام کا

طائفہ کو رباطن - نسق چیمائی
 کا عہد -
 دست و گریبان شدند -
 شاہزادے کو پٹنے لگے -
 حم بہ ابرو نہ افگندہ - ابرو
 پر بل نہ آنے دیا -
 آزار نہ کشید - تم لوگ تکلیف
 نہ آتاؤ -

صفحہ ۱۸۱

اس سیاست نار و الہ
 یہ بے جا سیاست دشمنوں کی آنکھوں کے لئے
 اڑھار کہتے -
 جاے بازداشتن فرمان
 است - حکم کے واپس لینے
 کا محل ہے -

پیش روے داور دادگر
 بروہ گزاشتند - بیٹے
 کی آنکھیں نادر کے سامنے لیجا کر رکھیں
 آن مرآت مصیبت -
 اون ہی نکلی ہوئی آنکھوں سے
 سنا یہ ہے -

برو سادہ ماتم جا گرفت
 مسند ماتم پر جب اختیار کی -

نام ہے -
 مصدر - جاے صدور
 مومی ایسہ - ادس کی
 طرف اشارہ کیا گیا -
 از اتمی - عوض -
 بہ معرض سیاست درآمد
 قتل کر دیا گیا -
 گشتنم - غلط لکھا ہوا ہے
 گشتنم بنائیے -

صفحہ ۱۸۱

مباشر - فرمان دہ -
 کا کا - غلام -
 ہر چند پائے زجر
 و تہدید در میان نہاد
 یعنی ہر چند بہت کچھ زجر اور
 سختی کی -

از ہر دو چشم آہ - دونوں
 آنکھوں سے او بے اندھا کر کے
 عصا کشی کے لئے چھوڑ دیا -
 سیر کو کبہ سلطانی شد -
 سلطانی کو کبہ کا سیر گاہ ہوا -
 دین قرۃ العین شہر یاری
 دلی عسک کی آنکھ -

حدقہ - حلقہ چشم -

کاتب سے بردسادرہ گیا
آپ کتب میں بنا لیجئے۔

سرشک پارمی نمودہ
خوب روئے - اشکوں کی جہری
لگا دی۔

علی الصباح کہ خسر و خاؤ
وقت صبح کہ آفتاب جامہ
سرخ شفق پہنے ہوئے خلوت
مشرق سے نکلا
صفحہ ۱۸۲

اور چہرہ عالم افروز کے ساتھ
تخت نیلی سپہر پر جلوہ گر ہو کر کروں
کی تیغ نیام افق سے باہر کینچی۔
یعنی جس وقت کہ آفتاب
طلوع ہوا تو نادر بہ صورت غیظ
و غضب سرخ لباس پہنے ہوئے
نکلا۔ اور تخت پر بیٹھ کر عاجز کشتی
کی تلوار انتقام کے لئے برہنہ کی
اور زبان قہر سے کہا کہ

”ایرانیو! درباریو! کیوں تم
نے اس بات کو منظور کیا۔ کہ
میرا بیٹا اندھا ہو جائے۔ اور تم
بینا رہو؟“ درباریوں نے عرض کی

”اعلیٰ حضرت آپ نے تو خود
شفاعت قبول نہیں کی۔ اور سفارش
کرنے والے کی گردن عذاب کی
قینچی کی دھار پر رکھ ہی تو دی۔“
فرمایا ”یہ کیا کہتے ہو! اگر تم
سب کے سب اتفاق کر لیتے۔ تو
میں کیا کیا کر سکتا تھا! اور جس
وقت کہ تم سب کے سب مانع
آتے تو ان دو تین میر غضب سے
کیا ہو سکتا تھا۔ یہ کہہ کر تھامی
عملہ سیاست کو حکم دیا۔

تاکہ سرکاٹ لیں۔ اور ایک وایت
کی بنا پر تبریزی سات من کے
وزن کے برابر آنگلیں نکل والیں
اور اس تینہہ کو اپنے اعتقاد کے
موافق گویا خفیت سی چشم نمائی
سمجھنا ہوا کہڑا ہوا اور چلا گیا۔
تڑا پد۔ زیادتی
عشیرہ۔ خاندان۔

صفحہ ۱۸۳
بدیہی۔ وہ چیز جس کے علم میں
فکر نہ کرنا پڑے۔

حوصلہ تحمل پادشاہی۔

بنائیے۔

کوہ وقار رش را رفتار
جہلا از جا بردہ - جاہلوں
کی رفتار نے اُس کے وقار کے
بھاڑ کو جگہ سے ہٹا دیا۔
شلتاق - جرمانہ۔
شلتاق مے زد - کوڑے
پھٹکا رہتا تھا۔

روزے برابر یکہ
خلافت آمد الہ - ایک روز
خلافت پر بیٹھنے کے لئے آیا۔
ایک رقعہ مسند پر ملا۔ اس میں
لکھا تھا کہ ”نادر! اگر تو خدا
ہے۔ تو ضرورت ہے کہ تیرے
بندے ہوں۔“

اور اگر رسول ہے۔ تو امت
کی ضرورت ہے۔

اور اگر تو پادشاہ ہے۔ تو اس
حالت میں شکر اور رعیت کام میں
آتی ہے۔ یہ نفوس کی ہلاکی اور
رائل و آلوس کی خرابی سے تیرا
کیا کام بنے گا۔

من بزمانی جان شما مجرمان!

میں تم بدکار مجرموں کی جان کے لئے
کر دگار جبار کا قہر و غضب ہوں۔
ناکرہ کین - دشمنی اور کینہ
کی آگ۔

التحاب - آگ کا شعلہ بن
ہونا۔

درون - دل۔
سرگردہ افاغنه - افغانوں
کے افسر۔
لبساط شکوہ مردم عجم الہ -
ایرانیوں کی شکایت کی۔

وناکاہ بے صدا و ندا -
اور یکایک بلا وجہ خاموشی کے ساتھ
صفحہ ۱۸۴

ور پداغان کردن - سرگردان
اور پریشان کرنا۔ کتاب میں مداحان
صحیح نہیں لکھا ہے۔

دیبرک - چوب ستون۔
از نظر با قائم شدہ -
نظروں سے چھپا ہوا۔

تدارک رد بلا سر دست
تاکید نمود - اور اس بلا کے
رد کی فوراً ہی تاکید کی۔

یراق سلطان قطار چیدہ
پادشاہی ہتیار رکھے ہوئے۔

بڑخو کردہ غلط لکھا ہوا ہے۔
صحیح ”بسوخو کردہ“ ہے۔ یعنی کین کر
گہات میں بیٹھ کر۔

سیاہی سیاہ آدم ملاحظہ
افتادہ آدمی کی پرچہائیں کی سیا
دیکھی۔

صفحہ

صفحہ ۱۸۵

جم چشم - سلیمان - یا جمشید کا
ساحتم رکھنے والا

فشار دادہ - ذرا دبا یا۔
از ثقاہ شنیدم - میں نے
متبر لوگوں سے سنا۔

رویا - وہ جو عالم خواب میں
دیکھا جائے۔

برخواست - برخاست - بنائو
خیر الوہی - بہترین مخلوقات
یعنی جناب محمد مصطفیٰ م

ثقا ص خون - انتقام
خون - قصاص۔

پشت گرمی - مدد
دنبال جدال - عقب جنگ

خودش منزل زد - خود
گھر کی طرف ہباگ گیا۔ یہ
درنوطیہ امراہم ہم قسم
یافتہ۔ اور اہم امر کے منسوب
میں ہم قسم پا کر۔

خیام خواب گاہ دلف
ہم می زد - خواب گاہ کے
جیسے قطار قطار ضرب کرتا تھا۔

جا ترست بچہ نیست -
یعنی علامت موجود ہے۔ مطلوب
نہیں ہے۔ نا در نہیں ہے۔

ورمالیہ نہ - ہباگ
گئے۔

نخب می زد - آواز
دیتا تھا۔

اگرست بہ جلید
اگرستی کی توکل بالکل نہیں چوگے
قتل کر دیئے جاو گے۔

صلب طاقت - کو اس
طرح بنائیے۔ سلب طاقت

صالح طالع - وہی محمد صالح
طالع - بدکردار۔

نفیر زن - خراٹے لینے والا۔

کر ہے۔

پا بہ طناب اجل چسپید
دم رو بہ زمین غلطید
سوت کی رسی میں پیرا ہلچا منہ کے
بہل زمین پر گرا۔

قاتل بہ عقب برگشتہ الٰہ
قاتل نے پیچھے پلٹ کر وہ تلوار ماری
کہ نادر کا شانہ چنار کی شاخ کی طرح
دو ٹکڑے ہو گیا۔

بالا رفت - اسی دست
و شمیر بالا رفت - یعنی ہاتھ اور
تلوار دونوں اُٹے - بلند ہوئے۔
مستخیر - بالضم - قیامت
بعضوں نے بالقحہ ہی لکھا ہے۔
ترک شاہی - شاہی
سامان۔

صفحہ ۱۸۷

از بیخ برگند - یعنی ہڈیوں کو
تو بیخ و سرزنش کے مرحلہ میں پہنچ گیا
بہ مرحلہ تو بیخ افگند
یعنی ہڈیوں کو تو بیخ و سرزنش کے مرحلہ
میں پہنچ دیا۔
از تحت بختہ تابوت کشند۔

جلو پر چم غمیش - اس کے
ارادے کے پیر کے سامنے۔
راہ نگوں ساری دشمن
می کشاد - دشمن کی گونہاری
کا راستہ کھول دیتے تھے۔

واژ بود کشادہ تھا۔
بہ سلطنت پادشاہ نشان
شدہ - ملک میں پادشاہ
نشان ہو گیا۔

بہ اورنگ آرائی الٰہ اور
تحت آرائی - یعنی پادشاہی میں دنیا
کا تاج بخشنے والا ہو گیا۔
بہمان طور واقعہ دیدہ -
اسی طرح خواب دیکھا۔
صفحہ ۱۸۶

اسد اللہ بند سیف
از برش بہ کشادہ شیر خدا
نے تلوار کے بند اس کی کمر
سے کھول لئے۔

پیکر آدم بے گانہ بہ نظم
آتشناشدہ - کسی غیر آدمی
کی صورت مجھے نظر آئی۔
الحرب رعد عتہ - جنگ

صفحہ ۱۸۷

تخت سے تابوت کے تختہ پر ڈال دیں
پالکیہ - مقرر باج -

تجملات - وہ مال جو مقررہ
سے زیادہ لیا جائے -

برعائینشیدیم - برعائینشیدیم
بنائیے -

خیال آن غدار بے رحم الخ
اُس بے رحم غدار کا خیال تھا -

کہ جس وقت یہ کہیں گے کہ نا درشا
کی نسل سے پادشاہ ہونا چاہتے تو

شاہ رخ مرزا کو تخت پر بٹھا کر خود
اس کے نام سے سلطنت کروں گا -

تاجور - صاحب تاج
جلب - کشیدن -

تبدیر - بے اندازہ خرچ
کرنا - فضول خرچی -

صفحہ ۱۸۸
اور اگر فتنہ الخ - اوس کو پکڑ کر

مقیمہ نادری کی بیویوں کو دے دیا
انہوں نے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے

کر ڈالے
مصاف - جنگ

روتافتہ - منہ پھیر کر -

از تو طیبہ امرا الخ - امرا کے
مشورے سے دبا وجودیکہ شاہ رخ تخت
پر بیٹھنے سے سخت انکاری تھا اس کے

سر پر تاج موروثی رکھ دیا گیا -
ہرج - مرج - فتنہ و فساد -

لڑائی جھگڑا -
درا فواہ انداخت (الخ)
شہور کیا کہ شاہ رخ میرزا نادری کی طرح

ایرانیوں کے مذہب سے بیزار
رکھتا ہے -

وسلوک اور الخ - اور شاہ رخ
کے سلوک کو - کہ وہ مختلف

مذہب والوں اور خصوصاً ایرانیوں
کے ساتھ مروت سے پیش آتا تھا

حجت گردان کر
صفحہ ۱۸۹

آدمیوں کے دلوں اور ایون میں
تفریق پیدا کر دی

اثر حلیہ بصر عاری ساختہ
یعنی شاہ رخ کو اندھا کر دیا -

وہ ہوز انگشتری سلطنت
اور ابھی تک اُس کی حکومت کی انگشتری

نے نقش مروا نہیں قبول کیے تھے

بالا دست پر قدم رکھینگے۔ اور جہان
کیس شہر کا حاکم یا کسی گروہ کا سردار۔
ہوگا، سرداری اور حکومت کا سودا بکا کر
چین سے نہ بیٹھے گا۔ در لڑیکا۔ جنگ
کرے گا، اس بنا پر احمد خان نے یہ
رائی قائم کی۔ کہ بہتر یہی ہے کہ صرف
افغانستان کی حکومت پر قناعت
کی جائے۔

یہ نیزہ او۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
”یہ نیزہ او“ بنائیے۔

مقبول گردیدند۔ قبول کرنے
والے ہوئے۔

سدر۔ دو چیزوں کے درمیان
حائل و مانع دیوار۔

تطاؤل۔ گردن کشی۔ درازدستی
ظلم و ستم۔

تدبیر۔ غلط لکھا ہوا ہے۔ تدبیرش
بنائیے۔

و بدو رخوا قین تجر یہ در ایبری
جان تسلیم نمود۔ اور قبضہ پادشاہ
کے زمانے میں قید میں انتقال
کیا۔

کہ اس کی سلطنت کی انگوٹھی کا
نمگینہ ذلت کے زیر دست
آگیا۔

یہ چنگ آور وہ الہ۔ اس کو
قبضہ میں کر کے مار ڈالا۔

سمر کردہ اکرا د۔ کردوں
کا سردار۔

ضمیمہ فتوحات خویش
گردانیہ۔ یعنی ہرات کو
بھی فتح کر لیا۔

بالا خر چارہ و تسلیم دیدند
آخر کار انہوں نے خود کو سپرد کرنے ہی
میں چارہ دیکھا۔

صفحہ ۱۹۰

صفحہ ۱۹۰

علاوہ چون نادشاہ الہ

اور اس کے علاوہ یہ بات ہے۔ کہ
چوں کہ نادشاہ نے ملک پر غلبہ پاکر
پادشاہی کو غصب کیا اور اسی کی محبت

میں جان دے دی تو بالضرر دوسرے
کے لئے بھی دوام و بقا نہ ہوگی۔ اور اس
کے مرنے کے بعد ہر وہ شخص جس کے
بازو میں طاقت ہوگی یا کچھ تھوڑا سا

بھی زور رکھتا ہوگا خود سر ہو کر اپنے

۱۹۱

عرضہ - درمیان انداختہ

شدہ - وپیش آوردہ شدہ - و

آنچہ پیش کشیدہ شود -

بوار - ہلاکی -

وی نہاد کی جگہ - روے

نہاد - بنائیے -

علم از استبداد ہر داشت

استبداد کے معنی ہیں - تنہا برسر کاری

ایستادن - ومنع کسی نہ قبول کردن -

خود سری و سرتابی کے معنی میں بھی مستعمل

ہے - اشتداد غلط لکھا ہوا ہے -

انجراح مرام - روان کردن

مقصود -

برادر آق خان - متغایکائی

سرکردہ زمان بودہ - ڈاکوؤں

کاسر دار تھا -

صفحہ ۱۹۲

جلمنا - معبدالضاری - گر جا -

صیانت - نگہبانی -

تاکہ حرکات - تا ایکہ حرکات

بنائیے -

بے منازعت - بغیر

خصوصیت -

از قبیلہ مک - صحرائی

قبید سے -

زر و شست { منوچہر کی نسل

زر و شست { سے ایک حکیم تھا

افلا دوس حکیم کی شاگردی کی - جب

تعلیم حاصل کر چکا - توحہ و وسیلان

میں ایک پہاڑ پر گوشہ نشینی اختیار

کر کے ریاضت میں مشغول ہوا - ۱۰۱

ایک کتاب تیار کر کے اُس کا منہ

نام رکھا - پھر پہاڑ سے نیچے آیا - اور

آتش پرستی کی تبلیغ شروع کی - گشتا سپ

کے پاس جا کر پیغمبری کا دعویٰ کیا -

اُس نے کہا تمہارا معجزہ کیا ہے ؟

اُس نے جواب دیا تانے کو پگھلا کر میرے

سر پر ڈال دو - ایسا کیا گیا - اوتا کر

کوئی نقصان نہیں پہونچا - پادشاہ

اور دیگر اراکین نے اس کا مذہب اختیار

کر لیا - یہ شخص دوحذا کا قائل تھا -

(۱) یزدان + (۲) اہرمین

ایک فاعل خیر ہے - دوسرا فاعل شر -

بہر حال نرند - اُس کی کتاب

ہے - وہ مدعی تھا کہ بذریعہ وحی اُس

پر نازل ہوئی ہے - آتشا کی تفسیر

استارا۔ بنائیے
مشاق۔ "مشقت" کی جج

ہے۔

گرویدند۔ مائل ہوئے۔

گرویدہ ہوئے

صفحہ ۱۹۳

صفحہ ۱۹۳

ضابطہ خشت۔ حاکم خشت۔

خشت ایک مقام ہے

صفحہ ۱۹۴

پاشائے رومی۔ ترکی

کا گورنر۔

ناچار ازدویدن الخ۔

مجبوراً دروازوں پر دوڑنے سے

تھک گیا۔ اور قوتوح کاراستہ آس

پر بند ہو گیا۔

قاحپار۔ ترکی قوم ہے۔

جو ایک مدت سے استراباد اور

مازندران کے باشندے ہیں۔

صفحہ ۱۹۵

ان ہی کو قحسب بھی کہتے ہیں۔

اویہا قلات۔ غلط لکھا ہوا

ہے۔ آپ اس کو اس طرح بنائیے۔

اویہا قات۔ قبیلہ ترک ہے۔

دہنہ لڑکی۔ لڑکیوں کی سڑ

ناکا۔

سکنا داد۔ بایا۔

رود عاشور۔ ایک دریا کا

نام ہے۔

دریا کے خزرز۔ بحیرہ خضر۔

کاسپین سی

گنجہ۔ ایک مقام ہے۔ نظامی

گنجوی یہیں کے ہیں۔

صفحہ ۱۹۴

تیرہ کے معنی شروع صفحوں میں

بیان کر دیئے گئے ہیں۔

محول نمود۔ سپرد کردی۔

راہ مرد و بران سیل

بنیان کن بندو۔ اس جہٹ

او کھڑنے والے سیلاب کا راتہ تک

حصار می گشت۔ قلعہ

بند ہو گیا۔

صفحہ ۱۹۵

و با جمع سی ہزار علم

قلعہ گیری ویرش افراشتہ

اور تیس ہزار کی جماعت سے حملہ۔ اور

قلعہ گیری کا علم بند کیا۔

اردو۔ غلط لکھا ہوا ہے

"اردو" بنائیے۔

اثبات شد۔ (یعنی رخت و متاع) لکھتے
 "اساسہ" غلط لکھا ہوا ہے

یکہمی نہیں ہے۔ کہ اس کتاب میں
 بہت سی جگہ املا غلط لکھا ہوا ہے۔ پہلے
 جو مصنف کے وقت میں چپی ہے۔

اس میں بھی یہی حالت ہے۔
 غلط۔ بالفتح۔ قحط و گران شدن۔ نزع علیہ
 راصبر و سکون لکھا ہوا ہے۔ راہ

صبر و سکون بنائے۔
 تنگوار و انگیز مقابلہ دشمن گردید
 دشمن کے مقابلہ کے لئے گھوڑے کو
 دوڑانے والا ہوا۔

سر خود گرفتہ پشت داوند
 اپنا سر لے کر بہاگ کھڑے
 ہوئے۔

تار و مار۔ زیر و زبر۔ پراگندہ
 تال مال ہی آیا ہے۔

سبائی۔ (تہنا۔ جرین۔ اور تہوڑ
 سوبائی) آدمیوں کے ساتھ سزا
 کا تیز جانا۔ (از مصنف عذبا لیتا)

عزم سیر کر دے۔ چلنے کا ارادہ
 کیا۔

باتلاق۔ کیچڑ۔

سر آمد۔ سر کے بہل گر پڑا۔
 اوندھے منہ گر پڑا۔

تارفت بر پاخیزد۔
 جب تک چلنے کے کہنہ طرا
 ہو۔

گشتہ۔ کاتب نے غلط لکھ دیا ہے
 "گشتم" بنائے

صفحہ ۱۹۶
 خان از نسبت فیما بین
 پر سید۔ یعنی خان نے جو
 قاتل و مقتول میں نسبت تھی۔ اس
 کے متعلق سوال کیا۔

برقفا نش نہاد۔ یعنی
 تلوار اس کی گردن پر رکھ دی۔
 تحت روان۔ کامنصل بیان
 شروع میں گزر چکا۔

از سوابق زلات چشم
 پوشیدہ۔ پہلی لغزشوں سے
 چشم پوشی کی۔

کورنگی۔ نہک حرامی۔
 عبرت للناظرین۔ دیکھنے
 والوں کے لئے عبرت۔

کاری از پیش نہ بردہ۔
 کوئی کام نہ سنا کر۔

اعذار - عذر خواہی -

عذر چاہنا -

صفحہ ۱۹

صفحہ ۱۹

فی الفور جانب اسغان

اور دیکھان فوراً دامن کی طرف
حسین قلی خاں ولد فتح علی شاہ کے

دفع کرنے کے لئے مامور ہوا - اور
دونوں گروہوں کے مقابلے میں

حسین قلی خان نے شکست کھائی -
اس شکست کی وجہ سے حسین متلی

ترکمانوں کے مسکنوں کی طرف
متوجہ ہوا - اس درندہ خور ہمان کش

نے اس کو پکڑ کر مار ڈالا - اب رہے
آشاقہ باش کے بقیہ سردار - اُن کو

زکی خان نے خیابان بنانے کے
غذاب - اور درختوں کی شاخ میں

باندھنے سے لحد کے شکنجے کے نیچے
سلا دیا - یعنی اون کو ہلاک کر دیا -

یکے از بنات محمد بن خاں
کہتے ہیں کہ محمد حسین خان کی لڑکیوں

میں سے ایک لڑکی (دوکیں)
کے پاس باؤئے حرم سدا

اور صاحب تکبریم تھی -

قلعہ عبادہ - یعنی قلعہ آبادہ

استخر - قلعہ کا نام ہے شیراز سے
۶ فرسخ کے فاصلہ پر ہے - اسکو تخت

بھی کہتے ہیں - صاحب نرہان کہتے
ہیں کہ استخر کے معنی تالاب کے ہیں -

اس قلعہ میں ایک بڑا تالاب ہے - اس
وجہ سے یہ نام ہو گیا -

لجاء - پلوچ - پھر
زبانہ آتش - شعلہ آتش

سیل آب - کے بعد ایک
واؤ اور بنائیے -

چون حرفے مانند داہم
چوں کہ کوئی حرفیت نہ رہا - کہ سہری

کے میدان میں تاخت و تار کرنے
اور رزم سازی میں نیندہ

صفحہ ۱۹

سینہ پر اور ریح کینہ پر - اور تیسر
ضم اندازی کے لئے مارے -

لند اکرم خان زند نے عراق کی تیگر کا
ارادہ کیا

وا و طلب مطلب -
مدعی کارگزاری -

اور تیسرے پر خاش فراخور

بر شرط العرب جسربہ
شط العرب پر پکی باندھ کر۔

شط العرب۔ وہ چھ دریا
جو بصرے کے قریب باہم
مل کر سمندر میں گرتے ہیں۔ فرت
دجلہ۔ وغیرہ۔

ہاستیان۔ برج۔ بارہ روج
یہ انگریزی لفظ ہے۔

Bastion

سے مفرس ہوا ہے۔

داڑ "سپا چین" لغت مولوی فرحتی
صاحب۔ استاد اعلیٰ حضرت دام ظلہ العالی

چون لین خبر الہ۔ جب کہ یہ خبر
قسطنطنیہ کے دربار قیصری میں پہنچی
اس بات کے خوف سے کہ کہیں ایسا
نہ ہو کہ یہ عمدہ ملک ہاتھ سے نکل جائے
دان۔ موصل وغیرہ کے بادشاہوں
کے نام حکم صادر ہوا۔ کہ جس قدر لشکر
ممکن ہو سکے۔ اسکو لے کر بغداد کی
طرف حرکت کریں۔

لوگوں کا یہ گمان تھا کہ مامورین
بغداد کے گورنر کی معیت میں نصیب
کی امداد کے لئے مقرر ہیں۔

برہمزدن الخ۔ اور

صادق سلطان عظیم الشان دوم
ایسے کے درہم برہم کرنے کے لئے
ایک عمدہ اور لائق جنگ کے سامان
کے تہیہ میں مشغول ہوا۔ اور بغداد
کے گورنر عمر پاشا کی بے اعتدالی
کو بہانہ بناتے ہوئے کہا۔ کہ اس
نے مسقط کے حاکم اور امام کو مدد
دی اور گویا اس امر سے مانع ہوا۔
کہ ایرانی عیاں کو تسخیر کریں۔

اور بعض عجم کے تاجروں کو تاج
کیا اور زوار کے قافلے سے ناجائز
محمول لے لیا۔

یہ الزامات لگا کر کریم خاں نے
اس کے سر کو ترکی سلطنت کے اُمناء
سے پاداش کی سہرا میں طلب کیا۔
ایسا جواب، جس کی آرزو تھی جلد
نہ آیا،

خلیج۔ یعنی خلیج فارس۔
فروند۔ یہ لفظ گشتی کے ساتھ
آتا ہے۔

پیشا۔ ریگ۔ یوشہر۔ تینوں
بندرگاہ ہیں۔

ہوا۔
باستمال قلوب ناس کوشین
 آدمیوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل
 کرنے میں کوشش کی۔
خام۔ کی جگہ رخام بنائیے۔ بہمنی
 سنگ نرم۔
کشور بے صاحب ہند۔
 یعنی ملک ہندوستان جو بے حاکم
 کے تھا۔

بے عدیل بودہ۔ بے شل
 تھا۔ بے نظیر تھا۔
اعتلا۔ بلند ہونا۔
امام۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
 انا بنائیے۔
پسر سوم را بنائیے۔
 صفحہ ۲۰۰

ودلیت حیات سپرد
 زندگی کی امانت سپرد کر دی۔
 یعنی مر گیا۔
پس از زکی خان۔ غلط لکھا
 ہوا ہے۔ ”پس زکی خان“
 بنائیے ”از“ کاٹ دیجئے۔
زمام۔ باگ۔

لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ عمر پاشا
 کے قتل کے واسطے دشمنہ و خبر اٹھاؤ
 والے ہیں۔ تاکہ شاید عمر پاشا کے
 قتل کر دینے میں پادشاہ ایران بصیر
 کی فتح سے دستبردار ہو جائے۔
 اس لئے جب عمر پاشا مار ڈالے
 گئے تو ترکی اُمنانے ایک سفیر
 شیراز میں بھیجا۔ کہ وہ دولت کے
 کارکنوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیکر
 کہے۔ کہ شاہی فرمان جاری ہو گیا۔
 دینی آپ نے کہا تھا۔ کہ عمر پاشا
 کا سر کاٹ لیا جائے۔ کیوں کہ
 انہوں نے والی مستط (خارجی) کی
 مدد کی ہے۔ لہذا وہ مار ڈالے
 گئے۔ اب دشمنی کا سبب ہمارے
 اور آپ کے دور ہو گیا۔

کتاب میں ”مے پاشندہ بگوید“
 غلط لکھا ہوا ہے۔ اس کی جگہ ”می باشندہ“
 اور ”بگوید“ بنالیجئے۔

صفحہ ۱۹۹
کریم خاں زند نے یہ سنکر۔ سفیر کو تو
 وعدہ ہمارے خوش میں مشغول کہا اور
 اپنی مہموں کے اتمام میں مصروف

حال اختلاف - غلط لکھا ہوا ہے
حال اختلاف بنائیے۔

علاقہ مصاہرت - علاقہ
دامادی - مصاہرت (سین سے غلط
لکھا ہوا ہے۔

کچھ یہی نہیں کہ اسی کتاب میں
اس کی غلطی ہے۔ بلکہ جو کتاب
مصنف کے وقت میں چھپی ہے اس
میں بھی جا بجا اسی طرح غلط ہے۔
کہ ہر دو برا در بشرکت
سلطنت نمایند :-

دونوں یہی شرکت میں سلطنت
کریں - (درا) بھی غلط ہے۔ اور شرکت
بھی غلط ہے۔

بوا دق خان - کریم خان
زند کا چچا کا ہوتا۔

ورگر فتن ایک الٹ - اور
قلعہ کے فتح کرنے، اور شوریدہ سر
کے پکڑنے میں ایک تدبیر کی۔ اور
وہ یہ کہ اپنے پینام میں قسم
کہا تھی۔ کہ ہم ماضی (جو گزر گیا)
سے درگزر کر کے تم کو سلطنت کے
بڑے بڑے مناصب میں شریک

کر لیں گے۔ انہوں نے اس کے
وعدوں پر اعتبار کرتے ہوئے،
قلعہ ہاتھ سے دے دیا۔ اور مثل
چڑیوں کے جال میں بہنس گئے۔ اور
نہایت بڑی طرح سے قتل
کر دیئے گئے۔

نلمہ - دام - پنجرہ
پیاسا رسیدن :-

کیفیت کر دار کو پہنچنا۔
گذشتہ - غلط لکھا ہوا ہے
گذشتہ بنائیے۔

نزد خالوے اور اس کے
ماموں کے پاس۔

چگونگی - واقعہ - حالت
کیفیت۔

حالی گردانید - واضح کیا۔
صفحہ ۲۰۱

سیبہ و سنگر - مورچہ -
مورچال۔

از سر علم پاشیدند۔

صادق خاں کے جندے سے ادھر
ادھر ہو گئے۔ ساتھ چھوڑ دیا

تنگ اسجان - اسجان

کی گہائی میں۔ "تنگ" کے معنے
درے کے ہیں۔

"تلاقی فریقین" روئے نمود،
دونوں گروہوں کی مدبھیڑ ہوئی۔

گشتہ۔ غلط لکھا ہوا ہے۔
کشتہ۔ بنائیے۔

تماز و دوست۔ جہاں تک
جلد ہی ہو سکے۔ بہت جلد۔

ملجا۔ جائے پناہ۔
بلکہ تو انی کا سے از پیش بری
شاید تم مقصد حاصل کر سکو۔

صفحہ ۲۰۲

ایچ بی۔ یعنی آقا محمد خان
سرداران گفت۔ غلط۔
باسرداران گفت۔ بنائیے۔

یزدخواست۔ ایک قصبہ
کا نام ہے۔

کہ شب الی۔ یکایک رات کو
لشکر کے لوگ زکی خان پر ٹوٹ
پڑے۔ اور اس کے حیات کی رشتہ
کو اجل کے خنجر سے کاٹ ڈالا۔ اور
اس کے وجود کے ٹوٹنے سے عالم کو
وہو کر خوشی کا شہد نشاٹا کی شراب

میں ملایا۔

ابوالفتح خان کے بعد (را) کا لفظ
کاتب سے رہ گیا ہے۔
صفحہ ۲۰۳

برادرانی۔ مادری بھائی۔

یعنی ہاں ایک ہوا درباب علیحدہ علیحدہ
باغی۔ نامہ مان۔

مستور و طلبدہ۔ واپس بلا کر
و قعے نہ داشت۔ کوئی قعت
نہ رکھتا تھا۔

واقعی غلط لکھا ہوا ہے۔

دور علی مراد خان۔

علی مردان خاں کے گرد۔

سرخو و گرفتند۔ یعنی ساتھ
چھوڑ دیا۔

علم نہضت افراختہ۔

کوچ کا جہنڈا بند کیا۔

تار و مار گردید۔ درہم برہم ہوئے
پریشان ہوئے۔

صفحہ ۲۰۴

رسم سازش داشت۔

میل رکھتا تھا۔ اس سے ساز باز
رکھتا تھا۔

بعد چند مدت الخ۔ کچھ
عرصہ کے بعد غمازوں نے علی مرائی
سے یہ لگائی بجبائی کہ اکبر خان تمہاری
جان کے درپے ہے
چہ ایالت خمسہ۔ خمسہ
کی سہ داری کے واسطے خمسہ
مقام ہے
ہدایت۔ آغاز۔

ساری۔ ایک شہر کا

نام ہے۔ کسان فخر آن گذرا الخ۔

تجسہ یہ لوگوں نے اوس راستہ
کو ہبہ در محافطوں کے سپرد
کر کے، آمد و رفت کی طاقت
کو سدود کر دیا۔

و بقیہ در معرض آسار
آورد۔ اور باقی لوگوں کو
قید کر لیا۔

و در میدان تفرقہ اوبار
باشی شدند۔ اور تفرقہ کے
میدان میں فلاکت زدہ ہو گئے۔

صوب۔ طرف

صفحہ ۲۰۵

مستولی۔ غالب۔

طرف۔ غلط لکھا ہوا ہے۔

طرف بنائیے۔

مورچہ خوار۔ ایک قصبہ کا
نام ہے۔

از تجربہ کہنہ۔ لکھا ہوا ہے۔

تجربہ کار کہنہ ہو تو بہتر ہے اور مقصود
اس سے جعفر خان ہے۔

بے منازعت۔ بغیر خصومت

کلاں تر۔ بڑے لوگ۔ میر محلہ۔

کلاں ترمی۔ جمیع فارس

یافت۔ کل فارس کی سرکاری

حاصل کی۔

صفحہ ۲۰۶

متخصن۔ قلعہ بند۔

فندار و خدلان۔ بنپائیے

چراغش را نورے و ایاش

سورے پیدا شدہ۔

اس کے چراغ کے لٹو نور، اور اس کے
پیالے کے لئے سرد پیدا ہوا۔

لار۔ شیراز کے قریب مقام ہے

غلامی را الخ۔ ایک غلام کو رشوت

دے کر اس بات پر راضی کیا۔ کہ

جفر خاں کے حلق میں زہر ڈالے ۔
جس وقت کہ اُس کی حالت میں تغیر
ظاہر ہوا ۔ قیدیوں نے خلاصی پا کر
معہ اسلحہ کے مکان میں گئے ۔ اور
اُس کے ۔ کو کاٹ کر قلعہ کی دیوار
کے نیچے پھینک دیا ۔

صفحہ ۲۰۷
بشیوخ عرب ۔ کتاب

پس بنائیے ۔
احشام ۔ بقیہ الف نوکراں
خدمت گزاران ۔

لشکر بیان را نوسے نمود ۔
سپاہیوں کو کچھ پیکر رخ دکھائے ۔
ایسی باتیں کہیں

طریق ۔ موافق ۔ مطابق ۔
بلوکات ۔ پر گئے ۔

بان ۔ حصار قلعہ ۔ دیوار شہر بنیاد
گیر افتادہ ۔ گرفتار ہو کر ۔
صفحہ ۲۰۸

کسک ۔ مقام ہے
بے نیل مرام ۔ بغیر
رسیدن مقصد ۔

قمشہر ۔ اصفہان کے حوالی

مین گاؤں سے
بابا خان ۔ بنالیجے ۔
اُردو بہسم خورو ۔ لشکر
ایک دوسرے سے بھڑ گیا ۔
شہر ذمہ ۔ تھوڑے سے
لوگ ۔ شہر ذمہ ۔ ہائے ہونے سے
صحیح نہیں لکھا ہے ۔
صفحہ ۲۰۹

سُوح ۔ حادثہ ظاہر ہونا
پے سلامتی خوشیشان رود
عزیزوں کی سلامتی میں کوشاں
ہو ۔

از جانب ۔ دان غلط ہے
کاٹ دیجئے ۔
معاند ۔ عناد کندہ ۔
دشمن ۔ عدو ۔

ریگ ۔ بندر گاہ ہے ۔
ابلیغار ۔ دشمن کی فوج
پر دہاؤ کرنا ۔

در بند و بست شہر ۔ بنائیے
شہر کے انتظام میں ۔
وہ یک عدد ۔ یعنی دس
کے مقابلے میں ایک ہوتا تھا ۔

بہت کم جماعت تھی۔

صفحہ ۲۱۰

وچپا وار دواقتا دند۔

لشکر کی لوٹ میں پڑ گئے۔

خود را۔ را غلط لکھا ہوا ہے

کاٹ دیجئے۔

مابین۔ ابرج۔ درون کے

نام ہیں۔ مولف عذب المبیان

خود بھی بتا رہے ہیں۔

اردلان۔ ایک گاؤں کا

نام ہے۔

لیغما۔ لوٹ۔

صفحہ ۲۱۱

اغراق۔ اس مبالغہ کو کہتے

ہیں۔ کہ بہ حسب عقل ممکن ہو۔ اور

باعتماد عادت نامکن۔

داراب۔ ایک مقام کا

نام ہے۔

رونیز۔ ایک گاؤں کا نام

ہے۔

منہضم ونگاور انگیز طبس

گردید۔ شکست کمانے والا۔

اورنگاور انگیز طبس ہوا۔

نرماشیر۔ ایک مقام کا

نام ہے۔

صفحہ ۲۱۲

سست کہ میزبان سر عدوان است

یعنی میزبان دشمنی کر کے خیال میں

ہے

یاران۔ غلط لکھا ہوا ہے۔

یاران بنائے۔

صفحہ ۲۱۳

اوبرخاستہ دست شمشیر

دوید الخ۔ یعنی لطف علی خان

نے جو دیکھا۔ کہ میر د دوست،

رفیق گھر گئے ہیں تو وہ فوراً کھڑا ہوا،

اور ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے دوڑا۔

ان لوگوں نے راستہ دیا۔ یہاں

تک کہ لطف علی خاں اپنے گھوڑے

پر جس کا نام "قرآن" تھا چڑھ گیا،

چاہا کہ حملہ کرے۔ ایک شخص نے

اُس کے بے مثل گھوڑے کی تلوار سے

کوچے کاٹ ڈالے۔ وہ گھوڑا ایرا

گھوڑ سال کا چیدہ منتخب تھا۔

بنیٹ ہاتھ تو اسکی جُبت تھی۔ اور

کے چند آدمی تو لڑ رہے ہیں۔ اور
باقی مناشہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ دیکھیں
اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ہے جس
طرف کہ شکست ہوئی سب نے اپنی
حاکم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور دشمن
غالب کے فرائض سے جا کر مل گئے
صفحہ ۲۱۴

خواہ بہت تیزی سے بے شرم
رفیقوں کے ساتھ فرار کے دادی
میں چل دیتے۔

کو روہ۔۔۔ ویران گاؤں
سیورسات۔ رسد

چشم زخم۔ نظربند۔
نمشیٹ فساد گند۔
فساد کا بند و بست کرے۔

ثقفہ رفت کثا و۔۔
رفت کا پہریر اکھولا۔

چراغ خاندان ہاکورائے
خاندانوں کے چراغ گل کر دیتے۔
اور حکومت چاہنے والوں کو قہر
میں سلا دیا۔

نبیرہ۔ پوتا
ایرا و کرو۔ وار دیا یعنی

سو کوس۔ رفتار۔ یعنی پیر ہاتھ کو د
جاتا تھا۔ اور دن بھر میں سو کوس
راستہ طے کرتا تھا۔

گزارش صحت غزل و
نصب سلطنت۔

یعنی سلطنت کے عزل و نصب
کے ذکر کا عرض کرنا سرمایہ حسرت
و نفرت ہے۔

بسر انگشت زجرت۔
ملا مت کی انگلی سے۔ اضافت
بادنی ملابت ہے۔

خلال۔ درمیان۔
ایں بلا دیپوستانہ الخ۔

یہ شہر ہمیشہ محل آشوب اور مقام
جنگ رہے، جس طرف سے کہ
قبیلوں کے امراء، خلافت کے

دعوے داروں کی مدد کے لئے
آتے تھے۔ ملک کو مصائب کے
لکھ کو ب میں ڈالتے تھے۔ اور اس

بنا پر کہ نقض عہد شائع تھا۔ اُن کی
ہب داری اور جرات ہی قابل
اعتماد نہیں رہی تھی۔ مثلاً کسی وقت

دو لشکر دس میں مدبھیر ہوئی۔ طرین

ہے اس لئے شکل تھا کہ یہ مقام
مدار دائرہ مملکت ہو۔

صفحہ ۲۱۶

برغوب - برغوب ہے۔

معلوم گردید الخ - معلوم ہوا کہ
جواکھیل کرکھیا نے ہوئے۔

اور باہم لپاڈگی ہوئی۔ اور
ایک دوسرے پر حملہ کیا ہے

غصہ ہو کر فرمایا "دونوں
کی گردن میں رسی ڈال کر پھانسی

دے دی جائے۔

سرداد - رہا کر دیا۔

صفحہ ۲۱۷

یکے بیچ گلویش الخ - ایک

نے ٹیٹوا دیا یا۔ دوسرے نے
لحاف کے اوپر ہی سے خنجر مار کر پیٹ

پھاڑ ڈالا۔ اور اُسکے سر کو کاٹ لیا،
پس ایام کامگاری الخ

اس کے بعد مقصدوری کے ایام
نے بیعت دیاری کا ہاتھ بابا خان

کے سامنے بڑھایا اور مشیت
ایزدی نے شہریاری تاج و تخت

سے اسے سرفراز کر دیا۔

لکھا ہے
جنگی زخیم - زخیم غلط لکھا ہوا ہے

مخیم بنائے۔

صفحہ ۲۱۵

انقراض - بریدہ شدن۔

اور مدت کا ختم ہونا۔

اغتشاش - آمیزش فساد
سفیر باداش و تدبیر۔

یعنی سر جان مالک۔

بہ قالب طبع زودہ - طبع کے

قالب میں ڈھالا۔ یعنی چھایا

الحق آئینہ صورت نمائی الخ

اور سچ یہ ہے کہ اگلے لوگوں اور

زمانوں کے کاموں کے حقیقتوں
کا ایک صورت نما آئینہ ہے۔

و بہ نظر خواستگار الخ

اور چاہنے والوں کی نظروں میں

بیس روپیہ پر اس کا جمال آفتاب

کی طرح چمکا۔ یعنی اس کتاب کی

قیمت بیس روپیہ ہے۔

و بہ گوشہ خارج از کشور

افتادہ - اور استر آباد ملک

کے باہر ایک کونے میں واقع

شاہی سووند - غلط لکھا ہوا ہے۔ شاہی سووند بنائیے۔

فیصلی - نام قبیلہ۔

مخدرہ - پر وہ نشین۔
دربر ویش گل زدند - دروازہ

از پامیانی - در میان میں پڑیے
بہ خورون ساروج ۱۶

اور گج اور مصالحہ کھانے سے اوس کی ہڈیاں چونہ ہو گئیں۔

پس خلعت ایں منصب الیہ
یہ عبارت غلط ہو گئی ہے۔ اس کو

یوں بنائیے:-

”پس خلعت ایں منصب با حکومت
اصنہان طراز قامت صد اعظم

حاجی محمد حسن خان مروی گشت
و اس مرحوم از غنائی صندوقدارش

بمحلۃ طناب اجل از جاہ وحشم و
جاں درگذشت“

اس عہد کا خلعت مع حکومت
اصنہان آرائش قد حاجی محمد حسن

ہوا (یعنی یہ عہدہ اُس شخص کو ملا)
اور یہ مرحوم خزانچی کی چٹل خوری

کی وجہ سے موت کی رسی کے حلقہ میں

جاہ وحشم وجان سے گزر گیا۔
(یعنی اس کو پہانسی دیدی گئی)

اجارہ - ٹھیکہ

دیوان - کچہری۔

قتق - جرمانہ۔ طلبانہ۔

کسبہ - پیشہ ور لوگ۔

عندہ جبارہ - جبر کرنے
والے لوگ۔

لؤہ - نواسہ۔

احدی از خوانین خراسان
کے بعد یہ عبارت رہ گئی۔

”وعراق دساتر بلاد بہ طریق

خلاف سداد پائنا دیا وجود
ایں سامان خدا داد۔

صفحہ ۲۱۹

بالمحرہ نہ کوششید۔ بالکل
کوشش نہیں کی۔

چون زور بازوی تدبیر الیہ
چوں کہ تدبیر کے بازو کے زور اور

دست تقدیر کی راہنمائی نے نیولین
یونا پارٹ کو فرانس کا مالک بنا دیا۔

مبہاسی - فخر کرنے والا۔
معارضات - جھگڑے۔

جلیں۔

آویز و ستیز۔ جنگ و

پیکار۔

جزیرہ برتن۔ برطانیہ

کے جزیرے۔

پولسینڈ۔ اسکاٹ لینڈ۔

غبور۔ غلط لکھا ہوا ہے۔ عبور

بنائیے۔

خونڈکار۔ سلطان روم۔

صفحہ ۲۲۰

سہر قدر بلاد شرقی (۱۲)

جس قدر مشرقی شہر سپاہ کی حرب

اور سعی کی کنجی سے کیے اور فتح ہو گئے

اس کا استدر حصہ مع مال غنیمت کے

آپ کے کا رکنان سلطنت کے

سپرد کریں گے۔ باقی چار چہشت

وجاہ کی زیادتی کے لئے بنام

استیصال دشمن ہمارے تحت

حکومت میں رہیں گے۔

باصغافے این تو طیبہ الخ

اس مشورے کے سننے پر پالینٹ

کے ممبروں نے سر جان مکرم کو ایران

کی سفارت کے عہدے پر بہت

ہی عملت کے ساتھ دربار ایران

میں روانہ کیا۔

جناح۔ بازو۔

وہر اسے صرف پول الخ

اور صرف کے لئے بے شمار روپیہ

دیا۔ اور پایہ تخت ایران میں انگریزی

غفیر کے لئے شاہ کی رضامندی

حاصل کرنے، اور ولی عہد کی خدمت

اور ابوشہر بندرگاہ کے معاملہ میں

دیکھا وہ مناسب سمجھے اور ممکن ہو

اور دوسرے فرنگی قوانین کے قطع

کرنے میں اختیار دیا۔

سفیر بالقتدر۔ سفیر خوش

تقریر نے ایک لڑکا جس کا نام

اسٹریجی صاحب تھا، آسکو بہ نظر

امید جن ملانے ہمراہ لیا۔

ایاب۔ بازگشت۔

ذہاب۔ رفتن۔

ملاعبت۔ باہم بازی کرنا۔

کپنی۔ ایسٹ انڈین کمپنی، سو

مراد ہے۔

صفحہ ۲۲۱

وہابی۔ عبدالوہاب نجدی

دالک - براز جان - دشتن

یہ تینوں مقام ہیں -

صغریٰ - کبریٰ - کل

انسان، حیوان، قضیہ صغریٰ ہر

کل حیوان جسم - قضیہ کبریٰ -

نتیجہ دونوں قضیوں کا یہ ہے،

کل حیوان جسم

بالاروانی - آگے بڑھنا -

آگے جانا -

صفحہ ۳۳۳

سپر داری کو تو لان

قلعہ داروں کی حفاظت کی

وجہ سے

بیراہم - دوسرے

راستے - جو سیدہا نہ ہو

سولداد - سو لجر - سپاہی -

سر خود شکر کشیدن

خود سری سے شکر کشی کرنا -

خود رانی سے فوج کشی کرنا -

از جا بر آمدن حکام خیرہ

حاکموں کا اپنی جگہ سے حرکت کرنا،

اپنا آپ سے گزر جانا -

کے پیرو -

اماکن - امکان کی جمع ہے - امکان

مکان کی جمع ہے -

بستاع - "بقعہ" کی جمع ہے

جگہ -

قساوت - سنگدلی -

سخت دلی -

راسل خیمہ - دریہ - باسطور -

مقامات ہیں -

در پوست وریشہ الخ

اور شیوخ کے مزاج کے ریشہ،

اور پوست میں کیڑے

کی طرح بر خورداری، اور

سکنت کے سوراخ کر کے -

بالیوز - ایجنٹ -

بغلہ - ایک قسم کی کشتی کو

کہتے ہیں -

(۲۲۲)

خشگی و درما - لکھا ہوا ہے،

خشگی و دریا بنائیے -

ریال کلدار - اُس وقت

روپیہ وغیرہ کو کلدار روپیہ

یا اشرفی کہا کرتے تھے

سیاست۔ گناہ کرنا۔

خائن۔ خیانت کرنے والا

صفحہ ۲۲۴

و شاہ لواے مراجعت

اور بادشاہ نے مراجعت کے ہنڈی
کو طہران کی طرف حرکت دی۔ دبدبہ
شجاعت اور رعب کے نہ ہونے کی وجہ
سے۔ اور ہیبت و سیاست

کی تنوار کی برش کی کیوجہ سے ڈاکوؤں
کو جرات اور جلدات حاصل ہوئی
اور ملک و رعیت کے کام میں
طسح طسح کی خرابی اور فرمانرواؤں
کے دست تقدی سے طناب ہر
ہوتی۔

شاہ زاوہ کا مران :-

محمد شاہ والی ہرات کا بیٹا
ہے۔

متردین رازدہ می پرو

و جاندار آدم و پارسش

را اٹھ۔ آنے جانے والوں کو

لوٹ کرے جاتا تھا۔ اور

جاندار آدمیوں اور گھوڑوں اور

چخروں کو ترکمان اپنے تصرف میں

لاتے تھے۔

بھوت۔ ایک قوم کا

نام ہے

کوکلان۔ ایک قوم کا نام

ہے

اویباق۔ ایک قوم کا نام

ہے

قزاق۔ ایک قوم کا نام

ہے۔

سبزوار

نہندان

تدنیان

الہاک

میامی

جادہ کطا ول۔ دراز دستی

کی راہ۔

مُرافق۔ رفاقت کرنے

والا۔

شہرا۔ مول لینا۔ خریدنا

فروخت کرنا۔

عبا برین۔ عبور کرنیوالے

و دائع۔ ودیعت کی جمع ہے

امانت۔

تختِ بایں

خدا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ”شرح عذب البیان“ یا بہ الف ظ و گہر
د فرہنگ عذب البیان“ تمام کرتا ہوں۔

دوسری مرتبہ میں نے اس کو اکتوبر ۱۹۲۶ء کی پہلی تاریخ کو شروع کیا
اور ۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء کو تمام کیا۔

مجھے قوی امید ہے۔ کہ ”یہ شرح“ اور ”عذب البیان“ ملک میں مفید
ثابت ہوگی۔ اور پروفیسروں، مدرسوں، اور طالب علموں کی زبانِ دانی
میں کافی اضافہ کرے گی۔

آبِ یس گل سے خاقانی کی شرح کی طرف اپنی توجہ منقطع کرونگا
جو چودہ جزو چھپ گئی ہے، اور بہت تھوڑی باقی رہ گئی ہے۔

خادمہ ظلہ

سید محبتی شادمان لکھنوی
سینئر پروفیسر و ریاضی کا ریسرچ رپورٹ



کاتب
سید احمد رامپور

عذب البیان

یعنی

جدید فارسی لغات کا گنجینہ، نئے محاورات و اصطلاحات کا خزانہ، ایرانی
روزمرہ کی کان، فارسی عبارت نویسی کی جان،

تمدن کی رُوح

تہذیبِ اخلاق و تدبیر منزل و سیاستِ مدن کی

انسائیکلو پیڈیا

جس کو ^{حرم} حرم

علامہ دوران ادیب فارسی زبان علی جناب مولوی محمد حسین صاحب ترکاشیرہ قزو۔

۱۲۸۹ ہجری میں تصنیف کیا

اور ۱۹۲۴ء میں

محقق زمان علی جناب مولوی محمد صدیقی صاحب شاہد ماسٹر فیئر

اور نیٹل کالج ریمپورسٹیٹ

درجہ کامل فارسی ممالک متحدہ کے نصاب میں داخل کرایا اور تصحیح کر کے شائع کیا

باہتمام خواجہ صدیق حسین مطبع آگرہ اخبار آگرہ پھیا

تمہیں ہوالتا طوط

کہا جاتا ہے کہ ہر زندہ زبان میں ایک صدی کے بعد تغیر ہوا کرتا ہے + لیکن یہ مقولہ اُس وقت کا ہے جس وقت تمدنی ترقی کی رفتار سُست اور صنعتی ایجادات کے دروازے بند اور علمی تحقیقات و انکشافات کی راہیں مسدود رہیں + یا اس قدر کشادہ نہ ہوں + اب اگر روزانہ نہیں تو ہفتہ وار اور اگر ہفتہ وار نہیں تو ماہانہ - نئے نئے الفاظ، نئے نئے محاورات، نئے نئے اصطلاحات ہر زبان میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں + اور پرانے متروک +

تم اس کا اندازہ ایک روزانہ اخبار سے خوب کر سکتے ہو۔ اس امر کا خیال رکھتے ہوئے غور سے دیکھو تمہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس نے مہینہ بھر میں کس قدر نئے الفاظ کا ذخیرہ تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ مجھے تجربہ ہے۔ تمہارا جی چاہے۔ تم بھی آزمائش کرو + کسی ایسے بڑے بوڑھے سے ملو۔ جس کی عمر سو یا اس سے کچھ کم ہو۔ اور اُس کی نظر سے آج کل کے رسائل، اخبار، اور کتابیں نہ گزری ہوں + اُس کے سامنے آج کل کے اخبار یا کسی کتاب کی چند سطریں پڑھو۔ دیکھو وہ کیا کہتا + ہٹکا بٹکا ہو کر کہے گا۔ بیٹا۔ میں تو کچھ نہیں سمجھتا۔ اس میں تو عجیب و غریب لفظیں ہیں جن سے میرے کان آشنا نہیں + اسے تو کچھ وہی خوب سمجھیں گے جو چودھویں صدی کی پیدائش ہیں +

بابا۔ ہمارے وقت میں نہ یہ زبان تھی، نہ یہ محاورات، نہ یہ چیزیں اور نہ اُن کے یہ نام + اسی طرح فارسی زبان پر قیاس کرو۔ سو برس اُدھر کچھ اور تھی۔ اب کچھ اور ہے۔ اتنا تغیر ہوا۔ اتنی بدلی۔ کہ میں سچ کہتا ہوں اس وقت کا فارسی لٹریچر بڑھا ایلانی نہیں سمجھتا + دور کیوں جاؤ۔ میلری واقعہ کیوں نہ لو۔ ہاتھ میں جبل المثنیٰ ہے یا سارہ ایران۔ ایرانیوں

کی صحبت میں جاتا ہوں۔ بفرمائید۔ بفرمائید کی صدا بلند ہوئی +

بیٹھ جاتا ہوں۔ ایرانی دریافت کرتا ہے +

ایرانی: ”کدام کتاب است کہ در دست دارید؟“

من: ”خیر آقا۔ کتاب نیست۔ روزنامہ است“

ایرانی: ”کدام روزنامہ؟“

من: ”خریدہ ستارہ ایران است“

ایرانی: ”مالِ طهران است؟“

من: ”بلے“

ایرانی: ”چہ خبر است؟“

کسی تار کی چند سطر میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ سننے کے بعد ایک دوسرے سے یہ کہتا ہوں +
حالا آقا سے بے نیاز فرنگی باباں۔ اس مدیراں چہ گوہ میخورد۔ راستی۔ اینہا استخوان شخص
زبان شیریں مارا سے شکستہ۔ ما ابد نفہمیدیم چہ میسر آید؟

یہ لفاظ ایرانی کے منہ سے کیوں نکلے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیچارے کے کان میں
بہت سی ایسی لفظیں پڑیں جن سے وہ نا آشنا تھا + آج کی فارسی کا سو برس اُدھر کی فارسی
سے موازنہ کرو۔ صاف زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ بہلا اُسوقت میں یہ لفاظ کہا تھے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجودان۔	میرتزرک۔	اجودان صدارت۔	پرائیوٹ سکرٹری میرتزرک
امیرال۔	جنگی کشتیوں کا افسر۔	استاتو۔	اسٹیجو۔
اسباب مکانیک۔	پانی کھینچنے کا آلہ۔	اطاق بزک۔	خواجگاہ شاہی۔
اتوگرافی۔	قدیمی چیزوں کے نمونے + آب جو ش۔	سودا و ژ۔	سودا و ژ۔
اطاق گار۔	اشیوں کا کمرہ۔	اطاق پذیرائی۔	ملاقات کا کمرہ۔

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
۱۔ یانی لڑائی کے کھینے والے	اطفال بحری۔	پارلیمنٹ کے ممبر۔	اعضائے مجلس۔
چمچ کا ٹیکہ لگانا۔	آبلہ کو فتن۔	مجلس سنا کے ممبر۔	اجزائے سنا۔
جنگی ہوائی جہاز۔	بالون جنگی۔	غبارہ۔ ہوائی جہاز۔	بالون۔
ایسا ہوائی جہاز کا سر طرف موڑنا اختیاری ہو	بالون ہدایت پذیر۔	خبر رسانی کے ہوائی جہاز۔	بالوں خبر رساں۔
جس کا موڑنا اختیاری ہو	بالون اختیاری۔	وہ غبارہ جسے اندر دھوا بھر کر۔	بالون ہوائے گرم۔
ہیڈروجن کی طاقت سے	بالون ہیدروژنی۔	اس میں مینن تجارت ہو تاکہ۔	بالون امتحان۔
جو ہوائی جہاز ڈالیا جائے۔	بالون ڈال دیا جائے۔	اور اس کے ذریعے	
		کے لئے ڈال دیا جائے۔	
شین گن۔	توب سیرج الاطلاق۔	ہوائی جہاز گرائیکی توب	توب بلوں انگن۔
کو میڈی۔	تمثیل بھجت۔	آبدوز کشتی۔	تحت البحری۔
ٹکٹ (ڈاکٹرن کے)	تمبر۔ نمبر	ٹرمیڈی۔	تمثیل مسائب
فائر برگ کیڈر۔	نمبھی۔	آگ بجھانے کا بجھ۔	تلمب۔
ترس خانہ۔	ایسے کارخانے کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے تمام پڑے کسی دوسرے کارخانے کے		
ڈھلے ہوئے منگائے اور اپنے یہاں چوڑ کر وہ شے درست کرے۔			
جسبہ نکل۔	سیرین۔	راہ آہن سپی	ٹرمیوے کی شرک۔
کال سک۔	کچھی۔	کال سکہ سر باز۔	فن۔
کال سکہ رو باز۔	ایک ٹپ کی کچھی	کال سکہ بخار۔	ریل گاڑی۔
کال سکہ جی۔	کوچ بان۔	کنکرہ۔	کانگریس۔
کشتی زرہ پوش۔	اس کے معنی دافع ہیں۔	گار۔	اسٹیشن۔
دلو سپید۔	سائیکل۔	کبریت۔	کبریت فرنگی۔
کبریت رسمی۔	ایرانی دیہا سلائی۔	سیم تغلراف۔	تار۔

یہ ہم نے کچھ لفظیں بطریق ”مشتے نمونہ از خروارے“ لکھی ہیں۔ ایک صدی اُس طرف کا تو کیا ذکر۔ ان میں سے اکثر الفاظ مؤلف غذب البیان نے بھی نہ سنے ہونگے۔ جن کو کتاب لکھے ہوئے ساٹھ برس سے زیادہ زمانہ نہیں گزرا۔ فارسی زبان کے تغیر کا تو یہ حال ہے۔ مگر ہمارے کمبوتوں۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں۔ وہی مینا بازار، وہی خیر قہ۔ وہی رسائل طغرا۔ اور وہی درنا درہ ہے +

اس قسم کے بُرائے لٹریچر پڑھنے والے طالب علم نہ کسی فارسی اخبار کی ایک سطر کا ترجمہ کر سکتے ہیں اور نہ کسی جدید فارسی کتاب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں +

اگر ان کے سامنے کسی ایرانی کا خط لکھا جاتا ہے تو وہ ہمارے سامنے اسکے سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پچیس سال کے اندر میں اپنے طالب علموں میں فارسی کا مذاق پیدا کرنا رہا ہوں اور انکو فارسی اخبار اور جدید کتابوں کا درس بھی دیتا رہا ہوں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر سب نہیں تو اکثر ایک حد تک جدید فارسی کا مذاق لٹے ہوئے کالج سے نکلے ہیں۔ بعض نے چھوٹی چھوٹی دکنشریاں بھی تیار کی ہیں +

یہ ساری تمہید اس وجہ سے ہے کہ حسن اتفاق سے مجھے الہ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ عالیجناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی ایم۔ اے کی کوٹھی میں حاضر ہوا +

جناب موصوف نے ایک قلمی کتاب مجھے اس لئے عنایت فرمائی کہ میں اُس میں سے بعض مقامات درجہ کامل کے لئے انتخاب کروں + راہبوراگر میں اُسے تو دیکھتا رہا لیکن جناب ممدوح کے پاس بیٹے غذب البیان جو آپ کے ہاتھوں میں پڑ چٹہری کر کے اس خیال پر روانہ کر دی کہ اگر یہ داخل ہوگئی تو ملک میں جدید فارسی کا مذاق پھیل جائیگا اور طلباء کی اسکی طرف رغبت پیدا ہوگی۔ جناب ممدوح نے اس کو ملاحظہ فرما کر نہایت ہی پسند کیا اور درجہ کامل کے نصاب میں داخل کر کے نہ صرف مجھے بلکہ ملک قوم اور روح مصنف پر احسان کیا ہے اگر فاضل مصنف زندہ ہوتے تو کس قدر خوش ہوتے

اور اب اپنی محنت کی داد دیتے۔

حق یہ ہے کہ ”عذاب البیان“ اپنے رنگ کی کپلی کتاب ہے اور بلا خوف تردد کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں تو کیا ایران میں بھی اس قسم کی کتب نہیں۔ یا کم از کم میری نظر سے نہیں گزری +

مشک آنت کہ خود بخود نہ کہ عطار گوید۔ یہ کتاب اپنی تعریف خود کر لگی اور زبانِ حال سے بتائیگی کہ میں کس پایہ کی ہوں + سچ یہ ہے کہ قابلِ مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اس قدر لغات و محاورات و اصطلاحات ہر صفحہ بلکہ ہر سطر میں لائے ہیں کہ با فوق مقصود نہیں + ایرانی تمدن اور وہاں کے اخلاق عادات رسم و رواج۔ تہذیب و تمدن کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ ناظر کتاب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایران میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں + بہر حال میں کہیں تک اس کی تعریف کرونگا ملاحظہ کرنیوالوں کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ یہ بے مثل کتاب عرصہ ہوا ریاست راجپور میں چھپا شروع ہوئی تھی جس کو ۴۰ سال سے بھی زائد ہوتے ہیں نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ ۲۰ صفحہ تک چھپ کر رہ گئی اس وجہ سے اس قدر داخل نصاب ہوئی طبع ہونیکے بعد ملک میں اسکی کچھ شہرت نہ ہوئی اور کس میر کی حالت میں پڑی رہی قابلِ مؤلف کے ایک عزیز نے اس کو نہایت ہی کم قیمت پر فروخت کیا اور جب اس صورت سے نہ نکلی تو ردی میں بیچ ڈالی گئی + بہر حال میں اس کتاب اور اس کے علامہ مؤلف کو زندہ کر رہا ہوں قوم سے اُمید ہے کہ حلیہ خباب جیٹڑ جیٹا اور علامہ موصوفہ داس حقیر کے لئے دشمن سے بخل نہ کریگی اور اس کو ہر پیش ہبا کو ہاتھوں ہاتھ لے گی + عذاب البیان نہ صرف درجہ کامل کے طلاب کے لئے کار آمد ہے بلکہ ہر فارسی پڑھنے والے اور پروفیسر کے لئے بھی مفید ہے +

مجھے قومی اُمید ہے کہ پنجاب یونیورسٹی درجہ ثانی فاضل کے لئے اور لکھنؤ یونیورسٹی درجہ دیگر کامل کے لئے بھی اس کو پسند کریگی اور دونوں درجوں کے نصاب میں اس کو شامل کر لگی۔ اس کی شجہ و فرہنگ تیار ہے عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی +

خاکسار
سید محمد نعیمی شادمان

سینیئر پروفیسر اور پائل کالج ریاست راجپور



سِرِّ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عذب البیان محاورات فرس کہ ساکنان دیا رقدس را خلا و ستیانس افسرید +
مضمون پوزش و شائے خالق بے کام و زبان است کہ از حرف کن عالم را موجود
و در نوع انسان مظاہر قدرت انا نمود. و روز ناچہ صدق نگار لیل و نہار کہ طالبان
علم معرفت را مطالعہ سواد و بیافش ابواب مہارت کشاید مشحون حمد و سپاس
خالق سبحان است کہ دہان مردم ^لحیدر ^لاقت ^لنا ^لفروز و بلغات مختلفہ آشنا فرمود +
معنی کہ در کتب ابداع اطفال غنیہ و نبات نبات درس شکرانہ اتنا نش خوانند +
و معنی کہ در مدرسہ عدم و امکان مادہ و ہیولہ بلفظ و معنی از کمر اریض تربیت و طلب کنند
بندہ نوازے کہ بعایت قدیمانہ طاعت عمدہ ^لانی ^لجاء ^لنی ^لاک ^لرض ^لخلیفہ ^لدر
بر ابو البشر پوشانید + و بے نیازے کہ از لطائف گریانہ سرور اصفیا ^لاعطیہ
و علم آدم ^لکما ^لسماء ^لکما ^للذت ^لشیر ^لشکر ^لجانیہ + معبودے کہ نقش خداوندیش
را ہر شجر بخانہ شلخ تر در اصطلاح بندگی بر اوراق شکوفہ تو بر تو نگاشستہ
و مشہودے کہ از پہلو بندیش چہر خشک داغ بر اقرار یگانگی سطور لعل و یاقوت
را سند گفتگو داشتہ + کردگارے کہ دواثر و دات مناجات او را بحر ذوقا
بتقریر آبدار در سلسلہ موج از برو رواں دارد. و ایزد باری کہ فقرات بذل
و فوایش را در براری و قفار ہر فرد غبار تسبیح مقصود جہاں شمارد + بلبل مدد
بحدلیقہ بقا صورت حاش از مطایات صانع پرستی شاہے ست عادل +
و گل رعنا در طبقہ نشو و نما خط و خالش بزرنگ و بونے ہستی مستغادست کافل
داورے کہ دیلماج ابر آزار در لہجہ برق شہر از ترجمہ نیایش او با صاف
از ہاں حالی سازد + و جہاں پرورے کہ آملیق باد بہار از لطیفہ ہائے مازہ
کار بتوجیہ ستایش او در امصار مرغزار غلغلہ فراغ غالی اندازد شعر

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید
وحدہ لاشعریک نہ گوید

تعالیٰ شانہ و عمّ جرائد احسانہ و تحیات زکیات کہ فوہات شک و عنبر از
وجہات عبارتش بشام صافیہ مشتاقاں رسد + تسلیمات نامیات کہ فروغ
انجم و اختر از پر تو بشا رتش بمرام وافیہ ایمان تیر نور کشد + بر صفات اخلاص و
عقیدت مسودہ نصحت اویب دینیست کہ من باب ارشاد بکتاب ہدایت
سبیل نجات آموختہ + و رموز و نکات طومار سعادت برائے کتبہ بری از
شرک و ضلالت بطور کلیات مذوختہ + سخنورے کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ
از فرقان جاہ و جلال او حرفے + و پیغمبرے کہ آیہ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ أَذْ قُرْآن
کماش وصفے + مجھوے کہ محراب عیار و انش آب و خاک و جابج فرہنگ عقول
عشرہ در حسن سیرت فصل شعبی از قلم قدرت احصا نمودہ + و مسعودے کہ دفتر نویسا
مخضر ادراک و منشور کرام بکریا فقرات صفائے طینتش را در عنوان رسالہ سلوک
بہ طغرائے لَوْلَا لَمْ يَخْلُقْتُ إِلَّا فَخْلًا لَّكَ اَلَمْ اَفْرَمُودہ + مستوفی مصطفیٰ کہ در
دیوان قدر و قضا بنام نامیش رقم خاتم المرسلین از مہر نبوت سجّل شد +
و منشی مجتبیٰ کہ از تالیف ذات گرامیش در نفاذ امر حق آئین شریعت
کمل + سید قریشی اُمّی کہ فضائے شبستان ملکوت را بشاگردی و افادہ
قوانین شرف و مہابات حاصل + و سرور مدنی اُطّعی کہ اجلائے ملازمان
جبروت را بطرز عبادت و ترقی درجات واصل + و دبیرے کہ جابل
پیام و از خدام او جبرئیل بودہ + و بشیر و نذیرے کہ بالہام الہی مہم
لباعجاز تنزیل کشودہ + آں صدیق امین واسطہ کلام پروردگار آں
صدیق امین است + و رابطہ برزخ در واجب و ممکن ہمیں صدر نشین +

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ اِمَّا بَعْدُ اِنْ تَمْسِيحُ
 الَّتِي وَدُرُودُ حضرت رسالت پناهی بر لوح ضمیر سخن سنجان میشود میدارد
 که راقم آنم محمد حسین بن محمد علی مرحوم ترک افشار تیره قرقلو در ایام صبا^{۳۳} بر قاف
 والد و عم بزرگوار قاصد سفر زیارات عتبات عالیات گردیده از راه بریلی
 و مراد آباد و دهلی، و لاهور، و پیشاور، و کابل، و قندهار، و بهرات بمشهد
 مقدس شرف جبهه سائی اندوخته بدر خلافت طهران مدتی مازده پدیم
 بدر بار قدس استار سلطانی باریاب و از خلّاع آفتاب شعاع و خطاب
 خانے کامیاب گشته باز رفته دیدن اقربائے وطن وارد تبریز شده
 فرمان واجب الاذعان شاه پناهی که بنام نامی شاهزاده نایب السلطنة عیسی
 میرزا در باب سفارش قبله گاه پناهی صدور یافته نقلش این است -
 العزة لله تعالیٰ حکم همایوں شد که مفتاح ابواب فتوح و مصباح
 مشکوة روح فرزیدار حمید ارشد بیمال نایب السلطنة بے زوال عباس
 میرزا موفق و موید بوده بدانند که درین وقت عالی جاہ رفیع جایگاه
 عزت و سعادت همراه اخلاص و ارادت آگاه عده الاعزّه والاعیان
 محمد علی خاں ہندی مدتی است بدر بار جہاں مدار پادشاہی آمن
 یک چند متوقف الحال عازم نزد آں فرزند گردید ازیں که مشاوری
 از حلقہ نجباءئے ملکوت ہندوستان است و مراسم اخلاص او بدین
 دولت خلّاق مناص معروض رائے مرضیائے ہمایوں افتاد
 باں فرزند از حمید امر و مقرر می شود کہ در ورود مشاوری
 بدر السلطنة تبریز در رعایت جانب اعزاز و احترام مشاوری
 فرو گذاشت نکنند و بکار گذاران خود قدغن نمایند التفاتے کہ

باید نسبت بمشاوره ایسه عمل آورند بخوے که مقبره معمول داشته
تخلف نورزند در عمده شناسند تحریر فی التایخ غره شهر شعبان المعظم
شماره هجری بر طبق آن شهزاده بکمال اکرام و احترام لوازم مهمانداری
مبذول گردانید و بارها بحضور طلبیده دلجوئی و تنفقه نموده خلعت
ملبوس خاص از صندوق خانه کرامت عطا فرموده آقا قیام اراده نجاب
آر و میه مولود خود و سکن قدیم که داشت مانع قوی پیش آمدن رفتن نیگشت
بصوب قزوین و همدان عطف عنان نموده در کرمان شاه رسید
رقم دیگر که در ماهه التفات والد مرحوم اسے محمد علی میرزا ناظم خوزستان
بود سوادش این است +

بسم الله الرحمن الرحيم

حکم همایون شد که فرزندان کوکب آسمان خلافت و شہریاری و تابان
پرتو مهر سپهر سریر سلطنت و جہاں داری حجتہ فرزند مسعود نامدار
محمد علی میسر از صاحب اختیار سرحدات عراقین عرب عجم بعواطف
بترادف خاطر خطیر پادشاهی مباهی بوده بدانند که درین اوقات عالی جاہ
رفیع جایگاه عزت و سعادت ہمراہ صداقت و ارادت آسگاہ
عمدہ الاعسزہ والا عیان محمد علی خاں ہندی بدر بار جہاں مدار
پادشاهی آمن یک چند متوقف درین ولا عازم عتبات عالیات
روانہ گردید ازین کہ مشاوره ایسه از جملہ نجبا و اعزہ مملکت ہندوستان
ست و مراسم صداقت و رضا جوئی او معروض رائے مہرضیا سے
پادشاهی افتاد - لہذا بآں فرزند اہمبند امر و مقرر می شود کہ در ورود
مشاوره الیہ بدار الدولتہ کرمان شاہاں در اعزاز و احترام و رعایت او

فرو گذاشت نیکسند و بکار گذاران خود قدغن نمایند التفاسی که باید
 نسبت بشاء الیه بعمل آورند بخوبی که مقرر و معمول داشته تخلف
 نوزند و در عهده شناسند + تحریر فی التایخ غزه شهر شعبان المعظم ۱۲۳۷ هـ
 از شومی بخت و سوء اتفاق دهری داؤد پاشا عالم عراق عرب بر جماعت
 زوار تعدی واسپ و یابوئے آنها غصب نموده - این خبر بشا هنزاده
 رسید - بعزم تنبیه و گوشمالی لشکر جبار سوار و پیاده و توپ خانه
 و زنبورک خانه ده دوازده هزار کس + ایشته خود برداشته سر بغداد
 یورش برد + از طرف دشمن هم گسیا و زیرش باسی هزار یکنگجری و ارتقا
 و عثمان نو و عرب بائے بری و نظام وافر و آتش خانه بمقابلہ پیش آمده
 شکست خورد + ستم هزاره سر بریده و هفت هزار ایر شیوخ و افسران
 روم و کتیا و سمان نقد و جنس دست سیاه ایران افتاد + شاه زاده
 بعد از فسخ نمایاں و ارسال سر زنده و غنائیم ایشان بزیارت سامره
 رفته + حین مراجعت ناگه فوت شد + گویند بسا ازش میرزا احمد
 ناسانی وزیر خودش چیز نور گردیده + زور سے که جازیه بشهر آوردند
 زن و مرد اصناف بازار و ایلات دور و نزدیک دسته دسته
 پلاس سیاه و شال عزاکردن انداخته شانه و سینه بگل آلوده از
 ناخن اندوه رخساره پیشانی خراشیده سر و سینه و زانو را بدست ماتم میگو
 و جماعت علمه موت نمجر و خود نموند + شمس دان روشن را بدست گرفته
 بکلمه طیبه ذکر کسان با و از بلند اشعار حسرت تواناں را خواناں در
 جلوی رفتند و ضلای ناله می دادند + هر طائفه جوق جوق شده
 علم با برداشته نوحه سرایاں و اوپلا گویاں در پیش تالوت اهی پیوند

باستماع این دقہ کمرہ عالی شاہ خمیدہ و تنباہ و جهان روشن و ظہیر
جہاں دار تیرہ و سیاہ و مسند سراندار و پشتی و مشکائے برقی تحت
شکی فام گردیدہ محمد حسین میرزا خلیفہ اکبرش را بلبق و نام محمد علی
میرزا مخاطب بخطاب اعتماد الدولہ و بحکومت آن ولایت والی سرحد
موروثی مقرر فرمودہ ازین عزل و نصب کار و بار ماہم درہم و برہم
ماندہ از انجا قدم بشہر بغداد گذارستہ سعادت آستان بوسی ائمہ
عراق دریافتہ باز بچران مراجعت نمودہ ذخیرہ اندوز شریف
کورنش در صف سلام شاہی گشتہ ہنگام و فور شوق مولد و مسکن ہند
سند خاقانی برائے اصلاح امور متعلق نگاہ و دیدہ بنام حسین علی میرزا
فرمانروائے فارس اجرا یافت کہ از حکم سلطانی بوکلائیے کمپنی انگریز
بہادر بالیوز ابو شہر و گورنر ممبئی و گورنر جنرل کلکتہ بدرجات رقم و مکاتبہ
و نامہ نویسد چنانچہ عبارت مسطور این است۔

بسم اللہ تعالیٰ شانہ العزیز



الْعِزَّةُ لِلَّهِ تَعَالٰی حکم ہمایوں شد
کہ فروزاں کو کب آسمان دولت و شہر یاری و تاباں کو بہر علم
سلطنت و تاجدار می خجستہ فرزند نامدار حسین علی میرزا فرماں روائے

مملکت فارس بعواطف مترادف پادشاهی معزز و مبارکی بوده بداند که
 عالی جناب عزت و سعادت نصاب صداقت و ارادت آداب
 عمود الاعزّه والا عیسان محمد علی خاں ہندی مدتیست بایران آس
 در ویران جہاں مدار و سائر ولایات متوقف است دریں وقت ارادہ
 معاودت نموده از این کہ مشائریہ از قرارے کہ معروض افتاد
 از جملہ اعزہ و انجباب ہندوستان و خود نیز آدم آگاہ صاحب
 سدادے مے باشد بآں فرزند امر و مقررے شود کہ مشائریہ کہ
 با سنجہ وار دے شود رعایت جانب اورا منظور و اورا امور و النقات
 دار دو پہا لیونز و کسانے کہ از دولت انگلشیہ در انجبابا ہستند
 اظهار نماید کہ بنوعی کہ خود دانند سفارشیہ از مشائریہ بکار گزاران
 ہندوستان بنویسند کہ باعث انتظام امر مشائریہ بودہ باشد
 و آن فسر زند نامدار تو جہات خاطر اقدس را در بارہ خود بے نیاز
 دانستہ بانہایت استظهار و اہتمام مشغول مناظم ملک داری و مرز بان
 باشد و مستدعیات خود را عرض نموده بجز انجباب مقسرون دانند
 و در عمدہ شناسد و تحریر فی التایخ غزہ شہر شوال المکرم ۱۲۳۵ ہجری
 پس رخصت انصاف حاصل و از ہمہ بزرگماں خدا نگہدار گفتہ سیر قم
 و کاشان و صفہان و قمشہ و شیراز بنظر اجمال کردہ بواسطہ
 میرزا زین العابدین ستونی کہ یک سفر مہند آسمن در لکھنؤ با والد
 آشنائی بسیار داشت و پا در میانے زکی خان لوزی کہ وزیر بود بہرہ یاب
 ایوان جلوس فرمان فرما گردیدیم مشمول تفضل و الطاف نمودند و ہر وفق
 اشارہ خاقانے حکم نامہ بنام بالیوزعہ صدور یافت کہ در بندرا بوشہر

بمکتوب داد و نقالش گرفته نشد۔ شیخ عبدالرسول خاں حاکم و بالیوز
لوازم احترام تقدیم رسانیده سوار جہان فرکت گردند چوں پابصر
لنگرگاه ممبئی نمادہ شد مکاتبہ شہزادہ کہ این فقرات اوست



عالی جاہ رفیع جایگاہ دولت و عزت و اقبال پناہ شہامت
و بسالت و جلالت انتباہ فحامت و مناعت و اہبت اکتباہ محبت و
نجدت و نبالت ہمراہ عمدۃ الامراء الانگلشیہ و زبدۃ العطاء المیحیہ
گورنر بہادر حاکم بندر معمرہ ممبئی زینت اندوز صندلی عزت و جرّہ نوش
صہبائے عشرت بودہ مرفوع مے دار دکہ جو خاطر التفات مظاہر
مقرون و ضمیر عطوفت مشون متوجہ آں مے باشد کہ باں عالی جاہ دولت
و عزت و اقبال ہمراہ شیوہ ستودہ التفات معمول و در ملزومات
روئیہ عطوفت مساعی حمیدہ مبذول شود۔ لہذا آں عالی جاہ دولت و
عزت و اقبال ہمراہ راہوسیلہ ارسال این نامہ عطوفت خاتمہ
قرین انحاء استظهار و در ضمن نکاشٹہ خامہ اظہار مے گرد کہ عالی جناب
مقدس القاب عزت و سعادت امانت فحامت و مناعت تاب
صداقت و ارادت ادب عمدۃ الاعزہ و الاعیان محمد علی خاں مہندی
مدتے مستظیل آفتاب جہاں تاب عنایات بے غایات اعلیٰ حضرت
قدیر قدرت خورشید رایت عطا رو فطنت بہرام سطوت جزل

رفت پاوشا و بے پهل و بایں وسیله کامیاب حصول آمال بوده
منشور باهر النور آفتاب ظهور و یر یغ یلغ مرحت دستور سلطانی
مشعر بفسارش او پذیرائے صدور یافت که عنایات کامله نسبت
به عالی جناب مشائر الیه بطهور رسانیده اورا مورد اعزاز و اکرام
و به منتجان دولت انگلشیه اظهار اعلان شود که در حین ورود او بآل
حدود و تقویر لازم عزت و محبت باو نمایند نظر باتحاد بین الدولتین
علیتین قومی بنیاد آں عالی جاه دولت و عزت و اقبال همراه نگاشته
کلمک و دادے گردو که بعد از حصول ملاقات عالی جناب مشائر الیه
آں را بر جهاز مضبوطه سوار روانه ملکیت کلکتہ و ہر قسم خواہشے
که باعث انتظام و پذیرفتا مورات او بوده باشد از آں عالی جاه
دولت و عزت و اقبال همراه نماید لوازم اہتمام و التفات را
معمول دارند کہ روانه وطن مالوف خود گردیدہ کمال اکتان و رضامندی
بجہت او حاصل شود و ہر قسم مطالب و خواہش که داشته باشند
بمقام اظهار اعلان در آورند کہ کار گزاراں در انجام آں مامور شوند
باقی ایام عزت و دولت و اہبت بکام باد + تحریر فی التایخ نسبت و
سیوم بیع الآخر ۱۲۴۲ ھ ہجری + منشور مذکور حین ورود ابلاغ گردید میشتی
سید محمد بغدادی باستقبال آں و از مرکب در بگھی سوار کردہ
بشہر آورده در مکان اسیرکاری جادادہ ظهور مراسم مہمانداری را
متکفل و بعد از توقف چند ماہ رو بمقصود نموده شد - چونہ و آوزنگ با
وحیدر آباد و محلی بندر کہ دخلے براہنداشته از قوت جاذبہ
آب و دانہ بگذرگاہ افتادہ بطریق خشکی از معبر سیکاکول و کنارہ

سماں و جگہ تھو و کٹک و اکثر بلبل دیگر در کلکته آمن مرسله شاهزاده
 پائے نام لار د گور نرجزل اقمبرست بهادر واصل گردانید که عنوان
 کتابت چنان بود: نامه محبت ترجمه حضرت فلک رتبت شوکت
 و جلال و عظمت پناه دولت و نبالت و جلالت و شکاه
 فروزاں گوهر دریائے اُبهت و کیا ست درخشاں آخته آسمان
 مجدّت و فراست زمینت اندوز صندلی تجدّت و پیرایه بخشش
 تخت شہامت و اقبال گور نر کلکته فرماں فرمائے مملکت هندوستان
 دام شوکت و اجلاله و عبارت کتابت این است - چندان که
 شعله جمال عیسی مہر گردون نشین از مملکت چارمین روشنی افزا
 عرصه زمان و زمیں و دہم سیجائی صبا در گلشن خضر حیات بخشش و برگ
 لاله و ریاحین است - چمن عزت و دولت و شوکت و فرماں روائے
 از رشحات سبحان عنایات بے نہایات داود ازلی مختصر و صفحہ خاطر محبت
 مظاہر از انوار الطاف و اعطاف قادرِ لم یزل منور بوده باده بعد از
 دعوات محبت آیات کہ پر تو اجابتش صواعق سرانبر ملکوت را
 مزین سازد و احتیاف ہدیہ تحیات مودت بیانات کہ اشعہ آثار
 استجابتش مجامع معتکفان خطائر جبروت روشن فرماید بر مراتب
 ضمیر آفتاب تنویر منطبع میکرد اند کہ چوں لوازم اتحاد دین الدوین غلتین
 این و رواسم و داو قوانین فیما بین شوکتین قویتمین چنین ست کہ
 کہ میان دو شوکت عظمیٰ هموارہ در ارسال رسل رسائل مفتوح
 ابواب دوستی و محبت و در اظهار ہمام و مرام شہید بنیان موافقت
 و مودت شوند بنا بریں بنگار بخش این مرسلہ الاتحاد پر دختہ

بجہت استحضار مرقوم خامہ اظہار مے گردو کہ عالی جناب معالی
 القاب محمد و کمالات الکتاب عزت و سعادت نصاب صدا
 و ارادت آداب عمدۃ الاعسزہ و الاعیان محمد علی خاں
 ہندی حامل صحیفۃ المحبت یک چند در دار الخلافہ طہران جہہ سہ
 آستان عدالت ارکان اعلیٰ حضرت قدردانست خورشید
 رایت عطار فطنت بہرام سطوت زحل رفعت خدیو بہمال
 و بایں وسیلہ کامیاب حصول آمال بودہ دریں وقت مخصی صیل
 و معاودت بوطن مالوف خود نمودہ یرلیغ یلیغ باہر النور و توقیع وقع
 مرحمت دستور سلطانی مشعر بر سفارش او شرف صدور یافتہ
 کہ عنایات کاملہ را نسبت بعالی جناب مشارالیں بطہور رسانیدہ
 بآں زمیندہ آرا یک اجلال اظہار و اشعار شود کہ در حین
 ورود عالی جناب بآں حدود و شعور لازمہ عزت و حرمت
 و محبت با و نمایند و لوازم التفات را نسبت با و مبذول و بنواب
 مستطاب مبادی آداب لکھنؤ اطلاع دہند کہ امور آں را
 قرین نظم و انضباط و بایں وسیلہ خاطر آں را بہین نہجت و
 نشاط سازند و ہموارہ مرغوبات ضمیرہ الارا کہ مشعر بر استقرار
 امر جہاں بانی و فرمان فرمائے بودہ باشند بمقام اظہار و اعلان
 در آورند کہ کار گزاران دولت باید مقرون با انجام آں مامور
 شوند باقی ہموارہ اساس محبت و داد تا بہ الدہر پائدار
 و مواد مودت و اتحاد فیما بین دولتین علیتین قوی بنیاد و شوکتین
 قویتین را سخا لاعتقاد محکم و استوار باد و مخررہ تاریخ بہت سلیم

شهر ربیع الثانی ۱۲۳۰ هجری + پس از دارالاماره کلکته بر آید
 مرشد آباد و عظیم آباد و بنارس را پائمال مرکب عزم
 گردانین بمنزل مقصود لکنو قرار گرفت ملازم درگاه پادشاهی
 بوده تا آن که بمن طلب و رهنمون قدرانی و ذره پروری آفتاب
 فلک حکم رانی مریخ رؤسای دوراں و ملجاء عطاء هندوستان
 بندگان ذی شوکت و شان جنت مکان نواب محمد سعید خاں بهادر
 نور الله مرقدہ برامپور وارد و پابند سلسله نوکری مجاور آستان
 سپهر بنیان گشته پس از انتقال خداوند نعمت بجوار رحمت
 حضرت عزت جلالت عظمت و عمت نعمت بحسب ولایت عهد سند
 ایالت و سروری بقدم خلف باعز و شرف محترم الیه رونق دوبلا
 یافت رتبه که در عقل و دانش فلاطون و ارسطو را معلم و امیر می که
 در فصل و کمال روح القدس را ملازم است انتظام ملکه ایش
 ضرب المثل و انایان فرنگ + عدل و دار ایش سند عقلائے
 بافرهنگ + شحم سیاستش نام شر و فتنه از ورق هستی سترده
 و بعد و لوش باطن امن و اماں برائے دوست و دشمن گسترده
 از طنطنه شجاعت و دلیری او بهرام را لرزه بر اندام + و
 از شهره صیرت سخاوت و کرم گسترش بجر و کاں را شرمندگی تمام
 خورشید طالع لطیف تاریخ ولادت ۱۲۳۰ با سعادتش + و قبل
 و دولت را مباحات با دراک ملائش + جوهر شمشیرش آب
 تاب حدقه چشمش و ظفر + و عزم جهان میسرش یک دل و رائے
 قضاوت در + در او فیل باد پایش او هم فلک کمر شکسته + و بقدر

تو سن سپهر پایش سمنند و هم خسته + جناب معالی القاب قمر کاب
 شوکت و شہامت مآب خدا نگاہ نواب محمد یوسف علی خاں بہادر
 والی ملک رامپور طاب اللہ ثراہ و جعلہ اجثہ مثنوۃ +
 چوں زیب دو و سادہ ریاست شدند - ہچنان سر رشته موجب
 سابع برقرار داشتہ + وظیفہ عزت و برتری را قائم و استوار
 گذاشتہ + قائمے کہ بند بندش چوں نے بوریہ از مغز قابلیت
 خالی بود از برگ و نوائے تربیت شائستہ ساز مناصب گردانید +
 و سرے کہ مانند کاسہ طنبور تھی از مادہ استعداد مے نمود با سباب
 گردن فراموشی ہمدوش زہرہ و مشتری ساختہ بمراتب علیا
 رسانید + روزے و مجمع امثال و اقران ذکر گفتگوئے فارسی بہیں
 آمن باشند ہائے ہندوستان را تفاخر بزدانست کہ قواعد فہم
 اصطلاح و محاورہ و لغت و نکات عجم چنانچہ ما خواندہ و ما ہریم ایرانی ہا
 چہ میدانند و انصاف ہمیں است کہ ناطق بدعوئے صادق اند لاکن
 حرف زدن راہ نمے برند و در نوشتن کلام صاف از ہمہ رنگ
 عاری مضطربند - زیرا کہ لسان تحریر مخالف زبان تقریر است و اصطلاح
 ہر فرقہ از اصناف با طبقہ دیگر بسے محل تغیر و اختلاف - معرفت محاورہ
 تمامی کردہ و اقوام و قبائل و ایل و اوس و کسبہ بازار و سایر خلایق
 ہر دیار موقوف بعاشرت فصحاء اہل لسان یا اکتساب از بلغائے
 زبان دال مے باشند - چہ ہر صنفی محاورہ خویش و آشاوہ رموز و کنایات
 خود گویند مانند علما و حکما فضلا و طلبا و وزرا و امرا عرفا و شعرا و ادبا
 و اطبا کتاب و حجاب پیش خدمت و رعیت حلاج و نساج و سراج

ملّاح و فلاح سلّاح و طبّاخ زبّاد و عبّاد صیّاد و حدّاد جلاّد
 و فساد و تجّار و سمّار عطّار و تمّار ممّار و نجّار طمّار و خمار
 بزّار و خستّار زخبّار و سّرّار زکنّاس و حلّاس جاسوس و سالوس
 نقّاش و قلّاش فراش و نبّاش رقاّص و غواص مُرْتاض و
 نبّاض و اعطّ و حافظ شمع و طّاع صبلّغ و دباغ صحاف و صراف
 علاّف و نداف دقاق و حدّاق حکاک و دلاک جال و حمال بقال و
 دلال رمال و فحال خیّام و حجام باغبان و پاسبان دربان و سگبان
 فیلبان و شتربان جاثو و قصّه گو سوّقی و صوفی و ساقی کوّی و لُوی
 لوطی و بُوقی و کسانے که از اصطلاح فضلّا و جهلا بے خبر و از محاوره
 خواص و عوام بے اثر اند بدون تفریق و تفکّر امتیاز و تدبیر چند کلمه
 غیر فصیح و متداول اجلاف و سوّقی را را بدعوّے دانش در کلام
 که مقاشش نباشد آورده بنیان کاخ سخنوری از بیخ و ریشه
 بر اندازند و شاہر عبارت از زیور بلاغت معرّاد و در نظر
 از باب معرفت رسوا سازند بیچاره قتل کُشته دعوّے فارسی
 دانی و سرگشته معرفت لسان ایرانی بعضے کنایه و اصطلاح و محاوره
 شنیده و پرسیده و در اشعار و فقرات منثور خراسانی و مازندرانی
 و گیلانی و اذربایجانی و خوزستانی و طبرستانی و یزد و کرمانی و
 شوشتری دین و استعمال لازم و متعدّی را بقتیاس
 و قواعد صرف فهمیده آنها را در غیر ما وضع که آورده غریب
 خلط و خبط بضبط تحسیر بکار برده خود را چنان قلم داده که بکلمات
 ایرانی و بلا و عسراق و فارس آگاه بوده و شتر شنیدین بیچاره را

بدین دعوائے تباہ نموده به تیغ خامه اصلاح خون فارسی بے گناه
 را مبتلا گردانید اهل هند را ندانستن طریق گفتگوئے عجمی
 بعلة عدم معاشرت اصلا نقص و مضرت و عیب و حقارت
 نیست زیرا که اهل کشور دیگر بقدر دفع ضرورت بهم در تکلم
 زبان بے گانه عاجز و مضطر اند. لهذا غرض از تسوید این عبارت
 ساده از تکلف رنگ گل و نسیم و فقرات بری از استعاره
 ماه و پروین بیان محاورات فارسی مستداول مردم ایران اعلی
 راه و رسم نشست و برخاست ایشان است که بسبب عدم
 آگاهی اهل هند را در آن دستگاہ نیست. فقیر چونکه هفت
 سال با آن سر زمین نشو و نما کرده اکثر اوقات در صحبت صنف
 بسر برده چندان که بذهن ناقص خود وقوف بهم رسانید و بصندوق
 سینه آماده داشت. بحسب فرمایش اخلاصی روحانی
 بطور تحسیر روزنامه قدری از آن برنگاشت تا از خواندن
 و شنیدن حرف و حکایات مندرجه قاری و سامع را برکوائف
 سلوک آن ولایت آگاهی شود +

المؤلفه قطعه مدحیه ولی نعمت امام قبا

خطاب کرد بمن دوستی که خاطر او
 رفیع قدر گرامی نسب ستودنصال
 سعید و سید و حیدر علی شریف حسب
 که هر چه دیده از راه و رسم ملک عجم
 قبول کردم و بستم کمر لب زانش
 بهین مرشد غیبی نوشتم از سر عجز
 ولی نعمت و جوهر شناس فضل و هنر
 امیر ابن امیر و رئیس ابن رئیس
 پناه شرع متین و مربی هر مسلم
 ز مشرم ریزش آس بجسود و کان سخن
 اگر کشند بمیزان عقل علمش را
 بعهد نصفت و عدلش نموده بچشمش
 شمیم گلشن خلقتش که در تواضع خلق
 به گاه قهر و غضب گر نگاه شرزه کند
 سمند و هم فتنه خسته پائے در تک و دو
 تهنیتی که بیم مصاف او دم رزم
 همیشه پیش رو مکنش سپاه جلال
 سپهر مرتبه عالی گستره ابرار
 بنام کلب علی خاں بهادر در جم جاه
 مریدان الطاف آفا بچنان پرورد

عزیز بود بزم چون نشاء عهد شباب
 گل ریاض نبی برگزین احباب
 ز جد و باب نژادش سلاله اطیاب
 شمار کن بزبان بیانش و روئے متاب
 اگر چشمت مراد شترس بیائے کتاب
 خدا کند که شود قابل پسند جناب
 عیار دانش و فرمانگ عدل و فیض باب
 فقیر پرورد و سکیں نواز از هر باب
 اگره گشائے دل مستمند اهل صواب
 فکند حاتم طائی بر رخ ز خاک نقاب
 سبک نمایدش التوند کوه مثل حباب
 فراز سینه و دست پلنگ بالش خواب
 هزار مرتبه خوشتر بود ز مشک و گلاب
 برائے هستی اعدا شود ز بول ز شهاب
 اگر ز تو سن او یک قدم نهد بشاب
 عجب مدای که شود آب زهره هرباب
 مدام شاطر فتح و ظفر دواں برکاب
 عزیز مهر شهامت خد یومهر قبا
 که هست پائیه قدرش بلند تر زحاب
 که بر تر است عبارت شکر او ز نصاب

<p>شمول بندہ تنہا گشت لطف و کرم ہمہ طفتش خوش دل اندہ آسوده فلک بزرگ نگویش کہ درد عاشنود بزرگوار خدا یا اساس دولت او کلام نادر و مرغوب دامن ملک حسین رجا کہ اہل معافی ز صورت لفاظ تمام گشت بسالے کہ بود از ہجرت</p>	<p>نمود مرغ اُمید یک جہاں سیراب قدیم زمرہ خرد و بزرگ نوکر باب پیئے نثار برآرد ز جیب درخشاں نگاہدار ز آسیب اندراس و خراب بطرح تازہ برآمد چو مد ز پشت حجاب مدام میل نمایند کیف شہد و شراب ہزار و دوصد و ہشتاد و نہ زر و حساب</p>
--	--

و این رسالہ عجلالہ را بنام غلب البیان موسوم نمودم اُمید کہ بمقام
 الانسان مرکب من السهو والخطاء والنسيان ہر جا لفظی بجای
 و نامر بوط بنظر ارباب تحقیق آید آل را بجا و اصلاح زینت و ہند
 و یک قلم منت تحریرش را بر جان بندہ ہیچداں نہند و اللہ الموفق
 و علیہ التکلیف پوشید و ثماند کہ سرحد و ثغور ایران در
 عہد حکومت ہر طبقہ سلاطین مختلف بودہ بیک قرار ہمیشہ نامزدہ
 عراقی عجم وسط کشورست و ملک خراسان و ما زندران و خوارستان
 و گرسیرات و فارس و بنادر و جہرستان و آذربایجان و گیلان
 ملحات چار دورے باشد و در ہر یک آبادی شہر بزرگ و
 کوچک و دیہ بسیارست کہ بازار سقف و چارسوئے و کاروان سرا
 و رباط و حمام و مسجد و مدرسہ و تکیہ و آب انبار تعمیر نمودہ اند بالفعل
 طول آں سرحد افغانستان از خاک کا فر قلعہ مابین شہد و ہرات
 ہر طرف شش منزل و از شہد تا طہران سبت و ہفت منزل و از انجا
 تا کرمان شاہاں شانزدہ منزل از بلدہ مذکور تا خانیقہ عرب و عجم

وکیل ذباب بالائے رودخانه که نامش خاطر منیت شش منزل
 و همیں قدر از انجا تا بغداد است و در عرض یک طرف گیلان بکنار
 دریائے کاپین و لشکراں و سالیان و جانبے اردن روم می باشد
 و دهنه مملکت ایران هفت منزله تبریز است و از انجا تا زنجان
 بهشت و قزوین دوازده و دار الخلافه از تبریز شانزده منزل
 می باشد و از طهران تا اصفهان دوازده و از انجا تا شیراز
 هم دوازده و از شیراز بندر ابوشهر بهشت یاده منزل است باقی
 از اطراف چهار جانب اراضی و آبادی تحت سلاطین روم و
 اروس و اولاد احمد شاه دُرّانی و انگریز و دیگران رفته سمت آذربایجان
 تا قلعه شیشه و قلیس است و دو منزل جمله ملک سیردان و دغستان
 و کرخستان در قبضه تصرف و لیائے دولت مفتوحه ایران
 بوده بدست اُروس افتاده و از جانب خوزستان جمله دگرگوک
 و موصل و بغداد و بصره سیزده منزل به تصرف اولیائے روم
 مانده و طرف بنادر و جزائر دریائے عمان مثل خارک و بحرین
 و سقط و اس الحیمه و دریه خیل ملک ماتحت و باج گذار تحت عجم
 بوده که سر خود و منسوب انگریز و متعلق دیگران شده و سولے
 توران بلخ و خوارزم و سرخس و اورگنج زیر نگین شاه ایران که
 بود بدرفت و جانب خراسان بهرات و قندهار و نصف
 راه کابل و سیستان بلکه تاجمال آباد و هم دریائے سند
 سرحد عجم شمار می شد خارج گردیده و باید دانست که در ملک
 ایران چهار فصل است از تحویل آفتاب در برج حمل تا آخر جوزا

سه ماه بهار باشد که موسم شگوفه و گل کاهو و ریواس و خیار
 و کنبزه و آلوچه و توت و آلو بالو و گیلاس می شود و از ابتدای
 سرطان تا آخر سنبله تابستان و فوریه و سب و انگور و زردلو
 و گریبه و انجیر و خستو و گریک و طالبی و هندوانه و خربوزه و غیره
 و از میسران تا انتهای قوس پاییز فواکه رسیده و پخت
 و بکمال شیرینی آمدن خشکیده و چیده شده در ذخیره می برند
 و از جدی تا ثورت دو چله بزرگ و کوچک زمستان ایام بارش
 برف و باران و بخت بخت حوض و دریا و وقت خزاں و بے برگی
 تمام اشجار است سواشے هنرست سرو که بهمن و به او را شتراد
 اهل سخن آزاد خوانند که مدام یکسان است و در بلاد معتدل
 مثل فارس و سائر گرمسیرات کرمان و یزد بهماں روز و شب از
 تقدیم خورشید در منزل نو تغیر هوا معلوم تواند شد که فصل بدل
 گردید و کثرت بارش برف در چله هاشے زمستان و باران
 بایام بهار و یانیاں می شود در زمستان باران و در ایام
 بهار نیاں می بارد و زراعت گندم و جو و نخود زیر برف
 روئیده سوزن بالا آمدن هر قدر برف آب می شود بخاک
 فرو میرود و زیاده تری جاری شده برودخانه می پیوندد
 بدون سوختن بهیزم و آتش زغال در سردی هوا زندگی مردم
 میسر نیست - و در گرما حاجت بادزن و چھتری میان هیچ ملک
 ندی باشد - سواشے کرمان و مازندران و از میوه خاص هند
 فی شکر در مازندران بهم می رسد باقی انبه و کشمش و بڑیل

و شریفه پیدا نشود و گنار در ملک عرب و عجم بعضی هست
 اگر چه بخوبی کنار سرخ آباد و لکھنؤ نباشد و جامن و کمرک و لوکاٹ
 و لیچو و کهرنی و انتاس به کلی هیچ جانست و فالسه بدل ناقص آو بالو
 و گوندنی شبیه ناقص گیلاس است و خورش پاشے گوشت که درهند
 آبراز ترکاری گویند مثل آلو. و ارومی. و چمپنڈه. و بلول. و آریه
 و کندرو. و گوبھی، و ترئی، و کرلیا، و کسیرو، و سنگھاڑه، و شکر قند
 و زمیں قند، و کاندو در آں جانباست مگر حالاشنیده ام که
 آلو. و ترئی، و فلفل سرخ پیدا می شود. الا گزر که زردک گویند
 برنگ زرد و شلغم سفید و حقیر در خیلے بزرگ بتدرهند و انه
 و ترب مشابه شلغم و بادشبان درشت و بامیاں و کدوئے دراز
 و مدور و خیار چنبر و بالنگو و کلم بسیار بزرگ و پیاز سفید و مویر
 و سیر لذیذ تحفه بهر سده که درهند یافت نشود. چنانچه بعضی
 را خام مثل زردک می خورند و اهل ایران دو قسم اند. یکے شهری
 سکنه بلده بزرگ و کوچک که اقسام آں مذکور خواهد شد. و دوم
 دهاقین و آنهم دو نوع هستند. یکے دهاشین اند که از چنپه گل و خشک
 خام و آجر بخت مکان ساخته بلکه دور آبادی خود دیوار بلند
 کشیده چار طرف خندق کنند و خاکریز نموده بر دروازه قلعه
 شیر حاجی بنا نهاده تخته بل مقابل دروازه نصب کرده برج و باره را
 تقنینی محافظ و نگهبان میسر دارند و در فصل خریف و بریح از خر و گا و زمین را تخم
 و خیش نموده هر سال بایه داده قوت میفرمایند و تخم یا شیده گندم و جو و نخود
 سفید و عدس درشت و لوبیا و برنج و مونگ که آن را ماش نامند

و با قلا که مثال سیم می شود و زرت و آرزن و کافشه و پنبه
 که تخم اورا پنبه وانه نامند و کتاں و خسر دل و سه شرف
 و بید انخیر کاشته از قنات و کاریز و چشمه آب داده سر رسیدن
 حاصل از داس در و کرده بخر من برده کو فته کاه و غله را جدا و صفا
 کرده چیز می بنا بر مصارف خود و دو آب بخانه با انبار نمایند و زیاده
 را با بارشتر و الاغ کرده در شهر برده نقد گردانند از جنس با کول
 آبریز و کلکشی و ماش و با جبره و کود و دمن و وجود ندارد و دوم
 ایلات صحرائین زراعت ندارند خیمه سیاه پلاس را بهشت
 و صحران زده از گله و زمه و از یخی گوسفند و بز و گاو و اسب و خسر
 و قاتر و شتر و جبه معاش بدست آرند اول بهار ششم آنها را
 قیچی کرده و از مقراض چیده قائمه و رسن تابند و جوال
 و کپیم و قالین و جوراب بافند و از پنج موهای بزرگ کرک سوانمونه
 برائے مالیدن نم و یا پنبی و کلاه و بافتن شالکی و شال فروشد
 و از شیر دو شیده یومیه پنیر و ماست و کشک و قره قروت
 بعل آورده می خورند و بیع می نمایند و از بره و بزغاله
 هزاران را سر بریده پوست کنند بهجت کلاه و کلیج
 و پوستین دیند و دباغی کرده انبان سازند و بدست سوداگرها
 بنفد و نسیه معامله کنند و گوشت را با ونبه در دیگها
 انداخته سرخ نموده در شکنجه که ماست و نعناع و نمک مالیده
 باشند پر کرده بمصرف خوراک و مائه قوت و معامله رسانند
 و کره اسب و خسر و قاتر و پیکش و کبر پول گرفتار سودا نمایند

در موسم گرما بزمن سرد سیر پُر آب و علف و بوقت سَرخی
 هوا میان گرمیات کوچ کنند و دشت لاق و یلاق بسر آرند
 پسر و دختر خود را با هم پیوند دهند و با شهری نیامیزند زنان
 ایشان از کسے رُونگیرند مگر از آدم بے گانه بلاد و سواد اعظم
 پرده و حجاب لازم شمارند بے عصمتی و میان آنها
 نباشد اگر باغوائے نفس آثاره گاهے امر فاحش رود
 زن و مرد بدکار بکشتن سزایا بدار پاشاها ن سلف عهد و پیمان
 شده که از هرایل ترک رعیت ایران انچه سابق کو چانیده
 از توران باں ملک آورده جا داده اند مثل ترکمان و هزاره
 و قزاق و تکه و یوت و کولان و او یاق و افشار و قجروان
 تاجیک زاد و ولد خود عجم قوم بختیاری و فیل و زُند و کُرد
 و لر مَسنی و شاه سون و کلهر و قرعی و جمشیدی وایلخانی سر و عده
 معین این قدر سوار و بایں شمار پیاده برائے نوکری سپاه
 پائے رکاب داده باشند کلا نتران و ریش سفیدان هر تیره
 اسامی خانوارشان را نشان مے دهند در سیاه مے آیند
 باید خدمت قبول نمایند تخلف در اں راه نمے یابد اگر ملازمت
 نخواهد استغاضا مں دارد جوان با یراق را عوض بیارد و سبیل
 نقیب و ستونی را چرب کنند از بند چاکری خلاص و رها
 مے شود و علاوه اں بضرورت مهم جنگ با دشمن بیرونی
 لشکر ملک هم ازین جماعت محصل شاهي گرفت مے آرد
 هر چند که بعضے شب و روز حین غفلت در میروند و باز گیر مے آیند

و بسیارست میرسند + قسم دیگر از دیهات و شهر مشترک اند
 که زمین گوشه و کنار و بیرون هر بلد را دیوار حصار کشیده خواه
 بدون احاطه بانداختن قازورات و خشکبار قوت داده طرح
 چمن و خیابان ریخته اشجار الوان میوه نشانیده از مهارت
 باغبانی پیوند شاخ و اصلاح ته خاک بر ریختن پنبه و خون
 و مرده جانورهای بچه سگ و موش و حیچیدن نم در ریخ
 درخت بزرگ و شادابی و شیرینی و رنگ ثمر بر روی کار
 در موسم بهار و پاییز تا دست رس خود از خام و پیش رس
 و نجسته میوه تر و تازه چیده آورده فروخته و بعد فصل در
 ذخیره داشته تا نوروز انگور و سیب و به و گلابی و خربزه و هندوان
 فروشد و مویز و کشمش و جوز قند و قلیسی و ثوت و زردالو
 و انجیر خشک را معالیه کنند و از انگور سرکه سازند و شیر و
 دو شاب نموده مایه قوت گردانند و از اهل شهر هم اقام
 مردم اندیکه ارباب حکم و معترف ملک و دولت و دران چند
 گروه اند + اول سرفران مراتب علیا از روی وراثت
 ابا و اجداد یا بزروار قبایل خدا داد خواه و دم تیغ برنده فولاد
 سرنج، تلگی پادشاه و وزیر اعظم دستور المعظم و مستوفی
 و عمده دیوان و فرمان فرما و حکام ولایات + دوم اهل سیف و
 سنان ده باشی، و سلطان، و یاور، و سرهنگ، و سالار
 که منصب دارند و سواران با شمشیر و نیزه و تیر و
 کمان و کیسه کمر بسته و تفنگ و خستانی و لاری و طباخچه کمر

و قبوز قرپوش زین دارند و چکمه و زانوبند و زره و چار آئینه
 و تختان و صاعد بند و کلاه خود پوشش بوده باشند و من تبعه
 آنها لقب زن و سید و سنگر ساز و تفنگچی تفنگ فیل و دار و جزایری
 و نظام سر باز فرنگی و توپخانه و زنبورک شتر و طرح انداز
 و جراحی و نقیب تمامی نوکر باب ملازم پائے رکاب گفته شوند
 سوم عمل در خانه ایشیک آقاری و قاجی و یاول و جارجی و
 میر غضب و آشیر و ناظر و داروغه شهر که مفصل ذکر خواهند شد
 حاشیه دستگاه سلاطین و امرا و بزرگان می باشند و مثل
 جانور ها می خوش آب و علف هر چند روز بجای دست اندکار
 مانده گذران زندگی را بسر می برند از شاگرد پیشه و لشکر می جواب
 نقدی که مراد مبالغه سک و دار مشا بهره باشد فراخور حال چه
 سوار و پیاده سر بهر شش ماه خواه سال می یابند و جیره یعنی
 خوراک یومی که برایش جله چاکر یا معمولست بوزن مقدر به
 مختلف الحال حسب از زمان و ماست و پیز و آرد و کنجد و روغن
 و گوشت و برنج و بیزم و زغال و شیر و انگور حتی میوه هم برات
 آبی را غده هر ماه می ستانند + چهارم اهل سوق و حرفة در
 ذیل تماشا شے بازار دکان هر یک بنوعی که مروج و رسم
 هر صنف کسبه بوده و چه می ساختن معامله می نموده و صف
 کرده خواهند شد + پنجم متوکلین علی الله سلسله جلیله
 مجتهدین که حافظ حوزه شریعت عزا و حارس بیت حنیفه بقیه
 پادیان را و دین و حاکمان حدود شرع می بین اند مجتهد کسست

کہ قواعد و امر و نواہی الہی و احکام شریع حضرت رسالت پناہی
 از صوم و صلوٰۃ و اجبات و منکوبات و محلات و محرمات
 مباحات و مکروبات طہارات و نجاسات بادلہ اربعہ
 کتاب و سنت و عقل و اجماع استنباط و تحقیق طریق تعدیل
 و توشیح رجال روایت کردہ در جمیع علوم صرف و نحو و منطق و معانی
 و بیان و لغت و اصول فتنہ و فقہ از عبادات و معاملات باقصا
 و دیات و حدیث و تفسیر و حکمت و کلام استقراء و وسیع و
 تدقیق و تصحیح منیع نموده ملکہ ہمسایندہ افادہ و افاضہ
 در سن و تعلیم فرماید و محبت جامع الشرائط اعلم و افقہ
 و اعدل و از ہد و اتقا و اذریع اہل رماں و افسران و مسلم فضلاء
 دوران باشد حکم آں بر تمام مردم از شاہ تا گدا نافر
 و جاری بودہ اورا مطاع لازم الاتباع دانند چنانکہ
 بعزل حاکم ظالم بلد امر نماید رعایا و شکر فرمانش پذیرند و کسے
 کہ بہراتب مذکور نہ رسیدہ باشد از رجال و نسوان شریفان
 و وضعیان و لیثان جمیع اصناف اہم و طبقات بنی آدم
 مقلد نامند چون اسائش عباد و اراش بلا انتظام
 ہرگونہ اصلاح و فساد ضبط امور معاش و معاش وجود حاکم شرع
 و ناظم عرف و اہستہ ست بنا بران در کل بلداں و قصبات و
 دیہات و ایلات برائے اجرائے قواعد و قانون اسلام
 بسند و اجازہ محبت جامع الشرائط ہر کہ بدرجہ علم و اوصاف
 مند رجبہ لائق و در فنون نقلیہ و عقلیہ چنانچہ باید فائق باشد

برگزیده و مقدر گردد و تا خلق در امور دینی و اخذ مسائل شرعی
 با و رجوع و تقلید نمایند جنبش تألیف رسائل عربی و فارسی
 مشعر احکام مرتب نموده بدست مردم دهد - و ادائے جمعه
 و جماعت و ایصال وجه خمس و زکوٰۃ تکمیل و صیانت اموات و
 تقسیم موارث و صیانت اراذل و قیومیت یتام و نکاح و طلاق
 و سفاح و افتراق و هنگام بطیة اقامه حدود و قصاص و دیات
 و رفع منازعات و مطالبات و دیونات اراضی و باغ و
 نظارت موقوفات با و رجوع دارد علما و مجتهدین و
 فضلاء متورعین در عوض بجا آوردن امور واجبہ امامت صلوة
 و درس و ارشاد و تکفل مرافعات و نماز اموات اُجرت بگیرند
 حرام دانند و مواجب سلطانی را نستانند مگر در امور و صیانت
 هرگاه کسی وکیل نماید پس از فراهی متروکات و بیع مَحَلَّات
 حق المَحْت بحسب قاعده شرعیہ گرفتہ بمباشیر این کار دهند
 و هرگاه موصی ثلث قسم را داده باشد قبض نموده بموجب
 وصیت بعلل آرند و تتمه را بر ورثه تقسیم نمایند یا در ایقاع
 نکاح هر چه از جانب ناکح خواه منکوحه رسد قبول دارند و
 جائز شمارند و هر قدر از وجه خمس تجار و غیره بمعرض
 وصول آید بر سادات تقسیم گردانند و آنچه از بابت زکوٰۃ
 و رد مظالم و وجه بزازان و فقرا و مسکین و ابن السبیل
 عوام بذل نمایند و هر مجتهد جامع الشرائط بحسب تحقیق و تدقیق
 و استنباط خود شرعی مستدل در علوم حکمیہ و کلامیہ و نقض بر بعضی

ابواب ضروریہ لازم العمل نویسد و در مساجد محلات برائے
 ادائے نماز ہائے واجبات و اعلان مسائل صوم و صلوٰۃ ہر یک
 از علمائے راشدین و سادات ابرارین را پیش نماز قرار دہد
 کہ او ہم محض از نیت رضائے خدا کفالت امور حجی و اموات می کند
 سلطان را در تعیین ایشان مداخلت نباشد و طلبہ علم کہ از دیہات
 و ایلات بعزم تحصیل آمن در حجرات مدرسہ اقامت نمایند
 صورت معاش بایں گونه رومے دہد کہ در بلا و مشہور ہر کہ از بزرگان
 و الہیت بنائے مدرسہ نہادہ موقوفات مزرعہ و باغ و آسیا
 و حمام و دکان برائے صرف آں گذارده اند از مدخلش بدست متولی
 و جمعونت مدرس و سکنہ طلاب و خادم جار و بکش و فراش
 تقسیم شود بعضی جاہر حجبہ یکدست فرش و رخت خواب و
 دیگر مہی و ظروف با حیتاج موجود بلکہ کتب ضروری درس و آلات
 دریافت ریاضی ہم در کتب خانہ آمادہ است و در یک طرف آں
 مسجد برائے ادائے فرائض ساختہ و پیش نماز مقرر و حوض
 آب و باغیچہ و چاہ و بیت الحنلا و انبار خانہ جنس علاوہ مے باشد
 و فرقی دیگر سادات و نقباء و قضات و ملائے مکتب و
 مدرس و مؤذن و کبیر و واعظین و روضہ خواں و فقہرائے
 سائل کتب در بیوت خود و کرایہ و بقاع مساجد و امام زادہ و مکیہ
 منزل و سکنے دارند و از خیرات و نذر دولت مند ان وظیفہ مستمرہ
 یافتہ خواہ گدائی اوقات مے گذارند و ششم طائفہ شعرا
 و درویش صاحب خانقاہ و قصہ خواں و سخنوران انشا پر دہا

که بهر شب بهج و ستایش از باب کرم و بهج هائے مالکان در هم و
 دینار بخیل طبع لیاقت شعار دو و چراغ خورده استخوان
 شکسته راست و دروغ بهم بافته وسیله روزی سازند
 و اہل ساز و نغمہ مطرب و معنی و دمساز و رقاص و محتہ باز
 و مقلد و لوٹی میمون باز و لوٹی اجسلاف و بازیگر و بند باز
 و عملہ زور خانہ کشتی و حامی و بچہ بے ریش و اہل قمار خانہ
 کہ ہر صنف بشیوہ نشاط افزا خاطر امر او صاحب جود و سخا
 از ادا ہائے مضحکہ خود مسرور نموده چیزے یافتہ روزگاہر
 مے آرند ہفتم از باب تجارت کہ تنخواہ ملک خود یاد دیا
 دور دست رایع و شہر نموده خواہ با جاردہ باغ و آسیا و
 حمام و کارواں سرا و دکان و بازار چہ و مزرعہ قوت حلال
 و جہ معاش سازند و بانو کر باب و سپاہ پیشہ و صلت
 نمکدہ گویند مال مغشوش و لقمہ مشتبہ خوردن جائز نیست
 و مکارے و حلقہ دار قاتر و شتر و یا بو و چار وائے پاکش
 و چاؤش و میسر حاج و بدرقہ راہ و قاصد و عملہ تابوت
 باجہرت و جائزہ مبہاج اوقات بسر آرند در اں کشور
 کمتر کسے بے کار مضن خواهد بود۔ و صورت اخذ و جر حکام
 ولایت از مردم رعیت مختلف است۔ اول خراج زمین
 مزروع از کشتکاراں مے باشد کہ بہ پیمودن از جریب
 بنا نہادہ اند یا سرخروار غلہ تہراردادہ ہر سال باید کہ خدا
 از دیہات و قصبات و محلات شہرستان و بجایم وقت جائد

گردانند + دوم برگله و رَمَه و آلتی بها تم از هر صد راس معین است بعد از
شمار اصل مواشی و تناسل بچها محصول بسره کار می رسد + شوم هر که
باغ و فالیز و مزرعه سبزی خورشید دارد مطابق رسم قدیم و بجه
ادامه کند + چهارم باج خرید و فروش جمله اشیائے پوشیدنی
و خوردنی و مایه زندگانی هر چه باشد در مگرگ خانه دیده و شمرد و کشیده
حسب دستور جدید می گیرند + پنجم بر اصناف کسبه اهل حرفه چه
و کتان دار و چه کارکن خانه علاوه سه قفلی و کرایه معمول سابقه
معرفت کلانتر گرفته می شود ششم جزیه از جماعت یهود و نصرانی
و مجوس و هندو که بابت رعایت ذمه بخانه سلطانی می آید
و شرائط عهدها را از طرفین مرعی می باشد - یهودی را که جهود
هم می گویند مقر بهت که بشعار ملت نبوی در ظاهر مانده خانه را
پست بنا کند و دو طبقه سازد و بوقت باران میان هجوم مسلمانان
گذر نماید از خرد و بزرگ در سلام بر مرد و زن اسلامیة سبقت
داشته باشند بکسی در مقدمه یا معاوضه دشنام ندهند
بچوب و سنگ و اسلحه ضرب نه رسانند از کوچ و بازار شهر
بدون سفر همیشه پیاده روند در مَرُور بکدام آئینده و رونده تنه
نزنند اگر معبر سنگ و کوچه را یک باشد خود را و چپ و راست
بگردانند سوار اسب زمین نشوند بر بالان قاتر و یا بونشت عزم سفر
کنند رسوم کفر و زندقه خود را هیچ قوم ظاهر نماند اگر جامه نوب پوشند
و صله با چپه غیر پیش سینه بدوزند که معیوب شود هندو باید قشقه باشد
یهودی موئے سر تراشیده قدری پیش گوشش و ارمنی و نصرانی

و مجوس نشیبت سر زیر کلاه و عمامه نمایان و آشکارا بردارد و یخ قبا
و پیراهن را و ارونه بر عکس ملین بگذارد و کامل قدرے موئے مفرق پشت
چنانچه علامت هندی باشد در اہل اسلام ہم متداول است و زلف
کہ بچہ با و خواتین سپاہ مے گذارند موئے مقدم و پیش گوش و پشت
آں را گویند کفار اگر ستم رسیده باشند بر خود مکافات را
مترکب نہ گردند و الا بھلاکت گرفتار مے شوند بلکہ بحاکم شیخ خواہ
عرف استغاثہ عرض دارند آدم رفتہ مدعا علیہ را حاضر مے آرد
بعد ثبوت جسم سیاست و فسق بظالم عائد خواهد شد علاوہ از خراج
و باج مذکور قسمی آنت کہ پول میوه خوری و مہمانی و مصارف عس و
پیشکش غم و شادی حکام بگردن رعیت مے افتد از جبر و اکراه
مے دہند و ہر گاہ تہا و ن نمایند زیر چوب فلک افتادہ و جہ قلع
مزید مے شود مہمات دیون ہمسہ و قرضہ دست گرداں و منازعات
وراثت و عقد و طلاق و قلع رجال و نسواں حسب شریعت عزا
کہ مرسوم اعلیٰ و ادنیٰ است و مخاصمہ سودا گرداں در خانہ مجتہد
دائر و فیصل مے شوند و کلائے دشمن عدالتہ العالیہ و یوانی معین
و مقرر ہند در بلاد ایران و جود پاک سرشت ندارند ہر کس با اعتقاد خود
ہر کہ را معتمد مے داند بحضور صاحب مرافقہ قائم مقام مے گرداند
ہر گاہ بین التجار نزاعی در صحت و سقم معاملہ یا دعوی غبن در جنس
خواہ بیع یا تعدی گمرکچی یا اختلاف حساب میان شرکائے مضاربتہ
با و کالہ واقع شود تصفیہ آں از قرار قواعد مجریہ بھک التجار و امین التجار
کہ از جانب سلطان معین مست تعلق دارد باجلاس و تصدیق

جمعے از اکابر از ہم می گذرانند و انتظام بازار و محلات و کشادن
 دکان جدید و اجازت کسب ایل حریفه با کلا نتر منوط است و
 مواخذہ امر معروف و نہی منکر و امور خلاف شرع و حکم
 سلطان و ہتک حرمت اسلام و علانیہ ظہور فسق حتی
 ریش تراشیدن و حسیر را پوشیدن محتسب مختار می باشد
 و بازخواست کمی سنگ و وزن قیراط و نخود و مثقال زیر فیضہ و ذہب
 و دیدن و سنجیدن خالص و قلابی نقتیرہ و طلا و قنبر و نرخ
 از معیار سر و کار دارد و خجبرہ و چارک و من تبریز و شاہ
 و خسروار کہ صد من تبریز است بہر او معتبر بودہ پاسنگ ترانوی
 خورد و بزرگ و قہبان را با خبر می ماند و مقدمات زد و خورد بازار
 و خانہ و شراب و ساخت و کشید خمر و قمار بازی و نقب زنی
 و دزدی و خون و کیسہ بُری و آمد و رفت صیغہ و کوئی و قر شمال
 و راہ زن و پار دی بردار بد و گرفتاری حارب و ضارب ہارب
 بندہ و آزاد و بانی ہر شر و فساد و استغاثہ اُجرت حمال
 و فعلہ و بنا و تعدی بے جا تعلق دار و غہ شہرست کہ
 سر چار سوئے ہر معمورہ نشیمن می دارد شب گردش میکند
 ہر کہ بعد از سہ طبل کہ بر نشیبت بام بازار در ساعت اول گذشتن
 شب و دوم و سوم گوزگہ می زنند و می کو بند براہ و گذر
 بر آید و معروف نباشد گزئمہ ہائے ملازم آں داروغہ
 کہ با طراف کوہ و محلات در خراست می گردند اگر بر خوردند
 و شبہ برند اورا گرفتہ می آورند بیانشے بازخواست می کشد

جریمہ حاکم و مشت زرے بنام حب نیات برائے خود اخذ نموده
 مے بخشید یا در مجلس مے دارد و از جانب سلطان اختیار
 کشیدن مجسم از خانه و دکان و بچوب فلک آویختن زدن
 و گوش و بینی بریدن و چشم کشیدن و بجزیر ستن و دشتاق
 کردن یافتن بموقع وقت کار مے کند - ناظم و لاییت که هر جا
 حُجده مقبر مے باشد چنانچه بدار الخلافه شهر طهران پائے
 تخت ایران با وجود بودن تاجدار بمقر سلطنت محمد علی خاں
 وزیر علی شاه پسر خاقان مغفور مبرور حکومت شهر داشت
 بعد از او مشیت ملک و اخذ مالیات دیوانی و امنیت راه مسافر
 جستجوئے قطاع الطريق بوده بدست آورده سیاست ایشان میکند
 داروغه هر روز بخدمت حاکم شهر مے رود و مے ایستد از واردات
 روزانه خبر مے دهد از هر کس پول جریمه گرفته در شام
 مے آورد انچه نسبت گندگار تدارک نموده ذکر مے کند بهنگام تعدی
 بے حساب و شکایات رشوه ستانی و دیگر امور نا ملائیم طبع ارباب
 مذکور از منصب داروغگی عنزل مے شود هر چه دارد و برباد میرود
 نگهبانی قلعه و ارک یا دشاہی که در اں مکانات خسروانی و
 خزان و دفائن ملوک مے باشد خواه بالفعل و رانجا سکونت
 شاهست یا بدل کرده بدیکر محل و منزل رفتن تعلق کو تو ال
 مے ماند و منتظام مداخل مے باج راه و دروازه شهر از مال
 تجار در اشیائے خرید و فروش ظروف و پوشیدنی و خوردنی
 و اسب و شتر و بز و گوسفند و گنیز و غلام از گمرک و اجاره دار سرکار

وابستہ است۔ گزراں اہل ایران نسبت بمردم ہندوستان
 بنہایت رفاه سہل و آسان مے شود زیرا کہ در ہند امیر و فقیر
 نان فطیر و غذائے نچشم خانہ خود را چاشت و شام مے خورند ہیچ
 وقت از فکرش خالی نیستند بخصوص زنان غریبہ بادرین بلایا بیشتر
 متبلا اند سحر گاہ پائے دست آس نشسته گندم بسانید اول روز
 تا نزدیک زوال از بخت و پز خوراک نہار فرصت کردہ بتداریک
 طنج و دیگر حبث شب بکار پردازند بنا بر آں ملت مشغول کسب کمال مفید
 دنیا و آخرت نمے یابند برخلاف سکنہ ولایت کہ وضع
 و شریف اقسام نان خمیر بازار و قائق دستیاب و دکان بقال
 و آشپز و سبزی خوردنی از دست فروشما کہ دولنگہ لودہ سبدر ا
 جابہین الاغ بار کردہ با سنگ و ترازو در کوچہ و بازار محلات
 بگردش روزانہ فریاد مے زنند ہر چہ مے خواہند گرفتہ
 طعام نہار مے خورند اصلاً در خانہ نان نمے پزند الا سوداگران منتظم
 و اہل اساک کہ سبب فصل و ہنگام در و حاصلات بوقت خسری
 گندم را قدرے ارزاں گرفتہ بخانہ جُردہ بانبار نہادہ مدام
 بستر ضرورت سر آسپائے آبی فرستادہ آورد کردہ
 آوردہ بی بی خواہ کنیز و غلام شاں مفتہ یک دو مرتبہ خمیر
 نمودہ در تنور خانہ نان نچشمہ میان دیگیچہ مس از ہوا محفوظ گذاشتہ
 نہار و چاشت و شام در آوردہ صرف مے گردانند۔ سائر مردم
 بوقت شب برنج را چلا و بختہ با خورش قیمہ و گوشت و سبزی و پلاؤ
 معروف خود شاں تناول مے نمایند۔ و بعضے مالک مزرعہ گندم داشتہ

ہر روز نان بار احوالہ کردہ برابرش نان بچتہ ازوے سمانند دیگر
 رسم است کہ سہ بخاری توڑ دکان خباز سے اکثر نان پڑ ہاقدے
 گوشت و دُنبہ و نمک و نخود بایکدو دانہ پیاز ہمراہ آب در دیزی گلی
 انداختہ بارے گذارند بخنی لذیذ و چرب بختہ سے شود یکے دو
 پول سے فروشند برائے نان خورش دو سہ آدم کفایت سے کند
 ہر کہ سے خواہد خریدہ سے آرد خالی کردہ دیزی را ستر دے کند
 روز ہا بختنی ہیچ قسم برنج را عادت ندارند ہمہ مردم نان سے خورد
 و شب سوائے فحائین جملہ مخلوق بزرگاں و اوساطِ ناس مطبوعات
 مذکورہ تناول سے نمایند اوقات چیز خوردن بسبب خوبی آب و ہوا
 و مزید اشتہا کہ آبش صاف و بردی سنگھا غلطیدہ سبک و برندہ
 و ہوا این نشاط انگیز و غذا ہائے خوش مزہ مولدِ اخلاطِ صالحہ
 و میوہ ہائے ارزانی لطیف خون افزاست در سائر ناس باین تفصیل
 قرار شدہ بعد از فریضہ صبح بنام نہار قلیان مستائے بعل سے آید
 بقدر چہارم خواہ نصف یا زائد نان تافقان و خورشیدی ہمراہ
 پنیر و حلوا و مرتبا خوردہ دہن شستہ دست بکار و کسب خود سے زند
 و قدم از خانہ بروں سے نہند گویند ناشتا قلیان مکروہ از منزل
 حرکت نامطبوع و باعث ضعف قوت باشد ساعت از روز گذشتہ
 بہ موسم سرما از نان گرما گرم و سلیم و روغن داغ و قند و شکر
 و دارِ حبیبی خواہ عدسی یا کلمہ یا چہ و شیردانِ سیراب زدہ شکم از عزا
 در آرد و سیر سے خورد در چاشت نزدیک زوالِ آفتاب نان و پنیر و کباب
 و سنجان و سائر خورش مثل اینہا میل کردہ میوہ را ہم کہ خرپوزہ و ہندوانہ

و انگور باشد بد رقصه و ناله کشش طعام نمایند هنگام عصر هم اکثر خوش
 گذران باشند صاحب چیز بخوردین شیرینی و میوه تر و خشک بار قفا و عیال
 بلکه هم کار و بهم خانه و سلام بساط غسل اندازند بعد از نماز مغرب و عشا
 که بیشتر در مساجد با جماعت خوانده و بخانه می نهند رخت بیرونی کسوه
 حمامه و جوراب را کنار گذاشته یکتای از خالق خواهد پیراهن مانده و غذا
 شب را که مذکور شد بسر رغبت تناول فرمایند بعضی اُمرا قریب ساعت
 ده و نه بطعام شام دست آ لایند و اول و بعدش بحرف زدن و
 صحبت داشتن با هم شب نشینی را رونق دهند پس برخاسته بجائے
 خود روند و سر تخت خواب در آسیند و تیغ را در زمستان و تابستان
 میان کاسه دوغ و افشرد و آب خوردن اندازند که مورت هضم طعام
 و غذائے چرب و زینت خوان و چائیدگی مغرط شود چیز ساده استعمال
 را بهر ترکیب که از جو شانیسدن و سرخ کردن بے ادویه و ماست
 طبخ کنند از خوبی روغن معطر و برنج خوشبو و نمک براق گوشت
 چرب تر و بے زهم فربه و گندم و نخود سفید درشت و عدس کلا
 قد دیدہ کبوتر ماش و باقلائے بزرگ زود گذار و خورش لذیذ با مزه میسر
 گردد که طبع تندرست بدرجه اولی بیمار هم بخوبی قبول می کنند تمامی صن
 خوراک ادنی و اعلیٰ برابرست سلیقه مهارت پخت عام و خاص حسب
 می باشد آب خوردن مردم از نسر جاری و کاریز و چشمه و دریاست
 که در خانه باشند ایشان خواه محله علی الدوام یا بنوبه هفته می گذرد و از
 در آب انبار پُر نموده باشند زیرا که آب چاه را نهایت نامرغوب
 دارند میوه تر و تازه از پیش رس بهار تا آخر پاییز از درخت چیده

و پس از آن بدخیره دہشتہ ہجرت پر آب و تاب برآوردہ تادیت
 نہ ماہ دہ ماہ از دہنہ جلال آباد کابل تا خافتین عرب و عجم ہمہ جا
 ایران نہایت تھنہ و ارزان و سہ او ان است مگر بعضی قسم از آن
 بناسبت زمین و آب و ہوا در بلدان مذکور خوب تر و لطیف و نازک
 و شاداب مے شود مثل قوت و گرجہ و بادام و زرد آلو مے کابل
 و انجیر و انار مایہ خوش قند ہار و انگور خلیلہ و پستہ خندان
 و چغندر ہرات و خس بوزہ گر سنگی شہر بلخ و سیب و قسی قوی
 و آلو بخارا مے شہد و ثوت بیدانہ شہر ان طہران و کا ہو و ری و اس
 انجا و انگور عسکری و حلو و گیلکس و آلو بالو مے تبریز و کشمش نہدان
 و گلانی و بہ و سیب مشکیزہ و خر بوزہ گر ماک شہری و طالبی و حسینی
 و سردہ سو سکی و ثوت صفہان و انار سادہ کا شان و انار
 اتاکی و آلو بخارا و صاجی انگور شیراز و مرکبات تر شا بہ کازرون
 و غارک و الکی مافوق دیگر بلاد دست از باعث افراط پیدایش ہر قدر
 در بازار فہر و ش مے رسد و صف کی بہائے آن در بیان
 نمے گنجذیر کہ نرخ اثمار میوہ بحباب روپیہ ہندی و شش اثمار
 لکھنؤ بلکہ چیزے زائد خواہد بود قریب من بخت مے رسد در
 سنوات و فروش نوبت ارزانی باں مترتب دیدم کہ رعایائے
 صاحب باغ و اجارہ دار میوہ فروش ہنگام شب انجہ باقی مے ماند
 خیرات کردہ مفت بفقرائے دہند و مے روند کہ روز دیگر شب
 ماندہ بنطہ مشتری قیمت ندارد و ہوسم گل و بہار کہ جواتاں
 و پیر خوش گذران بادستہ رفقا و یاران ہم پیالہ و نوالہ بھائی

دورہ مے گردند بر در باغ حوالی شہر رفتہ از باغیان قرار مے نمایند
 شکم سیر میوہ از دست خود چسبیدہ مے خوریم و چیزے ہمرا مے بریم
 بدادین پول قلیل کہ شاید برائے وہ نفر چہا ر آنہ این ملک باشد
 قبول مے کند و راضی مے شود بے مروت ہا تا امکان دست برد میزنند
 و ہر چہ مے خواہند چسبیدہ و انداختہ و مے خورند و کاتبے توشہ
 ہمراہ بردہ شب ہم در انجا بسر مے آرند جامہ سر تا پا بے زناں و عورات
 بلا و ایران بالوان مختلفہ رنگین و پوشاک مردان ایشان ہم سوائے
 پیراہن کہ در بر بعضے سفید و الائیگلوں و آبی و سُر مئی مے شود
 حاتمہ خلائق کلاہ پوست برّہ سیاہ مال خود آں ولایت یا بخاری
 بسر گذارند + و جماعت انوند و ملّا ہا و سوداگر مسندیل و عمامہ
 بوضع ہائے جداگانہ بستہ باشند شال سبز سر و کمر خاص
 برائے سادات بنی فاطمہ مقررست اگر عامی مرنکب پیچیدن
 آں شود فوراً بضرب مشّت و لگد از سرش بر مے دارند و از پر
 قدش مے کشایند لکن ہر کس را بمناسبت ذی و مرتبہ
 کہ دارد آرزش لباس شرط و لازم مے باشد ہر گاہ
 جولاہہ و کاسب کار و لوطی اجلاف از اتفاق روزگار و یاری
 بخت دولت بسیار یافتہ یا در طریق اصراف و خود نمائی گذارد
 و رخت امر با قسام یا چہ قصب و الیجہ و محس و حریر و شال
 ترمہ و جبہ سمور و قاقم یا ریش بدن پوشد در مواخذہ مے افتد
 و مجرم حاکم گرفتار مے آید + رستم سواری دشنہ نہایت
 کم ست کمار و ڈولی و میسانہ و فتن و بالکی معدوم اند بکلی زناں

چانچو کہ موزہ رنگین پا چیم تا سر زانوے باشد بپاشیده
 برقع یا چادر شب بر افکنده نقاب و رُوسند آویخته
 گوشه بادیست گرفتار بدن را چپیده پیاده راه می روند
 در بازار خرید و فروش می کنند سوائے شاهزاده و زوجاتِ خلص
 سلاطین و وزیر اعظم که در لباس مذکور بر پشت زمین اسب و
 یا لان یا بوقاطر سوار شده دسته خواجہ سرا و فراش جلو و کاتب
 و عقب شاں گرفته مردم را پاشو و پس رو گویاں مرور می نمایند
 و پادشاه و خاقان زاده ها و امیر کبیر و سردار هائے بزرگ در گردش
 میان کوچه و بازار و منزل خود تا به رِخانه سلطانی یکے بر اسب
 نشسته جمله نوکر ها برابر و پیش و دنبال پیاده راه می پیامند
 ہنگام سفر در صورت وقوع بیماری وضع پیروی میان تخت روال
 کہ مشابہ چوپہلہ بودہ جانبین او دو چوبہ دراز شال باسن ناکلی بستہ
 و بر پشت دو قاطر خواہ یا بوسے مرغہ قوچاق نہادہ تنگ کشیدہ باشند
 و جلو ہر دو بارکش را متر بادیست می دارند زمینہ نہادہ اندرون
 روند چار زانوے نشینند خواہ درازے کشند تمامی ملازمان ہمراہی
 کسوت سفر پوشیدہ سوار می شوند بغیر از چند شاطر کہ آن ها
 کلاہ بوقتی کنکرہ دار ماہوت بر جامہ ہائے کوتاہ دامن در بر
 شلوار بروئے تنبان و ارخالق کشیدہ پاتا بہ چپیدہ تخت
 جو را ب پوشیدہ مدام پیادہ رہستند بار ہا دین شد کہ
 خاقان بہشت مکان از اندرون بر آمن بہ بدن خباب میسر زابرگ
 محمد العصر علی اللہ مقامہ پیادہ سیر می کردند و گاہے بر اسب

از منزل خود تا بخانه شاش که مسافت داشت تشریف می بردند
 هنگام گذر از بازار فراشان شاہی در جلو رستم مردم را
 دور می کردند و ہر کہ بر دکان خودش بود اورا پس می نمودند گذرگان
 را خلوت و صاف می داشتند خلایق ہر جا کہ پناہ می یافتند
 صف کشیدہ بکوشش سر فرد می آوردند + طح تعمیر مکانات عجم
 ماورائے ہند بہت - زیرا کہ عمارت در کشادہ و ہوادار بہت
 کثرت سردی و خشکی زمستان و گزند برف نے سازند فی الجملہ
 بخانہ انگریزے شاہ می تو ان گفت ازیں وجہ کہ بدون دروازہ ہا
 و تجیر اُرسی شیشہ و پنجرہ شبکہ دار برائے بستن و حفاظت
 از برد و ماندن روشنی توے نشین چارہ نیست و آل ہم بوقت
 شب و صبح در بخاری ہر اوقات ہمیزم بسوزانند و آتش زغال
 روشن نمایند تا از حرارت و بخارات گرم شود موجب سکون
 و قرار مردم گردد شبیہ آں وضع در ہند نیست کہ بیان
 تو ان نمود از نبودن درخت ساکو و شیشم و ہلد و مثلش در
 ایران کہ چوب آں ہا در عمارات ہندوستان بصر ف می
 آید - سامان پیر و تختہ و سہ درہ و سائر ضرورت مکان
 خیلے کمتر ہم می رسد بنا براں چارچوبہ دروازہ و لنگہ ہائے
 دراز چوب چار و سفیدار می سازند گراں تمام می شود لہذا
 خانہ ہائے ایران از خشت خام و گل و آجر پختہ و آہک و گچ
 می سازند و آہک آنجا را ہمیں کہ در آب تر نمودہ آجر و صل
 کنند ہر دو سرش فوراً با ہم استوار و محکم گردند چنانچہ ہر گاہ

خواہند از ہم جدا نمایند ہرگز ترک نخورد مگر ایں کہ از جائے
 دیگر آجہر شکند و طور بروں خشت و اجر و غیسرہ بالائے دیوار
 و پشت بام مثال ملک ہند نیست بلکہ فعلہ و مزدور از پیش
 مے پرانند بنا در مقابل دست دراز کردہ مے گیرد مگر باصطلاح
 ہند مصلاح یعنی خمیر سا روج و اُک و کج را در تغار پُر کردہ بہ چوب
 بست بُردہ مے دہد۔ نوعی کہ معمار باشی طرح عمارت انداختہ
 بنائے سازد و جہاں جرت آں ہا بسیارست از شش آنہ تا ہشت آنہ
 یومیہ بنا و نصف آں برائے فعلہ و دو مقابل را خاک بردارے
 یا بد و خوراک چاشت ہر یک جداست مگر برابر چہار آدم ہند بدون
 تاکید سر براہ کار مے نمایند۔ بسبب افتادن برف و باران در
 موسم زمستان و بارش نیاں با یام بہار جملہ بازار ہائے بلا و عجم
 طاق بستہ و گنبد زدہ خام و بچستہ مسقف ساختہ اند کہ از بالا و
 ہیلور و شنڈان وارد و از ان شعاع آفتاب مے تابد۔ مردم
 در سردی از گزند برف محفوظ ماندہ عبور و خسرید و فروخت و کسب
 کار خود مے نمایند صبح جا روب کردہ آب یا شی نمودہ صفا
 مے دہند در ہر شہر چینی بنا شدہ کہ ہر صنف کسبہ ہلکے
 ہم دکان کشاید تا بازار بزاز و علاقہ بند و رنگ ریز و قنادی
 ہر یک جدا باشد مخلوط یک دیگر مانند را عیب شمارند الا
 در محلات برائے رفع ضرورت سکنتہ انجانان با و بقال و قصا
 و امثال آں دکان مختلف داخل ہم دارند و اجناس خوردنی را
 مے فروشند تعمیر اکثرا مردم ولایت بیشتر یک طبقہ باشند

بر پشت بام کمتر عارتی احداث نمایند مگر بخانه بزرگها گوشتواره
 سازند و برآمده سر راه و کمره رو بازار بر پشت بام دکان با هرگز
 بنائے کمند در مکانات بزرگها دستورست که در یا چست و
 باغچه مثل بر اشجار سر و چار و گل باغی خوش رنگ بنو
 رونق افزای صحن سازند و بخانه اوسا با ناس هم از حوض و اشجار
 خالی نباشد و در سرای غریبا اگر گنجایش نیابند درخت انگور
 بگوشت پاشی دیوار نشاند و شاخهای آنرا بر تاق بست بکشند
 تا هم نمایه و خوشنما و ثمر دهند و باشد هرگز هیچ زمین وسط
 منزل را بدون گل و ریاحین و آب پسند ندارند چه مکان زنانه و
 دیوان خانه و کاروان سراش و امام زاده سواش مساجد که همه جا
 لائق شگفت خاطر ناظران است مگر نهال بزرگ مثل اسب و جامن که
 نمایش دیوار و بام را پوشاند و رواج نمیت هر چند درخت
 ثوت و گرد و قوس و شلخ و برگ پندار می دارند و سایه آس
 بسیارست کمتر تغریس نمایند جائے شاخ و در حیل و سیح
 می باشد و شستن سر و بدن غسل مردم در موسم گرما و سرما
 از باعث سردی هوا در خانه غریبا و امر غیر ممکن است الا در حمام
 که معمول شاه و گد اگر دید هر کس بر رفع ضرورت خود انجای رود
 بقدر وسعت دست رس اجرت عمده آس می دهد بجن و دخل شدن
 در جاسر خانه رخت برش کنده بخت می شود یکے می آید ننگ
 خشک می دهد بکمر بسته در اندرون می رود اگر قضای حاجت دارد
 بگوشت بیت الخلا سرسبک می کند هرگاه می خواهد در نوره خانه فرستد

نورہ کے کشد میان صف زیر طاق گنبد بروئے صفحہ سنگ
 مے نشیند سقا دلو آب گرم آوردہ بپوشش مے باشد دلاک
 مشمال کردہ سر کلیہ مے کند سر مے تراشد رنگ و حنا اگر خواہد
 مے بندد بالاشے فرش لنگ دراز مے کشد سرو بدن شست
 بگرماہ در خزانہ آب کہ زینہ ہا دار و نیت کردہ برائے غسل
 سر فرو مے برد ہنگام برآمدن لنگ بردار آمدہ لنگ و قدیفہ
 خشک برائے کمر و سر مے دہد خارج مے شود در بیرون سقا دلو
 آب از حوض جامہ کن پُر کردہ روئے پائش مے ریزد ہر گاہ اوضاع
 خودش درست باشد خادم سوزنی را فرش مے کند یکے آئینہ
 و شانہ را مے آرد بر پیش و سبل مے کشد دیگرے گلاب پاش
 گرفتہ بکف مے دہد بر صورت مے زند دُرود مے خواند ہنگام فراغت
 حق ہر یک را بہت آں ہا مے رساند و حامی صند و قدار کہ خودش
 اجارہ کردہ یا وکیل اوست معمول علاحدہ از ہم مے ستاند۔ در
 بلاد بزرگ حمام مردانہ و زنانہ جداست و چنانچہ علمہ مردانہ اندزن ہا
 نیز ہستند کہ خدمت مے نمایند و میان دیہات و شہر کو چک ہفتہ
 یک روز و شب را زمانہ مے گردانند۔ در مردان ایران بعد از
 بلوغ کہ ریش و برودت برآید تراشیدن و موہ چہ پے زدن و تخفیف
 محاسن عیب بزرگ باشد کسی را کہ حاکم خواہد ذلیل کند امر مے نماید
 ریش او تراشیدہ برگا و سوار گردانند۔ الا اہل توپ خانہ و سپاہ
 شاہی و سر بازار بعضے ریش نگذاشتہ سبل ہائے خفائی را بلعاب
 اسفرزہ و بہدانہ ترک کردہ مے تاملند۔ رسم نوکری زناں مصداق

و ندیم و مغلانی و پیش خدمت و مغلدار و ماما و کمار می و آتا
 در اندرون محلات بادشاهی و امرا و غربا و ولایت معمول نگشته
 و چون ندارد بلکه دایه مرصعه هم چندان مروج نیست ندرت دارد
 مادرها خوش گوارند که خود شیر بدهند از قابله چاره نیست کمتر
 هستند خدمت خانه منحصربذات بی بی و صبا یا و کنیز و عبیدست
 اگر بکنیز حشمت آری باب دولت جاریه گرجیه و حبشیه و هندیه داشته
 باشند زحمت برچسپیدن رخت خواب و آب و جاروب خانه
 و بخت و پز طعام می کشند و الا این کارها را زنان و اطفال خرد
 متکفل اند و زحمت خیاط و دوخت رخت زنانه و شستن جامه
 و نهادن و برچسپیدن اسباب تعیش خانه بزمه عورات تعلق دارد
 لباس مردان را خیاط بازار می دوختند و کلاه را دوختند
 از کلاه دوز می خند بر گریبان و شانه و پشت حبشه ماهوت
 طرح گل و تبت و بند روم و زنجیر راه ننداره دوز می سازد
 هنر و پیشه گاه فرسای کسبه ولایت کمتر می نمایند و اگر هستند
 خوب نمی شنوند در ایران علف و گیاه می پیدا می شود
 اسپرک و آشنان چون در آب می جوشانند و جامه چرک رنگین
 را در آن غوطه می دهند چربی و کافت بکلی زایل و روئے آب
 آمده رنگ برقرار بلکه پُر آب و تاب بیشتر می شود قدری مالیده
 در آب گرم شسته آهار می دهند مثل نو می گردد از اسباب نجاشه
 و زندگی پلنگ نوار و چایایه بان و مسهری و تخت و کرسی و موند با
 نیست ظروف پاندان و خاصدان بسبب عدم وجود پان و تمایه

از نبودن رسم مالیدن مسی و او گالدان از جهت کراهت آخ و
لُف نایاب می باشد در موسم زمستان فرش خواب بروئے زمین
اندازند و در گرما بالائے تخت که روئے حوض و صحن نصب کنند استراحت
فرمایند و گبهه و مسند و تکیه بزرگ که آن را پشتی و بالش نامند
سوائے روئے تخت خلافت در خانه، صبح بزرگے ندیدم در نشیمن
ندارد و بالایش جلوس کند مگر حالا رموم شده است گبهه که آن را بعرنی
مقعد گویند در منازل تجار و اهالی شهر در صدر و پهلوئے مجلس بایام
سرما پهن می نمایند و در گرما روئے ندسند و با ووا حرامی کتا
می گسترند الا فرش سفید که چاندنی و سوزنی مثل پهن باشد
مفقود است و جنباسیدن چوب دَم گنا و مرو و طاووسی با دسّه نقره
و طلا و نصب چتر و نواختن نعتاره بدم دروازه همیشه و شام و شام
خواه هنگام شادی رواج ندارد الا نقاره خانه شاهیه که از ترک خا
حین طلوع و غروب آفتاب شور و غوغائے آل برپا می شود چتر و پشت
تخت پیوسته هرگاه شاه بر فرازش بر می آید پشت ببالش می بند
بسرش سایه می کند + در خلق عام و خاص ایران تعلیم مسائل و اجابت
و استجابات دین و تمیز حلال و حرام و آداب نشست و برخاست و
و خرد و پوشش و بزرگداشت پدر و مادر و عمو و عمه و خالو و خاله و برادر
و سایر اقربا و آشنائے بزرگان خیلے لازم و متداولست زنان
معلمه در تربیت نبات و درس صرف و نحو و اصول فقه و حدیث و
تفسیر مصروف مانده در علوم منقول و مستگاه دارند و مهارت تلامذّه
بکمال می رسانند و ملائکے اخوندی در کتب محلات اساس بزرگی

بلکہ شاہی چسپہ متوجہ تعلیم ہستند در میان اطفال و کودکاں چہار خلیفہ
از شہر فادسیدزادہ وزیرک بمنزلہ وزرائے اربعہ نشانیدہ
آنها را خود مے آموزند و باقی درحبہ بدربہ را خلفا و نواب آں ہا
دیگراں را درس مے دہند کہ نوبت بحروف ابجد مے رسد ازاں
مجمع علمہ سیاست و انتظام را نامزد مے کند مثل داروند و محتسب
و صندوقدار و ناظر و فراش و میر غضب و پیش خدمت و سقا
و پیش نماز و مؤذن و کبیر معین مے گرداند کہ ہم درس بخوانند و ہم کار ہا
مفوضہ انجام دہند گاہ گاہ ہست امتحان زیر دستاں مے گیرد
ہر گاہ غلط بخواند در پے تحقیق مے رود خطائے معلم و متعلم ہر کدام
بر آید با و سزائے سنگین مے دہد ہر روز بند و بست ادب قاعدہ
شرافت یاد گرفتن حبس ہا و تدارک بازی گوش و ہرزگی آنها را
کہ مرتکب شیطن نشوند و با پدر و مادر نیا و یزند خوب مے نماید جاسوس
مکتب اگر خبر دہد کہ فلاں بچہ مجرم کردہ و از بیان ثبوت یا بطل بیچارہ
را بکلمہ اخوند فراشاں بخاک انداختہ ہائے اورا بفکاک کشیدہ ہر قدر
چوب مقبرہ شدہ بکف ہائے زند و زمانے برسیدے و مشت توپی
سرے مکافات مے کند بایں نحو یا مور معاش و معاوہم از خردی
عادی مے نمایند تا در بزرگے بکار شاں مے آید بعضے بداصل را
ہیچ معینے نشود ہیچناں در صفات زریلہ زد و خورد و بدول
دشنام بختہ کار شدہ از ملا و مکتب در مے روند و بے سواد میمانند
در آموختن پیشہ و ہنر ہائے دیگر بچہ ہائے کاسب کار بدکشاں پیش
استاد نشست اصول و قواعد حرفت مختلفہ فرا گرفت مطابق محنت ہر روز

الحجت و مزدوری می ستانند و از مشتری جس چیزے بابت
 شاگردانه می یابند مگر در معاملات قلیل و کثیر آنجا چنانچه رسم داد و ستد
 دستورے ہندست رواج ندارد و کو دکان شرفا و اصناف کیے
 برائے اخذ خط نسق و شکستہ و تعلیق از خوشنویس ہا سر مشق
 گرفتہ در تحریر سیاق و نشا پیش میرزا یان دفتر کارے کنند
 شاگردان بارادیدم در صفہ ان کہ خط نسق را خیلے پاکیزہ می نوشت
 و در سیاق ہم خوب مهارت داشت زن و مرد بطرف تحصیل و کسب
 کمال راغب اند در شعر و بدیہ اوقات صرف می گردانند و نقد و سیم و
 در ان کشور بیشتر چپیس رواج داشت کہ اشرفی و تومان عراقی ہشت
 ریال و ہزار دینار و تومان خراسانی ہم وہ ہزار لاکن در آں ملک
 جابش از بست ریال می شد بجای علی کہ آنرا تکی و دوجی گویند شش ریال و ہر یک ریال
 کہ در ہند نامش روپیہ است در عراق یکزار و دصد و پنجا دینار و ہزار سدانہ و دینا بمعاملہ داد و ستد
 در حساب می آمدن در آخر زمان فردوس مکان فتح علی شاہ اسکند اللہ
 فی دار النعیم سکے جدید معروف قرانے چیزے کسر از سابق بدار الضرب
 زدند اشرفی و تومان نو کہ عبارت از وہ قرانے وہ ہزار دینار باشد
 ہجده نخود طلائے خالص و قران بوزن بست و شش نخود نقرہ فئات
 کہ ہر یک را ہزار دینارے شمارند پنج دینار یک غاز و چارہ فاذیک
 بیستی و پنجا بیستی بحسب شاہی در بلاد عجم زیاد و کم مختلف می باشد
 در شیراز و اصفہان و طہران بست و سہ شاہی و در شوش بست
 و در یزد ۲۵ و در کاشان ۲۶ یک قران ست و در بندر ممبئی
 عوض روپیہ چہرہ دار ہر قران ہشت آنہ و ہفت و نیم آنہ داد و ستد

مے نمایند و دو شاہی یک محسوس و چار شاہی یک عباسی و دہ شاہی
 یک پہنا با و حجاب مے آید و دینار و منقور و سیتی و غازی و جوشنیت
 نام آنها حالا بر سٹہ رعایا جاری مانده است + اہل ایران دعوت
 و ہمائی را بکثرت دوست مے دارند چوں آشنا و بیگانه وارد خانہ شود
 ہر گاہ وقت ماحضر باشد طعام را پیش رو گذارند و الا بدون تکلف
 از میوہ و شیرینی و اقسام فواکہ کا ہو و سرکہ شیرہ بنجین و رو اس
 و خیار و نمک مضائقہ ندارند گویند اگر چنین نشود ملاقات مردہ آرد و رفت
 سر قبرستان مے ماند و ضعیف و شریف زن و مرد غریب نواز ہماں
 دوست بار آمدہ اند بعضی عادت کردہ اند تنہا چیز مے نمیخورند در پیے
 بدست آوردن ہماں بکارواں سرا و تکیہ ہا گشتہ بزور و زاری و نصیحت
 مے آرند و مجمع ایشان اگر کسے آب مے خورد حاضران نوبہ بنوبہ خطبات
 مے نمایند عافیت باشد شارب الماء جواب مے دہد عافاکم اللہ
 و اگر گویند ہنسیا مے فرماید ہناکم اللہ و ہر گاہ احدی عطشہ کند
 بشارت دہند خیر باشد او در مقابل تلافی نماید عاقبت شما بخیر
 اکثر حضار یکے بعد دیگرے ایں فقرہ را مود لے مے گردانند و برابر
 باید ہمہ را مجیب شود ازیں قبیل بسیار قواعد و الفاظ متعلق تعارف و صحبت
 میان رجال و نسائے شرفا و ارازال در ہر حال و حین ملاقات و اجلاس
 دید و بازدید مقسومہ و متداول اند کہ وقوف و عمل بر آں در موقع و محل
 واجب و لازم مردم انجامست اگر ندانند خواہ ترک کند اورا بے ادب
 و دیوانہ و سر خود بالا آمدہ و صحرائی و شتر بے ہمار و کوہی و عرب و
 ہندی رسنا ذکر دہ باشند در مجالس ایشان ہر گاہ خوشنویں قطعہ

خط یا نقاش صفحه تصویر خواه گل و بته بحضرات نشان می دهد ناظر می گوید
 بهم بهم ماشاء الله دست شما مرزاد انشاء الله دست شما درو نمکند
 و اگر قصیده و غزل طبع را و خود یا چکیده طبع موزون می خوانند همگی
 سرسکوت مستمع مانده در میان اسبج نمی گویند در آخر و ختم کلام
 با وصله می دهند و بمقام تحسین و آفرین خطاب می فرمایند لفظ شما
 گویا فکر شما را طبع شما غرا باشد و چوں بیکدیگر قلیان یا فنجان
 قهوه و چای بدهند گویند خدا حافظ شما و همینکه بعد از ملاقات و
 و اجلاس پیش هم اراده بازگشت نمایند از صاحب خانه و بزرگ جمعیت
 اجازت خواهند رفع زحمت یا تخفیف تصدیع میکنم یا مخلص می شوم
 و هنگامی که برخاسته عزم روبراه دارند گویند سایه عالی زیاده
 یا سایه شما کم نشود خدا حافظ شما باشد یا لطف عالی زیاده یا لطف
 شما کم نشود - و اگر از کسی راضی و خوشنود شوند و نفغی نمایند
 شکر کنند عاقبت شما بخیر خدا پدیرت را بیا مرزاد آتشی حاجت دنیا
 و آخرت شما برآورده شود سر فراز باشید - و هرگاه بسبب غضب
 و غیظ آتشی قهر نمایند نفرین گویند خیر نه بیند، گور بگور بیفتد، بایزید
 محسور شود، گردنش بشکند، علی مرتضی بکمرش بزند، خانه اش خراب
 گردد، این فقرات کثره گفتن شرعاً فاست و اجلاف در وقت سیرزه
 و دعوا بیکدیگر دشنام و محش زن و دختر و مادر و خواهر گفتن بدین
 و حرامزاده و لوطی و ازین قبیل بزبان آرند بر بهد یگر به پرند و پرواچه
 گرفت همیشه و لگد لگد و پهلوی خرد و خمیر گردانند + در ایران برائے
 آمد و رفت مسافران سه ماه زمستان از کثرت برد و انبار گل و شل

بسبب آنکہ درہ و کوہ و جادہ صحرا را برف گرفتہ مانع قومی
 و سبتر و دست کہ علف در چراگاہ بہم نے رسد راہ بند شدہ
 کس نے رود مگر بضرورت شدید تل برف را با مال کردہ قدم نیز
 ہمہ جا و منزل ہم تنہا قطع مسافت بے خطرات و آفت میسر نہ باشد
 و سفر ایساں دو طرح رواج دارد یکے برائے کرب روزی و آں ہم
 دو صورت روئے و ہدیے بامید خدا شہر بہتر شستن متوکلین علی اللہ
 کہ از ارباب دولت و مہمت چیزے غائب شاں گرد آں را مایہ گذران
 و رفع حاجت لائبی و نفقہ عیال نمایند جنیں کس ہنگام عزم جزم
 در کارواں سرا ہا رفتہ خبر قافلہ از دلالان دارے پرسد چون تحقیق
 کرد کہ فلاں روز بارستہ را ہے خواہند شد نزد محلہ دارے رود
 اگر فقیر است و خانہ کوچ ہمراہ دارد بطور سر نشین دو قاتر بکرایہ معمول
 طے نمودہ چیزے نفقہ دادہ باقی را بوعده منزل مقصودے گذارد
 ہنگام تعین روانگی ریز و پاش خود را بکارواں سراے برد خواہ قاتر چچا
 مال پُر بار بدخسانہ اش مے آرد زن چادر و چاچو پوشیدہ نقاب
 برواقلندہ و مرد با ساز سفر برآمدہ چار قلاب زدہ روئے بار سوداگری
 سر نشین سوار شدہ افسار پاکش مذکور بگردش پیچیدہ برابر و
 دنبال یا بویے پیش آہنگ و دستہ چار وادارش ہمراہ قافلہ قدم
 مے پیماید بے چارہ اختیار توقف و مکس راہ و پس و پیش افتادن
 ندارد کہ جلو کشیدہ بایستد یا ہرجا خواہد برود قاتر از جرگہ خود جدا
 نمی شود اگر بزور وادارند سرا سیمہ شدہ دویدہ باہنہا میسر
 و ہر گاہ شخص قدرے بضاعت داشتہ باشد ہر اے زن و بچہ

قاتر کرایہ مے کسند و براں کجاوہ مے بند و پردہ مے اندازد
 زیر کرایہ باختلاف اوقات کم و زیادہ مے شود در زمان رفتن از ابوشہر
 و کرمان شاہ و تبریز و گیلان و کرمان سمیت جہران کہ مال تجارت سہند
 و فرنگ و عرب و روم و روس و ابریشم و رنگ و خنازیہ ہم
 مے برند گراں مے افتد و برعکس در آمدن این طرف ہا سواری ارز
 بدست مے آید چرا کہ بیشتر بار سود اگر بمنزل رساندہ بزودی معاودت
 مے کنند ہر گاہ کرایہ شد نفیج دوسروالا خالی مے کردند
 و عیال دار قدرے سامان بار و بنہ با خود برداشتہ در کجاوہ جا گرفتہ
 بآرام مے روند بشرط آنکہ در راہ سرازیر و سربالانہ باشد و
 قاتر ہم شوخی و چپوشی و حبث و خیز نکند و الا سیخ شدہ ناقل زمین
 مے زند + دوم سفر برون و آوردن تنخواہ باب ہر بلد برائے
 فروش از شہر دیگر بحال ترقی و تنزل و رونق و کساد بازار کہ از روئے
 اخبار تجارت معلوم مے شود اگر خود مالک یا جنس ہمراہ بودن مناسب
 مے داند مے رود و الا حملہ دار ہائے معتبر کہ ہر جا معروف و مشہور اند
 و پشت در پشت ہمیں کار و پیشہ انہاست و از سبت تا د و صد قاتر
 و یا بو و اللغ سر کنند و بیٹیاں و غلاماں و چاکر ہائے ملازم دارند
 و برسم و قاعدہ آبائی از شیراز با صفہان و از انجا باز بدار علم
 مرور و عبور آمد و رفت میاں این دو شہر کردہ اند ہرگز سفر ابوشہر
 و طہران نخواہند کرد چرا کہ چاروائے آنہا براہ و گذر این دو بلد نیکو
 بلدیت ہم رسانیدہ اند حتّٰی کہ ہر گاہ برف و ریشیب و فراز
 برابر افتادہ صحرا سفید شدہ باشد و سیاہی جاوہ نہاید۔

یا بوئے پیش آهنگ از قوت شامه وادراک و جدانی برآهست
 بپے برده قدم سے پیامید و بار بمنزل سے رساند کارواں سالار
 که بیشتر حاجی و کر بلائی و شندی باشد یا سوداگر نرخ کرایه بوزن بار
 منقح کرده مال بدخل و قبض گرفته از کارواں سراها بر پشت رهوا
 بسته شب قطع مسافت سے کند و صبح بمقام فردگاه سے رسد هرگاه
 آبادی و بیمه و سیاه چادر و کارواں سرا سے خالی افتاده بنا سے
 سلاطین و امرائے اہل خیر باشد یا میدان و دشت و دامن کوہ
 نزدیک آب چشمہ و نہر و رودخانه ہر جا کہ منزل از سابق مقرر شدہ است
 بار سے اندازند بالائے ہم چیدہ حصار سے ساز و پالان چارواہا
 برداشته رہا سے کند بیشتر خجاک غلط سے خورد پس بیتیاں و غلام نو بہر
 باشد ہی کردہ بچراگاہ بردہ سرمے دہند تا عصر علف سبز شکم سیر
 خوردہ باز سے آیند اقسار ہمہ را بر سن کمند سے بندند در تو برہ
 پرا از کاہ بخاطر ہر یک را اس من تبریزی جو پاک کردہ انداختہ بر شتر
 سے زنند و بچہ ہالکن اشکنہ قروت و نان و چنگال پیش کشیدہ
 دور در ہم نشسته تہہ ہا سے مروانہ زور آزمای زنند و خجک
 آب را خالی سے کنند و دست شسته و ناشسته بر پیش کشیدہ
 سبہا را چرب کردہ با وجود زحمت پیادہ روی دہ فرسخ رو سے
 سنگہا بنہایت تندی کہ مردم ہند بگردشاں سے رسند و تعب
 بار کردن و پائیں آوردن لنگہ ہا سے سنگین مال از پشت چہل پنجاہ
 قاتر و راہ روی یعنی ہر چارواکہ بار خود را کج کند یا بگرداند یا زمین بزند
 و دیدہ آں را راست نمودن و برداشته بر سر پالان نہادن خستہ

و کوفتہ نشدہ بے درد با لگن و مجسمہ ہارا گرفتہ بجائے تنگ
 و دائرہ می زند و بعد اے اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ تھنیف
 می خواند تا کہ آقائے شاں پلا و خورده ساعتی دراز کشیدہ
 بر خیزد و امر نماید بار کنید و جماعت سر نشین ہم از بخت و پز و خور و نوش
 دست کشیدہ خورد و وریز را در خور چین و جال در آوردہ تہیہ روانگی
 درست گردانند بر خاستہ در تاریکی شب یا روشنی ماہ بار کردہ
 بقدر شش ہفت فرسنگ کم و بیش طے مسافت براں سنگلاخ
 می نمایند + دوم سفر زیارت عتبات عالیات کہ مراد از کائن
 علیہا السلام و کربلائے معلی و نجف اشرف و کربلائے معلی
 باشد و حج بیت اللہ و مدینہ طیبہ کہ ہنگام موسم بہار ہر گاہ
 برف ناب و شدت بزد کم شود سر محلہ بزرگ و شارع عام و گذرگا
 خلایق چاؤش ایستادہ ذکر مناجات و فضائل زیارات و حکم و وجوب
 طواف خانہ خدا بذمہ استطیع با و از بلند و گن خوشی می خواند مردم را
 رغبت قصد سفر و تدارک زاد و را حلہ می افشاید تا یخ و روز عزم
 کوچ کردن دشت زوار و متامش خیمہ زد و جمع شدن نشان
 می دہد ہر کس را توفیق رفیق اسباب موجود مانع بر طرف خرجی و پاش
 آمادہ می شود و گریبانش را شوق می کشد از تجارت و موکان و نوکری
 و کسب دست بر می دارد و بقصد سفر سامان ضرورت و چار وائی
 سواری می خرد یا کرایہ می کند از یگانہ و بے گانہ حلالیت می طلبد
 بلباس سفر بیروں می رود و گوشہ راہ برایش می آرند بعضی محال
 ازاں در می برند و نامش را در ذی می گذارند و گویا از ہنگامی

یک دو منزل مشایعت کرده مراجعت می فرمایند قافله زواری
 حاج فراخور مقدم و رتدارک دیده اوضاع آرام برداشته رویه
 می بند چاوش در اول و آخر هر منزل ذکر کنان پیش می رود و هر چند
 قدم بآواز بلند صلوة می خواند همگی باندای او هم صدایشوند
 چاوش در مقدمه و قلب و ساقس انبوه پیاده و سوار هر جانب
 محافظت می کنند تا خسته حالمی اگر عقب مانده باشد او را
 بر سوار می بنشانند و هرگاه زمین خورده باشد او را تیمار داری کنند
 و زواری را زنی در شب تار نتواند دست بر و زنی یا تنها دیده بخت
 نماید در اول وقت فجر برائے نماز جلو گرفته همه را وانه دارد
 تا سر آب رفته و زهراب رخت طهارت کرده دست نما
 گرفته و روضه صبح را بجاعت اگر امام یا سبدا اگر دانستند
 مردم برهنه می آید و آب و آبادی منزل کنند خیمه افرازند
 چیز بپزند و بار فقا و همکام بخورند و هر که اذوقه ندارد از سبب
 اورا محروم نگذارند و دست پانچ کرده سر بار و بنه آسین بخوابند
 و شیک بکشند در ظهر و عصر و مغرب و عشاء عقب کدام سید و ملا
 متوجع میان خود باقیست و نمایند دو ساعت شب گذشته بار
 بندند و راه روند چون نزدیک روضه مقدسه برپشته سلام
 رسند چاوش احرامی خود را بزمین فرش کنند زیارت و سلام
 را که در آن معتام باید بجا آرند تعلیم دهد فضائل اجرشان تلقین فرماید
 هر کس بعد از استطاعت زیر نقد و زیور و لباس بطریق جائزه و هدیه
 با عذرخواهی بسیار پیش کشد زن و مرد از حق المحنت و رحمت راه

رونگردنند ہر گاہ بشہر در آسیند حمام روند و جامہا سے پاکیزہ پوشند
 و معطر شوند و ہر دستہ با اہل بلد و محلہ خود دست جمع برواق مظہر روند
 در کفش کن رسند آن مقامے رست کہ ہر کس پا پوش خود را بر جامے گذارد
 محافظے سرزینہ نشستہ از چوبے کہ دو شاخہ آہن بسرش استوارست
 بہشت ہر واحد ابرمے دارد برابرش قطارمے پیند وقت بازگشت از یہاں
 چوب برداشتہ پیش پیش مے اندازد ہرگز کفش یکے را با دیگرے
 تا بتاوا البش نمے کنند روز آخر از حضرات چیزے یافتہ اوقات بسر
 مے برد مقابل دستہ زوار یکے از خدمتہ روضہ مقدسہ پیش مے آید
 بلکہ بعضے از خارج آبادی استقبال کردہ ہمراہ مے شود بمکان سکونت
 و فراہمی اسباب رفع ضرورت لحدک و دلالت مے نماید آداب
 داخلی تلقین و عبارت زیارت را بعد اٹے لبند قرأت مے کنند
 دیگران در تبعیت او مے خوانند در مسجد نشست سر تربت بعد تقبیل
 و مس ضریح رفتہ نماز ادا کردہ سر ماوا و مقام بازگشتہ قیام و
 آرام مے فرمایند چوں از زیارت دوڑہ ائمہ عراق فائز شدہ
 و حجاج از طواف کعبہ و شرف اندوزی مدینہ طیبہ فراغت یافتہ
 رو بطن آرد روز آخر صلہ چاؤش و میر حاج فراخورد و وسیع طاقت و بیا
 دادہ باشند از عہد سلطین صفویہ در ایران رواج تحصیل علم
 صرف و نحو و اصول فقہ و فقه و کلام و حدیث و تفسیر بشیر و تذکرہ
 مبحث طب و دیگر فنون غریبہ حکمت و فلسفہ و ریاضی و ہدیت کمترست
 و ثانی بحسب کثرت سرما و قلت رطوبت در ہوا و برہندگی آب روان
 کو ہساری و وفور غذائے مرغوب طبائع و تولید اخلاط صالحہ

کہ امراض بلغم و سودا اُبندرت حادث شوند و قوت ہضم مواد
 فاسدہ را ہم فنامے کنند معالج و ستعلج نہایت قلیل شدہ اند
 بہر حال چون طبیب حاذق نشو و نما کردہ در بلدہ شہرہ دست شفا و تشخیص
 ناخوشی ہائے فساد غلبہ خون و صفرا یافت قدر و منزلت او زیاد
 مدخلش از ہمہ پیش رجوع خرد و بزرگ بسیار و ماغش ہوا
 مے باشد ہر کس آں را بوساطت یگانہ و بے گانہ خود و عرض حال
 طلب دارد بہزار خوشامد و تملق و چاپلوسی بر سوار می قاتر و یا بود
 چار وائے رہوار خود شش شستہ غلام و یتیم و نوکر کہ دارد ہمراہ گرفتہ
 ببالین مرہن مے رود و نبض را دیدہ زبان را مشاہدہ نمودہ نسخہ نوشتہ
 دادہ مداوائے دیگر حالے پرستاران مے کنڈایشاں را باید و اہا
 و عرق و یک شربت خاص ترکیب دادہ آں طبیب را از دکان
 عطارے بگیرند کہ دست نشانده اوست و از قیمت او یہ سہم
 غالب مے دہد و از بابت حق القدم بہت در وسعت نام و رسم
 اشرفی و ریال و کلہ قند و نقل و شیرینی و کوزہ نبات و جوار
 و دستمال و قماش ہر چہ میسر تواند شد در مجمع نہادہ
 پیشکش گردانند و برائے یتیم و خادم و ہمپائے آں حکیم
 چیزے جدا بشمارند تا کہ خوشنود برگردد اطباء مے معروف
 باوقات صبح در گوشہ تالار و اُرسی مکان خود اجلاس مے نمایند
 مرضائے زن و مرد آمن زیر ایوانش ایستادہ بنوبت پیش مے
 آید نبض و زبان نشان مے دہند و حال گذشتہ و سبب
 مرض بیان مے کنند شنیدہ بدر دُش و ارسیدہ اجزائے دوا

ووزن شربت از کاستِ نَحْمِ نویس گفتم بعد تحریرش بدست
 بیمار می سپارم و اگر بعضی معزز و ممتاز و از معارف بزرگان باشند
 بالا ترست در شیمین او برابر بیلو و مقابل وزیر دست جلوس می
 فرمایند کار سازی نموده خدا حافظ گفتم می روند نوع دیگر
 دیدم یکے خود را بلباس طبیب پیراسته در کنج دکان عطّار
 قیام داشته سر پرستی بیمار را و تملک وجه گذران می کرد و رسم
 مشاهد بولِ مریض در شیشه که قاروره نامند و دیدن قاروره
 و نجاست و غایط در پشت که آن را باخانه گویند میان اطباء
 ایران متداول نیست با سماع قاعده دیگر بلدان همچو هند و
 می کنند و عمل طائر و حقه و سهل غیر مشروب عیب نباشد
 در غذائے پرمیز چلا و کم روغن نرم بخورش بیمار را تجویز فرمایند
 و بالائے جلاب آبِ بهند و آنه و خیار و هند و نفع بخشد اگر از حکما
 این مملکت کسی در ولایت رفت خیلے عزت و شهرت یافت
 مرجع سلطان و حاکم و رعیت ایران شد زیرا که العلم علما
 علم الابدان و علم الادیان بعد از مرتبه رفیعہ مجتهد العصر و امام جمعه
 در حبه طبیب در خلق هر کشور بلند تر است هر چند وصف آب هوای
 آنجا هویدا میوه مثل جان آدم و افریقا و خوراک انسان و حیوان
 روح افزا است بموسم طاعون که وُنبُل کو چاک بطور بشور و چاک
 مختلف بدن برآمده سرش سیاه و کبود و دُورش قرمز و میانش
 التهاب و سوزش می باشد و ایام شیوع و ناکه از طرف داخل
 و سمت دیگر خارج می گردد مردم را در مُردن مهلت و همت کردن

با قربا جمع نمودن دست و پا بلکه نفس کشیدن زیر و بالا در حالتی
 و شروع اسهال و ابتلا بیشتر میسر نمی شود چنانچه در ۸۶۴ عیسوی
 مطابق ۱۲۸۱ هجری از روئے اخبار معلوم شد که در مکّه معظمه بزبان
 حج و اشتغال مناسک طواف بعرضه چهار یوم و لیله نو د هزار مرد
 و زن از امیر و فقیر دعوت حق را بلیک گفتند و در ۱۲۸۱ هجری در شیراز
 از سبت و پنج هزار آدم بذریعہ و با و زلزله بر جمت خدا و اصل گشتند
 حالات وفات و تشیع جازّه اموات مردم و ولایت چنین است
 که اکثر شان وصیت نامه خود را برابر بازو بسته یا پیر کلاه و عمامه گذاشته
 یا در پیش وکیل کاخانه تجارت در شتمه حین حیات هر سال آن را
 بدل نمایند و هر چه باید و شاید در باب تقسیم متروکه و مخلفات بنام
 ورثه سبّحل سازند و رعایت ذمت حق خدا و خلق را در برآست از
 بازخواست قیامت و در حساب آخرت لمحوظ دارند تا بطبع نفسانی
 و اغوائی شیطانی و موشک دوانی زمره حسد پیشه و راه زنان باطل
 اندیشه نوبت جدل و مرافعه خلاف بدرخانه حاکم شیخ و خوف
 باختلاف و نزاع یکدیگر نگیرند رسد چوں از مداوائی طبیب و صدقه
 و دعائے ماثور بیماری مرخص بر طرف نشود رو بصحت نیارد و علامت
 ردیّه غور عینین و برد اطراف و سقوط نبض از نظم طبیعی و غلبه بهوشی
 و اختلال حواس خمس و صلب حرکات نشست و برخاست و شماره
 نفس و تنگی سینه و صدور کلمات هذیان و جربتن از بے خودی
 بریکه از مرد و زن طاری و عیاں گردد پیرستاراں بر بالین رنجور
 آمده سوره یسین و دیگر آیات و سوره مبارکه که قرآن تلاوت نمایند

و دعائے توبه و دعائے عدلیه و دعائے کیل و جوشنین را بلند و تکرار
 بخوانند تا علیل همپائے ایشان بزبان خود ادا کرد اند و در آخر وقت
 بزمین هموار بر پشت بخوابانند و پائے او را بسمت قبله دراز کنند
 که از روئے ایمان و تصدیق شرع اسلام متوجه کعبه بوده جاں بدر
 حین مفارقت روح از بدن پا چسبند دراز بر چشمها ببندند که از دنیا ناپایا
 دیده بپوشد بنظر رغبت در امور آخرت بیند و پا رنجه دیگر از زیر چونه
 بالائے سر برده بگردد زبند که تحت الحنک شود و دستهارا برابر بپلو
 بگذارند و شفقت پاهارایا کنند پاره به ببندند و بیشتر کلمه طیبه را محاذی
 گوشش اوسمیع مشرف موت رسانند هرگاه از جان کندن خلاص
 شود و روح از قالب پر پرواز کشاید زنان حاضر الوقت هجوم آورده
 شیون و فغان نمایند و بمزید هیالت برسند و صورت و سینه
 و زانو دست ماتم زنند و زخواره و جبین خود خراشند و مو پریشان
 سازند بلکه بعضی در سوگواری و بے قراری گیسو بریده خاک بر سر پاشند
 و مردان هم بگریه اشکباری و پائے بود ریغ ندارند زنان ناحیه
 در اشعار نوحه و نذبه حسب و نسب و صفات حسنه میت را سر مایه
 رقت گردانند در غم پذیرند پیراهن و پیشین سینه قیاریا میچاک
 کند و بشکافد و شال عزرا بر تنگ مشکلی و سیاه در گردن اندازند
 و گوشهائے آنرا در چپ و راست بکمر زنند سابق همه تن سیاه پوش
 می شدند حالا خیر پس غلّه موت را خبر شود و چند کس بر پشت بام بلند
 خانه یا سرائے حوالی ماتم کده یا کلدسته مسجد محله بر آسیند و برائے
 آگاهی و اطلاع مردم دور و نزدیک مناجات و خبر وفات میت

بنام و لقب ذکر نمایند تا هر که بشنود فوراً در منزل موئے برسد
 مژده شوها کوزه و کاسه و آب برگ سبز و کافور و قراح برگرفته
 پیش رفته جبهه را بر تخته گذاشته سه غسل دهند و نیت هر یک جدا
 سازند و کفن بپوشانند و حنوط پاشند و جریده تین بگذارند و ثابوت
 بخوابانند و آن را در محض در آرند و خیش و بے گانه استرجاع نموده
 شهادتین گفتند چار گوشه بردوش بگذارند برائے نماز میت در مسجد
 و در خانه امام جمعه بر ندای راه و گدازه بازار هم بنا بر کسب ثواب
 در مشایعت و صلوة شریک شوند و بقیه رستمان مومنان که بیرون
 دروازه شهر قدری از آبادی دور مقرر است بے برند بگور در آورده
 تلقین خوانده بخاک سپرده سر قبر پوشیده خواه بپوشیده خاک ریخته
 لحد ساخته آب پاشیده فاتحه خوانده دسته ریجاں نهاده
 مراجعت نمایند و اقربائے نزدیک و آشنائے یکجنت همراه و ارش
 میت باز آمده مجلس ختم ترتیب دهند سوزنی در وسط مکان اندازند
 و در چهار کنج آل کلاب پاش هائے بلور و بارفتن و شیشه هائے
 طلا سب و مجر خود سوز و صندوق جزو هائے قرآن و رحل و مصحف گذارند
 بهر ساعت انبوه تازه بیایند و فاتحه خوانده قدری مکث کرده برو
 زمره قراء جمع شوند و آیات قرآن را بلند بخوانند و از هر گوشه و کنار
 دیگران هم که دستگا بهی در علم تجوید داشته باشند از دهن شاں فرا
 گیرند و آخر صحبت ثواب ختم را بروح میت تازه از دنیا گذشته و
 رو با عزت رفته بدیه نمایند تا سه روز از صبح تا قریب ظهر و از عصر
 تا مغرب و از شام تا ثلث شب جلسه هائے سرگانه مردانه و زنانه

یر پامانده بآ مدورفت بزرگ و کوچک هم پیشه و هم کار و هم محله و همسایه
 بسرگرد و حاضران خاص و عام را چاشت و شام طعام دهند و قصداً
 هر چیز را بد مزه و از نمک شور و آبکی و برانچه گاه دودید پوسانند تا مردم گویند
 نند انضیب نکند که دیگر چنین غذا در خانه شما پخته نشود و دود و بوی
 بکام و دهبان ما برسد و بر خه صاحب کنت و شائق جوار مشاهد مقه
 وصیت نمایند که جنازه مرا به نجف یا کر بلا نقل و تحویل کنید و رثه و اولاد
 نیکو بگفتند پدر و جد و با خواهر جد را در تابوت چوبی نهاده تخت را
 میخ کوفته امانت بخاک قبر سپرده هنگام روانگی زوار با چاوش چک و چو
 زده از بابت کرایه و با وج راه پل قزل رباط و خاقیه عرب و عجم
 و یعقوبیه و وجوز زمین سرداب و اجرت حمال و گورکن و سایر مصارف
 دیگر و هر گاه میت آدم کم سرمایه و نادار باشد حق آراهنی خیمه گاه
 و وادی السلام که قبور مؤمنین در آنجا می شود بر ضائے طرفین قرار داد
 کرده صیغه خوانده تابوت و زرعینه حواله گردانند بر شتر و قاطر بار نموده
 عقب قافله می برد بهر منزل در گوشه و کنار پائیس می آرد و بخاک دفن
 می کنند + بیان رسم طعام ولیمه و شیلان با قدامت پلک در
 تعمیر سرا و خانه نو، دوم تزویج که در عوسی ابکار باشد یا منکحت
 با شیه سوتم تولد فرزند چهارم حقیقه اطفال، پنجم ختان پسر چنانچه یک روز
 ظهر یقیم آقا بزرگ کلانتر پیام آورد که شام از راه محبت قدیم قدم رنجبه
 بفرمایند تا امشب در خدمت شما باشیم پرسیدم خیر است گفت
 شما را خیر باشد آقام برائے ولیمه ختنه پسرش شیلان کشیده خنله
 تدارک مهمانی دین همه اصناف بازار و که خدایان محلات و بلوکات

و خوانین در خانه را وعده گرفت گفتیم بیدار منت دارم عصر تنگ یکست
 لباس پلاؤ خوری بر کرده بعد از نماز مغرب و عشاء سہراب حبشی شش قبرہ
 ہمراہ گرفتہ سر وعده قدم پیودہ از محلہ سنگسج روضہ بخانہ نیزبان
 کہ رسیدم در صحن و حیاط از دو طرف راہ رو بچراغال بود لکن شور و محشر دیم
 کہ کہنے بر کہنے نیست آدم بر روئے ہم رخت شلنج بنظر مآہ خواستم بر کرم
 صفر بیگ دوچار شدہ نگذاشت گفت سروازدن از بنائے شادی
 میرزا قباحت دارد و بدش مے آید لابد ندان بر جگر فشرده دل راہ میفرم
 مشہدی رمضان بر خور دکار دپر قد زده چاق چو پا رجن دست گرفتہ
 جنت و غیر مے زد پرسیدم شمار اکدام خصوصیت تازہ با صاحب خانہ
 ہم رسیدہ گفت ہر جا اشست بندہ انجا فراش مے باشد زیر لب
 پوست خندہ زدہ قدر مے فرس از رنم غلام بچہ خاوشا گرد ہائے قشنگ
 نو عمر مقبول برابر ہم مشاہدہ کردید ند خوشگل زیبا صورت رعنا طلعت کہ خضائے
 و بنا گوش ہائے سادہ را گلانہ زلف مشک را تاب دادہ سر مے و نہالہ
 بچشم کشیدہ از و سمہ کنج لب نازک خال تعبسیہ کردہ با گردن ہائے
 بلند و پسرہ گلگون وقامت رسا و اندام نازک گوشہ کلاہ بخارائی
 شکستہ بر سر گذاشتہ قبائے باریک اتوئے سنجاف سر خود نیم رنگ
 بقرہ آبی و سبز پستہ و سبز کاہی و نفش باد بخانی دارائی برابرہ ہائے
 شال ترمہ بوتہ دارد و ہر مات بکر زیر جامہ قصب گلناری بیافکش ہائے
 گرمی کلا بتون پولک دو ز نخل کاشانی پوشیدہ او نمک ہائے لنگہ
 و ماہوت آشرمہ طلائی دوختہ در بر کردہ لنگ ہائے چار حاشیہ
 بندری سربا من آو بخنیتہ در شربت خانہ و اشپز خانہ تردد مے نمودند

و گاہے غنچہ شدہ برائے حسن فروشی ایستاده را و زہد و تقوا سے زود
زمانے ناظر پیر مرد ارشیں خندے نمودند جماعت اہل خیرہ بنظر خریداری
نگراں بودہ پیشبہ پشت مشتری وادار اثر دہام داشتند بعضے کوتاہ قد ہا
در حال بے قراری بشانہ و کتف مردم دست گذشتہ بلند شدہ
بتماشائے جمال مے افتادند کہ بلائی رحمان بدقوارہ سیاه قام
آبلہ روی ترکہ دراز قامت سر کردہ لوطی اجلاف ہا رنگ رو بہ خستہ
آب حسرت بدہن آوردہ با بخت زبوں گلہ و دعوائے سخت داشتند
بجائش سوخت سلام کردہ نہیب زوم کہ اوی در دمسند بال پاکیزہ
ارباب نعمت نگاہ خیانت مکن ہر چند سر دیزی و از باشد حیائے گریہ
کو اگر دست از پا خطا کنی رسوائے شوی بشوخی قدرے سر برش گذشتہ
دیگر از جان بخشید کہ صرفہ نہ داشت والا مثل موش در تله گیر مے افتاد
جر آن گفت ازانی شما باشد خیر شاں بہ بینی گفتم بگو چشم بد دور رفیق
بسر عزیزت جدی مے گویم بے ہمہ چیز مے گویم منہم والدہ و حیران ماندہ دست
و پا ہم سست گردید و سوسہ شیطانی بخاطرم پریشانی راہ انداخت
لا حول خواندہ بکنارے رفتہ قبارک اللہ احسن الخالقین و روز بان نمودم
دریں بین مرزا دست پا چگشتہ نہانت چہ کند لا علاج شد فراشاں
گفت تا ہجوم گر سنہ گدا ہا را بضر بزدکنگ بیروں کردند و جلواد ہا بش
بے عاز نگہداشتند و قتیکہ مردم از ہم پائیدند قدے خلوت شد اجزہ
طلبیدہ با طفلی و طفلی جابجا آرام گرفتند راسی لہ عملہ کلا نتر خوش سلیقہ
بکار بردہ از کمال صفاء خوبی زمین را جا رو بکشیدہ و آب پاشیدہ
با نچسہ را سیراب کردہ در چند منزل تالار و اُرسی گوشوارہ لنترو چیل

چراغ ہائے بلوریں آویختہ شمع ہائے کافوری روشن نموده ہر جا بکیت
فرش ملوکانہ از قالی ہائے بیرجندی و نمدسند و باو دی تفت انداختہ
پردہ ہائے نقاشی و طاقچہ پوش ہائے زری آویزاں کردہ دستہ ہائے
گل الوان در گلدان ہا بالائے رف چیدہ لالہ و فانوس شیشہ در نا
دار قطار گزاشتہ ہر صنفے را مناسب جالش در مکانے نشانیند
ساعت دیگر فنر فانوس ہائے بسیار بجلو کشیدہ بادستہ خدم و حشم
چیزرق و برق بلیگز بگی و خوانین داخل شدند خلعت پیش ہائے آں ہا
بتعظیم برخاستند صاحب خانہ بتلق و چا پوسی و دیدہ گفت خیر مقدم
خوش آمدید صفا آوردید شرف فرمودید قدم بسر و چشم بسم اللہ بفرمائید
و بالا بفرمائید و خدمت بفرمائید دست آں ہا را گرفتہ صدر مجلس
نشایند بعد از تعارفات چاق و سلامتی پیش خدمت ہا قلیان ہائے
دستی بلوری و چرمی و ناز جلیل با سروتہ نقرہ مینا کار و سادہ و نفیج
گزافی آوردہ دادند ہر یک دوسر قلاج زدہ دست بدست راہ بے را
و بگرے کردہ پس داد با قضاے آداب اہل ایران کہ قاعدہ شب شینی
ایشان است ہر کس با ہم ہلوئے خود اختلاط دل بخوادے کند
حکایات دیدہ و شنیدہ بایکد بگرے گوید از چشم و ابرو با اشارات احوال
پرسی آشنایان صف مقابل و چپ و راست بعلے آرو برابر م پسر
لما با شنی تشرعنا زانی داشت ماشاء اللہ متکلم و حدہ خوش لہجہ
شیریں گفت اربو عرض کردمے خواہم محاورات عجم افادہ بفرمائید
تا ہر چہ را نامشے باشم یاد بگیرم۔ جواب داد زبان فارسی ایں زباں مرکب
از لغات عربی و ترکی و درمی تا جبکہ ایلات بختیاری و زند و فیلی

و شاهای سوند و کاکرد و مسینی و لرستانی و مازندرانی و شوشتری و گیلانی
 و بلا و سواد و اعظم و اصناف کاسب کار مردم بازار لهذا تفریق بهمینها
 دشواری نماید گوینده را باید از الفاظ مذکور بجای ماهر بوده با مخاطب خود
 انچه مناسب داند القا نماید مثل اودیم و ولتمند که بجای غلی و تنگی و اشرفی
 رومی و عسارتی و رائج صاحب قرانی و ریال فرنگساده ایرانی و پناه باد
 و شاهای و پول سیاه در کیسه دارد و تاصد دینار و سه شاهای و یک عباسی
 و دو محمدی و پنج غاز وقت ضرورت بهر کس قدر حاجت رودائی
 می دهد چنانچه از سخن گو در حرف زدن مناسب حال سامع باید تقریر
 ادا شود گفتیم منکه اجنبی هستم شما تعلیم کنید. فرمود احاطه حصر جمله آنها
 دشوار است الا می دانم دو سه قسم خواهد بود استعاره و کنایه و محاوره
 و اصطلاح و لغت یکے وابسته اعضائے انسان است. مثلاً سرفرت
 کله زد، فرق اقبال شد، مغر ندارد، پیشانی پر چپس دیدم، جبهه عجز و
 نیاز سود، جبین مسکت بخاک نهاد، آبرو بلالی دیدم، تیر مرثه کار کرد
 چشم پوشید، دیده شد، نظر پاک دارد، نور چشم، نگاه خوش اندخت
 بینی بخاک مالید، پرتو بینی برید، دماغ سوخته ست، لب شکر سیت
 دهن دریده ست، دندان بجگر فشرد، زبان زد مردم ست، کامروا کشت
 چونه زدوم، ذوق ذنخ شکست، بل حقیقی دارد، ریش دراز ست
 رخسارش پرمرده ست، روستی شما سفید، صورت گرفت، بناگوش
 ساده ست، قفایش افتاد، گردن گیرش شد، گلونه دارد، حنجر ندارد
 نخه درید، گریبان گرفت، دوشش گرفت، شانه خالی کرد، بازو
 شکست، آرنج زوئج من خلاص شد، قبضه کرد. دست پاچه شد

گفت برآورد، مشت او داشت، انگشت بچشم نهاد، بند انگشت جدا گردید
 ناخن بچکری زند، سینه مالید، پهلوتی کرد، دندان شکست، تنه زد،
 جبهه ندارد، شکم دارد، دل داده است، جگر سوخت، گرده کیست
 که برابر شود، شش باد کرد، زهره ندارد، شکنجه او بزرگ است،
 روده اش دراز است، سپر زورم کرده است، ناف برید، پشت
 کمر ندارد، کفل می زد، مژین او چاق است، زانو می کند، ساق نورانی
 قوزق یا ورم کرد، پشت پا زد، پا ندارد، پاشنه می سود، قدم ندارد
 پوست نال گردید، استخوان آب شد اگر خوابا و از دم، خون مردم
 این زمان سفید شد، روح رواں، هوادار، خواب رفت، بیدار
 شد، قد عظم نمود، قامت زیباست، بالائے خوش بود، اندام
 نازک دارد، قالب می کند، سایه مهر و محبت افگند، نفس منیر
 جان ندارد، دم لغت می دهم، خاطر خواه شد، حواس باخت
 هوشش کرد، قوائے ضعیف شد، آواز کرد، صدا گرفته است
 رفتار شرفا راه نمی برد، گفتار نیکو می نماید، ذهن ندارد، فکرش
 رساست، آغوشش گرفت، کن رکود، تعجب برآورد، رنگ خست
 نقش زد، چون دوسر قلیان میل فرمودند صدائے تق تق ظروف
 و یوئے طعام علیهم سلام حواس ملا را برده از حدیث گذشته برآید
 چسبیده فرمود رفیق اول طعام بعد کلام بگذارتا شام بخوریم انگاه
 گوئیم و شنوم، پس آفتاب لکن هایش نهاد و همگی دست شسته سفره را
 خدام بجای یکی پس نموده مقابل هر کس گرده نان خورشیدی زمین گذاشته
 مچبه هائے الوان بختی خوش مزه چرب از قاب پلا و مرغ و بره املح

شیرست و دوری قیہ چلاؤ و گوگو و مرعفر و پیالہ آتش برگ و رشتہ
 و کشک و بُورانی باد بخان و بُشقاب کباب و تغلبکی نمک سُودہ و
 فنجان ترشی موسیر و قاشمائے خربزہ گرسنگی و سین گرگاب و کاسہ آب
 قند و دودغ با قاشمائے چوبی نازک صابوناتی رو بڑی ہر مہمان و روینا و
 چیدن خان سالار بسم اللہ گفتہ اجازت داد ساعتے بخوردن و دست بازی
 بسر رفتہ آبخوردن در کاسہ ہائے عینی پُر کردہ با وجود موسم زمستہ
 تیکہ ہائے بخ بلوری انداختہ مے آوردند ہر کس میخواست مے دادند
 ہر گاہ از صدر تا فعال ہنگی دست کشیدہ راست شدند فاتحہ خواندہ تیکہ
 پارہ و مجھے ہا بر چپیدہ ریزہ نان با سفرہ پیچیدہ بردہ آب گرم و صابون
 دست و دہن شستہ بدست مال پاک کردہ مچریائے ہزار پیشہ اسباب
 چاء خوری کہ در اں پیالہ کوچک و تغلبکی و قاشق خرد و طمع کار و قند شکن
 و قاشق سیم با ف مشبک و قتی چاء خانی و سما و رہشتر خانی پر آب آتش
 بمیاں آمد کلمہ قند از سبب شکستہ نبات چو چو ہر واحد باب طبع خود ریختہ
 گرما گرم تجرع نمودہ ملا علی اکبر نقیب فضولی راہ انداختہ قہوہ جوش طلبیدہ
 دوسر فنجان خیلے داغ بلیک قرّت سر کشیدہ میدانم زمان و کاش
 پینہ شتر بود کہ آبلہ نیفتاد یا منتظر ہمنام کہ تسوخت بارے اہل مجلس کینہ
 تمباکو از جیب و بغل بر آوردہ تن را بر شطب عربی و چین رومی پُر کردہ
 دود بقیف رسانیدند بعضے دوسر نفس را در قلیان زدہ و دودش
 مرا ہم ہوس حق بطع اُفتاد از دست آقا مہر علی قبیدہ نے را بلب آشتا
 کردم تندی و تلخی او نیچ نمودہ پس دادم آقا پر سید چرا سیر نکشیدہ
 گفتہ سرم حبیبخ در آمدن نزدیک شد بغلط اندام دیر بازدار صحبت

واختلاط فیما بین حصار گرم مانده پس ملا با شنی سبزه سخن اول رفته گفت
 اما مصلح مردمان بهر چند وقت اختراع و متروک می شود پاره این قسمت
 حرف الالف ا و بار کلافه می کشند حرف الباء عسری بارومی می کنند
 حرف الباء فارسی پوک برآمد حرف التاء تنبل است حرف الجیم عسری
 جانماز آب می کشد حرف الجیم فارسی چپاؤ کرد حرف الحاطی حلاچی
 کردم حرف النخسته شد حرف الدال دولا بی شد حرف الراء راه
 بے راه کرد حرف الزا زیر آتش کشیدند حرف الزاء فارسی ژولیده
 حال است حرف السین سقر ملا نصرالدین است حرف الشین شلغ راه انداخت
 حرف الصاد صاف و صادق است حرف الضاد ضرب زدن نیست سر
 خوب نیست حرف الطاطاب انداخت حرف الظاء ظرف ندارد حرف ^{العین}
 عزیز قوم لوط است حرف الغین غامت داد حرف الفاقیر شد حرف الفاق
 قیر گرفت حرف الکاف عربی کلک بر آورد حرف لکاف فارسی گول
 داد حرف اللام لُج می دزد حرف المیم مُثلث داد حرف النون ناهموا
 شد حرف الواو وارفت حرف الهاء هوز باج واج شد حرف الیا
 یواش آمد و بجهت هائے آدم و جانور بار ابلقب جدا گانه اشعار نمایند
 طفل آدم را مردم ایلات ترک اُشاعه و عجم بچه و توله و گوسفند
 و بز و آهورا بره بز خاله و ایلخ و اسپ و قاتر و خررا کره و مرغ را بوجه
 و نر را خروس و ماده را ماکیا و سگ را توله گویند و ناگاه
 اخوند ملا ابوالحسن در میان همه مردم سبقت نموده گفت رفع زحمت
 باید کرد و تخفیف تصدیع باید کرد و گفت سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
 عَمَّا يَصِفُونَ همینکه خوانین برخاستند سایر من تبعه هم پاشدند

خدا حافظ کرده بنازل خود با رفتند منہم از مجلس میرزا و اہل آں
 بکلبہ خود رسیدہ بچہ ہا را صدا زد م ابراہیم گفت کہ آقا داداش
 و حاجی و منہ سجانہ آقا داعی رفتہ اند طفلک گنج خواب برخاستہ
 باز چشم ہم گذاشت بہن لنگہ درپیش کردہ بائے چراغ کتاب مے دیدم
 کہ حاجی بیع تریاکی چند تا رفقاے متعفن لوح کچل و چلاغ و شل و پچران
 و حلوا و غیرہ قبرستان برداشتہ باریش و فیش و لیدہ چو نہ کج و چہمہائے
 پرچک و عنق منکسرہ جل و پوست خودش برداشتہ مثل اجل معلق رسیدہ
 بہن نشست یاران دیگر بیروں ماندند و کیف تریاک و کوکنار ہر قدر حرف
 مفت زد ہمہ اش جنگ کہ بیج سروتہ نہ داشت و مطلب از اں دستگیر نمشد
 حوصلہ ام تنگی نمودہ از بے اعتنائی و کم محلی و ترش رونی پیش آمد مہمستہ
 شدہ بنا کرد جرت زدن ہمینکہ از سہ طبل قدرے گذشت آواز دواوم
 برخیز برو در و سر کم کن مبادا در راہ ترا گزمہ بگیرند و دستاق نمایند
 از محبس و باز خواست داروفہ خلاصی خواہی یافت فقیرے مے خواست
 بند شود اخذ و جری نماید شروع با ظہار بے نوائی کردہ مثل رودہ شیطان
 سلسلہ یا وہ گوئی را طول داد من پول حرام کجا داشتہ کہ بہ ہم صاف و پاک
 آب سرد رونے و تش ریختم پوست کندہ گفتم بخشید ایں وقت خجالت
 مے کشم کاسبے ہاضیف ست باب بار یک قناعت دارم سوائے داخل
 سدر مت جائے دست بروئے زخم کہ تلکہ نمودہ بمرد متبل بیکارہ دادہ ہام
 ہزار جرب زبانی شیرا و را کوتاہ کردم بے چارہ و من شدہ بے کار
 خود رفت در اوطاق راحت نمودم لکن از شدت سرمایہ استوی
 منزل ما بخمال گردیدہ پشتہ ہمیشہ یوشاں را در بخاری طپاندہ خاک اندازد

انبر برداشته از او جاق دوسر گل آتش آورده روئے شب با رنجته فوت
 کردم دو تلخ بد باغ چپیده خفته نمود کج خلق شده دامن زدم هینکه در گرفت
 دست و پائے چایده مثل چوب خشک را بگرمی راست کرده غلام خود را
 برداشته بر پله کاں بالا رفته از بارو بر فہائے پشت بام را پائیں انداخته
 پا بر نزد بان گذاشته دست بلند کرده در ہائے پنجرہ در وزن باد گیر از لہتہ
 کہنہ محکم گرفته آسن دیدم بخاری سرگشته سنگ و حقایق زدم گل فتنہ فذک
 از ہم پاشیدہ تکہ قور حبستہ آتش بر آورده پیہ سوز قبل چراغ روشن نمودم
 بچہ ہائے ہمشاگردا ہراہم ریز و پاش اوضاع زندگی مرا زیز و روانداختہ
 برہم رنجتہ بودند ہزار تک و دو تعلقا زده دیگر قابلا مہ سی را در نطع کشیدہ
 پوستین و کلیجہ قحانی بالائے بند الیجہ آویختہ مندیل ابرہ خلیل خانی و
 شال ترمہ کمر و شیر بند ابریشمی و قبائے بغلی سایہ کوہی و قدک شانزدہ و
 الخالق چیت گلی و قلمکار صد رس و طیاری و ناصر خانی و او یک و وجہ و چنہ
 اذربکی و بارانی مہوت و بگرس و یا پونجی کرمانی و عبائے لسانی تہ کردہ
 در سارق پیچیدہ و سمال گلی و پیراہن کتاں و اقا بانو و پیراہن شاہی و زیر
 جامہ قصب و چلواری چرک را برداشته چند جفت گیوہ کاشانی و دو بندی
 و تحت جوراب و کفش ساغری و بستہ و سرپائی و لب چین و حکمہ کہ بودند
 بگوشتہ نہادہ در سرداب رفتہ کرسی منقل بر آتش زغال گذاشته
 محاف رویش انداختہ بکیتائے پیراہن با عرق چیں و شب کلاہ زرش
 دراز کشیدہ از گرمی عرق کردہ لذت بردم نفیر خواب را بلند نمودہ بنے خبر
 خوابیدہ شیطانے شدہ برستم معترض حال غلام نگشتہ خود لنگ
 و قدلیفہ در بغل زودہ رو بجام و ویدہ دق الباب کردم از اتفاقات

نه حامی بود و نه لنگ بر دار نه و لو پا شو کیش نه دلاک و نه بے ریشهای آنها
 همه همت خلوت یکس مرده که لرزان ناهم چارشان مثل خرس خواند ساری
 برجا بود دروازه گشاده داخل رفتم چراغ کور کور بگوشه سوخت
 در تاریکی سایه رواق سرپایه کش کن زمین خوردم گوشت استخوان را نویم له
 شد قدم شمرده برداشته در جامه خانه رختها کنده بے اویست لنگ است
 در میرزا زاله نجاست کرده زهراب ریخته سپر خزانه رفته دیدم آب چائیده
 بود معلوم شد توں تاب را خواب ر بوده آتش گلخن روشن نشد بین
 نپاشیده اوقاتم تلخ شد مثل شرب الیهو سر آب فرو برده بخت بیرون
 آمد لباس دیگر آتش کرده همت سر کیسه و شتمال و نوره بستن و رنگ
 نیافت شالکی دور خود چپیده گشته ببالش پر تو سر گذاشته بر تو شک
 نرم و گرم بیلوئے گرمی فلطیم هنوز کمر است نشده بود که صد ائے
 خوشخوای گلدسته شنیدم ذکر مناجات شروع نمود رنگ از دل می
 زد و عطسه زده برخاسته با قره آفتاب آب گرم سر آب رفته
 سر سبک کرده طهارت نموده آمد دست نماز گرفته رخت پوشیده
 کمر بسته تکه سر دست انداخته جوراب شیر و شکر دیدم خنک بود
 برآورده از کرک پا نموده لباده سمور ووش گرفته بمسجد رفته در شبستان
 پشت سر جناب آخوند امام حسن یزدی بجاعت ایستاده بجنور قلب
 دو رکعت صبح خوانده بعد از تعقیبات بمنزل آمد منی دانه چپ شد
 که آروغ بسیار می زدم ترسیدم سینه بپوشوم خود را محافظت نمودم
 لعنت بکار شیطان ز بغل را پانیدم مهر منی و مهر نماز از جیب افتاده بود
 بحیرت ساعتی و افتر بر قوت حافظه خود نفرین کرده همه جا بیستم

پیدانشد ریحانه گر صبح زود مثل سقلی هائے شاهی بجایکی بسته رخت
 خواب برگرفته در چادر شب پیمیده خانه را بیرو و اندرون آب و
 جاروب زده خوانچه چیز شب مانده برائے نارقلیان آورده زانوته
 کرده زمیں گذشت باره نان تافان با پیروز چکی و حلوائے اردابه خورده
 از غصه فراموشی مهر با لقمه بگلو گیر نموده فرو نغی رفت جاریه لونده و دین
 دست کامی گلی آب خوردن آورد قدرے سر کشیده بکمال بے غلغلی
 چند نفس قبلیان زده چانچو پانموده شال و کلاه بسر گذاشته بالا پوش دوش
 گرفته دستها از آستین در آورده شیر قلاب بند شمشیر را بکمر زده ساعه
 کشمیری در پاتنگ لاری قذاق شمشاد دست گرفته بیروں شد الله
 وردی بیگ متر عوض اسب سواری قاتر بالان نخل آورد پرسیدم
 رهوار اولی چه شد گفت زین و تکتوا اصلاح طلب بود میرا خور حکم داد
 گزته قاتر سمند را بر گفتم و کند اسب هائے سلطانی قطعه بود که این تخم
 چاروا پیش کشیدی متر قلیاق در برابر بلند کند کرده انحر و ترش نموده خیره
 خیره نگاه می کرد همینکه پا بر کباب آورده راست شدم قاتر بدو گچوش
 گمگیر می و سر کشی آواز نهاد فچی زدم لگد پراسند سیخ شد نزدیک بود
 بنت العیب زمین بزند بنزار خود داری و ان یکاد خوانده تا اندرون ارگ
 رفته بدر خانه رسیده فرود آمدیم در کرباس دیدم همه خوانین و
 سرداران سبیل بسبیل با فته چشم راه اذن بارگاه پهلوی ایشیک
 اقای نشسته اند ساعتی در میان آنها قرار گرفتیم صدائے گچین آقا
 قنبر خواجہ سر بلند شده جارچی با آواز دادند بیری بایری شاه ادا
 اندرون حرم بر آمدن بدر بارعام در ایوان تالار بر تخت قرار گرفت همه بویان

آب و چاروب زوه باصف و رونق گردیده میل شتر گلوئی خزان کشیده
 فواره ها را سر داده حوض مقابل کرسی ایوان پر شده آب از پاشویه
 بر سنگ غلطک از آبشار سر ازیر گشته بدریاچه می ریخت - هرگز
 غلامان یراق بسته است و چپ پائے دیوار ایستاده حضرات قیاحی
 و قیاحی باشی دهن دروازه گرفتار بودند قورچی باشی و شاطر باشی و فراش باشی
 و جابرجی باشی و نسچی باشی و یساوول باشی عمده دربان و حاجب را از دم راه پس
 پیش کرده هر دسته بزرگان را بمقام کورنش برودند نظام سر باز
 ساز فرنگی نواختند - در تقارن خانه قرنا کشیدند منعم نورفته سر فرو
 آورده برابر حجره باغچه سر در صف سلام قرار گرفت محمد علی خاں
 زنگنه بهلولیم ایستاده بود خیمه پوشش و ترساں یح گو شتم گفت امروز
 چشم و ابروئی شاه را بر غضب و خشم آلوده بینم خدا خیر کند باید دید
 آتش قهر بجز من جان و خانمان کدام ستاره سوخته بخت برگشته خواهد
 افتاد هنوز این حرف تمام نشده بود که سر کرده تفنگچی هائے مازندرانی
 تقطیع نموده گفت قربانت شوم عرضی دارم فرمود بگو سر کرده یراق
 کیسه کمر و تفنگ و شمشیر بر آورده زمین گذاشت کفشها کنده پیش رفته بجاک
 افتاده راست شده بنزار خوف و رجا گفت یک سال است
 برات جیره و مواجب معقول مانده تصدق سربندگان اقدس
 نه رسیده در تمامی قشون فلاکت بمن زور آورده ارباب با دست
 وجه مقدر بتعویق انداخته اند حکم شد مرزا خان مستوفی الممالک
 بیارید نسچی باشی گریانش گرفته مقابل آورد - شاه باز خواست فرمود
 میسر زادم بخود کشیده خشک شد شاه را غیظ از جابرجا و بگو شتم

عتاب میر غضب را اشاره کرد پانصد چوب بزید علمه خدا نام ترس
 چسبیده شال و کلاه و جبهه و کمر بند و چاقو قاپیده با هائے نازک را
 بجوب فلک بالا کشیده از ترکه انار و سبید و سفیدار ناخن بر آوردند
 نزدیک بود که از زیر چوب اگر خلاص شود بکُشته و زنجیر و قراقرق گرفتار
 افتد این الدوله زمین ادب بوسیده شفاعت نمود قبول گشته
 هزار تومان شلّاق و ایصال حق مدعی قسرا یافت پول را بمیان
 از باب قلم توجیه کرده هماندم محصل ترش روی گران دندانش
 آمدن باده تومان قلع گرفت مستوفی را علاء و مشتمال سر کیشه درست
 نمود غرامت نقد و جنس دادنی افتاد ایچی و ڈاکتر فرنگی که مقابل
 شاه میان لب نهر و محجره باغچ متصل مرزا ابوالحسن خاں ایستاده بودند
 بنظر آه چو بکاری سیاست شش ساری بر خود لرزیده زیر جامه ملوث
 کردند میرزا محمد و میرزا قوام و محمد فاضل خاں ندیم سر کتاب
 شناس تائیش کشوده کلافه خوش آمد باز نموده با فسون و فسانه شاه
 را بحال آوردند که پاشده از طرف شاه نشین نخلوت رفت وقتی
 که از قهر و لطف سلطانی رها گردید قلم صادق صندوق قرار بدش
 بخیر و هم راه مرا گرفت مثل کینه شتر چسبید بیا منزل ما وقت چاشت
 رسیده با هم نان و نمک بخوریم گفتم سرم فارغ نیست خیل شغل دارم
 بگذار بے کار خود بروم قسم داد و ریش مرا توی خون به بینی دست رو
 بسینام گذار من ترا دوست مے دارم مے خواهم ساعت پیش
 بکد گیر بوده باشم پر بانی شد یخه مرا گرفت و لی نکرده برد اندر
 صندوق خانه که رفتیم پرسید بچه ها چاشت آمده است گفتند خیر

غلام را فرمود پاشنه کوب بدو برو و چیز را زود بیا و حشمتی سیاه
 سوخته زرنگ سر قدم ساخته چار بعل تاخت میرزا پرسید
 ضراب خانه و زر گر خانه و جبا خانه تماشا کرده گفتیم اگر راه می بردم کجا
 می رفتم دست مرا گرفته آنسو برد عجب دستگاه می دیدم معیار باشی
 کار فرماشته زر گراں نقره معشوش را در بوتہ آہک استخوان سوخته
 با سرب و تنکار گدخته قال گدشته شمشیر خستہ بہر تیک و
 سندان نمادہ از گاز انبر گرفتہ حکیش زدہ نقش ضرب بالائے
 آوردند و یکطرف صفحہ طلا را بانگ و خاکہ اجر خلاص می نمودند
 صرافاں ز ریسکوک را در ترازو متقال از قیراط و نخود ہموزن اشرفی
 و ریال سنجیدہ شمرده صرہ می بستند و در شش ہر می زدند و استادان
 زیور و یراق ساختہ می دادند شاگرداں جلا پر دراز می نمودند
 دم و کورہ مینا سازاں گرم بود تینہ و کلچہ و دست بند و بازو بند و
 طوق و یارہ و کمر بند و انگشتہ و حلقہ جواہر تر صیغ می شد و جوہر یا
 شتہ مروارید غلطای سیخہ بسلک برائے رشتہ کردن می کشیدند
 و ناسفہ را بامتہ سوراخ نمودہ در حقہ می گذاشتند درج نگین زبرجد و مروارید
 باز بود از مشاہدہ لمعان و درخشانی آنہا چشم ناظرین خیرہ می شد و در جبا
 خانہ شاہی لولہ تفنگها و طیانچہ سومان شدہ را مانتہ و دید بان نصب می نمودند
 و پرہ ہائے حقیاق باہنم و ضیل کردہ می چیدند بہر قسم گلہ و ساجہ و غیرتقد
 شمشیر و کار و قد آردہ و کمر خنجر و قمہ فولادی از صیقل بر آوردہ زاج
 سُرخ می زدند جوہر و لعاب بالائے آمد از جوہر شمشاد و چنار
 و عناب قنداق تفنگ درست می شد کماں ہائے چاچی بازہ البرشم درودہ

صد لاجچیدہ تیر و خدنگ پیکاں دار میان جعبہ و صدق پر بودنی نیزه
 و سنبل و بنان فولادی بے شمار گذاشته حلقه ہائے کندہ اچین چین
 آویخته بترنیں و گرز و تپہ و ششپر جوہر دار حساب نہ ہشت خشت پراں
 و ژوبین آہنی یک طرف قطار بود حوصلہ ام سر رفت و بخور شدم
 سیر ز گفت رفیق تابیکاریم بیا سیر بکنیم گفتیم چه عیب دار و افسارم بست
 شماست ہر جامے خواہی بخش خرا ماں رفتہ داخل کلاہ فرنگی شدیم
 انجا تصویر تمام قد بندگان اقدس و شبیہ نیلیان بونی نارتی بادشاہ
 فرنگیس ساختہ اقا بابائے مرحوم و آقا عبداللہ نقاش باشی و دیگر
 صورت ہائے خرد و بزرگ کہ بر آئینہ و پردہ کشیدہ در قاب خلائی
 نصب بودند ہمہ را دیدم چگویم کہ در سایہ و روشنی رنگ سیر و
 ونیم سیر و استخوان بندی اعضا و چو روک لباس و اصول سمائی
 ابرو و ہوا چہ طور دست مانی و ہنر ادا را بہ پشت بستہ حرکات آدم زندہ
 مجسم بنظر آید کہ مے خواست حرف بزند در تعریف صفائے قلم مو
 دیر دازکارانی و محو قلم روغنی و ہمواری الوان بدن و دور و نزدیک
 مکان و مکان جو اہر و یراق زبان و صف قاصر ست از انجا بسوئے عمارت
 چشمہ بلور و سردستان رو کردیم باغباں ہائے یزدی سیل دست گرفتہ
 خزندہ باغچہ درست مے کردند تاک انگور بدار بست قلم مے نمودند بعضے شغل
 آبیاری چمن داشتند شاخ و برگ ہر درخت میوہ و بتہ گل را چاں
 بریدہ ہونہوں ساختہ بودند کہ زیادتی و کمی برابر شدہ پنداشتہ
 اشجار موم اندا و ستاد کمال باغبان باشی میچ بیج و لنگ بستہ
 پیش آمدہ برائے خود نمائی سب پر از چند دانہ میوہ تازہ تعارف نمودہ گفت

از برکت قدم شنادرین گل زمین نهالی ملک هائے سر و سیر و گرمی
 بارے آید اقسام سبب مشکیزه و انار بایه خوش و گلانی قلیسی و انگور عسکری
 و امرود و کرجه و کیلاس و حلو و شفا نو و توت و آنجور را و بادام و پسته
 خنداں و فندق و سنجد و عناب و آنجوبک و انجیر و ازگیل و گرد و با
 هر گونه گل سوسن و زنبق و نسترن و مغل و گلاب و نسریں و گل زرد و رعنا
 زیبا و لاله و ریاحین و همیشه بهار و شقایق و زکس بهار و شملاد و یاسمین
 عمل آورده ام و حیاباں خیار و سرو و شمشاد و صنوبر و سفیدار و عنبر
 و کاج و بید ساد و بید مجنون نشانیده ام - گفتم دست شما مریزا دست
 مرزبان نا اهل چس و شحیده حقه باز ماه و پرویس بایں بازو سے سحر
 آفریں و عجب کاری حکمت جاد و آئیں شما سے واللہ می گوید مبلغ ده پنا
 باد و سر ریال از جیب کشیده گفتم بول تباکو سے قابل شما نیست بعد
 انکار و ترا زو زمین زدن گرفت نزدیک زوال گشتیم گرسنگی زور آورد
 بے حال کرده بود سہاندم خواخپہر ہائے پرازہمہ اچیل آورده چیدہ
 جائے دوستان غالی نان ہائے سنگک پرشته و پنجبش قرمز
 چار تخم پاشیدہ و پیالہ ہست چرب و کرہ و عل و دو شاب و دوری
 پسر لاری و کاسہ ہائے کوفتہ معلے و مرغ مسمن و سنجان و قورمہ و یخنی
 و مزباش و اگوشت لپتہ نخود بختہ و لنگری بریانی و بشقاب کباب زکس
 و لولہ و ماہی و خنائی و قاتیق و ولہ کلم و ناخویش نیمرو و اشکنہ تخم مرغ و مربا
 بانگو و ترنج و زرشک بیدانہ و آلو و سکنجبین سرکہ و لیمو و حلوائے تر و قطی
 و اردابہ و فنجان ترشی خیار و پیاز و سبزی گندنا و ترہ تیزک و نعنا و ترچہ
 و قاشہائے لبلبو در ظرف چینی و کاشی باب و تاب در میان گذاشتند

دست بشکم ز دم اے کاش کہ اشتہائے فیل منگوسی قرض المفسدہ بگیرم مے آمد
 کہ از هیچکدام نمے گذشتم دریں حال آقا حسین باشماخی اقا اسمعیل پیشکش
 باشی و آقا عبد الکریم پیرش و آقا شریف پهلوان و خسرو خاں گرجی و آقا
 ابراهیم بیگ قزوچی و آقا عبد الصمد جارجی باشی شاه را بدر رحم رسانیده برگشته
 کف دست بکوشیده دست جمع آمدن صدا زدند میرزا اتها خوری مزه ندان
 همان مے خواہی بظرافت گفت آری چاشت خور بہ از میراث خوار است
 ہمتاں بفرمایند بشرطیکہ بار دی و شوخی را بجنار بگذارید اکابر اعظم مذکور
 دست جمع توی آمدن دور ہم نشستند پس شکہ بند آستین بالا زدہ بطور مال
 مفت دل بے رحم بر غبت تمام میل فرمودند و آب بخ سر کشیدند ظاہرا
 ناشتا از خانہ بیرون افتادہ ہنار نخور دہ بودند گفتیم زود باشید
 خوشہ ہائے انگور و میوہ سبدر آب بکشید بیا رید ہر گاہ پیش نہادند
 آن را ہم حضرات نقل کردند و دست شستہ بریش و شیل مالیدند اقا اسمعیل
 کہ در لطیفہ و بدہیہ گوئی از شاہ مضائقہ نہ داشت و در ہنر سعدی شیرازی را
 شاگرد و خوچہ چین خود مے پنداشت برائے ادا مے مزد و دست نعت
 و مضیم طعام کہ اگر ساعتی بے مطایبہ مے نشست شکم او باد مے کرد گفت
 اے کمنہ رند بچہ باز خراباتی من ترا بواجبی مے شناسم ہر گاہ آقا حسین جان
 خوش جمال و کمال ہمہا مے مانود ہرگز خوش باش نمے زدی خدا داد بکدام
 حیلہ و بہانہ از سروا مے کردی امروز صدقہ سرائیں زلف و بنا گوش
 و رخسار گل فروشش لقمہ چرب و نرم نصیب شد میرزا بر آشفت کہ
 شمارا بار اول دم جلو گرفتہ لودگی مکن خوشم نمے آید درست نبشیں
 حرمت ترا نگاہ مے دارم والا مے گفتیم اے بحاف کش میا بخی قر مساقی

کار ہر کس نیست و قتی کہ بے عارضہ دی ہر جابروی ہمیں آتش و کاسہ است
 خدا کجکول گدائی شمار سلامت دارد تمام بے عرق نخواہد بود اقا اسمعیل گفت
 مرگ ما حالا از خر شیطان یا بیس بیایک سکہ مختلف فیہ مے پرسم و تعلید حاجی
 عرب بقصد لوطی جامع اشراط ہر چہ معمول بہ بودہ باشد افاوہ بفرما مید شمع
 ریز اقوی است یا دوغی احوط مردم از معاملہ رد و قح ہر دو پیر مردیکے زاہر
 و دیگرے ہرزہ چونہ باچہ در مال قضاہ خندیدند از اں میاں خسرو خاں زمرہ
 نمود کہ عجب حسن اتفاق مے شد ہر گاہ دریں ساعت جعفر خان من باشی افسر
 نظام سرباز یچ محمد باقر خان قلہ بیگی بنظر مے آمد کہ چشمہا از بر تو آفتاب رویش
 نور افشاں و غنچہ دہما بگفتگویش شگفتہ و خداں مے گشت ناگاہ شیطان
 در قہایش زدہ بفراد کور شود دکان دار مے کہ مشتری خود را شناسد
 پسرہ را باں راہ آورد کہ مثل کوئی ہائے بازی گر سحاف دامن کشاں ہزار
 ناز و ادا سر زدہ رسید بغیرہ گفت باشا ہزارہ چیز خوردہ حالا مرخص شدہ
 مے روم بشنیدم ایں جا رفعا فراہم اند خواہم دیدنی کردہ باشم ایں را بگو
 کہ جعفر خاں سرش از مے پیش حسین گیر بود بنا بخاطرش ادا اقا اسمعیل کہنہ
 گرگ بار اں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ بانہار قلابی پاسے
 خم و قمار خانہ بسر بردہ گفت خان چہ عجب چہ عجب کہ یا ہشتاقاں
 فرمودی بامیر زانخت آمیزشش و جوشش بودہ است شعر

باہر کہ غیر ماست چو شیر و شکر خوشی

با ما چہ حالت کہ چوں آب و آتش

گاہے بکلبہ ازاں لب طلب آرزو قدم نگذاشتی قبر و ناسازگاری ابواب جمع
 مخلصان دشتی آخر مارا ہم ازیں نمد کلاہنے جانب پیر زانکنا یہ صحیح زدہ گفت مقدم مکررم

محب کہ گنجے بے پشت پر درہ شکارے افگنی نے دانی کہ شعر

خوردہ بینا نند در عالم سے

واقف انداز کار و بار ہر کسے

میرزا بر خوچسپیدہ از جا در رفت گفت اسناد خود بدیگر سے مدہ مصما ایں را

بکسے گو کہ ترا نشناسد مہن صاحب خوب بجائے آرم و سحر خیزی ابو حسی خبر دارم

بارے ایں قدر شور مفرہ نثار در برگزشتہ باصلوات آئندہ رادارات مناسب حالات

زیادہ روئے نیست ہوئے ریش سفید کردی دست از ایں اطوار بردار بقول آنکہ شعر

چوں پیر شدی حافظ از مے کدہ بیرون شو

رندی و خراباتی در عہد شباب اٹلے

ما و قولائق چنین صحبت ہا نماندہ ایم اقا محمد اسماعیل گفت غلط فہمیدی مصما پیرے کہ دم

از عشق زندہ بس غنیمت ست + در مذکرہ ایں دو بزرگوار از خذہ رودہ بر شدند

میرزا احمد نقاش برادر اقا عبد اللہ کہ طبع چائیدہ خنک شیر خشتی داشت و برائے

حسن پرستی لوح محبت را در غل مے گذاشت و ایم بر ورق خیال نقش عاشقی مے کشید

و مسودہ صورت خوب را بر صفحہ زندگانی مایہ ناموری مے دید حولیہ چہرہ زیبا پر درہ

آرزو طرح مے کرد و در چشم و ابرو و رخسار و زلف محبوباں رنگ آشنائی مے زوخر آقا حسین

و جعفر خاں یافتہ روا نہا بروشتہ در پئے مدعا برآمد ہمینکہ داخل شد اقا برہم گفت

بنازم بقدرت کار ساز کہ آب آمد و تیمم برخاست ہر کہ در طلب باشد

بسم اللہ پیش لہر مایہ ایں گوئے و میدان چوگان بازی منکہ حب بند

میرزا ہستم ماشاء اللہ ہستم را بشا کردی قبول نثار و چشم و گوش زبان

اورا بیامید بہ بینید چہ طور حرف کار کار خانہ مے زندا اقا اسماعیل پیشہ سستی

کردہ گفت خان حالانکہ قدم چشم ہا نہادی بیا معاملہ کنیم تا دست خالی نہ برگشتہ باشی

گفت تجارت سرم نمیشود و انا که خرد سیفر و شدند گفت نشان می دهیم که ما چ و نه دشنام
 بده و مرا بخر تا شب و روز پشت سرت مانده خدمت کرده باشم اگر پشیمان شوی بما
 پس بده گفت رفیع رجوع خانه کویج شما از مردم بیگانه و اهل محله بمشکل سرانجام
 خواهد شد گفت او را بجا که سپرده فارغ گردیدم خان گفت اقا جواب ترکی
 ترکی بشرطیکه دل خور نشوی اعلام نیکم بدست نیاید اول خویش بده درویش
 چراغی که در خانه رواست به سجده حرام است چه معامله راس المال نقد
 با خلف رشید خود نمی کنی اگر بنبون هم بشوی نفیج بخودت برگرد گفت او مثل
 شما در داد و ستد خویش به کجا است خمر و خاں صد از دو کتاه کن برخیز بریدم جواب
 داد غصه مخور از پیش کتاه بوده است و الا بشما هم می رسید من دق کرده برخاسته
 راه و فقر پیش گرفتم رفیعی داشتم روز دیگر که این حکایت را مذکور نمودم پشت
 دست گزید کاش نهیم خبری میشدم دمی خوش می گذرانیدم حالا که وقت گذشت
 محل تلافی نماند باری بدم در وازه که رسیدم و دفراشش شاه می سوند ایستاده
 هر بیگانه را مانع بودند چونکه سابقه آشنائی داشتم مزاحم نشدند الا بایک ازندانی
 بحث و جدل شان در میان بودنی گذاشتند اندرون برد که امین الدوله
 نشسته امورات سلطنت تمشیت نمی دهد برای بیبائی سال تمام محصل تعیین
 می کند مازندانی که تخم مرغ نیمرو با کته چلا و خورده گوشت را ناپخته بجای تاس
 کباب میفهم کرده بجوش و خروش برآمده گفت جبه انهای که اذن میدهی میروند
 از جبه من بلند تر است در بان که صفت درندگی او بر سنگ هزاره و او بیاق غایب
 بوده دست بسینه اش زده پس کرد من از هیبت فرارش دهن وریده باریک
 شده کشاده قدم برداشته تو رفتم اساس ما خدائی دیدم که صد ها محروم دست به کار
 زده سرگرم مهمات و خدمات مفضوئه خود بودند میرزا اقوام الدین شاه هرودی

و نیز کتار احد از دکه قدر کاغذ قشائی و دو دسته رومی و سه طبق کشمیری بده ضرر دست
 و دوات قلم در آن خشک و آبکی شده مرکب از شیشه بزر بر لیه را بر هم بزن میرزا
 بدین سیاق دان اطلاق نویسد دست گاه خود چیده مردم دورش گرفته
 بودند رفع رجوع و کلاهی حکام و عمال و لایات با و تعلق داشت سید ابوالقاسم
 رشتی طبیق و اصلبائی را که دو طرف سروده آن تخته گرفته کشاده فردای
 حساب داخل را زید درومی کرد محمد با ششم بهبنائی عرض ارسال مالیات دیوانی
 را سیاه می نمود میرزا محمد نایبی میرمنشی که خدا بسلاشش دارد دلوله کاغذ بکر زده
 فرمان دهم شاه می را بر زید دست خود می داد تا مسوا دوش بردارد و کربلای احمد
 رضای رشتی برات قیمت اجناس مصارف دواب و کارخانه ابراهیم خان
 ناظر از شیر تخته و انبیرخانه می نوشت مستوفیها رقومات گرفت و گیر ممالک محروسه
 جمع و تفریق می کردند آقا مشتاق احمد کرمانی ورق طلای خالص در بشقاب سفال
 حل نموده بر عنوان فرامین طغر تعلیمه می فرمودار باب حوائج بمطالبه حوالات
 تعلق و مسرورات دست بسینه می کشد لکن بخوف ضرب و شتم امین نفس یکی بالا
 نمی آمد هر که قبض الوصول صند و قدار بابو اب جمع میرسانید از شلاق و شلاق
 دیوانی خلاص می شد بنده بادی پیش رفته امین الدوله و مستمرا که با هم بودند
 سلام کردم کشاده پیشانی خنده رو بجا اب پرداخته جان نشان دادند احوال
 پرسی نموده نقد بزرگانه بسزدول داشت بر سید خیرست آمدن اینجا برای چه
 مطلب می باشد عرض کردم خدا شما را سلامت و کامگار بدارد که همیشه در دمرای
 کشید و بداد استغاثه دلم می رسید دوا می اصلاح عالم می دهید غریب پوری
 بنو نوازی میکند تبت در باب چند دانگ زمین مزرعه فتح آباد عرض داشت
 کردم به خصوص و انگذ داشت آن حکم شد که به یلغ بلیغ صادر گردد و هنوز توفیق و قیج

سلطانی صاف هم نشد تا به ثبت مبر و نشان طغرا و نقل روزنامه سرشته چه رسد
گفت عزیز من **مصرع**

گر گدا کاهل بود تقصیر صاحبان چیست

شما خود چرا درین مدت دراز یاد آوری نکردید که جماعت مردم سهیل انکار نیست
را شوک میزدند از قضا و قدر فلک و در آن پر در قافلام حسین طهرانی که بر پشت بام
حام بین پامیز و دام او بار کلاف می کرد رخت برگردان کجا پول سر کیسه نداشت پیوسته
چوب خط او زیر دوکان بقال افتاده و حجت ده ریال او را بیع صراف بد و خاز و
یک سستی نمی گرفت همه کاره و مستند نظام الدوله شده اکنون بمشار الیه وزیر و با فقیر
خیلی رفیق جان جانی بوده خان او را صد از پیش بیا لیبیک گفت به ابر آمد
فرموده در عهده خود بشناس که فردا جمیع وجوه رقم فلانی مستعمل شود و الا جریمه سنگین
برگردد می افتد دعا و ثنا بجا آورده مرض گشتم عین نصف النهار بلکه زوال
شده بود و بسجده رفته طهارت نموده دست نماز گرفت پشت سر حاجی
میزنا تمیزه کرمان شاه بی نظم و عصر خوانده بیرون آمده وقتی که از تخت پهل
دور از گلدشتم به معرکه آقا قنبر بخشی قصه خوان جمیع فراوان دیدم خواستم
معلوم شود چه واقعت بر ابر شدم درویش حسین اصفهانی تعلیمی دست
گرفته روی صندلی نشسته باشا که خود حرف مفت میزد که مردم به خنده
و بازی گوش می افراهم آمده هنگامه را گرم نمایند او ستامراد قهوه فروش
تبتاکوی دو برگ شیرازی آب کشیده و سرقلیان پر کرده چار و دو میز ساند
درویش همین که مشتریها را دپشته جمع دید خواست دروغهای که بهم یافته
بود شروع کند ناگاه الاغ کدام رعیت بار پشت و پالان زمین زده شیشکی
انداخته نفره زنای او بمعرکه آمده گوشش را قلم و دم را علم صفت را شکافت

در میان دوید مردم تیت و پیت شدند چنانکه تنبل نگی و چرسی مثل بت یا سنگ
چاه نزل که بر جانمانده شور خورده بودند بر دی هم افتادند چاروا دار افسار
آورده بر سرش زده گرفته برده بگوشه بسته جوال گاه را پیش نهاده از
قائم می دودخت مردم باز جمع گشتند داستان حسین کرد آغاز کرد بجان شما
گناه بی لذت بود که چنگ بدل نمیزد برگشته از پای قاپق گذشته سرهای
ترکان و قزاق را و زن که پوست گنده گاه پر نموده میان تو برده کرده
آورده اند اخته در میان سبزی کله منار ساخته بودند چونکه سر راه بودم
بنظره سر سری دیده در کنار معرکه دم در دانه بازار آدم سرهم بندی افسانه
گوی انجا هم خوشم نیامد داخل بازار شدم اول دشت و دوکان کلبیات فروز
بود که در موسم بهار و مرغ و کره و دلمه پنیر و قیماق یعنی سرشیر و شیر فالوده
یرف و شیر انگور و شکله آمیخته و انجیر و آلو بخارا و قیسی در آب خیسیده
و زمستان کنفی و ماست و پنیر خشکی و کشک و قره قروت و ما قوتی و فرنی می فروشد
از آل رسیده بر دوکان نخود بریز رسیدم که مغز بادام و پسته و انجیر و ک
و فندق و چار معنه بوداده آب نمک زده و نخود برشته نمکین و ساده
و رطب های چوبی داشت بالا رفته دوکان بقال دیدم که پشت تخته ایستاده
بند ترانده و دخته و سنگ من تبریزی و چارک و پنجه بادستمال برابر
گذاشته هرگاه چیزی کشیده دست مشتری می داد و تخته و کفه ترانده
پاک می کرد و خیک غسل و روغن زرد و پنیر و شکبه قورمه گوشت سرخ کرده
آورده البلیات پاره نموده تناراست تازه چوب نهاده سبدهای پر از
میوه خشک با کشش و میوه انجیر و قیسی و آلو بخارا و جوز قند و زرشک و غناب
در سجده آلو یا نو و انار دانه و الوچه و خمای خامک و سماق و بادام و پسته

و فندق و گرد و دونه و خرپوزه و سیب و انار و انگور و گلابی و به ذخیره
 زمستانی و ماش و لوبیا با قلا و پرنج مراغه و عنبر بود و سوجیلان داشت و پهلوش
 و دوکان علاف بود که غله نخود و گندم و جو و ارزن و کاه و دهنرم و زغال و جاز و
 و دسته پیل و کوزه و سبوحه و تنک و دو دستکامی و دولشین و صراحی گلجی را می فروشد
 از آن بالا تر دوکان قصاب بنظر آمده که منج پیچ بسته لنگ بکر زده هفت
 هشت گوسفند و بیره های دنبه دارد و بزر اسلخ کرده مسلم بر تناره زده
 پوست و گوشت چرب را روی دنده را چسب چسب درق کرده ته به ته برگردانیده
 کنده چوب دساتور و بنده بر تخت چیده کار و بدست گرفته فسان
 آهن آویخته صندلی برابر نهاده گاهی ایستاده تکیه زده زمانی بر آن نشسته
 ترازا و اوزان داشت قدری پیشتر به دوکان سبزی فروش با گذاشتم
 بسند های سبزی پای گوشت اسفناخ و شمبلیله و شویت و خرفه و کلم و شلغم
 و چغندر و بادنجان و بامیان و زردک و کدو و پیاز و سیر و گند و آتره تیزک
 و لغنا و دسته ریکان و کشیز سبزی فروخت از آن فراتر شدم دوکان کبابی
 به نظرم آمد که نیمه گوشت و دنبه گوسفند و پیاز با یک کوفته
 به سیخ زده سرخ کرده لای نان شتر بها کشیده کرده ساق شکی و لیموی
 عمانی پاشیده می داد بالا تر شش دوکان آشپز دیدم که سامان ظروف چینی و
 کاشی و سی بسیار چیده بر یانی گوسفند مسلم بجمعه بر آورده چلا و کباب و قورمه
 پلا و خورشیدهای رنگین داشته نشین علاقه برای همانان فروش کرده افتاد
 لکن بدست شاگردان داده هر کس وارد می شود مثل خانه امرا بختی و
 افشرد و ترشی خورده ادبی سه عباسی و هزار دینار تا دو شااهی قیمت نان و
 قاتق شمرده می رود عقب آن دوکان نان با بود که دو طرف جنوب شرق

مکان اندرونی سکو ساخته تنار بزرگ و کوچک در گل گرفته میانش آرد
 خمیر کرده بهمان بسندی یک جانب تنور بزرگ فرو برده سه چهار نفر
 ایستاده چوبه خمیر آرد را بر آورده در تر از و کشیده حواله دیگری و آن
 یکی بدست پهن نموده پیش او ستادی انداخت تا بر سنگ زده آب
 کشک مالیده و چار تخم پاشیده سر پاخم شده در تنور می زد که بقامت
 بچه ده ساله نان پنج گش بخت قرمز بر آورده به دوکانداری داد و بروی
 منبر پخته بر پخته می گذاشت چون از دهم روشدم بازار قنادی دم راه افتاد
 گوشتی شکر بنگاله در پاتیل و آب ریخته بقوام آورده کوزه نبات دکت کنند
 می ریختند میان سینی های مسی سفید کرده علوای با قلاده و علوای پشمک
 و اردابه و نقل آب نبات و بادام و پسته و خشنش و نخودچی و روح
 افزا و لوز بادام و قرص فوفل و لوز گریگین و پسته و مغزیات و قرص آب لیمو
 و شکر پیس بید مشک زده آب و تاب نهاده و خریداران هر چه می
 خواستند وزن کرده در جعبه پر نموده می دادند پهلوی آن بازار عطارها
 بود که ادویه مشک و زعفران معالجه بیماری و شیشه پر از شربت استعمال
 طبابت و زلوی و آب آنداخته و شمع موم سفید و رنگ و خنای
 جنیت سائیده و چوب بقم و صدها گیاه و گل و عصاره اجزای روئیدنی
 می فروختند هم در آن میان دوسه دوکان عصاره که روغن بید انجیر
 و سرشفت و زیتون و شمع که شمع سفید و شمع بیج موم زرد و خراطی که میانه قلیان
 هائے چوب گلابی و سرشته روغن تراشیده می فروخت و دوکان تمباکو فروش
 که کیسه هائے دوبرگه شیرازی و تن اصفهانی و سرچوق در آن انبار داشته
 به نظر ره گذر دیده رفتم تا میان بازار متاع طایب و اقشعیتی رسیدم

به دوکان بزاز توپ قدک هائے رنگین صفایانی از ده تاپسجده و قصبه ایجه
 و سایه کوهی و قنویز رشت و تبریز و دستمال مشکی زنانه و چادر شب یزدی
 و چلواری و دوازده داری و پیراهن شاهیه و نینوی انگریزی و دوگله
 قلمکار انبرچه و بندردمی و افشان و زمردی و قرمز و پازهری و بنفش
 و زرد و پیرهنی سفید بوبه قرمز و بوبه بادامی و فیروزه و بنفش و زمردی و
 شلواری همه طرح محرمات و بوبه و چارقد و آبره لحاف و پرده گلوبند
 و طاقچه پوشش و سارق چیت و لنگ و قدیفه مردانه و زنانه و سرخشتک
 و مجلی بندری و سائر پارچه نازک هند تا کر باس گنده خود آنولایت
 ردی هم بخت بودند و دوکان سمسار که رسیده دیدم شمشیر و کار دونه و
 کمر خنجر و تفنگ و یراق اسب و کمان و تیر و قباد و پیراهن و زیر
 جامه و دخت هر قسم و پوتین و کلیجه و کردی و لباده سمور و خز و قاقم و شنجاب
 و جبّه و ازبکی و بارانی و طاقه برک و ماهوت و بگرس و مخمل و اگلوس و
 مخمل زری و زربفت و نمسند و بادوی قفت و کرمان و قالین بیرجندی
 و کرمان شاهیه و قاش خورجین و کنجورین و جراب ناز و مردانه ساق کوتاه
 و بلند نخ و گرگ و شیر و شکر و شال ترمه کشمیری و کرمانی و آبره و رضائی
 و خلیل خانی و در سلسله و حاشیه و گوشه سنگین و وسط و سبک باب امیر
 و فقیر موجود بود و برابرش بازار غورده و فروشان که قاشق و زنجیر و زنگ
 و حقیق و قفل و چاق و قلمدان و سوزن و انگشتانه و سرسره و ان
 و جوال و وز و قائمه می فروختند و بازار دقاق و زنگریزه پهلوی هم اتفاق
 افتاده از آن گذشته و دوکان سراج بود که زین و یراق اسب و
 چکمه و لب چین و مطهره و ختای قلیان و بخندان و مفرش و نطع قابل

می سازند بر ابرش کفش دوز که ساغری دبسته و سرپائی و گرجی می فروخت
 زیر بازوی دو کانش پینه دوز هم کاری کرد کفشهای کهنه را دصل
 زده و پینه می دوخت ازان گذشته بازار کلاه دوزها و پوستین دوز
 و نساز و دوز و خیاط و علاقه بند و اتو کش بود که هر یکی انواع اجناس
 خوب و بد چیده دست بکار زده شاگردان خود را می آموختند
 بالاتر ازان آهنگر و مسگر و شمشیرگر و زرگر و مینا ساز و خاتم بند ها و کان
 داشتند و بازار جوهریای که مردارید و مرجان و الماس و زمره و زبرجد
 ساده و زیور ساخته خرید و فروخت می کردند و مقابل آن ها دوکان
 صرافان که اشرفی و بجای علی و ریال و پول سیاه داد و ستد می نمودند بر ترش
 در دوکان ها رفوگر و شال باف و چند صحاف می نشستند آخر همه بکنج بازار
 دوکان جراحی بود یک استاد دوسه شاگرد هم سر مردم می تراشیدند
 و هم حمامت می کردند و هم کارشکسته بند راه می بردند و هم گبوشه زمین گو
 کنده هر کس می خواست خون بگیرد اورا بکنارش نشانیده تسه
 بسته رگ میزدند و از همه اهل حرفه بیشتر مداخل داشتند بگردش بهیو
 سیر جماعت پیشه و ران بعمل آمده زبانی معتمدی دریافت شد که باقی اصناف
 ذیل در خانه و مکانات صنایع خود دست اندر کار میباشند مثل کسبه تقا
 و طاح و صیاد و زمال و دلال و چیت ساز و محصره کش و دباغ و او باش
 و سنگ تراش و شالی کوب و آسیابان و حامی و خوانچه فردش ها که نان
 کاچ و انجیر و فستی و آلو بخارا خیسایند و سر دست می گردانند و گا زو
 کناس و باغبان و حمال و فعله و مزدور و شناسا و معمار و بنجار و شانه ساز
 و خشت مال و کوره پز و تون تاب و جولا به و شکی باف و نمک مال و نمد اف و

ندافت و بوریافان و قالی بان و حلاج و حکاک و دلاک و کوزه گردان و دوز
 و نعلبند و مژدب و نقاش و مصور و کاتب و خوش نویس و طبیب و کمال
 و شانه بین که به تحصیل اجرت اوقات می گذرانند این قدر دیده و شناخته
 رسیدم به کاروان سرای گلشن عجب جای باصفائی بود که روکار عمارت
 راهمه آجر کاشی زده حجره های نشیمن سوداگران نهایت آراسته میان هر
 مکان و پستو پرده آویخته در پشت آن از پنجاه اتاقیم دور و نزدیک
 بالای هم ریخته جماعت دلال مثل موش چار و دو برگردش و دالان دار
 بکمال تشخص سر در وازه مشغول محافظت مال و چار وای دارد و طویل بود
 ترازوی پشان در مقابل آویزان کرده رنگد بار را بر ششم و نسل و شکر کشید
 معامله می نمودند ساعتی پیش حاجی رجب علی بوشهری مکش کردم همان دم
 قافله یزد رسید یا بوی پیش آهنگ را از نگهبای کان و زنگوله بگردن و
 پهلوی آویخته و تا چوب بسریک دیگر بالای بارش خمیده بسته قافله های
 بلند بالای فحاح تنومند در میان و یسارشان نفس زنان وارد شدند
 بیشتر مردم سر نشین پیل در چار قلاب مطهره آب و چینه قلیان و دونه روغن
 و آفتابسی زده از اسباب خرازی بنا بر فردش بار داشته فرو آمدند
 حاجی بتواضع بسیار قدم پیش نهاده بدین خود منظمه برد که منم از مال
 مذکور چیزی نسیم می خواهم بگیرم بی تمهید مقدمه گفت تجار نوشته اند باید
 نقد فروخت خواه با جنس مرغوب معاوضه کرده باشم عرض کردم خدا
 حافظ شما باشد به بخشید بنده محض برای سیر و رینجا پانها ده ام تشویش
 نه کنید غلطه جمع باشید خرید و فروش در کار نیست نزد یک
 عصر بود مرا شوق کشید بخانه میرزا مهدی ملک الکتاب رفتم تنها بود

سلام کردم جواب داده گفت چه عجب گفتم عجبی نیست گفت خوش آمدید
گفتم خوش باشید گفت بسیار مشرف فرمودید گفتم مشرف شدم گفت قدم
بسرچشم گفتم چشم شمار روشن گفت و ماغ شما چاق است گفتم شکر خدا گفت
احوال شما خوب است گفتم الحمد لله گفت کیف شما کوک است گفتم بنایت
لطف شما گفت انشاء الله هیچ ناخوشی نباشد گفتم از برکات و دعای شما صحت
دارم گفت چند وقت است شمار اندیدم به که ام شغل آلودگی داشتید گفتم
سوی کاهلی و بیکاری هیچ نبود گفت آئنده اظهار این قدر غیبت مناسب نمی نماید
از شما بعید می باشد یاد در خانه باشید تا کسی بیاید یک سر قلیان تباه کو از کی است
بر آید یا خود قدم رنج به فرماید تا زیارت کنیم گفتم شنبه ام امروز مخدوم
زاده بخیر و سلامت از سفر غیریت اثر معاودت نموده گفت بلی گفتم چشم شما
روشن مبارک باشد گفت چشم شما هم روشن خدا حافظ شما باشد پرسیدم
کجا و کچه کار تشریف برده بود جواب داد غویشان مادی اود در معصومم اند
متصل بار زوی ویدارش کتابت می فرستادند که چشم مادر انتظار نور دیده
سفید شد ناچار فرستادم یک سال پیش حضرات ماند منهنم فکر نمودم مصرع
”چه خوش بود که بر آید یک کرشمه دو کا“

و دختر خاله اش حبیبه حاجی محمد جعفر را خواستگاری کردم نامزد شده است
می خواستند بهمانجا خطبه بخوانند بی صدا و ندا عروسی بشود و چند کاغذ نوشتند
سج شدند رضا ندادم که دشمن و دوست پشت سر پیش رو چه خواهند
گفت نسبت بخل و اساک میدهند که فلانی چار و نیار خرچ نکند کردیک دو
نفر را وعده نگرفت گفتم بسر علی این اساس هر جا برپا شود مرا ضرر و احضار
به فرماید و هر خدمت که لایق دانید مشکفل گردانید گفتم مخدوم را

خدمت یعنی چه البته بی شما صفائی ندارد لکن بنده نواز عجب حال مردم
روزگار است هر کس بزور بازو و قلمه نان پید کرده می خورد یا می بخشد یا پیش
بدانش میرسد ارباب حسد و تنگ چشم خدا نارس پی اغلال کار او دست
و پای زنند هم ریش ماید رخانه صد اعظم پای رفت و آمد و کرده مرجع
کار تجارت خان بود هم پیشه پائے نادرست او موشک دوانی نموده اسنان
خیانت دادند امر او سلاطین را که می دانید بحرف اهل مکر و فریب خوب گوش
می دهند و تحقیقات را در بارگاه سطوت ایشان راه نیست صدر اعظم
بدمنظنه شده عزل نموده از نظر انداخت حریفان باریافته زیر آبش کشیدند
هر چه داشت گرفتند بگی نداد کردند حجت و برات هزار با تومان را حاشا زدند
اوضاع کار و بارش برهم خورد و بیچاره از اول بدتر شد اعتبار داد و ستد
سو داگری نمانده حالا آه در بساط ندارد و سرمایه اندوخته سابق هم بر باد
رفت مدتی بس نشسته بگوشه عزلت و توکل افتاده رویه کسی نشان نمیداد
چند بار بحضور این الدوله خواہش نمودم که دستش بدم گاوی بند گردانند
اقرار داشت فرموده است که ام منصب شاهی فراخور حالش تعیین خواهم کرد
لاکن هنوز از قوه بفعل نیامده گفتم یک عزیمت بمحرب پیش من است هر گاه
چهل روز به صدق دل و نیت خالص و اعتقاد کامل بران موافقت کند
حاجت صعب و دشوار برآورده میشود گفت البته مرحمت بفرمایید گفتم
انشاء الله فردا رسال خدمت می نمایم گفت درین روز با شوق زل پید
کرده ام امروز تحت پیش رویم گذاشته قرعه انداختم زایک کشیدم
فال نیک برآمد که عزیزی جهان خواهد شد آن شکل بظهور آید گفتم مهربانی شما
زیادست معاف بدارید حالانی توانم از خانه بیرون بمانم چرا که سه روز گذشته

زحمت خوردن چیز دعوت می کشم گفت امشب بهم بالایش چه می شود یک شب
 دیگر بگذرانید گفتیم بدولت شما هر روز خوش می گذرود و به راحت بسر می رود
 فاما مروزی ادبی را این شید گفت هرگاه خاطر مرا زمین می زنی پیش آقا
 سید گلخواهم شمر دگفتم بمرک خودم عذرهای قوی دارم لکن مثل مشهور است یار
 زنده صحبت بانی اگر حیات باشد بسیار اذیت خواهم داد گفت پس قدری میوه بطلبم
 میل بفرمایید اگر ازینهم اغماض کنی آمد و رفت سرقرستان و ملاقات اموات خواهد
 بود و گفتم تلف بر طرف یک خوشه انگور کفایت می کند گفت یعنی چه این قدر مر اسبک
 برداشته ای پس نوکرهای خود را گفت رفتند طبق های هر قسم میوه و چینه دانه
 خربوزه مثل جان آدم دهند دانه و نیمه درشت آوردند جای دوستان
 خالی بسیار اتهام نمود هر چیز را به قسم های مخلطه پی و پی خورایند از اتفاقات
 ملا نظر علی خوش خوان نایب السلطنه از تبریز رخصت گرفت به دار الخلافه
 طهران آمده همان آقا مهدی بود او را پیش من معرفی نمود که دست بوسی
 و چاق و سلامتی با هم دیگر شد و از جذب قلوب و کشش عالم ارواح از جنین
 گرم جوشی و خصوصیت مفراط میان آمده حاضرین را تعجب رویداد گفتم
 مجلس بی ریا صحبت خالی از اغیار می باشد گستاخی ست هرگاه یک دو دهن
 بخوانی روح ما را تازگی و نشاط بهم می رسد ملاذلهای متداول خوانند با پیش
 کشید سینه ام گرفته صورت من درست بر نمی آید و لیشب سر که شیر خوردم
 ریزش نزل بجزم زور آورده چاییده شدم سرفه می کنم گفتم سبحان الله پس
 میان شما و دیگران چه تفاوت ماند هرگاه آواز ساز و نفس رسا و مجلس مستمع
 باشد شاگردان شما هم خوب می خوانند و بزم آرائی را سکه می کنند و استاد می
 آن مست که باوقات ناسازگای همد ساز و نواز هنری بکار برند تا مدعیان

ای و الله گویند گفت نه دایره نه تنبک نه کمانچه نه سرنایچی نه و مساز صدای گرفته
 خالی بیزه قوت سامعه را چه لذت بلکه مرارت غواهد بخشید عرض کردم بقول
 شاعر بیت
 به زیور بایا را ایند وقتی خوب رویاں را
 تو سیمین تن چنان خوبی که زیور بایا را

بالتماس و خوش آمدید که آقا مهدی هم آتش داد و بسیار لعاب مالید
 به زمیں راست شروع و در آمد که ده یزید صغیر و عشاق و مالف و پنجگاه و
 عراق و نوروز عرب و رها وندی دیات ترک و قجر و شهناز و شور و شهناز و
 و فیلی و باز بهمان آهنگ اول آمده پرده پرده بالا رفته تا شش دانگ
 اوج و حقیص او ستادی را نشان داد و برگوش و تحریرهای مناسب زد و
 نیشهای خوش آینده و محافظت آواز در پستی و بلندی از خارج دپرت
 شدن در خواندن دو سه تصنیف کا رعل و اشعار عاشقانه بطور و سنگاه
 حاضرین را خیلی مستفیذ کرد گفتم مرجب ایا رک الله دم شما گرم نفس شمار سا
 روح مرشد و اوستا و شما شاد خدا استعالی او را پیامزد و گفت بلی اگر
 شما تمسخر نکیند و آله مضحکه نسازید چه می شود گفتم اشهد بالله بی همه چیز دین
 غزل خوان و روضه خوان های دیگر زیاد است که بمناسبات خوانی باین پله
 بالا رفته در علم موسیقی مثل شما توقف داشته باشند جناب چکیده این
 کار اید و دیگران چسپیده اند مصرع

”به بین تفاوت ره از کجاست تا به کجا“

به جان عزیزت نیازم باین جنم که سر آمد بهم ساز باست ملا ذمن به نظر
 صلاح کاری گویم اگر شما زحمت طی مسافت را گوارا نایید و متحمل صرف
 اوقات و اذیت سفر بوده باشید بمقادیر السفر و سبیل انظر بجزم رفتن

هندوستان بطور سیاحت بلاد و سیر خلایق مختلف شکل خالق و عجایب
 روی زمین و دریا و شجر و حجر و صنایع سایر اقالیم و معانیث امتثال
 و اقران و روسای هندوستان و بر خور داهل آنجا و رسم و طریق
 مسافرت و مجاورت از راه دار السلطنه اصفهان و دارالعلم شیراز
 و ر بندر ابوشهر و اردشویید تجار مقدم شمار افوز عظیم دولت خدا داد
 شده و بوشه مجهز و دهانی یا مرکب و بغله و غراب بادی از کپتان
 و ناخدا به کرایه متعارف میان خود ها گرفته تدارک خسر ضروریات
 خورش و اذوقه صرف دریا از برنج و روغن و ماست و پنیر و پیاز
 و ادویه و ماهی خشک و مرغ و گو سفند و نان یخه و دو آتش و تمبر هندی
 و لیموی عثمانی و سکنجبین در میان زنبیل و کیسه و مرتب پر کرده و خور و ریز را در مائو
 خوابگاه یا تبیل کشیده شمار بتکمیل تمام نشانیده بلندگاه برده با عز از دست
 به دست سوار نموده شبیری پر تکلف زیبا بنا بر جابگاه در و بوسه آویزان
 می نمایند که در آن تکان موجه آب از زمین و یسار مصدع نیست سوای
 حرکات بالاد پائین و دریا که آن را مر باد و مشکه گویند از آن مفر نیست
 و بظاهر اسباب نول را بگردن خود گرفته با مان خدا و رسول می
 سپارند عله کشی از معلّم و جاشود سارجن و تعظیم و رسانیدن آب شیرین
 خور و نی رعایت و مروت بکار برده و جناب آرام و آسایش در عرصه
 ده شبانه روز از حوالی مسقط گذرشته و در غور میبوی میر رسید ارکاتی می آید
 و اختیارات کپتان و ناخدا و معلّم و حرکات روانی و گردش چهره
 صلب کرده چپ و راست بیچ و تاب داده مانند بله یک قافله را در کوچه
 باغ شهر برده بمقصد رسانند در اندک زمانی بلندگاه می رسیده توپ سلام

را شک می کنند اعظم میی با استقبال می آیند و سامان را در فرزه برده
 با عله گرک سرگوشی کرده سوار بگی دو اسپه عده نموده از قلعه به شهر برده در کوتاهی
 فراخ و رحال جامیدهند عجایبات آن قلعه اگر به شمارم از حساب بیرون است
 یک بونه دیوار و برج و باره در آب شالده ریخته بالا آورده چند
 گودی بزرگ ساخته به کنارش استری بخن کارخانه ایست که بقوت
 دو دوش بخارا است زور می زند آب فقر آن را بیرون می آورد گودی
 عبارت می باشد از چهار تیکه مثل حوض درست کرده یک سرش بدریا
 ملحق است هر چهار از منوار کجیم شود خواه عیب پیدا کند در آن برده صلاح
 چوب و تخت و تبدیل تنگ و صحایف مسیه و پهلومی نمایند و گنده آب
 خن را می کشند و هر کس پول دارد همت می کند از صد هزار و کم و بیش
 چهار نومی سازد دروازه را می کشایند آب دریا بر می شود کشتی را
 بالامی آورده شرای و گل کشیده سکان را گردانیده به لنگرگاه برده مال
 تجارت بار کرده شاحن می نمایند در گوشه آن نارنج قلعه است آن جا
 ضربخانه فرنگی و انواع سامان آتش خانه ست صفت ضرب و چرخ و آلات
 آن بقدری زیانی هرگز حالی نمی شود تا کسی چشم خود نبیند و همه وقت مردم
 به ملاقات و دیدن شما سعادت دست بوسی میر بایند و ادراک شرف
 خدمت می نمایند و بوضع خوش روانه لکنومی فرمایند که سواد اعظم و چشم
 و چراغ کشور دهند و پای تخت پادشاهان آوده خاندان سعادت خان
 نیشابوری و دار الحکومت شیعه آنا عشری مذہب می باشد بالانشانی و خریداری
 از باب پسر و فضل و کمال آنجا میر سید که بجه مرتبه است از پادشاه و وزیر
 فقیر همه تن گوش صدای مبارک و نغزات روح افزای جان بخش شما

خواهند بود و بخصوص، دهنه خوالی که در شیوه حاجی آقا ابوطالب مرحوم و شاه
 حسین مغفور و ملاحظه شود شتری خیلی دل داده اند ماشاء الله در اوراقِ خاطره
 شما و جزکش سینه ملازمان و الازد و بنده همه آن با درنگ اوستادی هر یک
 بزرگوار جمع است باندک وقتی که چند مجلس بخوانید بادلِ خوش دوست
 پرمرحمت می فرماید بلکه اگر غزم خانه داری و تا بل داشته باشید در خانواده
 نام آوران و صاحبان شرف حسب و نسب وصلت می شود آن قدر
 چهار نقد و جنس با دخر می دهند و کینز و غلام و باغ و مکان می سپارند و
 تملیک می نمایند که با وجود سلیقه وافر و پول مفت در عمری فراهی مثل آن میسر
 نشود و بسی تکیه های عمارت عالیه و اسباب و نقل ضریح از شیشه و نقره و طلا
 و غلبه های مرصع جوهر نگار و در سینه فراهم اند که در بیان نمی گنجد به خصوص تفریه
 خانه نواب اصف الدوله بهادر خدا بیا مرز که وسعت مکانی و بزرگی صحیح استواری
 بنای آن نه چنان است که در جهان مثل و نظیر و مانند داشته باشد سه
 دست جلو خانه پهن دشت با نهایت صفا و خوبی ساخته اند باغچه اش
 مشابه روضه جنت می نماید در غربی او معروف برومی در وازه آن قدر مرتفع
 شده که طاق کبر و اگر ابر برش بپست خواهد بود صنعت معماریش یکی آن است
 که در تمام این دستکده فلک فرسایک و جب چوب ستون و تیر و تخت نیست
 سوای دیرک های سائبان که آنهم زر اندوده اند یک درجه شاه نشین
 بزرگ و دالان بطول شصت و چهار درعه و عرض بیست و دو درعه خیلی مرتفع
 دارد که در آن دو ضریح هفت درعه بلند شیشه سبز و سرخ و چهار رده
 از نقره قنات و یک منبر سی پله و یک هزار علم و پانصد قندیل زیر خالص و
 صد چهل چراغ سقفی شیشه سفید و سبز و سرخ و زر و دو نفش و لاجوردی

از شش لاله تا هشتاد و دو و دو طبقه و سه طبقه و همچنین فرشی و پنج هزار
 فانوس بلوری ساده و الماس تراش دایره هائے حللی کلان در قاب
 مطلا و منتهب و دیگر لوازم جریده و چهل کیسو و نخل ماتم و سر و چراغان
 بجد و مهر و اردسی و شش ایرانی و منقول را در جرگه ذکر و پاسبهری و
 واقع خوان نظم و لا مقبل و بند مرثیه خوان کلام محشم کاشی و حدیث
 خوان و فاتحه خوان بلکه آیین گوهر بموجب سالی بست و چهار هزار
 روپیه که برائے شان دیبسات مسافری و اگذاشت می باشد نوکر
 سرکار اند و سینه زن و سنگ زن و نوحه خوان بسیار ملازم هستند
 مصارف و به محرم از شربت آب قند پر سیوه و ورق با دام و پسته
 پاشیده و کشمش ریخته و قهوه بوداده و هل سفید و کشمش پخته
 بریان و قسیمی از فلفل و طعام پلا و غورش و نان شیرمال رنگارنگ
 شاهانه و روشنی چراغان و شمع پیوه و موم سفید بی حساب و خیرات
 و مبرات خرجی راه حاجی و زوار و انبای سبیل و مسافرین و غریب الوطن
 عرب و عجم نه آن قدر است که بتوان شرح نمود مردم عجب نماز
 پنجگانه و گریه و ناله تذکره مصائب آل عبا علیهم السلام دست جمع بدعای
 مستجاب می خواهند الهی خرجی حلال و پاکش رنده و رفیق موافق و
 توفیق سفر حج بیت الله و زیارت مشاهد مقدسه مدینه منوره و آیمه
 بقیع و عراق و شاه خراسان میسر گردان و دران بلده خالی رخسار خاک
 بند وستان بیشترش سهل الوصول ممکن و موجود می باشد گفت
 انشاء الله تعالی لفظی ستاگو یا نفس شما گرم بسیار گفت و نشر مرتب و
 عبارت و لفریب رنگین برائے در بدر کردن بنده صراحت و کنایه انقا

فرمودید لکن بچشید که بند و هنوز واجب الهی نشده ام بدولت شما و تائید
 لطف خدا همه اسباب راحت و تنعم درین ولایت برآیم آماده ست پس
 چرا در صحرای بیابان قدم گذاشته پی نخود سیاه بروم ز رهسپار بابل
 خودش وفاد بقاندار و تاجه رسد بافتادگان دور دست پی این آرزو
 بسی از خانه و زندگی گذاشته خویش و قوم و عیال را چشم براه گذاشته
 رفتند و سر بزر نقاب خاک تیره هندی در آورده اند به خدا که دولت
 ناپایدار هندی وستان بیک شهر به آب ریخ نمی آرد یک دانه توت
 شمرا نی از صدر و پیه نزد من عزیز تر است گر مای سخت و طوفان گردد و
 خاک و باد و سموم و آب گرم چاه و گوشت بی مزه و نان فطیر و زن و مرد
 سیاه سوخته عریان بی ادبی است کون برهنه بی ادب جابل پر تقاق
 زبان نافهم آنجا را خبر دارم قبحه و قمر مساق هر چه بخوای فراوان و از زبان
 صورتیکه چنگ بدل بزندان یاب سر تاج حله ثمرهای هند انبه است که ترش
 ریشه دارد اگر شیرین است ناگوار و کم دوام پوست آن پر عفو است و زبر و تخم
 او درشت مانند خایه پریشم شیر مالیده که رغبت طبع بخوبش نیست
 چه جامی آنکه گاهی بهترش نصیب همه کس نمی شود اگر پول و شوق وافر
 بهم باشد بدون حکومت و تسلط بدست نمی آید برخلاف فواکه ایران که
 به علت افزونی و ارزانی نسبت بشاه و گدایکان و همه را میسر است
 و خوش اونا و اعلی سادات و اردباین حالات رفتن بنده هرگز
 صورت ندارد و گذشتم از سیر و تماشا در و غریبی چه کم است درین گفتگور و
 باخر رسید مرخص شده آمده سر شام به مکان قدم گذاشته رخت و
 لباس بیرونی کندم نماز مغرب و عشا ادا نموده سر کرسی خسانه کوچ

و بچہ ہارا دور نشاں دم شام خوردم نہایت خستہ و کوفتہ و ماندہ ساعتی
 بر پشتی تکیہ زدہ بے جال خوابیدم علی الصبح کہ بر خاستم پس از نماز
 فریضہ و خوردن نہار قلیان و پوشیدن رخت قدم بیرون نہادہ در خانہ
 خود ایستادہ بودم کہ چند نفر آشنای قدیم یار جانی ہمبازی طفولیت و ہم
 درس مکتب کہ الٰہی ہرگونہ قضا و بلا از پیرامون آنہا دور باشد و بامان
 خدا و مساعدت روزگار سرور مانند مثل سید رضا و میرزا اسحٰب
 و ملا محمد صادق و آقا علی قلی ہم شاگرد پاتا پتہ پیچیدہ شلوار و چکہ پوشیدہ
 مچ پیچ بستہ مطہرہ آب و قبل منقل آتش و چنتہ قلیان آویختہ لباس
 سفر در ہر سوار یا بود قاتر و اسب اکہ غور چین ہائے ضروریات بفراک
 کشیدہ و قاش غور چین پر از نان و لاش و پنخہ و دانتہ و قاق
 کلیچہ و گوشت پختہ بقر بوس آویختہ بہ نظر آمدند پاکش ہاریر غہ
 میسرا ندند مرادیدہ جلو گرفتند گفتم سلام علیکم اغور باشد میرزا گفت
 اغور شما بخیر پرسیدم حضرات ارادہ کجاست چہ طور آب بسورخ
 مور چہ ہارفتہ دست جمع بر آمدہ اید گفتند توفیق یافتہ غرم رفتن
 برائے زیارت روضہ شاہزادہ عبدالعظیم داریم گفتم قلیان بکشید جو آ
 واد قلیان نداشتا کردہ ست گفتم بفضل خدا وین قدم شما ہمہ چیز مہیا
 می باشد شکم خالی گریستہ راہ رفتن مناسب نمی نماید پیادہ شویہ بخطہ
 توقف کنید خوردنی از بازار طلبیدہ چارلقمہ می زنیم بجان عزیزت
 منہم ہمہ پائے شامی آیم ہر جامی رو بد رفاقت می کنم عذر نمودند تا خیر
 می شود آفتاب بلند ہو اگر می گردوز حمت می دہد گفتم ہنوز نہ و نہ
 اطوار بچگی را دست بردار نشدی ناورست بیایین و اگر نہ پای پای ہمہ

بزیر می کشم و تشخص بر از زندگی و فیس شمار از زمین میزنم ناچار به یک دگر نگاه
 کرده گفتند برادر نه بجانست نه بدل دست زور دست یا حسین بگی
 فرود آمدند تعارف چاق سلامتی ابواب جمع کرده سه سه اب راهی زوم
 زد و باشن بجایکی برونان و قاتق باز از بقدر کفاف بیار او هم در چالاک
 از باد و صحر سبقت نموده رفته در چشم بهزدن طاس پر از حلیم دروغ
 داغ کرده و بادیه کله پاچه دقتند و در چینی کوفته همراه نان های سنگک
 آورده با هر قسم جیل دیگر که دسترس بود پیش گذاشت باهم بخورمش
 تمام بیاد مولای دیم و انجور دیم و قلیان کشیدیم اسپ را زین بسته تدارک
 سفر دوسه روز دیده سوار شده رو براه نهادیم در آشنای گذر دست
 بسینه ملا محمد صادق زوم که هر زندگی خورد سالی یا دت می آید روز
 برف باری در توبه بازی چه مصیبت بستر آمد سنگ زدی بر استخوان
 شقیقه ام من گردنت بزیر برف طپاندم بگریه افتادی ساعتی دیگر
 آشتی نموده روی هم بوسیدیم خنده نموده گفت یا درایام طفلی بخیر چه روز خوش
 و سر از غم فارغ و خاطر جمع داشتیم بدولت پدر و روان مادر سوای
 خوب پوشیدن و لذت خوردن و بی فکر تشویش خوابیدن و مفت زمین
 را پازدن و اوقات عزیز را در بازی بسر کردن هیچ کاری نبود
 مگر دو ساعت زور کی بخدمت آقا ابراهیم خراسانی درس و بحث
 صرف و بخور خواندن و حفظ و روان نمودن که همان سعی مایه جو هر انسانی
 و موجب کمال و تفاخر مگر دید چون دوسه گام پیشتر رفتیم بشانه میرزا ساج
 تنگی زوم نشکینی گرفته گفتم ای قدم فراخ بدین مبارکت هست که تنگام
 آمد عید نوروز در شیر خط بازی میدهد ان در مدرسه من سه دست

از تو بر دم هرگاه پی هم باختی جز آمدی قمار بر آورنده را صد تا دشنام دادی
و کتره شمردی برویم جنتی و بی سبب و خبر در آن یختی لنگ خود را میان پایم
انداخته پیچ دادی زمین زدی و از مشت من پول بر آورده گریختی
عقب تو دویدم بر دیوار پشت حمام ملا رضا پریدی تا سه روز با هم قهر
بودیم سید رضا سیانجی شده قسم داد مرگ من جنازه مرا برداری
اگر گم داشته باشی دست من و تو پیش کشیده بگردن هم در آورده رفی
لال گردانید نامردی خجالت زده شده سر بر زیر افکنده گفت
وصف سن و سال جهالت چه می کنی کدام پیل بکتف شما خورده بود
که تلافی نکردی گفتم تنه گنده و دست و پای کلفت مثل خرس نداشتی
جثه من باریک بود و فرمود باز بکنایه ضرب زدی مرا خرس می شماری
گفتم نه صاحب شمارا پری و سیرغ و ملک باید اعتقاد کنم همیشه مایل
الفت و خوشنودی طبع شریف بوده عادت بالانشینی مسیحائی از خاطر
رفت گستاخی را معاف بدارید همواره باش گدازن آقا علی
قلی گفت بچه ام را مگر رکن آزارش مده بهزار ناز بر واری و بوس و
کنار و سوگند های صدمنی دلش را بر فاقه راضی کرده آورده ام
او مثل سابق از ان و دست گردان همه کس نمانده که علی الحساب
و عده می داد و نا طلبیده ده جامی رفت حالا ما شاء الله سنگ و قارو
تکمیل بخوبی بسته تلافی مافات می کنند تومی خواهی از آمدن پشیمان شود
من تا فردا شب با و کار دارم میرزا گفت جانم کار خود را پیشتر از لوطی با
می گرفتی اکنون چه طور شد حواله بنده می فرمائی بالقوه مراجع بر داری
که چه قدر است گفتیم کج خلق مشو لجا هم سخن را نگه دار بر زیارت می رویم

صلوات بفرستندی و تلخی را کنار بگذر ای همچو پنهان که شیرین و گوار او
 ملایم و بار بردار بودی ترک عادت کن نصیحت بزرگان شنیدن مایه
 و ولتمندی و بر خور داری و طول عرسست باری یک فرسخ مسافت که
 میان طهر آن و گنبد شاهزاده عبد العظیم می باشد باندک وقت
 پیموده متصل باب السلام که در آن زنجیر آویخته اند رسیده پیاده
 گردیده داخل رفته طهارت نموده وضو گرفته اندرون روضه
 زیارت و نماز کرده بر آمده جلومرکب بارادست می کشیدیم تا در میان
 کاروانسرا پا گذاشته بدانست خود بحجره پاکیزه منزل گزیدیم چاشت
 و شام از نان و خورشش بازار بسر برده شب برابریم رخت خواب انداخته
 هر چند خواستیم چشم بهم گزاردیم و بے خبر شویم اما کثرت پشه و یک
 نگذاشت و مصداق مصراع

”پشته سرنماچی و لک رقاص و من چنگ زن“

به ظهور آمد از بسکه در سخن خراش بین و خاک روبه و خاشاک و شگل
 شتر و گوسفند بروی هم ریخته و هزاران سوراخ موش و طیله و
 جای کنه و خسر من تا رنگبوت بدامن دیوارهای نادرست آن بوده گویا
 هزاران اوبار نجاکش آمیخته و هرگز بران زمین جاروب نه شده
 و صفاد و هواری از ادل هم نداشت تا چه رسد بایام کهنی صبح دیدیم
 از عفونت هوا و کسافت ارض و تاثیر شپش بسیار در بدن و پارچه ما افتاد
 کنیدیم و چیدیم و گرفتیم و شستیم اما رشک فراوان که خشم آن با
 باشد بدرزهای پیراهن و زیر جامه به نظر آمدند تراشیده و دور افکندیم
 و بزودی رخت پوشیده از راه شهر خراب روی رو بخت نهیدیم

عجایبی که آن جاست بلند می و پستی دیوار و بام خانه های ویران مثل پشته
 خاک و تیل ریگ می باشد بگوشت دارالاماره برجی است که سقف ندارد گویند
 نهایت ارتفاع داشت بزبان دولت خلفای بنی عباس از گمان
 غلط خراب کردند که دین و گنج زر بر می آید بهمان نزدیکی مسجد مانشا الله
 است مشهور می نمایند که حضرت ابراهیم در آن نماز گذارده مسجدش
 بجانب بیت المقدس یا سمت دیگر بود بعد تسلط دین اسلام
 طرف کعبه محراب بر آوردند و قدری بالاتر از آن بدین کوه خود
 چشمه ایست آن را چشمه علی گویند که مثل توله آفتاب آب از
 نزدیکی پایش سر از بر می شود و صاف و زلال مانند اشک چشم انسان
 قطع زمین ده دوازده درعه گرد عمیق پر آب شده و باقین حوالی بلاد
 یک طرف آن را جوی کنده برده بزراعت خود میسازند دیوار
 قلعه شهرش نهایت عریض و از چینه گل بالای کوه و زمین کشیده
 جابجا آثارش قدری ثابت و اکثر شکسته است گویند این بلده
 بزمان قدیم پای تخت عراق عجم بسیار آباد بوده و از عسارت عالیه
 آراستگی داشت لشکر جنگی نه خان که بغرم ملک ستانی و بر بادی
 سلطان ملک شاه ورنج آمده علماء و قضاة و مشایخ و کدخد و کلانتر
 با پیشکش نقد و جنس باستقبال رفته اطلب اطاعت و ایلی نمودند و از
 جان و مال امان یافتند چونکه در نصف شهر خفی مذهب و در نیم دیگر
 شافعی ملت سکونت و با هم دیگر بغض و کینه می درزیدند از باب طریق
 شافعی نزد حاکم رفته هر گونه مذمت و نسبت خیانت بهم شهری ها کردند
 چنانچه از قبل و تا راج عام جاری گشت تیغ زنان ترک مرد و زن

تاجیک و گربه و سگ را کشته اموال شنب و غارت و بچه بار ابا سیری
 بردند روز بعد سر دارشکر بدل خود گفت بد جماعت هستند باقی
 مانده روی که برادران دینی و هم جواری و هم زبان را بطمع نفسانی در هلاکت
 انداختند ازین طایفه تمام بهاسیم خصلت گرگ صفت چشم نیکی نباید
 داشت و سزای کردار بکنارشان باید گذاشت فرمان داد که جملة شافعی
 مذهب را هم از دم شمشیر بگردانند و خانه ها را سوخته و کنده اثری
 از بنای آبادی نگذارند از انستند از انست که خزائن و دقائن هر چیز زیر خاک
 مانده مزدوران آمده و کنده آجر برمی آرند و بار آلاق نموده و طهران
 برده می فروشند کاهیهی ظر و فاس و فتنه و زر مسکوک هم بدست
 می افتد چونکه طهران دار الخلافت و دل کشور ایران و قریب شش
 منزل مازندران و بد اسن کوه و ماوند و پهلوی شمیران و بسرحدات اربعه
 مساوی بوده آقا محمد خان قاجار که اول سلسله سلطنت قاجار
 و خاندان خسروانی با و تعلق دارد هر چند بزرگی و سر واری درین خانواده
 پشت پشت قدیمی است این خطه را بعد تعمیر دیوار حصار و خندق و
 خاکریز و برج و باره و عمارات اندرون ارگ و آودرون قنات و
 کاریزهای آب راون و کو چاییدن خوانین از دار السلطنت اصفهان
 و فردین و تبریز و سرانجام ایوان و تخت و تاج و کلاه کیانی غنیمت داشت
 که از فتح ملک ارس و تسخیر قلعه شیشه مراجعت کرده شاه فرمایم
 گردید همانجا رخت بجام جاد وانی کشید حاجی ابراهیم خان شیرازی
 وزیر اعظم با باخان اعنی خاقان مغفور فتح علی شاه قاجار پسر برادر
 بندگان اقدس را که فرمان فرمای شیراز بود و بپا پاری آگاهیهی داد تا

در هفت روز بست و چهار منزل را قطع کرده آمد و حاجی تائی اردو را
 بحکمت و بند و بست لایق داخل طهران نموده با دشاه را صاحب خطبه
 و سکه و مالک خزان و سپاه و بسلاطین روم و فرنگ مژده رسان
 جلوس او رنگ و خود را بر بسند وزارت مختار سپاه و سفید و اقربا
 را حاکم بلا و و آخرش گردن گذار طناب اجل و بی نام و نشان بندگان
 گردانید تا ریخ و فات بندگان اقدس آقا محمد خان و جلوس
 مبارک بابا خان در یکی از اشعار قصیده فتح علی خان صبا یافته ارقام
 کشته مصیع "ز تخت آقا محمد خان شد و نشست بابا خان"

باری بقصد خانه راست کردیم و آمدیم در بین راه جو جو سواران
 دو چار شدند که من دشت را فرا گرفته بودند و جیب یک کوی و چوگان باز میکردند
 و باهم دیگر قیقاچ تفنگ می زدند و در عین گرمی دو اسب زین را خالی
 نموده به پیلو قایم شده بالامی آمدند بعضی نیزه در دست گردش داده
 مختلف هنرهای سپه گری نشان دادند و بی رابنج گوش اسب گذاشته
 چار نعل دو آئینه پنج طویله کوفته را می ربودند فن شهسواری چنان بروی
 کاری آوردند که عقل دور اندیش بجزت می افتاد گاهی تیپ بسته بر صف
 مقابل می تاخند و باهم زد و خورد راه انداخته پس می آمدند و تفنگ
 پر نموده بر حریف متعاقب خود سرمی کردند هر گاه هجوم دشمن می شد کوچ
 داده بین ویسار و طرف جدا گشته خصم را در میان گرفته از بارش گلّه و
 سر بشمشیر و طعن نیزه عرصه کارزار را بر و تنگ می ساختند زمانی دور
 دست یک دیگر رفته از تیر رس میدان نشان اندازی نموده یک مرتبه بروی
 هم در برش می پرداختند ساعتی مشغول نظاره ماندیم پسیدیم شاکجای رویه جوب

و اند محمد الدوله میرزا عبدالوهاب برای بند و بست خراسان و اصلاح
 امور شاهزاده حسن علی میرزا مامور شده امر و زنجیر خیمه وزیر بیرون می آید
 مارا بر کابلش روانه کرده اند پس دیدم بخدان و مفرش بسیار بر پشت قاتر
 بار و قاترچی با شلاق و زنجیر زده بی نمود و رسیده صد هاشتر بنزیر بنه و خوک
 دار و شدند فرانشان چابک دست بزودی تمام بر زمین هموار سر ابرده
 کشیدند چادر باز و ندیک جانب برای حمام سفری چوب خمیده سفید از صلب
 نموده بران خیمه ند بالا آورده و حوض چرم بنار برودی عرابه و پهلوش آتشدان
 آهنی بخاری دار گذاشته پرده آدینخته گرم کردند جابای خلوت و خوابگاه
 و بارگاه عام و خاص را فرش گسترند چار طرف صدای تخناق بسر کوبی
 میخ بلند بود و جاروب و آب پاشی می شد کشیکچی با سر گرم پاسبانی
 می ایستادند و باز از ترتیب می یافت لشکر و سپاه بار و بنه از یابود
 شتر و قاتر پائین می آوردند سمتی پیاده های تفنگچی و یکسو قول سواران منزل
 می گرفتند طلایه برای گردش چادر و در قدم می پیود میرزا اسب گشت راه برد
 اوقات ضائع روز تمام می شود و از عصر تنگ گذشته نزدیک مغرب
 رسید تاکی بیای خود سرگردان می کنی گفتم جفت نباشد از چنین سیرگاه که در
 عمرت ندیده باشی و بگردانی دست پا چکی تو مثل زنهای میماند که چادر بسر
 انداخته بی اجازت شوهر از خانه بر آمده در تنهی و گهواره قنداقه بچه شیر خواره
 گذاشته باشند شمارا و اهد و ترس دیری و تاخیر از کیست منتهای فکر و تشویش
 برای جو و کاه مرکب و خورش ما و شما خواهد بود غم مخور خاطر جمع باش اینجام میسر میشود
 بلحاظ افسردگی طبع یاران طریق اسب را همینزده قدری مسافت طی کردیم ناگاه
 سواری وزیر آمد که تخت روان او را بر قاترهای بلند بالا بسته جلوس پیش را

و بهتر بایست داشتند و چند شاطر کلاه کنکره دار بسر گذاشته تخت جوراب بپا
 کشیده پاتا به پیچیده چپ و راست را گرفته با دلب بر ابرمی آمدند چشم مبارک
 سر کار میرزا که برین افتاد از اسب جستہ سلام کردم و عرض نمودم اغور باشد
 جواب سلام داده فرمود اغور شما بخیر کجا رفته بودی التماس نمودم بزیارت
 شاهزاده عبد العظیم ارشاد کرد ما بخیر اسان می رویم خداوند کی برگردیم حال حاضر
 پرنز و یک است بیا امشب پیش ما بسر کن صبح بر وعذر آوردیم رفقا همراه برآمده اند ترک
 اینها نامناسب و ردیف آوردن بی ادبی میدانم بفرید لطف و افراط خلق فرمود
 همه شما مهمان ما هستید لا علاج عنان گردانیدیم و به خیمه گاه نزدیک آمدیم پیاده
 شدیم عله خود را حکم داد که پا در علاحدہ مع بر قسم لوازم برای ما نشان بدید
 اسب بارا سر کنند برده بسته زمین و پالان برداشته قشود و بیمار کشیده گاه
 وجو و آب شان دادند سر شب آدم فرستاده بحضور طلبیده از هر حاجت
 داشت و قتی که چیز آوردند اکثر خورشهای لطیف از پیش روی خود تعارف
 می نمود و هنگام خفتن بر خاست بخلوت رفته سر ببالین استراحت گذاشت
 صبح زود خدا حافظ کرده بامان امام ضامن سپرده برگشتم در آشنای راه
 از میان بازار سقف پوش گزشتیم معمولست روزانه وقت صلح زمین را رفته
 آبپاشی مینمایند تا گرد جنس دوکان داران و دماغ درخت عبور کنند گان را فاسد
 و غبار آلود گرداند یک بختیاری کله شق کند تا تراشیده دستبر دهنده سر گردونه دو گوشه کلاه
 نمدی را تبارک خود و مثل شاخ بز تیز نموده بارهیزم بر قاطر بسته دوش
 سوار بی می کرد و بر عه می راند و آوازی داد با با سر حساب تنه نوری سه چهار
 کس راه گذار پیش می رفتند چنان سر گرم حرف و حکایت خود بودند که صدای
 دور باش نشنیده اند تنه بارهیزم با بای شان لغزیده زمین خوردند

رخت و بخت شان بگل آلوده شد برخواست بنابر دند فمش داون و هرزه گفتن
 بختیاری مثل سبک گله بان عو غو کنان از بالا جسته در آویخته بگریبان یک دیگر
 چسبیده دست بمشت و لکد بر آوردند بختیار سے یک تشر صفهائی زد که نوکر
 قاتم خان ستم چهره را بر در می شتم می برم هر چه نامد تر شمارا پاره می کنم طهرانی های
 بیچاره شش بیستی را خورده کرده از ترس ندانستند چه گویند و و کاندازها
 بمیان افتاده شر او را کوتاه و دست بسرش نمودند تا پیکار خود رفت قدری
 رفیقیم بسر حد محله و حوالی خانه خود را رسیده از هم دیگر جدا حافظ کرده خدا نگهدار
 گفته و سایه شام نشود ابواب جمع نموده از هم جدا شده بمنزل آرام گرفت روز
 دیگر بعد از نماز آقا محمد با ششم تشریف آورده فرمود خیلی دل ما گرفته بیا برویم +
 زور خانه ورزش کردن و سستی گرفتن را ساعتی تماشا کنیم راه افتاده اندرون
 دروازه که در آمدیم آن مکان را مثل حمام با فروضن که تنش در غن گرم
 کرده نشین های چار طرف را فرش گسترده سطح میان را بقدر یکو جب خاکستر
 نرم بغربال پیخته انداخته آب پاشیده بودند و تازه جوانان و کهن سالان ریش و
 بروت را مورچه پی زده زلف تراشیده رخت کنده لخت شده سنگ گلیم نیدی
 پوشیده بالایش تنه و زنجیر با یکدیگر صفت ده بست کس کاری نمودند منی و سازند
 بانسته و ایره و تنبک و سحر و نقاره نواخته تصنیف می خوانند و بهمان وزن
 اهل زور خانه ورزش می کردند یکی کباده می کشید یکی سر بالا خوابیده سنگ میگرفت
 یکی چرخ می خور و یکی نعل سنگین بر می داشت یکی بسرو و کف دست دانه و نه با بلند کرده
 طاوس دار می گشت یکی شلنگ و یکی پشتک میزد یکی شناسیکو و یکی میل می گرفت
 و گاهی بهوای انداخت وقت فرو آمدن قیضه اش را بدست در می آورد و یکی
 مشغول پنجه بود یکی سینه سپر ایستاده مانده و جوال پر از ریگ برنجیر آویخته و نوغ از

بقوت پس کشیده دلش می کردند شرق بسینه اومی خور و جنبش نمی نمود و ابد حرکت
نمیکرد و بدنش تکان نمی خورد و پهلوان علی کرمانی نوچه های خود را بهم انداخته فن کشتی
تعلیم میداد و با بعضی دست و پنجه را نرم می نمود و پهلوان را دیده بعد از سلام و
دعا خواهش نمودم امروز میخواهم شمه از سبزیهای شما را به منم گفت حریف مقابل و
همکار نیست باچه بای نوا موزچه سر بسر بگذارم آقا محمد با ششم مستعدی شد هر کدام
را رشید و قوی تکیل و سر آمد دیگران میدادند با او دست بازی بفرما قبول
داشتند یکی را که مثل دیوسفید به نظرمی آمد پیش کشیده باهم بسلام دست داده
جدا شده غم و دراست در یکین کشته پیچید و مانند درخت چنار لشکر او را کند و از سینه
و سر بالا برده بخاک انداخته یک خورده مالیده پشت او بر زمین رسانید اگر میخواست
سر دست میزد مگر برای نمایش استادی بچیتاب نشان داده حاضران قیه کشیدند
اسپند بر آتش افکندند معلوم شد هرگاه کدام پهلوانی و مطلب را باین طور بر زمین
میزد و گوسفند ها را می کشتند و قربانی می کردند گفتیم ما شما الله بنازم باین زور بازو
چشم حسود کور شود و دزد ایش پناه شما با دلسپه ای از ورزش دست برداشته
بدن را پاک کرده رخت پوشیده اند و آنچه شیرینی آوردند بکلف چیزی خورده خدا
حافظ نموده بر ششم دوستی داشتیم را ز دار آشنای از و پرسیدم بدو کان و بازار
شهر فروختن جمله مسکرات بکلی ممنوع و ناجایرست پس تو بچی لشکری و خوش گذران
و خوانین در خانه هرگاه بزم شراب و کباب و ساز و نواز باشد عشو به باز میخوانند
بیا را ایندین اسباب از کجای آوردند گفت از منی را ساختن روح افزا بر آ
خود منع نیست و آنرا قسم گوناگون میباشد یکی می تابست که انگورهای عسکری رسیده
را در خم انداخته هنگام جویش زدن و بر آمد آوازش سیوی گلی نوا و ریخته میانش
اندازند بطول مدت زلال لطیف اندرون سرایت کرده پر شود و لاله گون و شقایق

خوش کیف سر در بخش مصطفی خوان گوارد ملائیم طبع لعل می آید گرد در فروختن مورد و جریبه
 حاکم می شوند هر کس با نه راه و رسم بختی دارد و نخی گرفته می خورد و بزرگان هم می ستانند
 و در خانه های خلوت و در سه دست اندرون مطرب و معشوق را بشب تا دیگ
 در پرده پیچری طلبیده پیاله را بد و رسائی و هنگام عیش می زنند در کیف و نشاط
 لذت عمر جوانی می برند اگر دار و غده بوی مجلس را می یابد بمنزل رعیت و سوداگر پول
 سوای خوانین از در و دیوار دباغ خود راجی رساند نقه شیرینی خود و ذرات شیاطین
 بکیسه درمی آرد هرگاه اچنانا از سابقه عداوتی فیما بین باشند ذلت می کشد در چار
 سوق برده بخاک انداخته خوب می زند و التزام نوشته گرفت خاطر خواهد آخند و جگر
 سنگین می نماید بعضی جنده و کولی و بچه بی ریش با و از باب لغت که مریدان او هستند
 هر جا وعده می دهند بواسطه پنهانی خبر می فریستند تا منافع دار و غده بوصول انجامد
 پرسیدم هرگاه وضع گرفت و گیر از باب رقص و غنا باین حد باشد در عروسی شادی
 چه شغل سرور و انبساط خواهد بود و جواب داد از قدیم در آن رخصت دارند اگر مردم
 بخلاف شرع مرتکب شوند مواخذه نیست و در خانه شرفای خدا ترس برای خنده
 و دل خوشی و آنچه لوطی بازی که عبارت از رشکی ماستی باشد درمی آزند و آن صحبت
 پسندیده همی باشد سوال کردم احوال کتخدانی را می خواهم بیان نمائی گفت هرگاه
 از طرف مرد خواستگاری یا از جانب ورثه دختر پیام شد و هم کفودیده وصلت را قبول
 کردند اقربا و مجانبان و اما بدخا نه پدر عروس می روند بواسطه زنان رسم پوشانید
 انگشت بر دست دختر و خوراندن حب نبات بدانش ادگشته صبیبه معلومه پائے
 نام و نامزد پسردیگری گفته می شود و بھر یک از مرد و زن در آن مجلس کوزه
 نبات و کله قند و دانه پائے نقل و سائبر شرابی قرص آب لیمو و شکریه و فلفل
 بضاعت شخص در مجامع و ظروف چینی گذاشته کم و بیش میزند هر کس بدستمال

خود بسته می برد و تی برای سر انجام تدارک از میان می گذرد این بنار شیرینی
خورمی و دختر نشست بر دامن و گفته اند بعضی در بهمان شب موافق سنت نبوی
و شخص را وکیل عقد قرار میدهند و گاهی داماد وکیل می کنند ولی دختر مقابل
با و از بند خطبه خوانده صیغه ایجاب بزبان عربی با فصاحت و صحت مخارج حرف
در معرض بیان می آرد و طرف ثانی همچنان الفاظ قبول را مود می فرماید
بر سر داماد و بر سر و نثار می اندازند مبارکباد می گویند و عورات باند
زنانه شربت و شیرینی یافته ز پور و خلخال و دست بند و حلقه بعر و س پوشانیده
نثار افکنده تهنیت گفته می روند و زهر مهر مقررده تمام و کمالش از ده تومان
راج فقه تا صد تومان در میان او ساط ناس و هزار تومان فیما بین بزرگان
و امر اتاده هزار تومان عراقی انتها کاپین دختر یا د شاه شرط و مذکور و صیغه
مناکحه می شود و ادای نمایند بعضی نصفه را فوراً می دهند و پول شیر بهار را مود و خانه
دختر بقدر بضاعت شوهرش می ستانند و در عهد عقد نکاح فیما بین مالداران کنیز
خاومه و ازد و و انگ تا شش دانگ خانه و باغ و مزرعه و قنات و ملک برآ
دادن بعر و س ضمیمه صداق می گردانند و در عبارت قبالة مندرج و بعد ثبت
مهر قاضی مجتهد با ولیای دختر می رسد اما عروسی که مراد از ان رفتن زوجه
باز و حام زنان و نعره حله و نقاره بجان شوهر است چنین رسم شده هنگام
نبودن قمر در برج عقرب و طریقه و تحت اشعاع ایقاع عقد مزاجه نموده
در تاریخ سعد و یوم مبارک بمنزل داماد بوعده ضیافت و خوردن طعام و لیمه
از یک شب تا هفت شب بشهر طمق درت و بقدر مونت و بضاعت هجوم مرد و
زن می بلکه بهی جا و اوقات عصر سازنده و حقه باز و بازی گران را
می آند مردم نوجوان و پیر نامقید به نظاره می نشینند و در مغرب پراگنده

گشته در شب بدستور مجلس اقوام و آشنا منعقد می کرد و چیز را میل میفرمایند
مقله ها اساس تقلید و خوانچه رشتگی ماستی بر پا و خیمه شب بازی آراسته می نمایند
روز آخر دست لباس فاخره بازپور و سامان دیگر از طرف مرد برای زن
می برند بعد از چاشت زن های اقربا همراه عروس سطل و طاس و کیم و
سنگ پا و لنگ و قلیقه قطیغه و شان و آینه و خا و رنگ و صابون و
اشنان برداشته بی بی و کنیز خورد و بزرگ بجام می روند و سر بر پشت
و شونموده بر آمده گلاب بر زده جامه های الوان پوشیده مراجعت
کرده سر شام دختر را بهر هفت آراسته و هفت قلم مشاطگی نموده و مورد ابرو و غر
خو شب و مین ساخته گیس با را بافته طره چین زلف را تاب داده طره
و چتر موی پیشانی بلعاب چسبانیده سرمه چشم و ابرو کشیده سرخاب و سفید
آب بر خساره مالیده بالای جبهه او افشان پاشیده از و سمه چند جای
صورت و خنجر خال گذاشته عرقچین دانه زری و پولک و زیاتر مه دور
اشرمه یا مر و اید مزین از طره و تیت بر سرش نهاده بالای آن لچک و
دستمال مشکین انداخته گره زده پستان بند کار زری و پیسره آهن
و دینچه ایجه قیتان و بافته مغنول و دوشمه در برش کرده از خالق و
چپکن طلسم سایه کو بهی اشرمه و وزبالاتش پوشانیده تمان و شلو و مخمل
زری بپایش در آورده بندان بهر از کلفت آویزان نموده چند جا و در
لباس و دستمال سنجاق و تکه طلا زده چارقد بر تنگ ابریشمی پولک و وزیا
بنارسی خواه ترمه بفرق انداخته تیت مر صبح لجمین با سلک مر و اید آویخته کلیه
بدماغ و گوشواره لبوراخ بته گوش کشیده طوق و گل و بند بگردن افکنده بازو بند
بسته صره دیار بدست و انگشتر و حلقه با انگشت کرده غلخال در پا و آرد و چاقوی قنویز

بیالپس کشیده از بافته آن را پیچیده برقع سفید بجای سر خود بقامت رسایش
 پوشانیده رو بند شک دار پیش رویش انگنده بگوشه دستمال چنگک زده بالای
 آن چارقد گلنار خواه قمر برنجک علامت عروسی بر سرش انداخته کفش
 کرجی زرکار در پایش کرده زن های خویشان نزدیک چادر دچا خجوه
 پوش بازوی راست و چپ را گرفته یکی آئینه عجبی قابدار نقره مقابل
 برداشته قافله زنان بزرگ و کوچک به نبال جانب خانه داماد راه افتاده
 بهر چند قدم حلقه می کشند و پیشتر روی آنها نقاره میزنند و آتش بازی سر
 می دهند می روند و بکانون شوهرش برای ماندن شب اول عروس و داماد
 بصد رنگ آب و تاب زینت مجله می بندند هرگاه قریب کوچه می رسند
 مردان باستقبال آمده گوسفند و بز بارادری پای عروس قربانی نموده از خون
 انگشتی بیالپس زده او را مثل گلی مراد باغزار برده محرم یگانه دست عروس را
 بدست داماد سپرده اندرون حجله در آورده مصحف مجید و آئینه در میان
 نهاده بدین آنها چشم هر دو بر روی یک دیگری افتد گلاب بر روی سینه
 پاشیده حجله حاضران مبارک و سلامت و بخدا سپردیم و دعا و آیین گفته بجلوت
 می گذارند هر که رفتنی است بمنزل خود قدم می زند در خانه برخی همان شب زفاف
 واقع می شود بعضی به توقف ایام و لیالی باز اساسی فراهم می آرند بزرگان و
 سلاطین زاده را بسواری اسب و قاطر برای شوهر می برند عله ترک خواجه برادر
 فراش اهتمام دور باش نموده ایند و روند را پس رویش روی زنده گل نقره
 و زر بر سر عروس می افشانند که ان نشاء بدست مردم می افتد بعد از انقضای
 دوسه روز داماد برای دست بوس پدر زن بخانه اش می رود و سلام کرده بوسه
 بدست او زده می ایستد خواه بادب دور می نشیند در حرف زدن فضول از خود

سبقت کلام نمی کند هر کس مقدرت دارد اسب و خلعت بدامادی دهد والا شربت
و طعام فقط بلی مردم ایران تمامی شاه و گدای ایشان حرمت پدر و مادر استاد
و بزرگان و علما و سادات را بید و خضر منظور میداند و اگر خلاف قاعده بعمل آرند
مطعون و لایق ملامت انبای جنس می شوند از امیر و فقیر ندیدم احدی را که در جلوس
سوای دوزانو نشینند و نیا فتم کسی را که بی جوراب و قبا و ار خالق و کمر بند و تکیه
انداخت سر استین و بالا پوش از خانه بر آید یا بلا قات رود بلکه هنگام رفتن
بخدمت صاحبان منصب و حکام و اجبست دست در استین جبه و عباد داخل کرده
باشند سوای کسبه باز که معاف اند و مقرر گشته در سلام بروی هر کسی که بر تر باشد
سبقت نمایند و پیش چشم کهن سالان حتی برادر کلان قلیان میل نمی فرمایند بوقت خیر
خوردن تا صدر نشین و آدم بالا مرتبه دست و راز نکند و رخصت ندهد دیگران شروع
نمی نمایند و لباس پوشیدن اندازه قدر و منزلت خود را شعار حال سازند اگر
بر ابرام را در قیمت و رنگ جامه و سواری اسب و خوش گذرانی اصراف بکار برند کتک
می خورند و روی بخصور معتقد و له با جمعی نشسته بودم که پسرش میرزا عبدالکریم جوان بست
و چهار ساله در علم عقل و نقل و خط و شعر و شرو تاریخ بسیار قابل و دما و و مقرب شاه
اندرون منزل آمده سرفرو داده در صف نعال برابر بخاری تا در ایستاد
پدرش با مردم صحبت می داشت بیچ التفات نکرد او هم مثل ستون حرم پابر جا
مانده هر گاه والدش بگوشه چشمش نور دیده را بجلوس اشارت نمود و تعظیم بها بخازانو
بنهاد و باری از زینت طواف کعبه ملازمت قبله دین احرام بسته باز او در اعله اراد
بشعار اخلاص خوابیدم و سحرگاه از مناسک طهارت و دست نماز فراغت کرده رو
بمسجد حرام شاهی نهادم در صف اول نزد یک حجر نمبر جا گرفتیم جناب حاجی آقا بزرگ
بمحراب شریف آورده در مقام مصطفی ایستاده پیش رفته ارکان دست بوسی او نمودم

مشغول نوافل گردیده هرگاه بکثرتش اذان واقامت گفت بسیار خداپرستان در
 شبستان فرهم شده صف بسته فریضه نماز بجماعت ادا کرده مستوظ او را بودند تا
 روشنی آفتاب تابید و قذیل های سقف خاموش گردیده آفتاب مجلس درس
 صدر آراشته کتاب پیشرو چار جانب بقدر صد طلبه زانو برابر هم زدند میان هر هشت
 هشت کس صحیفه ناخن فیه نهاده یکی عبارت متن را خوانده ترجمه گفت آفتاب شرح
 بیان افزود و هر کس آنچه در مطالعه شب ایرادی جست بود همان اعتراض ظاهر نمود
 و استاد علی الله مقامه بدلائل قاطع معقول و منقول رفع شبهه هر گردانید تا جمیع شاگردان
 قاری و سامع از تقریر حل لغات و ترکیب و معانی و نکات پنهانی عارف و حافظ
 اصول و فروع دانی شدند بعد دو ساعت که این سبق گذشت اکثرش رفته
 دیگران آمده به همین نسق خواندند و شنیدند و بحث کردند بساعت قریب خوردن
 نهان سرکار آقا بر خاسته بخانه تشریف برد ازین ست که وقوف علم فضلی ایران
 سر آمد و دیگر اقالیم سعه می باشد دوسه روز دیگر خبر شائع گشت که رو جمعه طرف
 عصر شاه برای معامله خرید اشیاء از تجار بدر سه صدر که بر و مسجد ست قدم می
 پیامد من هم پیش از وقت آنجا رفته بر پشت بام توقف کردم ساعتی قبل
 از ورود و بادشاه سوداگر و پیل و رود دست فروشها تنخواه نفیسه هرشم آورده
 بگوشه و کنار جا گرفتند و یساولی و قاپچی و فراش بدم دروازه سد باب آمد
 رفت هر بیگانه که دست خانی می دیدند بغض نمودند قبله عالم سوار اسپ رسید
 پیاده گردیده داخل مدرسه از سمت شرقی راه افتاد پیش هر کسی ایستاده
 سودایش دیده می پرسید چندی دمی هر چه عرض می کرد مثلاده تو مان می
 فرمود راست بگو می گفت راس المال همین ست جواب می داد گران می افتد
 شاه پنج تومان خواه هفت می دهد اگر خواهی بفروش مالک سخن باز رگانی را

می تراشید که نقصان می رسد لکن چه کنم دست حق پرست باد و خورده جای دیگر
 نمی توانم بردار شادمی کرد از هشت تومان زیاده ارزش ندارد و صاحبش رضامند
 بنلام و پیش خدمت اشاره می نمود و بگزید پول بدو گرفته از کیسه اشرفی بر آورد و می نمود
 بدو و باغچه مدرسه سردکان هر کس که می رسید هر چه می دید می خرید با وجود آنکه هر جا
 می رفت عمده میر غضب با دست ترک و چوب فلک همراه می گشت اینجا هم موجود
 بودند لکن در گفتگوی زود و بدل مردم کج خلق نمی شد بعد از احرف می زد با هر یکی
 در تعیین نرخ تکرار بالا و پایین می کرد سوا می خودش احدی در کمی و زیادتی بدخلت
 پیش نمی آمد خیلی بکشاده پیشانی اموال را زیر و روی فرمود و بطرافت طریق ملت
 می پیچید و چنانچه بسیار از شال و قلمدان کشمیری و کرمان و صفهبانی و شانه و سوزن دان
 و قاب آئینه خاتم بندی و چادر و دستمال ابریشمی تنخواه شیراز و تبریز درشت و دیگر ملک
 و قداره و شیشه آلات و ساعت و اشرفه و زرنگ و پارچه چین و هند و جوهر تابو و بقیعت
 آن چون چند نموده بعد فیصل یافتن رضامندی بالغ می ستاند و زیر سرخ و سفید را
 نقد می بخشید شخصی قلمدان چوبی پیش آورد و فرمود بکار شاه نمی آید عرض کرد قربانت شوم
 از ولایت و در بنام ظل الهدی آوردم بطنی صرف راه کردم حالا اگر واپس ببرم مردم چه
 خواهند گفت جواب داد شاه طلب نموده بود و خودت چرا مال بد آوردی عرض داشت
 بلاگران تو کردم در دست شوم من فلک زده بی طالع برگشته اقبال خوب نمی نماید
 همین که تجوید ادبیای دولت برد و خیلی پسندیده و مرغوب خواهد شد که سلاطین
 زمان آرزو فرمایند تا برات عطای جان و مال و انعام خراج اقالیم بتمال آرد
 رقم نمایند خواهی امتحان کن خندیده بقیعت هر چه می خواست گرفت پس
 اصفهان بجهت جوهر اب شال فروخته یک اشرفی یافته از زیر دست
 و پای انبوه ملازمان غائب شده بدست مبارک ته او را و اگر و بیست زده بود

فرمود بچو شیطان را بگیرد که شاه را مغبون کرده است نوکرهای سلطانی
 هر چه جستند بیاقتند الله یا رخا را نشان می داد و بین که این چنین مال
 شاه می فروشدند او زبان تنابر کشاد که بمن به بخش قیمت دو بالا پیشکش
 می کنم فرمود این را نگه میدارم که دیگر گول نخورم و سوداگری قایلین بزرگ
 پیش پا انداخته بود هرگاه شاه برابر آمد کورنش بجا آورده بسمع
 اقدس رسانید که بستان برای فرشتش تالار خوبست از فرشتش باشی
 پرسید طول و عرض آن مکان همین قدر می باشد که قایلین بافته آورده
 بیچاره بخاطر داشت گفت تصدق تو شوم درست یاد ندارم نهیت زد که
 جریمه تو بخیر پول قیمت سوداگرست پس بدر حجره های ملاها متوجه شد مبلغ
 علم آنها دریافت از یکی صیغه صرف و ترکیب جمله و اعراب نخومی پرسید
 و از بعضی سئل علم کلام و منطق و معانی و بیان و از برخی اصول فقه و از
 کسی فتوای معمول به شراعی و دینیات استفسار می نمود به طور مناظره جرح
 و قدح می فرمود و بهر کدام فراخور حالش چیزی از عطا و انعام بقدر نصیب
 می داد و مدرس را خلعت و بهره و زر نقد ارزانی داشت سعادت کامل سرپا
 کشت و در معامله با مردم چون نزد من بهم فرو داده بقفایش می گذشتم
 و از حسن سلوک خدا داد جهان پناه سر در می گشتم قریب مغرب دوره کرد
 و باز از خرید و فروش با خور رسیده بیرون آمده بر اسب سوار شده
 جانب ارگ تشریف بردا بنارهای احوال و اثقال نو خرید و تحویل صند و قدار
 بار کرد و وزرهای مضاعف ارزشش هر چه بدست بالغان افتاد روز
 دیگر بادشاه بجز بر همه جنس را در میان گذاشته زنان و سواقی حرم سر او دخترها
 و پسرها بدو و زن دست جمع نشانیده هر چه را که مناسب حال و باب هر کس بود برداشته میفرمود

شاه بزمحت راه رفته و این را بسعی و کوشش برای تو خریده آورده بیا بردار و
 این قدر بده بر او هم برمیخواست و تعظیم می کرد و دعا و ثنایمی گفت می گرفت و
 زربهار را بنواب ناظر تسلیم می نمود جمله اشیای بهمان مجلس تقسیم کرده پول خود را
 نقد با نفع کثیر بدست آورده برای صند و قداری فرستاد چون آغاز بهار و انجام
 موسم زمستان رسید انبار برف که در صحن مکانات مثال کوه البرز سر از طره
 فرا تر کشیده در کوچه ها برابر دیوار افتاده ستر راه میزد و دین و مانع گردیده
 بود که آن را بتجویف استوار نموده تراشیده جهت مرور عابرین زمینه ساخته
 بالا و زیر می رفتند از بخارات زمین و تمازت آفتاب آب گسته برد خانه
 پیوسته مایه طغیانی و تموج گردید تخته های بزرگ بچ دریاچه و آب انبار شکسته
 فرو رفت و هر چه از نادان چکیده بسته شده مشابه خرطوم فیل نظری آمد
 گداختن گرفت ابرهای غلیظ سیاه و سفید روی هوا را گرفته باران پر زور
 متواتر بارید و سیل کو هسار قدم در بیابان نهاده فراز و نشیب را برابر گردانید
 همین که ایام بر طرفی خزان و آرایش درختان جو بسیار و خیابان رسید و مواد
 طغیان و فساد ماه بهمن و دی از طبایع موالیه تلمت در زمین و زمان دفع
 گردید اهالی شهرستان باغ که از شدت خشکی افسرده و مانع و پوست و استخوان
 مانده جامه کهنه پارسائی بهم نداشتند لباس دارائی ز مردمی خریدند و کهن
 سالان چار و غرغری سفیدار که در فکر و البستگان چمن پیکر غصری خود را مثال
 چوب خشک می پنداشتند تپیده پیرایه سرسبزی ذات و بالاپوش اطفال
 نورسته نخیاط صنع گردیدند کسبه اشجار بی برگ و توک که از دست برد و حادث
 بر دریان بودند پهلوبندی که خدای نسیم سرانجام نوسازی قبا و کلاه
 شکوفه و گل نمودند خورد و بزرگ معارف ارغوان و یاسمین پوشش طلسم و

بر شاخ و شانه انداخته غنچه لب به تبسم کشوند و تازه نهالان گلشن برای
 خود نمائی بازار گلزار و مرغزار و اوصاف همکار از جامه خورمی و تازگی
 آرایش سر و برافزودند و در اطفال سبزه گون علف و گیاه شروع بگوش
 نموگشته همراه لاله و انالیق شقائق رنگ خوروی آوردند و دوشیزگان
 نبات نبات که در نهانخانه سر و مهری روزگار بجاک نشسته جانی نداشتند
 و پرده سیر چادر بصر و بیابان زدند و دست خواننده بلبل و نوازنده قمری
 و فاخته در بزم بستان تصنیف های کار عمل بگوش سر و قدان شگفته رو
 رسانیدند و سیاقیان ابر گهر بار از شربت زلال و مطار و شبنم خوشگوار
 قدح نسرین و آتشین پر ساخته بکام و دهان از بار ابرار چشانیدند و لولبا
 شوخ و شنگ ز گس چشمها سر سر آلود و ابعشاق نافرمان هزاره در کوچه
 بست کو هسار نشان می دادند و بچه بی ریشهای کبک و تدر و برفنا رستانه
 پای ناز و ادالینه دشت و دامان شاید بازی نهادند بتقریب قامت
 آرائی عید نوروز بر ناد پیرانات و ذکور در تدارک لباس نواز جامه
 قناعت برون گشتند و مردم وضع و شریف محتاج و غنی بقدر دسترس
 و رفراهمی زینت و اساس تازه بسودا و معامله از اندازه گذشتند و
 نشاط و هوا خاطرهای گرفته را مانند دسته صد برگ خندانید و اثر شرار و
 بهشت بند زهد و وسع از گردن ملا و عابد دور گردانید و می افتابی ناخورد
 مردم سرشار به طلب کباب برسیخ و تاب و سی بر وی هم می افتادند و
 و نقد عمر گران مایه باختیر مردم با به جستجوی بازی و زخربات و دوکان
 هر چه داشتند می دادند و ناموس نظام میان روی خلایق بر باد و
 و قمارخانه ها از حریفان بی قبادار خلایق آباد و در هجوم و کثرت مشتری تمامی

اشیای پوشیدنی و خوردنی بقیمت دو بالا رفت و پیشِ دوکانِ هر قسم
 پارچه فروش مهلت پیمایش و لحاظ نیک و بدکناره گرفت بزاز بود که
 پلاس را بجای صوف و کر باس عوض قدک می فروخت و سمنسار لباس
 پوشیده رنگ و اهار کرده در گریبان و دامن مشتری بزرگسایم میدخت
 رنگرز را بمزید تقاضای شاگرد و ارباب مهلت شانزدن ریش نیز بود تا چه
 رسد ب رنگ و خیاط از بسیاری فرمایشش قطع و برید اثواب قیمتی و سوزن
 زدن و ربخیه و عده خلاف جامه هستی او تنگ گناه و وز سربو داشت
 که در پای بیج از عهد خریداران بر آید و سنگ ملامت نخورد و
 علاقه بند دست بسینه می گذاشت که خدا یا بافته ندارم آقا معاف
 دارید کسی از حساب نمی برد از بقیه شال با فان شاگی را قدر و منزلت
 افزود و در کار مینازد ز رگران برنج و مس را قوت تمیز بنود و خواججه ها
 شیرینی بدوکان قنادی هر ساعت خالی می شد باز نقل و لوز سرهم
 بندی بقالب تازه میریخت و سبدهای میوه خشک و تازه از بقال
 هر دم کی می گرفت دیگری بفریاد و مطالبه معامله نصیحت می انگیزت مصلحت
 در خانه شاهسی و امرا باهل باز از پیشرو می زدند که خشکها و حلوا ایات
 بد و الا چوب می خوری و پول داده کان چند ماه پیش دروغهای کسبه
 می شمردند که سر و عده بدست مابنه و گرنه استاد کیسه بری قوام منزلت
 شیر و انگور از نقل آب نبات و دو شاب از شکر پیز در گذشت و مرتبه وزن
 که وی تلخ باهند دانه و خربوزه و غنبل الثعلب از خوشه انگور برتر گشت
 با قلاوه بچاشنی قسم های جان و ایمان در می آوردند و او را بکینه چشم داشت
 صد آشنائی با بردز می دادند سبزی تره و کند نار ابعاد التماس ریش ما تو می بینی

اظهار می نمودند و مایه گندیده مازند رانی بهزار بی آبروی و شبکه فریب آشکاری
 فرمودند تخم مایگان گویا که دل و جان صدف عثمان گردیده و مرغ و خروس از
 بالا پر دازی بی مایگان بهای هما و جائے عنقا رسیده تلاش آجیل خویش
 پلا و از برج و روغن و نخ و موجب و نخوری دیدند و او دینه پای گوشت و
 نمک کوستان که مفت بود برابر و دروید و خریدند هر کس بکاسبی و داخل
 تمام سال مشیت زری پیدا کرده در حب و بغل داشته بعرضه یک ماه و
 چهل روز پیش از نوروز در ساختن لباس خود و اطفال و زنان و زیور
 ایشان و گرفتن قند و شکر و شیرینی و میوه خرج می کند و برای عیدی عیال
 و ذی حقوق و ساکنین می دارد چون دستورست که اگر شخص با پنجاه کس آشناست
 ایشان دست جمع یا دود و سه و افراد ابدفیات در خانه او برای مصافحه و دیدن
 بوسی بیایند بعد از قلیان و شربت روبروی هر یک بمجده یا یکدوری سه و پنج
 هم بر از حلویات و نقل و نان شیرمال و کلیچه شیرین زمین بگذارد و قدری بخزند
 و جای دیگر بردند مردوزن صاحب خانه مسلم و دست نزده راجد او شکسته و بریزه
 را علاحه نمایند باز هر که داخل شود لالین ریش او پیش آرند و از ریش نکند
 پارچه باقی مانده بدست و دهن فقرا و ایتام و اطفال نوای می بخشد و این
 مرد خود هم بنوبه و در خدمت هر یک برای باز دید گردش می کند که مدت یک هفته و
 تا چهل روز باین کارها و مهمانی دوره و رفتن تماشاگاه اوقات بختی می گذرد
 تا بودم منم بهمین جنون دیوانه بودم و در غریبی هم بصورت بومی و ربای رفاقت
 ایشان بسر می نمودم ازین جهت گرمی باز ارجیه ایشانچند و مغربه داخل دایرت
 اهل حرفه لایق شده فقیری نماد که بگدائی و دازده ماه یک دست جامه نو و قطی
 شیرینی مال شیر بهم ترسانند، باشد و میوه پیرزنی نه بود که بچرخ رستن خدمت خانه

مردم موجب سالانه گرفته بهیای پیراهن وزیر جامه و چادر و چارقد و خورش
 مفت نسین نداده هنگام نزدیکی جشن عید پیر و جوان بحام سر و سیاه شده و رنگ و
 خنایش سود دست و پابسته خانه از فرش و زینت بلور و بارفتن آراسته
 شیشه پر گلاب و گلاب پاش بطاق گذاشته پرده و طاقچه پوش آویخته سالان
 شب تحویل زیر سر نهاده منتظر وقت گردیدند بچه های ماهری سیزده چهارده
 ساله که از قید مکتب درآمدند درس و بحث ناموس و حیار که روان و از بر
 می کردند در جز و ناپرسی و کتاب مطلق العنانی زیر بغل گذاشته و فعل ماضی
 بازی و مستقبل تفریح را صرف حال پنداشته بارخ نور افشان و آرایش
 الوان بخود نمائی پرداختند و هزاران طلا و آغوش در دست و پا در بند محبت انداختند
 هرگاه اهل نجوم تعویم نور البقید سال و ماه و تاریخ و روز و ساعت و دقیقه نوشته
 حکم دادند دیگر بازار کلان تخته گشته روزها تا عصر سوای دوکان نان باد قصاب
 و بقال سودای همه صنف در بسته رونق اجناس نفیسه بیسج نموده و اندام میوه
 و قرص شیرینی بمشکل دست میداد و وقت اورنگ نشینی شاه خاور و ر
 برج محل بمنزل هر کس روی دسترخوان طعام خورش ماهی و پلاو و شله زرد
 و حلوا و انشیره و سمنو و سرکه و سبزی و سیب و سنجد و سوبان و سماق جیده بکمال
 و جد خورده صبح نور و زعفران و کبار از شراب سرور سرشار و بساز پیرایه
 نشاط و ستیاری لباس انبساط نو در بر و نقیض تعلیش و رجب و کمر اطفال
 شاه دانی در کنار و بغل و بایاران جانی در طریق مسیر از هر محل بر رفتار آمده بوق
 بوق در میدان سبزی مقابل دراز گداز می شدند بارگاه خدایگان با انواع
 سامان فیض رسانی و جشن خاقانی مثل بزم سلیمانی ترتیب یافته بقدر و هزار
 خلایع خسروانی از صندوق خانه سلطانی موافق سیاه پیش بدست فرشان بهر یک

افسران و امیران و اعظم بلدان و رسارق بچی رسیده بود یکی زیب برودوش نمود
سوار و پیاده جانب کریاس فلک اساس راه افتادند محمد ولی میرزا را قباد
شال دکلاه و جقه و کمر بند مرصع با شمشیر و کمر خنجر براق طلا و امین الدوله
را قباد شال و کلاه و کمر بند و کوروی و جقه و قلعه ان مرصع به الله یار خان
سردار قباد شال کمر و کوروی و شمشیر و خنجر طلا کار و همچنین هر کس را زنده
انچه بود از شاهزاده و اهل مناصب قلم و سیف تشریف بزرگی یافت و اله
مرحوم را قباد شال سر و کمر و کوروی و سمور مخمل زری عنایت گردید که پیکر انور بان
چند وصله درخت نند و تر از لعل و گوهر آراسته رو بدر سجده فغفور و قیصر نهادند
داخل شدیم دیدم اندرون دیوان عام محجّه هر دو باغچه سراتازه رنگ شده
بر لب دریاچه سبدهای میوه و دسته گل میان کداهها چار و دو گدشته قرار
در جست و خیز بپاش کلاه بهودی انداختند از عرض مرصع دشمن روی
صفت چادر آبشار میان دریاچه می ریخت و طرف مشرق و غرب آن دو
نمسنده تخت خیلی طویل و عرض گسترده بکنار شش خمره های زر خالص پراز
شربت قند و کاسه های کلان و جام طلائی نهاده در ایوان تالار فرش قالین
ابریشمی بهین نموده تخت سنگ مرمری که هشت پایه و بر سر دیوای پری پیکر
نصب و پنج زینه پارچه قالب شیران در میان گرفته بودند و از ده شقه برآمده
بلند داشت که بر روی هر یک حریه لعبت طلا براق مرصع پوشیده ایستاده گداز
و محمدان و گلاب پاش جوهر نشان را برداشته در سطح بالای تخت مسند منج حاشیه
مردارید و یا قوت و زمره و الماس بعرض شش گره بزاری چار جانب دوخته
پشتی و تکیه مرصع بران نهاده عرض یکدفعه طول و ده گره عرض پراز گلاب و
بید مشک کرده ماده قواره اش در بادیه کلان زری بوده که آنرا حور العین زیلو

و لباس رنگین پوش با غطت و جبروت عجب سرایستاده بهر دو دست داشت
 چهره شاهی میل خمدار طلا از پشت اریکه سلطنت بالا بروی سینه دولت سایه می
 افکند به پیشگاه ایوان اسباب زیده بلور و بارقن و قطعات ظروف مرصع پر از کل
 در بجان نهاده راقم پیای شوق و سر پر ذوق هر جا گشته و بر این جمله اشیای نادیده
 بچشم زدن گذشته در مکان فیما بین تالار و قبه خانه آرام گرفت و آن روز مصداق
 قَعْرُ جَمْنٍ تَشَاءُ وَ قَتْلُ مَنْ تَشَاءُ مَبْدُوكَ الْخَيْرُ مشاهده رفت اکابر مملکت و حکام
 ولایت و سروران ذی رتبه قشون و بزرگان هم رتبه جمشید و فریدون که با جبرئیل
 و میکائیل بال و پر بر تری می زدند مشایخ و بزرگان و سواران و پیاده ها می نشستند
 تا لحظه قرار گیرند و بضر بچاق و دگنگ از باب بند و بست صدمه ندیده بیرون کرده
 نشوند. شاهزاده با بمثل سبزه بیگانه روی خندان چمن پا در گل خوف نظر آمدند و زرا
 و خوشان تاج الدوله چون غریب بیکس بسایه دیوار دعا آشنای شدند یکباره
 میرزا با حسن و جمال که مشهور و خبر و یان همسال بود او یک مرصع مغل سیاه پوشیده
 دهن میرزا قبای گلناری جوهر نشان را تنگ و بر کشیده آفتاب و ماه را بر دو
 شاهزاده خجالت زده صورت نورانی خود گردانیده همانجا آمده در صف مردم
 قرار گرفتند آقا محمد اسمعیل که داخل شده نقاش خانه را نگار خانه برج محل یافته قرآن
 یسّرین بطالع مشتری دیده گفت همه را عید شریف مبارک داشت مردم حاضرین
 فریاد زدن و بیامضا فیه بکنیم جواب داد هر سال شمار کرده ام حالا طاقت ندارم مگر مقابل
 شاهزاده سر فردا آورده عرض کرد اگر مازون بفرمائی عید مبارک نموده باشم چون مقرر
 است اطفال را بر پیشانی و لب بوسه میزنند و همین کنایه از روی مایع بود شاهزاده ها
 که حرمت او را پیش پروریده بودند پیر مردست دهن دریده و بشوخی پروریده
 و بخضرت اقدس هم جلوه حق نمکشیده فرمودند باد باش گستاخی خوب نیست خلاصه گفتا

بندگان شهریار نائب پروردگار از خواب راحت بیدار شده بجام تشریف برده
 بدن شسته رنگ بسته برآمده نماز خوانده نهرا میل فرموده قلبان کشیده برای
 آرایش افسرد و پیسم سلیمانی قهای نیم تنه مرصع کار و سیلک مر دارد
 و دانه جوهر بطور کنکره سرسنجاف دوخته بر کرده مکنند مرصع پر او نیزه لعل
 و یاقوت را که روشنی بخش دیده گوهر شب چراغ بودند شیر قلاب زده
 مکر خنجر مرصع کار بپایان نهاده بند گوهر پیچیده شرآیه آن بزریر آویخته شمشیر
 پر جوهر الگون قبضه و غلاف طلا و دانه نشان را بند سیم زر خالص بکب مبارک
 و بازو بند دریای نور دالماس خلی درشت پر دو بازو بسته میج مرصع
 سر استین پیچیده کلاه کیانی دو از ده شقه که سه جقه با پرهما منصوب پیش رود
 راست و چپ زده داشت و در هر یک سه سه دانه گوهر نایاب برابر بریضه
 کبوتر در سیم زر کشیده بود و دند بفرق هبا یون گذاشت و محایل مر دارد
 غلطان بزرگ نهایت ابدار در یمن و یسار شانه و سینه و پشت اقدس
 انداخته بالا پوشش پر از در و یاقوت و جوهر بسی گران بهاید و شش
 کشیده مثل شعله نور شجر طور برای تجلی دیده بندگان طالب حضور از جا برخاست
 اقا قنبر خواجه سر بخت آگاه بیخبران آواز داد گچین بر در حرم محترم توپچی
 باشیپور ایستاده بود شنیده دم در نفقه کانه صور سرافیل میدید و بگری بدر و از ده
 خلوت قیام داشت باد بنفیر انداخت و فوراً سومی که بر استان باب ایوان
 انتظار می کشید نفس زده چهارم که برابر کراسن هم در تن گوش می بود
 صدای بوق بعیوق رسانید فرنج الله خان توپچی باشی مانند رعد بفرش
 آمده فریاد کرد و ات و در یعنی اتش زن یک مرتبه جمله آتش خانه مذکور بالا را
 ملازمان برق کرد و در ساعتی در سر کردند زمین و زمان باز از مکان

تا به چیده فرسخ راه بزلزله آمد فراشان ویسا دلان صفا و جفا پیشه مردم
 را بضرب چوب از صفحه نایلش بر آوردند دست غلام بچ و خانه شاگرد
 و خواجه سرا با تمام منوچهر خان نواب ناظر به پده ادب در پیش و پس
 پادشاه همچون ستاره در حوالی قرار داد و از حرم پابیرون نهادند باز خواجه
 سرا کچین کشیده حضرات مرجع قلق آوردادند بری هاری ها که بدست
 معبود شلک و دم برده های صد ساله قبور فرمان دور باش رسانید این مرتبه
 بشدنی غله تزک تک دو و نمودند که در پای نظر شهر یاری دیاری نماند سواد
 فضل و کرم ذات باری فرارش باشی و جارچی باشی و نقی باشی و سرکچی باشی
 و پیش خدمت باشی تعظیم حضور نموده بقاصد بستی قدم راه و شاهزاده های
 از ده و دوازده ساله عمر کمتر بهین قدر بحد ادب عقب تر زمین خدمت پیموده
 جماعت پیش قدم برابر در اسی شاه نشین رسیده ایستاده صف بستند
 که حضرت بهرام غلام رسید همگی سرفرد آورده بطرف دیگر رفتند پادشاه
 قدس بارگاه داخل مکان عرش بنیان گردیده قدم پیما گشته از وسط تالار
 آینه خانه انوار و بساط رحمت دادار گزیده جنب اورنگ ابد قرار گزیده
 بسم الله شانه العزیز الجبار بزبان گفته پابیر زینه اول که ثانی طارم فلک بود
 نهاده بر محاسن پله اجلال و شوکت صاحبقرانی بالا بر آمده برگردیده پشت
 بپالش تا میسر رحمانی داده بدوزانوی کامرانی بر مسند خلافت موروثی
 جهان بنانی نشست چنانچه چتر دولت و اقبال بر ظل الله فی الارض سایه افکن
 گشت باز بطور اول و دوم شلک سوم پنجه غفلت از گوش سرکشان ملک
 عدم بر آورد شمشیر هم نیام قدرت داد و یکقبضه سیف قضا و قدر بر زانو
 گرفت فواره حوض روی تخت فیروزی بخت نبا کرد بر بار خاسته دریم فرو آورد

و دماغ هوای اطراف قرارگاه شاه را خوشبو و معطر نمودن و حوران بخت کنار
 سر پر سپهر تنویر بخت و در گردش رقص آمدند و مرغان بالای قوایم و بهیم
 بی تطیس بر باز کیانی و شرطایر بال طعن زدند آینه بانی کلان از عکس شبیه
 خدایگان شمشه تجلی بسط ایوان انداختند و شیشه آلات دیوار و سقف منزل
 خاقان خورشید عالمگیر را حیران ساختند دست راست او یک ابد پای
 انبای صلیبی خورد و دیار وی چپ اولاد صغیر لطن دخترها با قدر و منزلت
 بزرگ یراق کو چک مرصع بست و صف کشیده بر پای شرف و عزت قرار
 گزیدند و عقب آنها یوسف خان گرجی سپهر مرصع و خضر و خان شمشیر کلان
 یکی کمان در کش و یکی شمشیر کی تبر زین و یکی نیزه و یکی تفنگ بکس کرد و یکی قمر و
 یکی مرده طادسی و یکی شانه و آینه یکی در مجله غلاف نخل کلاه کیانی که بقدر یک
 من تبریزی گرانی جوهر داشت و یکی در خوانچه سر پوشیده ضروریات دیگر
 بدست سکوت گرفته برابر ایستاده شدند نقاره خانه را بچوب تهیت فرود
 کو قند دست بطل شادی و بشاشت زده در کرنا و میدند که دور دور و فتح علی شاه
 دور نظام سر باز که هزار نفر یک سوی دیوار اندرون مقابل هزار غلام بچه
 یراق بند پا بر جالو دند همه قسم ساز فرنگی نواختند صف شاهزادگان بای
 دیوار حجاب در یمن دریاچه و قطار خوبشان بهین مرتبه در بسیار آن متوقف
 بوده بر کوخ تعظیم نموده پیش افتادند و در وسط بازخم شده راست رفت
 برابر سندهای ندی فرشتش روی صفه شانه بشانه هم ایستاده سرفرد آورده
 محمد دلی میرزا جانب تالار قریب بانی از و پائین تر درنا شدند و زیر باز مره منصب
 داران اهل قلم از پای دیوار کورنش کرده در پشت باغچه آمده باز نصفه راه و و و
 گردید و بکنج محجر سمت تالاری جا صدر اعظم خالی گذاشته قدم فشرده سر تسلیم نموده

و طرف دیگر هم باین قرینه مردم عهده دار قرار گزیدند و کسل الدوله انگریز بهادرو
 لیک صاحب باطیب دکتر دیلمی دولت ایران فیما بین مجمره باغچه و لب دریاچه
 منزلت یافتند و لا باشی با خطیب و طیب و علما در خانه بربل صفت کناره عرض
 جانب دریاچه از برابر فعال صف شاهزاده سبل بسبل یافت و المرحوم
 هم در پهلوی باشی موصوف تمکین یافت باری در چشم همزدن صف های
 امر او خوانین و میرزایان از عقب دیوار حجاب ظاهر گشته تعظیم نموده فوراً
 بامر قدیم سبقت می کردند تا بجل خود آرام می گرفتند بهمین قرار جمعت باریابان
 در بار بقدر پنجزار کم و بیش نظر افتاد و در آن میان یکصد نفر میر غضب عمه
 ملک الموت بسبت شرقی قطار گردیده از آنجمله و تا چوب فلک بشانه نهاده
 و چهار کس بارتکه سفیدار و انارید و شش گرفته چند تا سیل و کلنگ زمین کنند
 برای دفن زنده بابدست داشته باقی یکی ساور و یکی قناره شقه کردن و
 یکی شلنج گوشت کوفتن و استخوان شکستن و فشار سینه و پشت و پهلوار بر گرفته
 و یکی تیغ چپ راست نمودن و یکی تخاق و یکی اره بدن شگافتن و یکی خنجر
 و یکی کار و پیلو دریدن و یکی طناب خفه ساختن و یکی میخ طوله های آهن برای
 چار میخ کردن و یکی شمشیر گردن زدن و یکی جنگل چشم کشیدن و یکی لگن خمیر
 بسر گرفته روغن داغ ریختن و یکی دیک قوتقه نمودن و یکی کهنه پارچه بانگشت
 بچیدن و فیلد سوختن و یکی گاز انبر گوشت کنند ازین قبیل اسباب بست
 و چهار قسم قتل و سیاست را نیز وصیقل نموده دورویه ایستاده بودند هرگاه
 این سامان بیده حاضران مشابه مرگ ناگهان و آفت خانمان گذشت سطوت
 و هیبت قهرمان جهان و دبدبه و رعب قان و دوران باعث سلب حرکت جسم و جان
 و مهر سکوت لب و دهان گشت چنانچه ازان جم غفیر صدای عطسه و سرفه و نفس زدن

احدی بر نمی آمد گو یا قالب خاک را روح مجرد بخوبی هلاک خالی کرد که سر پا
 ایستاده زیر چشم بطرف مصد بسطوت و جمال در دیده نگاه می نمودند و بجهنم خان
 قهوه چی قلیان بلوری میانه چوبی و سروته و بادگیر طلار اچاق و دودی نموده
 بادای تعظیم مقابل برده زین را بلب نیاز بوسه زده بالا بر آورده دم مسند
 زانو ته کرده بدست شاه داد و چند نفس کشیده و گذاشت بار دیگر نی پیچ
 کرمانی مرصع پیش نهاد که مادام جلوس برابرش بود آن وقت که تمامی بارگاه
 از وضع و شریف خلعت پوشان عالیه پیراسته دوست بکر و سینه ایستاد
 بودند حضرت خلیفه رحمان بزبان وحی ترجمان با داز بلند بخت ترکی ارشاد
 فرمود ای حامی بایری مبارک اولسن یعنی شما همه حاضران را روز عید مبارک
 باشد میرزا محمد ندیم بجاگ افتاده عرض کرد شاهنشاهی چو خ مبارک
 اولس بعد از آن بزرید رحمت و رسم تحیت اشارت کرد که شربت و عیدی
 بدهند تشنگان زلال عطوفت را جرعه و امیدواران کرم همت را اندک بدره
 پیش دهند و خود باید بمان کلیم سیرت محمد فاضل خان کرشمه قابلیت و کمالاتش
 را گویند علاوه اشعار عربی و فارسی چهار هزار بیت ترکی یاد داشت
 مشغول صحبت و حکایت کردید و بکلام دلنواز طبع پر وحشت مردم را بهجت
 و مسرت بخشید پیش خدمت باشی دستوفی باشی دامن سعادت را بگر برز
 با غله و دیده مقابل صف شاهزاده بار سیده بادیه آب قند بشیرینی ادا
 گرفته جام جسم بگردش آوردند و سینی جواهر و اشرفی برداشته نقد وجود
 و نوازش بر شمر دند اول پیانه شربت گوارا تر از آب چشمه حیوان می
 دادند و همراهِ شش اشرفی چند دانه جواهر رخشان بدست می
 نهادند هرگاه نوبت دیگر بزرگان و شاهان بزم احسان آمد پیاپی شربت بکام زرد

دشت زر سفید و چند اشرفی بکفت تمنا عطا می نمودند و در طرفه العین از تقسیم
 شراب ظهور و مخور کنند و حور و غلمان حیات بخش خاطر جمهر گردیدند و بعرصه
 قلیل زیاده از گنج و قیصر و نفور یکیم و جیب احوالی حضور کشیدند پس ملا
 عبد الرزاق خطیب کرمانی سر بر آورده بصدای روح افزا درنگ و لیدیر
 انشای نهایت فصاحت و بلاغت خطبه در حمد و ثنای ایزد تعالی و تعزیت
 خاتم انبیاء و درود علی مرتضی و ائمه هدی علیهم السلام التمجیه و الثناء ادا نموده
 بنام بی همتائی حضرت صاحب العصر و الزمان عجل الله فرجه که رسید به تعظیم
 برخاسته خم گردید انگاه ستایش طبقه اورنگ نشینان عدل و داد بنیاد
 نموده فصل شعبی خوانده گفت بخصوص قدر قدرت خورشید رایت
 مستری طلعت زحل زفت مریخ مهابت بهرام سطوة عرش منزلت
 قدس جناب سپهر قباب قمر رکاب که بولی انتساب دار اوربان شانشاه
 دولت السلطان ابن السلطان و الخاقان ابن الخاقان فتحلی شاه قاجار
 خلد اسد ملکه چون این نام و الاد و دمان بزبان آورد تمامی ارکان دولت
 ایران بجا ک کورنش کردن انگذند و با الفاظ بقای عمر و خلافت ابد بنیاد
 امین گفتند پس شاه از روی تخت برخاسته رفت و بمکان خلوت سراج قرار
 گرفت لباس جواهرات سنگین از بر کشیده و جامه های سبک روزانه دیگر
 پوشید برای قبول پیشکش بگوشه مسند اسی بدوزان نوشت دزد بر محرم
 در بار خاص با چند امیر بزرده حضور پیوست درین عرصه فرصت همگی
 خوانین و یوانی بمبارکبا و مصروف دست بوسی و مصافحه گردیده
 اکثری پی کار خود رفتند در پیشگاه خلافت ادل مرتبه عرضداشت و
 تحایف نایب السلطنت عباس میز ابد رهای تکی دزد سفید و کنیز و غلام

کرنی و قداره و اثواب محل ساده و رزی و طلسم و ساعت و ظروف بلور
 و بارفتن فرنگی و زعفران با و کوبه و سماق شکی برسم از مغان گذشت و ثانی پادشاه
 طبرستان پیشکش گذرانید محمد حسین میرزا کیسه های اشرافی در پال اسپ
 عربی و قالین و جوراب و نسج کرمان شاهی شمرده شده قبول گشت و سوم
 تحائف محمد ولی میرزا ادالی کرمان و یزد و نقه طلا و نقره شال کرمانی و نمذ و رنگ
 و خا و دسته قاشق منبت بایات الکرسی و سوغات کر مسیرات بملاحظه
 آمد چهارم پیشکش حسین علی میرزا فرمانروای فارس پول سرخ و سفید و شده
 مردارید و شامه عنبر و خواجه سرا و کنیز و غلام حبشی و بارهای نبات و شکر
 و نقالین بنا و روغان و هند نظر فایز کردید پنجم پیشکش حسن علی میرزا
 بیکلر بیگی فراسان نفق و مسکوک و اسپ ترکمانی و شال کشمیری و شمشیر و
 کمر خنجر و کار و فولادی و پوست بخارایی و پوستین قیانی و قاقم و سمور و
 اجناس عمده بپایه قبول رسید ششم علی شاه حاکم دارالخلافه طهران
 هفتم علی نقی میرزا ادالی قزوین هشتم شیخ علی میرزا ناظم رشت و نهم طهماسب میرزا
 مسند آرائی همدان و هم ارغوان میرزا ادالی مازندران و همچنین عرض داشت
 و تحایف تمامی شاهزادگان و در دست و عظمای ولایات و تجار شهر و سرکرده
 هر صنف هنروران و صنعت گران باین ملاحظه در آمده بغزاقبال پیوست
 قریب ظهر خاقان عصر قهرمان و هر پاشده برای میل فرمودن چاشت و تهنیت
 و عید و مبارکی خوانتن محذرات بحر م سرار و نلق افروز کردید وزیر امین الدوله
 با طهراق بسیار بر آمده بدولت خانه خود رفت عصری شاه برای باز دید علیشاه
 که بخطاب ظل سلطان کامیاب بوده بمنزلش ارسلی گو شواره پهلوی تالار جلوه
 فرما گشته بالا رفته نشست و علی شاه نقالین اقمشته رز بقبت محفل و خارا و شجریم

راه شاه برسم پانده از گسترده کورش بجای آورده بر روی زمین برابر حجره ایستاده
 و دهنه تومان حق القدم گذرانیده مورد غرت و اعتبار کشته ندیمان و خواص
 و دیده شرف بار یافته صحبت و اختلاط کرد قریب شام اندرون بر کشت بعد مغرب
 مطرب منعی شرف اندوز بزم عشرت شده کنیزان باز یگر بر آشکر خوانندگی خود
 داد عشوه و دلربائی دادند روز دیگر صبح باز در بار عام و هجوم امرای عظام
 گردیده تا هفت روز برابر گذشت اما یوم ثانی وقت پیشین تهنیه عروسی هفت
 پسر خود با حبشه های خوارین فریدون فر حکم داد اهل کاران سلیقه و ربا هتمام
 از باد صرصر بشیر و چاکدستی هر چه تمام تر گونا گونا ان اسباب نشاط گستر
 حسب الامر جهان پر و ر جلوه گر نمودند که روی حوض بزرگ متصل در علی قاپی
 بچوب بست تخت حجره دار درست کردند در جلوه طاقت های دور میدان جلوه خانه
 را بجهت صنف دو کا ندران بازار بنا بر آئینه بندی و زینت سپردند هر دوسه
 تقریب یک ایوان دست سسی زده فوراً همه سامان مرغوب آورده آرایش
 دادند آخر روز بندگان محرف و از محل بهر روز بر آمده در منزل آرسی بالای
 دروازه قدم زده آن مکان سپهر بنیان را مانند ساحت افق در نشان
 کرده از اشعه روی آفتاب ظهور طلیعه پر توطور بخشید و مسند کمرانی را
 بصدور جلوس مبارک در تخت زیبایش نور علی نور کشید سه طرف زیر نگاه
 خلافت پناه شاهزاده و امیران و منصب داران سپاه و الاجاه و ولین
 کشتند روی تخت حوض سازنده و خواننده آلات طرب فرو گرفته و بچه ها
 باز یگر چل بند پوشیده و رنگ بد و انگشت نزد ابهام و زنگوله در پا بسته
 بسر آمدن دستگاه مقامات و گوشه و شعبه گوش باز بد و نکیس را مالیدند
 یک سمت بسر دو چوب رسیمان گفت کشیده بند بازان و یک و شاخ

بپا استوار کرده بالا شده هنرهای رقص و غلطیدن و صحبتن دور از کار عقل نموده
 یک سو آهوی نر و قوچ های کوه پیکر بچنگ انداختند یک جانب حاجی عرب لوطی
 با افغان الشیاطین صورت تقلید مسخره و حرکات مضحکه پیش آورد و برابر تخت مغنی
 نشین زمین سخت را نیم درعه کنده و نخاله سنگریزه چیده خاک را نرم کردند تا پهلوان با
 تنکه پوشیده بروی آن در ورزش و میل گرفتن افتادند و با هم در کشتی
 پیچیدن بنیادنها و ند پهلوان ابراهیم قز زینی بجاییت علی شاه سرفرو داد و آورد
 و طلب شد که رخصت بفرما با پهلوان علی کرمانی مقابل زد و در غایم چون منظور
 حضرت سلطنت دستور نبود و فور مرقت و مراجع شاهانه اغماض فرمود و شاهزاده
 حبیب ابراهیم کشته درخواست پذیرای استدعای مذکور نمود و اجازت یافته
 بقتل رافز و قز زینی با کرمانی دست بسلام داده جدا شدند انهم چه کرد که
 صدای قیة حاضرین میدان برخاست و سه مرتبه نعره فلک نورد کشیدند و
 گوسفند ها را بقربانی سر بریدند شور و غلغله افتاد که علی ثانی رستم زال سستانی
 دفعه اول از دست بازی قز زینی زمین خورد و بعضی گفتند جادو انداخت
 پاره بر اشتفتند چشم بندی ساخت بهر حال ابراهیم خلعت مرتبه پهلوان باشی
 پای تخت پوشیده به تعظیم خم گردید و شاه برخاسته و بجرم روان شد و در ول
 شب انواع آتش بازی سری کردند و یومیه بهمین وضع اوقات صبح و بار
 و آخرها اساس بازی بروی کار نمودار میشد تا لیالی سبعة جوش و خروش هنگامه
 انبساط مانده شب هشتم در بنای اوردن عروس ها بخانه های دامادیرش اقسام
 نشاط بسر انجام رسانده شد تا سحر مروج به نظاره و نقاره و سیر و تماشای
 آتش بازی تردد آمد رفت داشتند یوم نهم اسپهرا بجکت تاخت در میدان
 شرط جفت قرار دادند و گرد بسته چار فرسخ راه از جای کمی تا نزد می آمدند

بر دهندهم بسوس آمده از دروازه دولت بیرون رفته زمین پهن دشت
 دیدم خیمه شاه را مثل شکوه عرش بروی صفحه تکین کشیده دیگر سرپرده و چادری
 برای اکابر صد نشین زده بگوشه ایستادم و دیده تحقیق بهر سو کشادم
 سواری بندگان شهر یاری با عظمت جباری در دهن و دجله خدم و حشم بر اسپها
 نشسته یک میدان راه پیش روان یمن و یسار تاجدار دسته شاطر با پیاده
 روان و قول جمعیت شاهزاده و امر او سرداران بعقب تیر رس ایشان
 و بناله کشتان بوده برابر سداقت جلال فرد آمده بیای حکمه دار سرکری طلایی
 مرصع نگار قرار فرموده پیش خدمت قلیان حاضر گردانید غمگین هم دوش
 قضا و قدر برابر در نظر خالی گذاشته در چپ و راست صف کشیده ند چابک
 سواران بچه چهارده پانزده ساله ترکمان را تخته بند کرده بر پشت تازیهای
 بادپما نشاند از چهار فرسخ گرم تک و تاز نموده آورده هر دو تار با هم
 بفاصله نیم فرسخ گنجان دو اندیدند که سرعت ادبیم و هم و خیال بکرد
 شان نمی رسید و تندی کمیت نگاه به پیرسون سایه آنها سکندری خورده
 لنگ می کردید جفت اول یکی پرورده آخور شاهنی و دم سبزه نوره علف
 به کند علیشاهی بودند که نجیب سرخان سلطانی یکسر و گردن بلکه سینه پیش
 آورده و هزاران تومان گوزن شاه از پسر بی قرینه بر دهنچین دو تایی
 دیگر و دیگر قهرشتاد اسب جفت شده در پهنای میدان سعی نعل شتابی سودند
 و از حریف سوغان گرفته مقابل خود گوی سبقت ر بودند مفصل همه را نیافتم
 که از که وجه طور بودند بعد از آن یک سواران تاخته علم ران در کاب و نیزه
 و شمشیر و تفنگ بازی بجلوه گاه نگاه افراخته مور و کتسین و آفرین شدند
 سر و خاقین نامدار بر خواسته سوار گشته دوبار گ روان گردید برای تخلص

هرگاه از تماشای جشن عید خاقانی و بنای عروسی اخلاف سلطانی و سیر میدان آستان
 روانی چشم و دل را لذت کاهرانی دست داد و بنا بر دید و باز دید یارانی که آشنائی
 جانی بودند و در شب و روز بعضی آمده و بجان برخی رفته و عده مهمانی باغ و گلشت
 صحرا و آستانم بشادمانی اتفاق روانی افتاد گاهی و زنگارستان شاهی و زمانی بزم
 پای الوند کوه می بودند و چند وقت برسم خوش گذرانی هر جای که می خواستند
 و انهم کشیده شریک صحبت می کردند و خواقین قهریه از اول سلسله و آغاز ولایت
 بندگان اقدس علی السَّوَبَه بتدبیر پول پیدا کردن خوب می دانستند بخدمت پادشاه
 دراز محاسن بلند اقبال که یقیناً در مدخل اشرفی دریال هرگز فرو می گذاشت
 چنانچه بعد از هنگام عید روزی بعادت معمول هنگام عصر در نقاشخانه رفتم آقا
 علی قلی یادش بجز گفت جای شما بسیار خالی بود صبح نیامدی سیر بنیانی لذت ببری
 اینجا عجب معرکه برپا شد گفتم شوخی نکن بودگی بگذار گفتم تو بمیری اگر دروغ بگویم
 ملامت کردم ای بیروت هرگاه امری لایق دیدن و تماشای دانستی چرا خبر نمیدی
 حقا که از تنبلیهای شاه عباسی بهم گرد برده جواب داد مهلت ندانستم وقت تنگ
 بود پرسیدم حالا اناده بفرمایم چه شد که این همه آتش در آب و زنگ بیان
 میدی گفت شاه از صف سلام خلوت برخاسته بیرون آمدم در عمارت
 اندرون حرم روی کرسی نشست عمده خدمت بادسته خازنین شاهزاده ها و درش
 گرفته منم قائم شده بگوشه ایستادم دیدم در کنج زیر دیوار مقابل توده خاک نرم ریخته
 بلند و هموار کرده استخوان شانه گوسفند رویش گذاشته اند قدر قدرت تیر و کمان بست
 گرفته ایستاده بقول فردوسی بیت

ستون کرد چپ را و خم کرد راست
 فغان از خم خرچ چاچی بخاست

ر و بجانب الله يار خان سردار فرمود تومی توانی تیر خود را بر نشانه بزنی گفت قربانت
 شوم بالله هیچ کس نیست هدف آن قدر دور است که درست به نظر نمی آید خدنگ
 فولاد باز و اگر ناخاک هم رسد جای افتخار است شاه از شصت مبارک تیر را سردار
 اتفاقاً در میان استخوان خورده چندان و یکراخت راست و چپ نشانه جا گرفتند
 پس گوسفند سر بریده را دست و پا بسته آورده زمین گذاشتند شمشیر کشیده
 بالا برده بقوت زو پشت و پهلوراد و پاره نموده چند بار تیغ زنی خود را به نظر
 مردان در بار آزمونده به پیش خدمت داد که پاک کرده در غلاف کند یکی بیدمان
 و خوانین زبان و آفرین رانده مزد سر پنجه کشورستان عالمگیر
 از صد اشرفی و پنجاه و ده و پنج تومان پیشکش گذرانیدند سر کیف دماغ قلین
 کشیده اندرون برگشت از اتفاقات حسنه فصل و فور میوه و جوش ارزانی
 فواکه و انار و موسم تابستان بود و در آن سال هوایش اعتدال داشت
 که آمد آمد ایام روزه بر روی ارباب ایمان ابواب سعادت جاودان
 و در رحمت یزدان کشور و اصناف مردمان تبارک عبادت پرداختند و اشرف
 و اعیان تهیه بر و احسان فقر و مساکین آماده ساختند تجار معارف رشت
 و گیلان و آذربایجان تحاف ملک اروس در دم آوردند و سوداگرهای فارس
 و بناور اجناس ملک دهند و چین برای معامله پای تخت طهران از اطراف
 مرز و بوم بردند ایوان درهای مسجد شاه را به سمت مدرسه صدر سرفقی داده
 کرایه کردند و با شتر آک یک دیگر بهزار صفا و زینت آئینه و آئینه و اسلحه و ظروف
 را به دوکان های مذکور درجه بدرجه میهند بعد از دیدن ماه مبارک صیام از توبخانه
 شاهی بنا بر آگاهی بی خبران شلک نمودند و تمام خلایق از مردان و زنان راه صوم
 و صلوة بقدیم چه و چه پیوندند و جمهوری را نام دعای رویت هلال شب

اول ماه خوانند بعد از عبادتِ معهود شام خورده بخواب رفتند و اطفال خورد سال
 بحد بلوغ نرسیده هم از متابعت والدین و شوق ثواب روزه گرفتند
 دوکان اقسام خوردنی تا زوال آفتاب تخته بندگشت گرفت و گیر محسوب و عله
 امر و نهی و رجسجوی احوال مریض و مسافر از حد گذشت نزدیک ظهر
 خدام مسجد فرش های گلیم بزدی را که بران نقش مصلا یافته بود بلحاظ
 کثرت و هجوم مردم در ایوان و صحن گسترانیدند و اکثر ملازمان و غلامان
 و بعضی جوان و طفل و پیر نابالغ کم فرصت سجاده مولا و آقا و محضر و تسبیح خود
 را در صفهای اندرونی پهن گردانیدند تا کسی جای ایشان بان علامت
 تلک و تصرف ننماید و قریب پیش نماز و منبر برای سماعت قرأت و عوظم
 مقام بی مزاحم و تکلف بدست آید هنگام زوال جوق جوق رجسالی و
 نساست نماز گرفتند در مسجد رسیدند و ذکوراشراف و اجلاف
 برابر هم در نوافل و تلاوت قرآن و دعا مصروف گردیدند زنان برادیه
 بالای بام دور گنبد پرده آویخته فراهم شدند و انجا هم در بی بی و کنسیر
 و خاتون امیر و زن غریب تمیز را دور کردند همین که وقت پیشین و اول
 هنگام گذاردن فریضه آمد بالای گلدسته چند ذاکر مناجات شروع
 نمودند اذان میان مؤذن خوش آواز بصورت حسن بانگ اذان
 داد جناب آقا بزرگ مجتهد جامع الشرائط رونق افزای صحن و رواق
 گشت مردم پیش پایش بسلام و دست بوس برخاسته راه دادند
 تا بحراب رسیده نشست نوافل خود را خوانده مشغول وظایف و اوراد ماند
 مکبر خاص صدا با قامت بلند گردانید و چون کلمه قد قامت الصلوة
 بر زبان گذرانید جناب آقا قامت مبارک راست و نیت کرده

تکبیر الاحرام گفت بسبب وفور ناس بتفاوت مقام چند کبریا مورشدند که هر
یک بفاصله ده و دوازده صف ایستادند تا محضر دور دست را بصدای
الله اکبر از قیام و قنوت و رکوع و سجود و قنوت و آگاهی دهند بکلی جماعت
اقتدا با امام حاضر کردند و جناب آقا فاتحه الکتاب را با سوره طولانی قرائت
کرده رکوع رفت هر کس که تازه می رسید بلند می گفت یا الله آقا بند کرمی
افزود تا که ماموم نیت نموده شریک جماعت مصلی خم شود باوقات دیگر شنیدیم
که نوبت به تکرار ذکر مفتاح مرتبه هم شمرده شد پس بفرموده وضوء و خشوع و تاتی و
خواندن دعای طویل قنوت و اکتفاء و اذکار و صلوة نماز را بسلام تمام
گردانید بکبرلین خوش و دعای بین الصلوة ظهرین ایام صیام را چنان
خواند که بکلی همراهِش آن کلمات را بر زبان راندند و جناب آقا در تعقیب
و ادای سنت مشغول ماند تا که وقت گذاردن عصر داخل گردید و به همین
سیاق آن راهم بجا آورده بعد از فراغت فرایض و سنت بر عرشه
منبر بالا رفته از بیان تفسیر و حدیث و قصص انبیا بلوازم و عطا و احکام روز
از استجبات و واجبات گوش سامعان را زیور رشوق و ذوق بخشیده
فرو داده بدولت سیراکه در همان حوالی مسجد بود باز گشت ملای قاری
ناهر علم تجوید در ایوان بزرگ بمقابل قرآن شریف جلوس کرد و با طراف
او صفهای سه گانه نشسته هر کس کتاب الله خود را با قلم و دوات مرکب
و سرنخی و چاقو بهجت حک غلط و تخریر اصلاح پیش رو نهاد بنامی دوره
قرأت و امتحان مخارج حروف بر پاکت نوبه بنوبه هر یک دوسه آیه
را تلاوت می نمود تا که یک دو جزو مصحف با تمام رسید چند کس را دیدیم
کلاب پاش چینی و شیشه بدست گرفته و در مردم می گشتند و بر کف دست

می ریختند آن ها بر دمی زدند و صلوٰه می فرستادند و بعضی دامن پر از خاک
 و آلی و بصره نموده بدیگری تعارف کرده راه التماس می پیوند تا ازین
 خمار و زده افطار کنند و برخی گل سرخ بدستمال آورده بهضم کسب ثواب
 پیش می آمدند و راه بیراه آشنا و بیگانه می فرمودند و بهم بوییده درود
 می خواند با بواب مسجد و مرور خلایق ازین گونه اشخاص دم جلو گرفته مشغول
 خیرات مفت بودند جرگه خوانین و امرای درخانه و شاهی هزاره ها بعد از فراغ
 نماز به طرف مدینه شتایی و سمت مدرسه بر دوکان تجار تشریف برده
 بالای صندلی و کرسی آرمیده بتماشای اسباب و تحایف رو نمیدادند
 چه گویم که چه قدر سامان آماده داشتند ظروف چینی و بلور و مارفتن و گلدانها
 طلائی و ساعات بغلی و صندوقی زراندود و مینا ساز و آئینه های خاتم بندی
 و عجائب صنایع فرنگ و قلیان و لاله و گیلان و لستر و بشقاب شیشه و
 اتواب منحل کاشانی و طلسم ختائی و مجری هزار پیشه چاخور و سماور و بهتر خانی
 و ماهوت و بکرس و جعبه تفنگ و طپانچه و نمشیر و کار و باق داره و یراق کیسه
 کمر و اسب و سایر اشیای قطعه و کتب و قرآن و شال کشمیر بود که برابر سودا
 و معامله می شد تا قریب غروب آفتاب همین اساس بر پا و داد و ستد
 و بیع و شرا در ترقی مانده نزدیک عصر تنگ خلق پراکنده و منتشر شدند
 در مساجد محلات علمای عادل که اجازه پیش نمازی از سرکار مجتهدین
 یافته اند بجهت امامت بی اجرت در خواندن نماز بای پنجگانه
 با جماعت سکنا ی قریب و جوار شب در روز مشغول و متکفل بودند شام
 هر کس فراخور حالش همچنان را وعده خواسته بساط افطار چیده بخانه امر انبوت
 بست و سه نفر طلبه علم و فقر ادایام و مسافر و غربای بعید الا و طان می رسید

فراشان خوانچه های بزرگ را که عرض یک دره و طولاً دو دره پرازی عدد
 ظروف چینی دکاشی و در آن بقدر حاجت شیر فالوده و پنخ در پشت درخت کافور
 و فرنی و ماقوتی و حلوائی گل زرد و خان احمدی و اردابه و بادام و مسقطی و خرفه
 و زعفران و کباب گولر حسینی و شاهبی و شاخ ماهی و فسنجان ماست و تمر و زرد
 و بورانی و باذنجان و آتش کشک و ماست و غوره و قلمکار و ماش و شلغم و ساگ
 و برگ و لبنیات و لاله شیر و پنیر و ماست و سرشیر و کوی و بیا و عدس
 و ماش و به و سیب و ماهی و گوشت و کدو و کوبیده معنی و کوفته آرزومند
 و آبنوره و سماق و نارنج و سبزی و قورمه سبزی و به سبب و گرز و باذنجان
 و کنکر و قیبه گوشت و بلغه و لپه نخود و دوله پیاز و برگ موز و برگ کلم و
 تخم مرغ و خیار و برگ و افشره تمر و لیمو و نارنج و آبنوره و شربت روغن
 و مربای ترنج و زرشک و فالوده و میوه تر و تازه و حلوشیرین و نان بااختلاف
 روزها حاضر بوده آورده بر آن افطاری گذاشتند پیش خدمت ها
 پس از نماز مغرب که انهم غالباً هر جا بجاعت می شد و رحمه خورد
 سی فنجان های چینی و قهوه جوش آب گرم آورده بهر یک فنجانی
 می دادند افطار کرده بر خوان های نعمت نشسته چیز خورده دست شسته
 مرضی می گشت و در منازل خود رسیده دعای شب خوانده می آرید
 سحر بر خاسته طعام پلا و بشیرط و سترس و مقدرت از قسم جانماز
 پلا و ماهی پلا و مصرح پلا و مرد پلا و نجی پلا و یا قوت پلا و الماس
 پلا و شبیت پلا و تقه پلا و کلم پلا و شاه جوان پلا و افغانی پلا و
 نارنج پلا و گرز پلا و ماش پلا و لوبیا پلا و الا قیبه پلا و تاس کباب
 چلا و باغورش و دیگر با انواع مطبوخ می خورند باز نان و عیال اختلاط

و صحبت حلال می داشتند صیغه متعه را در شبهای جهتی بشرط تحریر و عذر
دیگر زیر سری گذاشتند و اسی ادای سنت را بفرض امکان بدست
سعی می افراشتند و کاهلی و سستی را در کار حق حد المقتدرینی گماشتند
تا ذکر برگزیده مسجد انواع مناجات از آیات قرآنی و اشعار معارف
ربانی آغاز کرده در انجام آب تر پاک می خواندند مردم بدعای سحر
چسبیده زبان باستغفار رانده از اکل و شرب دست می کشیدند و
نیت روزه نموده منتظر طلوع فجر شده وضو گرفته بیشتری روم مسجد
می نهانند و توپ شلک صبح سری گشت از اول شب تا سحر و گاه
های بقال و اشپز و کبابی و نان باو دیگر انواع خوردنی باز و بازار
خرید و فروش کرم و بار و زهای عیب و مسازی مانند تابکار و خلاق
و فاه باشد سنگ های بزرگ نخ مثل پارچه های الماس از بچال
شهر و بیرون هاورده آورده بار چاروا بھر گذرگاه بزین نهاده زیر
پوست شالی قایم کرده خیلی ارزان بقدر حاجت از پیش شکسته
دست مشتری می دادند که در آب خوردن و افشرد و دغ اندازند
و روی میوه آلوده و گوجه و شفتالو و علود و زردالو و قیسی برای خنکی گذارند
روز جمعه از و حمام مخلوق زیاده گردیده صف با نصفه صحن مسجد رسیده
جناب آقا بجام غسل کرده زینت افزای محراب و منبر شده بنهایت فصاحت
و بلاغت خطبه خوانده نماز جمعه بجاعت ادا نمود مردم بطور احتیاط اکثری نماز ظهر
خود را فرادجا آورده و در عصر بهمان طریقه اقتداء به پیش نماز حاضر کردند
شب هادر هر محله حمام گرم می شد زن و مرد برای غسل واجب سنت میرفتند
و روز باینز هر کس حاجت داشت برای سر تراشیدن و نوره کشیدن رنگ حنا

و بستن و کیسه و شتمال بجام رومی آورد و چرک و کسافت بآب دلو شسته
 داخل گریه می شد و بدن مالیده سر بآب فرو نمی برد شب نوزدهم ماه
 مبارک مقارن غروب آفتاب هزاران مردم غسل نموده بعد از افطار
 و چیز خوردن در مسجد جمع آمده روشنی قندیل و فانوس رو برو
 گذاشته بخواندن قرآن و جوشن کبیر و صغیر و دعای کمیل و صحیفه کامله و
 تسبیح استغفار و نماز قضا و سنت تا آخر وقت سحر ایجا داشتند در
 شب بست و یکم و پنجمین امار و زبست و یکم دوکان های اصناف
 بازار و در باب و کار مسدود و سودای خرید و فروش بسبب غرادر ماتم
 علی مرتضی علیه السلام بکلی قطع گردید آن شب در روز باستماع واقعه
 شهادت و مصیبت آنحضرت دگریه و نوحه بجد و حصر با حال سوگواری و
 ماتم داری بشام رسید بعضی جا اساس شبیه برپا شد و در مسجد شاه
 و مسجد جمعه جناب آقا و ملا محمد زنجانی از لسان بیان حسرت و احزان
 شورناله و فغان بزل بپیر و جوان راه انداخت در تکیه های معروف
 و مشهور ملاهای روضه خوان داد خوش خوانی و صدق ترجمانی دادند
 و بسیار جاها صاحبان مقدرت و توفیق شیلان طعام نذر نموده با مثال
 و اقران و اهل الله بدعوت قسمت کردند و در شب بست و سوم که شب قدر
 بود با اهتمام مبلغ در خواندن قرآن و دعا و زیارت سید الشهدا و ادای
 نماز با ایجا نمودند یوم جمعه آخر بهجوم رجال و نساجدی بود که پنداشتی احدی
 بخانه خود بجا نمانده باشد روز بست و نهم ماه صد ها کس را دیدم که غد فستاقی
 تکرده گوشه بریده بادوات و قلم بدست رو بروی پرکاتب خط نسق
 خواهش می کردند ترغایه و اِنْ يَكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نُوْشْتِ مِیْ دَاوُطًا مَّیْیَل

آید بلبا تمام رسانیده برای حرز درست نموده می بردند که بر بازو بندند در ماه
 مبارک رمضان بلکه ایران از تقصیر و حرمت ایمان لغو باشد اگر بخورش
 چیزی و بن کسی را در حرکت یابند خواه بترک اسساک بجالش پی برند بساد
 گنگ گرفته در خانه محسوب برده بجاک مذلت می نشانند در سوای خاص و
 عام می گردانند مگر آن که پیش حاکم شرع عذر بیماری و ناخوشی قوی و غربت
 بی قصد اقامت را ثابت گردانند یا الله آنوقت دست از سرش بردارند
 روز بست و نهم بطور احتیاط و آخر ماه بر سبیل جزم و حتم سعادت مند ان حق
 آگاه با گردن از امید کج و روی نیاز فاشع و چشم پر اشک حسرت بجنوع
 تمام دعای و دایع ماه رمضان خوانده آن شب را عبادت و طلب
 حاجت خود و برادران دینی احیاء داشتند صبح که عید آمد برای نماز
 در مسجد شاه از دو حام کرده بجاعت ادای می فرض نمودند هر چند در غیبت
 امام علیه السلام این نماز مختلف فیه میباشد و با جماع نزد جمهور فقها
 ثابت نیست مگر بفتوای بعضی مجتهدین احوط می دانند مردم بمصافحه یک
 دیگر با هم تنهت می گفتند لکن بمثل عید نوروز و در سرد و نشاط اهتمام
 موفور بظهور نمی رسد زیرا که عوام می گویند این عید ملاها باشد و رسم
 خورش رشته اردو خوردن شیر و فرما و فرستادن هدیه آن بخانه
 عزیزان متداول عجم نیست مگر گندم فطره و قیمت آن واجب دانسته
 به فقر قسمت می نمایند الحق تا کسی آن را ضایع تعظیم و خوش گذرانی شهر
 صیام را در ملک ایران بچشم خود نه بیند بر خورد هماننداری و طاعت گذاری
 و ضیاع و شریف مشاهده نه کند نمی داند چه قدر و لوله مومنین و مومنات در
 تقدیم عبادت و کسب امور حسنات در آن کشور بظهور می رسد روز عید

قربان سوامی کشتن گوسفند و بز و خمر شتر امریکه لایق بیان و فراخ را اعلان
 باشد در ایران شایع نیست الا مناقشه بین دو گروه حیدری و نعمتی که همه
 شیعه اثنا عشری مذہب اند روزهای اجتماع خلایق بهر یگر از چوب و چاق
 و سنگ فلاخن جنگ کنند و دست و پشت و پهلوی شکند و از دوستی و
 قرابت سابق بطلب نام و ننگ چشم پوشند و اگر مجاوله در تقصیب زیاده
 شود و پیش شیر و نعلنگ دست زنند و اصل آن بر وایتی شنیدم که گروهی
 مریدان شاه سلطان حیدریکی از اسلاف خواقین صفویه و ثانی پیردان
 شاه نعمت الله ولی اند که آن سلسله در محلات سر بالاد و سر پائین و شهرها ملقب
 مانده اند برای نماز عید قربان بمصلای خارج از شهر دسته دسته مردم هر محله
 با براق می روند اگر چه بسترن اسلحه در میان رعایا رواج نیست لکن
 نگهبان شدن در خانه قدغن نشده حاکم بلد با دستگاه تمام سوار می شود و نظام
 نظام سرباز و تیپ سواران و توپ بجلو می باشد پهلوانان تنگ پوشیده
 کبا ده کیشان و میل جنیان علی مددگویان راه قطع می نمایند شتر بز چاق
 قربانی را جل قشنگ انداخته و زنگ زنگوله بدست و گردن آویزان
 ساخته و در پیش اکابر و اشراف و اقوام صنایف گرفته تا عیدگاه درو و
 سلام و اذکار خوانان رفته انجای پس از ادای صلوٰه بزرگ قبیلہ دلائی
 معروف بخمر کرده امنای حاکم سهم گوشت حق هر یک محله را برسم قدیم می دهند
 و آن پارچه را بابتزک و طمطراق جانب مسکن خود می برند بیشتر به همین نزع
 می شود که حصه دست راست می خواهیم در آن نمی ستانیم و از دیگری بیشتر
 می بریم شیطان درین میان تکه و یکند شات و شوقی می افتد تا خون بار بخت
 و شکست خورده سبیلها آویخته بازمی آیند اما روز بهجت تخمیر عید عذر بر که

هجدهم ماه ذیحجه است و در آن یوم فرحت افزا حضرت رسول خدا علیه السلام
 و الشنا از سفر سعادت اثر حجه الوداع باطواف امم رویدینه طیبه مراجعت
 کرده در منزل حجه که تقسیم راه و طریق ممالک اطراف و جای متشکر گردیدن
 اهل الکفاف و مقام ترضی اکابر و اشراف بود برای تلقین امر امامت
 و تعیین منصب خلافت و وصایت و تمکین جناب شاه ولایت بحکم خالق انام
 جلوه پراهمیان خاص و عام گرفتہ امر بقیام و منادیر انام بنام فرمود
 تا بجزار صحابه کرام و وضع و تشریف خدام و همراہ سفر خیر انجام نداد
 داد که باجماع پرداختند و از پالان شتر منبر ساختند حتی پناه بران عروج
 نموده خطبه مشتمل بر حمد و ثنای کردگار در نہایت فصاحت و بلاغت خوانده
 و بجزار ارشاد فرمود اَيُّهَا النَّاسُ اَلَسْتُ اَوَّلِيْ بِاَنْفُسِكُمْ قَالُوْا بَلٰى اَنْ
 حجت خدا علی مرتضی را بالای منبر بر آورده دست بید الله گرفته بلند
 کرده بزبان گوهر نشان جمله مسلمانان را مخاطب ساخت مَنِ كُنْتُ مَوْلَاهُ
 فَعَلَيْ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَاِلَ مِنْ وَاَلَا هُ وَاَعَادُ مِنْ عَادَا هُ وَاَلَصُّ مِنْ نَصْرِهِ وَاَخَذُ
 مِنْ حَذِّهِ بنا بران درین یوم بزرگ متبرک اهل عجم خیرات و مبرات بسیار
 نمایند و حقوق بین سال درین روز باب رعایت ادا فرمایند چنانچه
 در سال اقامت دار الخلافه طهران شنیدم که در یک مجلس نظام الدوله
 صدر اعظم حاجی محمد حسین خان اصفهانی هفت هزار تومان نقد و جنس
 قسمت کرد تا شام بلکه نصف شب پنج مرتبه در اجلاس و عطای مردم
 گذشت که در صلوات مذکور بعد هزار بیش حساب گشت بنا بران در ایران
 کمتر تجیل و پول و دست خواهد بود که از مال حلال در آن روز و شب بهره
 و افر با قرباد همسایه و انبای سبیل و اتیام ذاریل و طلبه و فقرا و سائل

بکف بذل نکند و تا سه یوم و لیل بهمانی و صرف طعام و شیرینی قدم نزنند در
 تهنیت و شادمانی باهم دیگر مصافحه و دیده بوسی نمایند و برای بشارت این
 کلمات فرح افزا خوانند **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ الْمُتَمَسِّکِیْنِ بِوَلَایَةِ عَلِیٍّ**
ابن ابیطالب علیه السلام آخر ماه ذیحجه فکر سامان عزاد ماتم و تدارک عشره
 محرم بخاطر اصناف اہم نمیش غم و الم زد بخانه و محلات بلاد و عجم تہیت ذکر مصیبت
 اہل محرم دل پیر و برنارادیم و برہم کرد بملک ایران میان شہرهای سواد
 اعظم بلکه بلد صغیر ہم کسی را کہ دولت و توفیق ہم می رسد در جوار مسکن
 خود یا نزد یک ان حصینہ و مسجد و مدرسه و آب انبار ساخته وقف کرده
 بدست اہل اللہ می دہد و عمارت و کاروانسرا و حمام و آسیا جای مداخل
 است اجارہ می شود و داخل اطلاق و مترکات میت پورث می رسد
 و گاهی بانی خیر باخذ البقصد ثواب آمدنی آن را ہم بنام مصارف مہضات اللہ
 دایمی گذارد سرکار مجتہد کفالت می کند در ان کشور سعادت پرور بنا بر
 تعزیه داری عزت خیر البشر بنای ساختن ضریح و تقزیہ فقرہ و چوب
 و کاغذ و این طور علم پرچم زرد و ز کہ متداول ہندوستان می باشد
 معمول نیست و کثرت آویختن و نصب جھاڑو جہابہ و ہانڈی و دیوار
 گیر و آئینہ و مردنگی و کنول و لنب چنانچہ درین اوان میان ہند خاصہ
 در لکھنؤ شایع گشتہ بسبب عدم وجود این اشیاء را بنجا قلیل یافتہم زیرا کہ
 شیشہ آلات را در صندوق چوبی از لندن و فرنگ بار جہاز در کلکتہ
 پائین می آوردند بر کشتی نہادہ در شہرهای کنار دریای شیرین رسانیدہ
 از آنجا بر عرب باہل و نقل بلاد اطراف نمودہ بقیمت نازل می فروشد
 کہ اوسا طاناس و دولت مند ان بدرجہ اولی گرفته در آرایش مکان

و حسین بکار می برند در ایران که از نیا و عثمان تا دار السلطنه همه جاراها نالدا
 و نشیب و فرازش مانند ارض و سما صد پاکوه و کوه و کوه بایل عبورست سوار
 اسب و پیاده هزاره و شوارسی مسافت قطع می گرد و بارکش سوای قاتر
 و شتر دیا بودند این سامان سنگین و بزرگ را چگونه بمنزل مقصود
 توانست بر و لهذا فقدان آرایش مذکور بوده گر آنچه دسترس مردم
 باهمت می گشت در آن زمان بجا های معروف در نظرمی گذشت بعضی
 و صف حسین شاه بی زبان خامه و قالیچ نگار شایع خواهد شد و هم تنزیه
 در آن ملک چنان قرار یافته که فقیر و امیر اجلاف و اشراف ترک و تاجیک
 جوان و پیر یکی بجهول کسب ثواب شریک و معاون شوند تا مجلس عزاد
 ماتم و بکار اهلوازم سامان شایان رونق دهند پس هر تکیه که میان یک
 محله خواه متعلق و دسه یا چهار ساخته اند کلمه سنگنای حوالی آن از مالداران
 و حکمران در رعیت و صاحب چیز وجه مصارف یک شب و روز با شتر
 هم بر خود لازم گردانند یا بنزد حوصله و همت تنها تکفل نمایند در آن تاریخ
 هر قدر از اجرت ذاکرهای پاسبان و روضه خوان و عمده تعبیه و شیشه گردان و خرج
 کنند و شکر و قهوه و تمباکو و زغال و هیزم و طعام و روشنی و سایر با احتیاج
 بوده باشد بیای آن شخص تا مزد مانده یک روز قبل یا بعد ادایکند و مانند
 و بروفق مذکور عشره محرم بسرمی آرند و در خانه هر کس شیشه آلات آویختن
 و گذاشتن و نصب کردن و ظروف بلور و بارفتن و لایق بستن و چیدن تالار
 و سقاخانه و کاشی و چینی باب طعام و قاشق و نمکدان صرف خورش و لگن و مجبوعه
 و سینی و خوانچه و چرخه سسی و پیاله و فنجان و مجری و قهوه جوش و سماور چار و قهوه
 و دانه و نمک و فرش گلیم و نمد و قالیچ و احرامی کتان و سایر چیزهای ضروری و نمکدان

و گلاب پاش و پیسوز و شمعدان موجود بوده باشد یا مستعار از بزرگان
 تواند گرفت مثل تخت و حوض بلغار بدست آورده بخصالت خودشن و اقربا
 میبایمی کند و با جزمی ماند که تلف و برباد نشود از مردم بی بضاعت گروهی
 جاروب کردن و آب پاشیدن و فرش پهن کردن و برچیدن را متکفل
 میباشند و صنفی عهده کفش بردار و پیش خدمت و شربت دار و آشپز
 و ناظر و کشیکچی را سرگرم مانده امور مستعلقه خود را با انجام می رسانند چون قاعده
 است در صحن حسینیه بقا صله ده پانزده درعه آراضی پای دیوار چار طرف
 طناب می کشند و در میخ های بزرگ چوبی سرمای ریسمان بسته در میان
 صاف و خالی میدارند یک جانب آن رسن مردان پیر و نورسیده
 عمر و بسمتی زنان چادر برقع بسر و بند با آویخته بجه های شیرخواره در
 بغل گرفته یا تنها با دست مادر و خواهر اجلاس می نمایند و حیاط در میان را
 که میدان با صفاست بروی زمین تخت های چهار پنج درعه مربع بهر دو
 سر مقابل یک دیگر می گذارند تا آخوند شبیه گردان حمله بعتبه امام و زینب
 و ام کلثوم را بر یکی و زید و ابن سعد بدیگری بقانونی که خواهد بسیار د
 بنشانند بگرداند ایستاده دار و زیرش قائم کنند و بالا بر آرد آن ها
 از کاغذ نسخه از دست خود با ابیات مرقوم سوال و جواب را با آواز صوت
 رنگین حسب حال بخوانند ناظران کم حوصله بجه و جوان و پیر هجوم آورده
 رای دیدن و شنیدن بروی هم نریزند و شلخ نمایند زمره دیگر از مردم
 محله قوی دست چارشان آقا چاقو با چوب ترکه انار و بید ساده جفت
 فراشان میر غضب شاهی برآمده در بند و بست آیند و روند و حاضرین
 با اتهام بلیغ پردازند که باز زمره زنان نیا و یزند و بعضی غریبا خدمت ظرف

شستن و مجمع برداشتن طعام و روشنی و چراغان بای خود قرار دهند
 و صاحبان و ناموران خوش سلیقه رودار ایشان میزبان و مجلس آرای
 میمانند ارشوند و منصب ارباب یا بند از هر صنف مردم چه خواننده و چه
 مستمع و چه گرم کننده هنگامه عزاد بکا وعده گیرند و دوسه صاحب سواد را
 بضبط حساب دخل و خرج نامزد فرمایند دفتر سیاه حبس خرید و قیمت را
 وارسند و حق القدم روضه خوان و ذاکر با و لقبه گردان را بتعین وقت
 و تعداد مجلس قرار داده صیغه ایجاب و قبول خوانند تا در ساعت
 معهود تفره نزنند و کار خود را بسعی وافر سکه نمایند و دسته خوش آواز
 نوحه خوان و سینه زن و علم بردار قوی تنه فراخ باز و دستگیران و جریده
 کش را هم در تکیه خود معین گردانند چون اکنه حسینه در تمام ایام سال خالی می
 باشد در صحن آن لنگ حمام پین تون خشک می سازند و در بعضی جا
 مسافران بعید الاوطان مقام و منزل می دارند لهذا هنگام قرب محرم خاکروبه
 را رفته آب و جاروب زده تا لارش را فرش ملوکانه اندازند و مقابل
 آن تخت را های بزرگ و پهلوی یک دیگر چیده روی آن دسه طرف
 پشت و پهلوی از پارچه و غیره پوشش پر تکلف گرفته و در وسط آن حوض بلخار
 و عین و یسار حمزه و سبزه و تغار چینی و مسی بزرگ نهاده گلدان ها و چیزهای
 قطعه گزارد و سقاخانه را بکمال زینت آرایش دهند و سامان روشنی
 و جاب شیشه آویزند و قراپه بید مشک و گلاب و دسته ریحان و مجمر بنهند شب ها
 بنهایت اهتمام در چراغان و فتاویل کاغذ و شیشه روشنی نمایند و روزها
 گلدسته الوان لاله دریا چین و رکده آنها دعوی مجمر بنهند و بصنعت از حوض بالای
 تخت فواره بلند گردانند و بعضی جا سائبان برابر دست صحن تکیه که شامیانه

باشد سر بسجده و بیک سونبر سیاه پوش را دو علم بازوی راست و چپ عرشه
 بسته زمین گذارند و در اطرافش بستر لایق مکان پهن نمایند و طاق ایوان های
 بدنه را هر یکی از تجار معارف با شال ترمه و آینه و تصاویر و اشیای قطعه مال
 خود یا مستعار آینه بندی و زینت کرده قرارگاه خانواده خود سازند هرگاه جای
 بلند باشد تخت چیده رویش سامان مذکور آماده گردانند چون بعد شهادت
 فرزند حضرت رسالت در عهد خلافت بنی امیه و عباسیان میان این است
 زمره مومنین بخوف هلاکت و اتلاف ناموس و عزت رسم تغزیه داری علانیه
 نمی توانستند ادا نمود بگوشه خلوت با جمعی درست عهد و پیمان در پردی اغیار
 ملت بسته بر فرش مصیبت نشسته ذکر اهل بیت برای بکا و رقت برپای کردند
 لهذا مدت این طریقه مخفی دستور ماندگی از اکابر فقرای صوفیه بگشاش
 نام در ملک روم و ایران مریدان و افرنجی رسانیده روشناس قیصر و
 امرای هر کشور و بزرگان مرز بوم عراقین گردیده از مزید محبت اولاد شاه
 ولایت خواست بنای ماتم و تغزیت را در مردم آشکارا گردانند از پادشاه
 و سرکار و زراعت گرفت تا کسی مزاحم و فخل نبوده آزار نرساند هرگاه فرمان
 اجازت یافت در تکیه خود که اسباب فقر می از پوست تخت و نفیر و منتشا و کلاه
 چارترک و قلاب و تسبیح بگرد و رشته حمایل گردن و شانه در اطراف دیوار
 و در آویخته و از قدیم میج کوب بود برای نمایش اضافه کرده هر روز و شب
 با جمیع خواهران مجلس ناله و فغان برپا داشته بطور ذکر یا هوای فقر او دستور
 مناجات با و از مقامات غنا حلالات مصائب سید الشهدا علیه التحیه
 و الثناء نظم و بشر می خواند همان رویه را ذکر با فر گرفته سر مشق کار خود
 قرار داد و بنابر آن حسینه را که عبارت از غارت عزرا خانه است هرگاه

با سبب و آلات زینت و هند مطابق موسوم اول تکیه گویند و اقسام
 خوانندگی روضه هم ازان طور بنای فقیر مرادف و مطابق مروج می باشد
 اول محرم علی الصبح دسته ذکر با تحسینیه آمده پای منبر حلقه زده و خود مرسل
 باد مساز خود برینه تکیه داده شروع ذکر نموده حضرات مقابل و کشی می کردند
 از صدای و شهیداه و یاحسین همه مردم با خبر شده و در تکیه رو آوردند اکابر
 ذی عزت در تالار و ادسا طائوس بجوای منبر پائین و بالا جا گرفته چون ذکر
 قریب تمام رسید ملای روضه خوان بارفقا و بجه های شاگرد و از دروازه
 سر بر آورده با وقار و تکلیف راه پیچیده جای مرسل نشست جفت طفل خوش
 آواز بر پله منبر زویف قرار گرفته نوحه خواندند بعد ازان دیگری بالا رفته
 و اقعات نظم ملا مقبل را و عقب او یکی دیگر بند مرثیه ملا محشم و دنبالش
 پیش خوان حدیث و روایات نظم و شعر عربی و فارسی شعر مصایب سید الشهدا
 علیه السلام خوانده زیر آمدند بالا دست همگی ملا عبد الغنی کاشانی بر عرشه منبر
 مصدر جلوس فرموده در آمد کرده ذکر ها و کشی نمودند و خود از تقریر و پذیر
 و آواز خوش زد و بند استادی در اوج و حیض سرشته موسیقی دم خود را
 گرم ساخته خروش گریه و ناله از حاضرین بر آورد و قاعده بکای عجم و او و فریاد
 نیست اشکباری و رقت بی صدا و ندا و اعانت دارند مگر در حالت بخودی و بشیر
 می آیند و رثای خوانندگی مقدمات روضه و سوز و گداز پیش خدمت ها
 مجسمه بردی دست آورده دیگری قهوه جوش برداشته داخل تالار و حضرات
 مجلس شده همه را قهوه دادند بعد از ختم روضه خوانی و نوحه و دعاء
 سلام شربت قسمت کردند و در این اثنای مدت زن و مرد فراهم شده های
 و پوراه انداختند و دسته تعبیه گردان با سامان شبیه آمدند و یک

مجلس با آواز مختلف سوال و جواب خواندند سرگزشت زد و خورد
 جنگ و شهادت و تاراج خیمه و اسیری عترت طاهره و سرگزشت و ربار
 این زیاد و یزید هر چه در تجویز بانی قرار بود به نظر حاضران در آمد
 خلق پر آگنده شدند جمعی صف زده نوحه خوانی و سینه زنی مفرط
 کردند و آخر روز و شب دسته دیگر از محلات خارج آمده علم برنجی کار
 منبت ریخته خیل کلان که دسته چوبی آن کلفت و سنگین و شاکل ترمه
 کشمیر و خلیل خانی آویخته بود برومی شان و سر دندان و پیشانی
 گرفت چار و دو ر بجلوه در آورده سر صف ایستاده جمله قطار کشیده
 نوحه خوانده چنان بر سینه میزدند که زمین می لرزید پس شربت
 خورده خدا حافظ کرده رفتند یک ساعت شب گذشته شرفا
 و علما و صلحا که در جلسه شنیده و بلکه روضه هم احتیاط بکار برده شریک نبودند
 حسب وعده میزبان قدم پیموده در تالار فراهم آمدند کفش برداران
 پاپوش را محافظت کردند بعد از اجتماع یکباره پا خواسته فصل شعبی
 از مصائب را با سوز و گداز واقعی بگوشت حاضران رسانیدگر نیست
 و آه ناله زده ساکت شدند موافق دستور خانه امرا قهوه و قلیان
 آوردند و باز گردانیده خدام دیگر آفتاب به لگن و سفره آورده
 اول نان زمین نهاد و مجموعه چیدن پس از خوردن و دست شستن
 همگی بمنزل خود رفتند رسم اطعام مجالس عزاداره عاشورا
 بلکه بعضی جا عشره آخر صفر همین است که مذکور شد و آنچه از خورش
 مشارالیه باز ماند عمده خدمت مشکم سیر شدند و زیارتی را به فقرائے
 سایل بکف دادند که برای قوت عیال بردار زد و دور هر خوان

یک بشقاب طلا و دوری قیمه چلاد و خواه چلاد و خوش گزر و غیره و پیاله آتش
 خواه بورانی با قاشق چوبی و پیاله ترشی هم قاشق خور و پسرش و کاسه های
 دوغ و آب قند با افشره پارچه بزرگ پنج و قاشق افکنده و
 دو قاشق خربوزه خواه نصف هندی دانه و نمکدان میان هر دو کس
 رو برو و نمائند خانه مردم ندارد قدری ازین سبک ترمی شود
 طلا و موقوف و بجای آب قند سرکه شیر و دهند بر همین وضع
 ده شب بسر آید در ماه ذیحجه یک اسب نجیب گلگون یا کهر یا سرخان
 یا سمنه بخدی نزارا دوست آموز گردش مجامع خلایق و متعلقات
 و همی مردمان و از جست و خیز هموار نموده براس ساختن شبیه ذوالجناح
 آماده نمایند در ایام عاشورا بمقتضی هشتم و نهم و روز و شب و هم
 آن اسب را زین بسته یراق زده کلاه خود فولادی بقرپوس نهاده
 زره تنگ حلقه بالایش انداخته یکوجب خواه کترتیرهای سوار
 وار بریده با سرشیم بروی کفل و کردن و سینه و شکم چنان نصب گردانند
 که ناظران دانند در بدنش فرو شده و علامت زخم نیزه و شمشیر ساقه
 رنگ بقم بر سر و کاکل و دیال و همه جسم او تادم پاشیده بحمام پاره
 بسرش افکنده میرا خورده بهتر غاشیه بر دوشش انبارش گرفته
 قدم آهسته برداشته بنا بر اسباب رفت و بکا آورند و پیش رویش
 جریده فولادی و چهل گیسو که عبارت از ان نشان هاست یکی
 جریده که در اول اسباب شهید بچوب بسته برای خونخواهی
 عترت خیرالوراد و دعوت طالبان الی ثار اهل تحسین پیش روی خلایق
 مجاهدین دین می بردند درین زمان بصورت جباب و صله های جدا جدا

ساختن بیک دیگر پیوسته چادر مرتب کرده بدسته بلند آویخته
 در غراخانه گردانند و گذارند و چهل گیسو عبارت از علامت فروج
 ذرّه الصدق بنت عبید الله حلبی می باشد چنان حکایت شده که
 چون سرهای شهید و اسرای کربلا را بجوای صنغای یمن خواه حلب آوردند
 مجسمان آن دیار حال مصیبت شنیده و دیده قرین آه و فغان گزیده
 از تحریر و ترغیب ذرّه الصدق بلوازم عزائش چهل دختر اشرف
 و نبات عم و گیسوی خود بریده بعلم آویخته و در هواداری اهل بیت
 قدم بمجر که چسباز زدند و مردان بسیار بر فافت ایشان و حمایت
 اهل حرم بر اعدا حمله کرده شهبه شدند آن علامت نگاری میان زمر
 سوگواریشان دینداری برسم یا دگار مانده اکنون از موی گوسفند
 و ابریشم مشکلی بصورت گیسو بافته باطراف چوبی مدور نصب کرده
 آویخته سرچوب دستی زده باقسام علم بردارند و هنگام ماتم گردش
 دهند این پرویشان مذکور با دسته سنگ زن نوحه خوان
 جلو و دور اسپ گرفته بهر محله و ضحیه زو نهاده و اوسینه زنی داده
 زن و مرد را بگریه و شیون آوردند در تکیه شاه ایمن مرکب شبیه اسپ
 بی صاحب امام حسین علیه السلام را با تزک هر چه تصور باشد آراسته
 می آرند در تمام شب و هم محرم از شام تا سحر استراحت و آرام و خواب
 بر خود حرام گردانند جوق جوق جوان و پیر و طفل صغیر علم و علمدار موصوف
 را همراه گرفته نوبه بنوبه در حسینیه های شهر گردش نمایند و هر جا که
 راه و رسم آشنائی دارند رفته نوحه خوانده سینه زده قلیان کشیده
 قهوه و شربت خورده جای دیگر بروند و آنها را دیگر با دسته و علم

خودشان در تکیه ایشان قدم رنجه فرمایند و میزبان های اینهارسم
 هماننداری او انمایند دین شب و روز یکی بازار و دوکان مسدود
 شده هیچوجه خوردنی و پوشیدنی بدست نیاید در ایران دهم ماه عزاد
 ماتم را روز تیغ گویند زیرا که هزاران مخلوق الهی از پستی و لاک دور
 فرق سر مثل حلقه کلاه عرقچین خط کشند تا سر تیغ فرو شده خون پس
 دهد و اطراف گردن در وی شان چکیده منجمد شود بعضی بر صدر سینه
 حجامت نمایند تا زخم و خراشیده گشته بران دست ماتم زنند بیشتر مجروح
 گرد و این فعل را بهواداری سرور دین پندارند تا امکان در عزرا
 داری امام حسین خود را معاف نگذارند یوم عشره در حسینیه بلا و عجم
 تیغ خبری نباشد مگر روبروی شاه و حاکم هر شهر که سایر خلائق از و حاکم
 نمایند و دستگاه شبیه بزرگ از بر آمدن امام حسین علیه السلام با سواری
 عاری و کجاوه اهل حرم و لشکر و فرزندان و برادر و بنی عم و سوار و پیاده انصار
 جانب کر بلا و مین راه بر خوردن حر با سپاه اعدا آنحضرت سید الشهدا و
 عنان گرفته کشیدن طرف ارض ماریه و پی دیلی هجوم سپاه میشوم
 و مقاتله صحابه و شهدا یک یک بیگانه و یگانه تا جدا شدن سر اقدس
 و پامالی نعشهای عترت ظاهره و اسیری اهل بیت رسول که این هنگامه
 از طلوع آفتاب تا عصر روز ختم شود خلاصه این که در حسینیه شاهی
 این قدر علاوه دیدم تا لارزش سز میدان توپخانه سمیت قبله واقع بود
 آن را سپاه پوشش کردند و برابرش خیمه بسیار بزرگ زدند زیرش
 فرش گسترده و جانی منبر نهادند و مقابل راتخت چیده سقاخانه بستند
 وقت ظهر روضه خوانی و عقب آن شبیه گردانی می شد شربت قند بمردم

می دادند و عصر جمعه ذاکر در وضه خوان و تعبیه گردان اندرون دیوانخانه
 می رفتند شاه در اردوی پهلوی تالار می نشست و خواص مقرب و
 معدودی شاهزاده بگوشه و کنار جامی گرفتند سماعت خوانندگی و مشاهد
 شبیه گردانی می نمودند هنگام شام فراغت یافته بر می گشتند روز عاشورا
 چنانچه مذکور شد وقت صبح شاه از حرم محزون و پر غم بر آمده در نشیمن
 بالای دروازه علی قاپی جلوس کرده شبیه بزرگ مقابل نظرش آمده
 ملا ابراهیم علی کندی شبیه امام وزینب خاتون شده از روی نسخه های
 خود ابیات باد از ده خوانده در حاضران کریمه دفغان راه انداختند
 و بعد از تمام آن گروه مردم تیغ بسرو سینه زده روی خراشیده پیش
 آمده نوحه خوانی و سینه زنی پر زور نمودند اطراف میدان هزاران
 مردم شهر و رعیت و نوکر باب فرایم بودند آن روز مانع حاجب ابدیرا
 دور باش نمی گفتند و در عزادار آلام مصیبت سید الشهدا بخود می شدند
 پس از برخاستن از بزم تعزیت در تکایای محلات برگشته نمیدانم چه وقت
 به فکر غسل دشت و شوی خون پرداختند اما اگر دهمی برای خواندن
 زیارت بصحرارفته عصر تنگ مراجعت نموده فاقه شکستی کردند هکی گریبان
 قبا و پیراهن کشاده بعضی نوحه دریده سرآستین بالا زده سر و پای برهنه
 بر گاه بهیم می رسیدند بعد دیگر را خطاب می کردند یا لیتنی کنت معهم فاقوه فاقوا
 عظیمی آوردن سامان منابندی و تابوت و اساس علم و جریده و خورون
 حاضر شیرمال و پنیر و کباب و پنجن حلوا و گذاشتن در عزادان و تناول
 حریره عدس و جلا و یوم عاشور رسم نیست و نواختن دهل و نقاره و دیگر
 سازها بدعت دانند را قمر را حالات ایران به نظر اجمال عیان گردیده

زیرا که مسافر بوده در پایی تخت که اتفاق سکونت زیاده شد بیشتر
 دوست بهم رسیدند پیر مردی زنده دلی در بیان ماجرانا باطلهار
 سلوک قدم کمی پیود گوش هوشش ناخبر به کاران راه نقلهای سودمند
 پادشاهان و امرا و علما و رعیت دایمی نمود فایده حب الشیء یعنی و بضم مراد
 اینکه محبت و رغبت هر چیزی از اسوایش کور و در نماید یعنی غیر ادراخی بیند
 و بر سخن محبوب حرف دیگر نشود چنانچه هر که طالب دنیا و مزید دولت را
 جو یا باشد روز شب در تمنا ی ثروت و حکومت تخم سعی بمرزعه اکل می پاشد
 تمامی جنس دین و ایمان را بیک جو نقد طلا و نقره می فروشد و از نعمات
 ابدی آخرت و اجر حسنات دیده و دانسته چشم می پوشد در پایی بخت
 حلال و حرام آنچه بدست آید سر و جان می باز و از ملامت زبان
 خلاص و عقوبت ابدی خالق هرگز بخوف نمی پردازد و در باب نکبت
 سرای بی بقا و مشرف کارخانه قرین فنا باب ریا و مکر و فریب و
 کذب و بهتان و ظلم و تجمل و حسد و عناد و تکبر و بدگوئی و عیب جوئی
 و ایزای مردم کشوده و در بندجسا و غیرت و انصاف و مروت و
 عفو و رحمت و امانت و حمیت و وجود و همت و خلق و محبت و احسان
 و جوان مردی بکلی نموده اگر روزه می گیرد بنا بر نمایشن و کمی صرف
 و مضیم طعام لغوه مشبه الحرام است و هرگاه بر یامن از می خواند از نیت
 افزایش اعتبار نام در شب بیداری و زنده داری مراوش
 آواز و استهبار آفاق است و بواسطه قیام در صف سلام و
 قنود و بساط بزرگان تجمد و اشراق چون بطواف کعبه احرام عمره
 و مناسک سفاد مرده بنده و محبت فضیلت لقب حاجی که مردم امانت

سپارند سعی می شود صورت خود را مقدس و پرهیزگار
 و عابد و زاهد ظاهر نماید تا بسیرت و باطن منافق
 دست پیوس بفرایمی ذخایر کشاید و گله سیاه داغ
 پیشانی مانند پنبه پای شتر بهم رساند که از مظنه نیک
 اهل یقین بعلامت کثرت سجد و تقو و وجوه خیرات ستاند
 عمامه بزرگ را بسلله تعلقات نفسانی تحت الحنک آویزد
 که برضای سرور این ملک گردن بچارگان در طناب
 مواخذه بچید بعلت تسخیر ادلبای دولت دلبیاری او را د
 وظایف مشغول ماند و قرأت کتاب الله بنا بر حفظ منصب
 ابر و بطبع عدالت و امامت خواند معالم فروع و اصول
 از کتاب خدا و سنت رسول منقول و معقول زیر جاق
 نماید تا موافق رضای طبع امید گاه حرام را حلال
 و امر را نهی منکره لول بجواز القا فرماید پیوسته رشته سجده را
 بسرشته دامن تذویر در کف گرفته به نظر مردم ظاهر بین
 بگرداند و برای گول خوردن عوام از افسون آن افنی قلابی
 مثل نشخوار کردن بز لب حید و مکر حبیب اند سجاد و مصلار امدام
 زیر بغل خادوم همراه خود ملازم کند و هر جا مجمع نمایش
 باید بافتد ای قبول نظر حاکم نماز را بکر زند صاف و صاف
 و امین صاحب دیانت قاضی و مفتی معروف شود که برای ایصال
 زرنای از بندگان خدا بخرانه جابر و وجوه باطله نوشته در
 صد و مطالبه رود و باندیشه زوال نعمت و جباه از در خانه

وزیر و پادشاه اقبال نهب و اسیر اهل البد اهل البد نماید
 و تیغ عاجز کنشی از غلاف بی رمی بر آورده دست بخون
 مظلومان بی گناه آلود این وصف الحال کسانی است که سابق
 و لاحق تقرب امرار جو یا و به تحصیل عکس سلطان دست بدعا
 و در فکر و اندیشه اقتدار درجه بالا بوده اند و ناطق تحسین
 امور ظلمه در طغیان جو ر و عدوان مانده امید ترقی قرابت
 علیا نموده مطابق پیرشت جلی این جمع است بیان ابنای جنس
 ایشان بدور خلفا شخصی روایت کرد روزی بعزم ملاقات فتح
 ابن بامان بخانه اش رفتم و مقابلش رسید و سلام کرده
 به قرب بساط جاگرفتم بر غایت تمام برابر دست خوان نشسته انواع
 خورشید رنگین چیده چاشت می خورد مرا خوش باش زده
 رسم تعارف بجا آورد و منم قصد داشتم که سر اشتها در تناول طعام
 با او شریک و هم کاسه و هم پیاله شوم ناگاه بخاطرم آمد که این
 ماه صیام در روزیم هنگام قریب ظهر است عذر آوردم که به بخشید
 من روزه دارم و شمار اخیر باشد چه ناخوشی دارید که بسبب ابتلا
 آن مرض امساک نکرده آید جواب داد هیچ بیماری عارض نیست
 که مفطر صوم باشد پرسیدم پس باعث ترک واجب چیست گفت بگذار
 چیز بخورم فارغ شوم تا وجه نگر فتن روزه و دست بردار شدن از جمیع
 عبادات و سایر فرائض و مستحبات برایت حکایت نمایم من انتظار ماندم
 تا از خوردن لغات لذیذ سیر گردیده جام شراب از غوانی بر کشیده راست
 شده دست شسته بر لیش و سبیل مالیده گفت استیغ با نشس که من بدرگاه

خلیفه عباسی قرب و منزلت عظیم در شتم و حسب و نحوه سر خود را در
 پای خدمت و طاعت می گذاشتیم یک شب حاجب او به طلب آمد
 دق الباب کرد پرسیدم تو کیستی آواز داد برخیز بیا خلیفه ترا همین
 ساعت احضار فرموده من از و ایمنه جان برخاسته غسل کرده کفن
 پوشیده بالایش لباس در بار در بر آراسته رفته برابرش رسیده سلام
 نموده ایستاده دیدم در خلوت نشسته شمشیر برهنه رو بر دیش نهاده بعد زمانی
 سر بر آورده پرسید ای فلان مدتیست که مانقده احسان و انواع کرامت
 و اعزاز ترا پرورش می کنیم اکنون تو در سر انجام مهام خاطر ما بچه مرتبه مستعد
 و سرگرم می باشی عرض داشتیم از مال و جان دریغ ندارم و بر خط فرمان
 واجب الادغان گردن می گذارم اجازت داد مرخص شو برو چون برگشته
 آمده لحظه متوقف شده فی الجمله آرام گرفتیم باز خادم مثل بیک اجل معلق
 رسیده مرا صدا زد که امیر می طلبد زود بشتاب در انتظارت می باشد
 من همراه او دیدم تا بساحت ملازمت بهره و دو گردیدم دیدم همان
 صورت قهر و غضب تیغ عربان مقابل نهاده جالس مجلس فکر و اندیشه
 بوده بطرفم مخاطب شد فلاحتی و رجا آوری امور خواهنش دل ما بچه مرتبه
 انقیاد و خوشی ما را منظور داری گفتیم از مال و جان و عیال مذاقچه
 نخواهیم نمود این سخن شنیده رخصت انصراف بخشید بکلبه احزان
 مراجعت کردم پس از چند دقیقه دیگر باره همان سرسنگ آمده
 پیام آورد پاشویا خلافت پناه با حضار تو فرمان داده
 برخاسته روی او راه پیو دم هرگاه مقابل آن سطوت و
 صولت دستگاه بازیاب شدم دیدم همان وضع سابق و ساده نشین تشویش

انجام کارست سر بر آورده رو بمن نمود باز آنچه حرف او لش بود
 اعاده و تکرار فرمود جواب دادم از مال و جان و عیال و ایمان کوتاهی
 نمیکنم و بتوقع قرب و منزلت در بارت و طبع منصب امارت نقش فنا
 فی الامر میزنم خوشنود شده لب بسم بمرجا کشوده گفت این شمشیر بگیری
 و همپای خادم برو باشی ترا ما مور کند از جان بکوش و خلعت رضا
 و وفا بیعت مابپوش من بیعت اور فتم بدر حجره زندان آمده قفل را
 باز کرده حلقه طاعت ارباب سیاست چسبن نمود که اینهارا بردار و
 از تیغ قهر و جبر همه از تن جدا گردان دیدم چهل کس از سادات
 بنی فاطمه اولاد نبی و علی علیهما السلام بگی نوزانی پهره بے شبه و نظیر
 بحمر باکے طفل و جوان و پیر مقید بطوق و زنجیر بودند یک یک را
 بدست جور و جفا کشیده بیرون می آوردند و در صحن سرای استر صفا
 خلیفه گردن میزدند چون نوبت بسید ریش سفید کهن سال کوزه پشت
 رسید رو بجانب آسمان برداشته فریاد کشید خداوندیا تو شا هد
 و حاضر و بر حال بیگناه مایبچاره و تباہ ناظری که این ظالم سفاک عترت
 طاہرہ سید لولاک را میکشد داد مظلومان غریب الاوطان و زیدی رسول بیتان
 و در دنیا و آخرت بعذاب نیران موصول گردان بسماعت کلمات نشا جات
 آن بزرگ رزه در بدخم ساری و از مشاهدہ حاشش سرشک
 دیدہ ام جاری گشت - لکن بتنابعث اشارت اولوالا مملکت
 و بشارت تزايد جاہ و منزلت و نگاہبانی خادم موکل خلافت
 التفات بزاری و بحر پیر مردنی اوروم - و اورا بشریت شیرین
 شهادت کام حیالتش ما تر کردم ازان روز یقین واثق

دارم که خدا مرگم بخشد و بخون خواهی نسل پیغمبر در مواخذہ
انتقام عقیبہ میکشد۔ پس چرا خود را بایام زندگانی در تکلیف روزہ
و نماز آرام ندهم۔ و از لذت دور روزہ بقای دنیا بزمجت ترک
اکل و شرب حلال و حرام و انرہم۔

راقم گوید ہر چند در عہد خلافت بنی امیہ و آل مروان
خونہائے سلالہ خاندان مروان و باقصی پایہ امکان ہتک
حرمت عزیزان رسالت نمایان شدہ۔ ہزاران محبان
اہلبیت از جان و مال و مال و ہلاک گردیدہ و باسناد تولا
و دوستی اہل حرم سربتہ دامان و اذیال خاک کشیدہ۔
لاکن ظلم و تعدی عباسیان و مقربان در گاہ ستم نشان
کسانے کہ طالب رضا و مسرت خاطر او شان بودند و تیغ
سادات کئی خلف عدوان بر آوردہ پیر و جوان ذریہ طاہرہ ابیجان
و اوارہ از خانمان نمودند بیان شمس آن در حوصلہ تقریر و قوہ
تحریر گنجایش ندارد میان بلاد کوچک و بزرگ عرب و عجم
بسیار مزار امام زادہ ہائے شہید نشان جور و جفائے آن
قوم شوم موجودست و عمارات دوستی و حمایت اہل ایران
نسبت بخاندان ائمہ مظلوم مشہور مدت قریب پانصد سال
بنی عباس و من تبعہ شان اساس ظلم چنان بروئے کار آوردند کہ ہر گاہ مردم
را دشنام ناموس میدادند چندان بدی برونند کہ نسبت
دوستی آل محمد و نام محب علی فاطمہ زہرا علیہ السلام از رودہ شدہ بخانہ قضی
رفتہ استغاثہ اجرائے حد قدف دائر میکردند و در شہر بغداد کہنہ در دیوار شکستہ

خراب استاده گواهی میدهند که زن و مرد خیر البریه را در آن خانه با
 بگل و خشت هلاک زنده زنده چیده اند تا چاربان غریبان مغنی و
 پنهان از اوطان خود بکوه و بنیایان ایران و توران و تاتار و هندوستان
 پناه بردند و تبسیدل صورت و لباس و ملت کرده در وصلت
 با غیر کفو و در جا ایام حیات بسر آورند هنوز ذریت آن طائفه
 بورطه کمین استین بالازده دامن بازار حبان می افرازند -
 و در تمهید سیاست پیش حکام بگرفتاری آزادگان وابسته سرورین
 نرد خصومت و عدوان می بازند تو ضیح این اجمال و تشریح افعال
 و خصال ابنای زمان که حال تدویر و مکائد آن طائفه اند در خاتمه
 کتاب بزبان خامه صدق مقال خواهم داد - هر که در دنیا مقصدی
 جور و تقصدی میشود از جانب مظلومان بکلام سعدی مخاطبت

شعر
 دوران بقا چو باد صحرای بگذشت تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
 پنداشت ستمگر که جفا بر ما کرد برگردن او بماند بر ما بگذشت
 و آنکه آزار خلایق روا میدارد و نزد ارباب حقائق ابدی و سرمدی معاصی
 وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ باری
 دانا دانند که در جهان وجود هر موجود را نابود شدن لازم و یکایک
 ممکن را پیمودن را و عدم متتم است - درین عالم فانی آدم را
 بقای جاودانی محال - و سبب حکمرانی دنیا جاب آساقرین و آل
 محاصل پیدایش انسان که ماده عقل و تمیز دارد - سه چیز باشد اگر بحسب
 سعادت و سامان عقبی دست و پا اول نگاه معاش و آن حالت بر قناعت

میسر نشود چنانکه در حکایت ملاقات عالمگیر با فقیر گذشت - دوم
 عمل مورت راحت آخرت و آن بدون خشیت و خوف باری بهم نرسد
 نویسنده که در بیان عبرت بنی اسرائیل مرقوم گشت - سوم ناموری
 در حیات و عهده مات و آن وابسته نیکو کاری و بد رفتاری است
 و اینست بغیر مدبر از سیر حسن سلوک ماسلف صورت نه بسند و
 بهمناسبت در تذکره تان تولی خان و آقا محمد خان گفته شد - برای
 عرفان همین مضمون کتب اخلاق مشحون اند لکن زمره اسافل
 و اراذل ناس و فرقه در مانده نان و لباس و احسل آدم حساب
 نشده اند زیرا که از واقعہ زیست و ساخته مرگ آنها همسایه را خبر
 هم نمیشود تا چه رسد بحرف گذران شان که بر زبان قلم آید -

شعر

بس مگر نه خفت کس نه است که گیت
 بس جان طلب آمد که بر او کس نگیت
 پس در کنایه و صراحت روی خطاب بسوی ارباب جاه دولت
 ست - عقلت لغت اند و گرده مورد ملامت اند - و پابند حسرت
 و ندامت آنکه دانست و نکرد مثل عالم بی عمل و هر که داشت و
 گذشت مانند تو انکه لیسیم و نرو

عزیزان لذت دنیا کسے برد
 که هم پوشید هم بخشید و هم خورد
 باری سبب ناداری در جهان کاری نصیب مرده ثروت ملکوت شهر یاریست
 سعد یام و نیکو نام نید و هرگز
 مرده است که نامش به نیکوئی نبردند
 مویب نام کا نه نام مختلف و اتسام دانسته اند بحجت حاکم از پادشاه تا
 که خدا را است نصیب بنابر تو انکه مالدار خود و سخاوت بعد از سردار

و سپاهی قوت و شجاعت فخر را منصب توکل علم و قناعت برای روی و ساد
و امر ایستاد عمارت از کار و انسرا و چاه و پل در گذرگاه خلقت و از بهر
عالم و فقیه تصنیف کتاب هدایت و عمل سعادت از باب انشائات و مین
نظم و نشر کار آمداد با و طبیب را نسخه و معالجه مفید مرصا که بواسطت این نظم
مستور تذکره خیرشان بزبان جمهور تا ظهور یوم نشور جاری و مشهور خواهد بود
و سوائے آن هرگاه حشمت در نعمت قیصر و مغفور و هنر و کمال موخورد
باشد باندک مرور و ظهور از صفو خاطر جهانیان سترده و مستور میگردد
قطعه

زنده ست نام فرخ نوشیروان بعدل گرچه بے گذشت که نوشیروان نماند
خیری کنای فلان و غنیمت شمار عمر زان پیشتر که بانگ برآید فلان نماند
بس نامور بزر زمین دفن کرده اند کز بهشتیش بروی زمین یک نشان نماند
از غر با هر کس فنون علم و هنر کسب میکند بدست طلب برادر بهمت صاحبان
در م و کرم حلقه امید میزند اگر بهره دید قطعه محامد میخواند و هرگاه محروم گردید
زبان حالش به جا گو یا میگرداند - خاقان جنت مکان می گفت
از پنج شین برتر سید و بر عایت دل شان بر سید - شاه و
شخته و شاعر و شیر و شمشیر - پس طائف بزرگان را واجب شده که
بصفات حسان بذل اموال و صدق مقال و عفت اذیال و
قدر هنر و کمال و تفقد شکسته حال نصف در انفصال شمار نمایند -
و از نخل و کمر و دروغ و ظلم و خلف عهد و طمع در مال
مردم و نخوت و فساد و تنگ و عار منافی ناموس اقتدار پنهان و آشکار
اجتناب و کنار فرمایند بحرف خوش آمدگو یا این حضور در تصور غلط هرگز نیایند و بعالم

خیال هم راه بدسلوکی نه پیا سینه که از تمهید پوشیده و راز مخفی نداشتند
 ما اعدای پے نخواهد برد و هر چه بگوئیم و کنیم خاطر کس نتواند بکشد
 آن بر خورد مصرع نهان کے مانند آن راز کے کز و سازند محفلها -
 صاحب تخریر را باید اندیشه و فکر در هر کار بکار نماید که سرایر حکام
 ماضی با وجود اتهام و راختاد انصرام خلوتها چگونه اشکارا و پدید
 شده و از پرده حفاظت عیب سیرت آنها چه طور بصر صبر بر در بر آمده
 که تا انقراض دنیا در افسانه ها خوانده اند و نقلش نقل مجاسها مانده -
 فرد - پند گیر از حکایت دگران تا نگیرند دیگران ز تو پسند -
 بان اگر تقلید قاضی بے عار هر کار خا شگوار باشد موقوف اقل
 روزگار است گویند یکی از قصصات در شهری صاحب اهم و رسم
 جاه و جلال بود روزی بان درون حرم در آمده دختر جوان
 خود را بحسن و جمال مشاهده نمود با غواص نفس اماره دلش
 برا و مایل گردید لکن بلحاظ رسوائی دست خرد و لایل چند روز
 در خیال تدبیر مطالب گذرانید تا آنکه شیطان و سوسه شوق را
 بخاطرش غالب گردانید و صله پارچه ناهنس را پیش روی سینه
 دوخته میان مردم برآمد هر که دم راه بر میخوردی پرسید خیر است
 این پیوند ناقلا از چه بایست زده اید سگفت فلان سبب طاری گردید
 مردم تا شب امان ندادند و هر تازه وارد لا محاله آن تکه پارچه را دیده
 باعث دوختن را می پرسید صبح آن کسانیکه روز اول دوم سوال کرده بودند انتقام
 نمودند مگر اشخاص دیگر که بعد می رسیدند البته حالش می پرسیدند چون بر این سوال هفت گشت
 مردم را بدریافت چگونگی آگاهانی گشت بعد از آن کس متعرض نشده

زبان خلایق از تذکره مقال بازمانده حضرت دانشمند علمای و ملا یکجا
 تصنا دستگاه فغانی دانست که هرام تازه واقع بین الناس چند روز در
 اوائل ظهور ذکرش میان مشهور میگردد پس از انقضای دیور احدی
 در پی جستجوئی رود و حرف بیان آنرا فراموش میکند وصف الحال عیب
 صواب در اندک مدت از افواه اهل خرد و هوش فروغ نشیند منم
 بذریعہ این عمل چند صباح بخاطر انام یادگار زبان گشته از خورده گیری
 عیب جو یان محفوظ و برکنار خواهم شد باین توطیہ نادرست آستین عشق
 و خنجر بالا زده هر طور خواست تا هم فیها خال دلون فرو کرد فرو
 گلیم بخت کسے را که بافتند سیاه باب ز فرم و کوثر سفید نتوان کرد
 بنظر بینا هویدا است عوام شب و روز بجوئے کار خواص اند و در اندک
 لغزش بزرگان روگردان راه اخلاص می شوند از باب اقتدار
 ناچار اگر از شر و ساءوس امان نیابند خصلتی که پرده دار ذلت و
 رسوائی روزگار است اختیار نمایند از حکیمی پرسیدند عیبی که مجموع
 هنرها بدو مخفیست کدام باشد جواب داد بخل سوال کردند هنر کیه تمامی
 عیبها را بپوشد حدیث گفت سخاوت چنانچه مرغ وحشی را بدام و دانه رام توان
 نمود آدمی را با حسان و انعام صید و بنده توان کرد در خبر آمده که سخاوت و خیریت
 در راحت بهشت ^{بجای خیریت} تالیست برکنار جو بار خوشنودی آئی معبود حرم و کنش
 رسته شاخ او در سرافرازی با علی علیین عنبر سرشت پیوسته
 شگوفه او نیکنامی دنیا است و میوه اش کرامت عقیقه افره این سخا
 شاخی ست از باغ بهشت و ای کین این شاخ را از کف بهشت بکودکان بکتب ابدی بازی
 خور معلم ملکوت که هنوز بجد بلوغ موت نرسیده اند فرض است لوح بیان چگونگی فریاد

و پیران و یس برابر نظر گذارند و صفحه ذکر بر آزند گی فریدون کیخسرو بنابر اند
نمودن بر آزند **نظم**

فریدون فرخ فرشته نبود / دشک و ز عنبر سرشته نبود
ز داد و دهش یافت آن نیکوئی / تو داد دهش کن فریدون توئی
حرص و خاثر مال موجب وبال و نکال و بذل در هم و دینار اگر پیدا گردد سبب
ابقای مدح در حال و آل ست چنانکه گفته اند - **بیت**

شرف مرد بجو دست و کرامت بجو / و آنکه این هر دو ندارد عدش بهر وجود
صفات آل بر آنکه غرب و خاخنانان بهند راسیت ذات گردانند و
حکایات بخل سلطان محمود شاه غزنین و حذمه اورنگ زیب اصغات
عبرت خوانند **فرد**

گوهر پاک ببايد که شود قابل فیض / ورنه هر سنگ گلی لولو و مرجان نشود
صد حیف که نقود سیم و زنجیرت روزگار فراهم آورند و بار و زرو وبال بر شان
جاه و خشم گذارند دم مردن بهزار حسرت خزان / انهداده دست خالی بجاک
روند و روز حساب در جرگه قارون و زمره بخل و مساک شمرده شوند از وعید این
آیه بترسند و بتدارک مناسب حکم منصوص برسند - **وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَ نَهَايَ سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابِ الْيُسُوفِ** ابناء زمان و عظام جهان باقتضای گردش
دوران چشم و زبان و گوش و هوش دست و دل شان باهم مغائر
و در قول و فعل شان تخالف عهد موافق ظاهر و باهر روی غیرت
و حیایست بوی وفا و مردت نه هرگاه محل عطا و همت باشد فحبه و
قرمساق بهره یا بند و اگر بساط بذل و نعمت گسترند نیکو امان را کامیاب نمایند **بیت**

عطای بزرگان جوار بر بهار ببار و بجای که ناید بکار
 در مقام موعود و سخا با خدا برآمده کلام ربانی را شاهد منع آورد و بصدوق
 خانه زهد و تقوی رفته هر که لا تُشْرِفُوا وَلَا تُتَبَدَّلْ بَسْمِکَ حَبِیبِ
 خاص زندگانت اهل توقع از سادات و مؤمنین و شعرا بصیغه
 وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوکَةً إِلَىٰ عُنُقِکَ شمرند و تحت اسراف و
 تبذیر اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَاَنُفَاخِیْنَ الشَّیْطٰنِ - در فعل حرمت
 برند - گویند مال را مفسد دادن علامت بلاست و بیخردی و طلب خود
 بوعده و امید از مردم برآوردن کار فراست و جودت سرسبیت
 که از کردار اشرف انبیا در صله شعرا که صد و چهار صد شتر می بخشید
 رم نمایند و سَنَدًا وَحْتَنَبَیْهَا قَوْلَ الَّذِیْ فَرَسَ بِنَعِیْ کَرَمِ قَطَارِ فَرَمَیْسَ
 اطوار تا هنجارشان بدان ماند که مرد بے نماز را ملامت کردند چرا
 فریضه او انیکنی جواب داد با حکام قرآن پابند هستم که خدا فرمود -
 وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ و مردم شحات نمودند تا درست پیشتر از آن
 اَنْتُمْ سَکَاةٌ - بخوان گفت عمل بیک کلمه ارشاد الهی هم در عت
 غنیمت است و گیر از مناقب سلاطین و امراے جاہلین که ظاهرو باطن
 شان با هم چون مطلع دو لخت بیگانه باشند آنکه خاصیت شتر مرغ
 پیدا کرده گفته اند چرا پرواز نمی نماید جواب داد شتر بهوا بال بکشايد -
 در شناختش افزودند چون ست که بار نمی کشی گفت از مرغ حالی
 بر نیاید وصف الحال حکام مملکت همین ست هر گاه در معالیه با رعیت
 حصول مقاصد خود را با تباع کتاب و سنت پابند - از روی
 دینداری گویند ربقه طاعت در جبل التین اسلام بسته است کتاب

خلاف شریعت موجب سخط رب العزت باشد و اگر منافع سرکار
بقانون عدالت انگریز بهادری شناسد نظیر و سجد دهند که الناس علی
ملوکهم فرمان روا یان کشور نواب گورنر و کمشنر هستند ما را در ضوابط مملکداری
پیروی آنها ضرر افتاد اما در صورت دیگر که فوائد خویش را بقواعد دستور
سابقه که او را شده آمد نامند عنان فیصله مهمات از عنوان مذکوره بر
برگردانیده فرمایند حفظ طریقه اسلاف مایه بر خورداری اخلاف باشد
و از تبدیل ضوابط آنها تو بهین و استحقاق بزرگان می شود
و ثانی مستلزم این معنی میگردد هر چه میگردند خوب نبود یا حالا از اخلاف
آن ترک اولی باید نمود پس زیر دست بیچاره از پاس گرفت و
گیر ضرر نتواند بیرون آید و همیشه بارتاوان و خسارت گردنش را خسته
نماید بجلوس مسند شوکت خدعه و تدویر و مکر و حیل را عقل بنده
و بخل و امساک را لئیم طبعان بے همت انتظام نام گذارشته هر گاه
پاس عرض و سر مطلب در میان باشد پس بهانه
رسم و راه خلق و محبت را پیش آورده با دهنی خلق چا پلوسی و
دلجوئی مفراط کرده رفع پرده خجالت باین عبارت گردانند

شعر

تو اضع ز گردن فرازان نکوست بگدا اگر تو اضع کند خوی اوست
و چون سر انجام کارے و ضرورت خدمتگذاری بر طرف یابند
خدا را بسند و رسول را شناسا و آشنا نباشند هر چند عالی مرتبه
گرامی چه ذی عزت کسی بدر خانه پر حاجب دربان مقابل نظر دوز پریشان آید و کتاب
فضل حسب نسب و خیر خواهی پیرامون بارگاه عظمت نشان کشاید هرگز روی التفات بسویش

متوجه نگردانند از قبول سلام مضائقه داشته از صف نعال هم برآند
بنظر اهل بصیرت ظاهرا سه طائفه اوضاع دین و دولت و رسم و عادات
اصناف ثلاثه را خراب و فاسد نمودند و بمساعی خذلان نام و سیرت و
و بزرگی و دودمان را بنجاک مذلت اندودند -

اول سلاطین و خوانین که تربیت اولاد بنات و نسین بدست خدام سنا
و رجال اربال سپردند و ایشان در بد و تعلیم رفتار و گفتار و خصائل
زشت سفله با را شعار خود کردند از کسب کمال و تحصیل فنون فضائل محروم
مانند و از جوهر قدر شناسی و علوم مراتب هنر پروری سرشته بهم نرسیدند
و انهم صحبت اجلاف هرزه را خواهان بستند و از اطوار پسندیده بنجا
و اهل وقار و تمکین طرفی نه بستند این ملکه راسته مورث قلت حیا و شرم
و علم و حلم و مروت و سخاوت و شجاعت و حفظ ناموس گردیده
از پشت کردن در جنگ عار ندارند و از کشتن هزار بیگناه پروانه درشت
بذیل محرمات شرعی آویزند و از مرافقت فضلا و خیر اندیشان ناصح بگریزند
کارهای بد را تا دست رس نیک نمایند و راه شر و فساد بنا مردمی بیابند
و دوم طبقه شهریاری و حکام کشور و دیارانند که به صفت خوش آمدگروا
و کذب گفتار و چاپلوسی بسیار ندیم و اهلکارشان مقرب دربار
شوند - و هرگاه ناشائسته ایشان را بکرامات و اظهار کمالات
و تائید غیبی و الهامات نسبت دهند - ملازمان تنک حرام
خامن مستغلب نام به باطن مال مردم خوار نظام مرتشی بی عصمت
بحوالی بساط قرب و منزلت جایا بند و پهنانی در پی خرابی
ملک و جاه و دولت بسازش اعدا بقدم کفران نعمت شتابند

برای طمع اندک منفعت خود آلف ضرر و آلی ملکیت و آوازند و بادعا جان شای
 و بلاگردانی مالش خود و برده در ممالک دنیا و آخرت مبتلا گذارند و باغی
 متع نصیب مسخره و قمر مساق بے عار و درجه پیشکاری و منصب
 مختاری نامزد مدارالمهام اراذل انام گردیده شرفائے والا گهر بقیه
 و قیمت در بدر و برائے نان خشک حیران و مضطر کاسه گدائی بدست
 مرام کشیده لابد و ناچار در ابتذال قرین ملال پیروی حال و
 مقال ابنائے زبان اختیار نمودند و بحسب قواعد دوروی راه
 زمره بد سگال و گندم نمائی جو فروش را بیمودند تا آنکه نوکر خیر خواه
 واقعی و امین کار گذار فسیده راست باز حقیقی مفقود گشت و سیر
 ملوک مالک عدل داد و ضوابط نیک امرائے والا نژاد متروک
 و نابود بهمین شیوه ناستوده خانوادہ سلطنت بر پا و رفت
 و ازین رویه نامرضیه قوم و قبیلہ وزارت و امارت تنزل گرفت
 سوم مردم بے حمیت بیگانه از غیرت که در نوکری و خدمت
 مادر و خواهر و خاله و عمه بدر خانه امرا بوسائل کوشند و از قربت
 بی بی عقیقه که در مصاحبت بزرگان رود برامثال و امتنان
 ناز و اعزاز فرود شدند بذریعہ نبات مکرمات که خدا و باکره عیده
 جبروت یا بند و از رنگ پیش آمد کارشان در جلسه خلوت بل
 و بروت تابند صنفی دیگر زنان جلیله را در پرده ناپرسیانی نشایند
 بحسب محبت و عشق عورات بازاری می روند و از هر جا هر چه بدست
 آید عیال و اطفال را محروم داشته بصرف مایحتاج ارباب نشاط آزند و چه
 مستوره از زنان بی نفقه محروم در بهائے تنهایی سر کی شام زمین گذار و روزها با انتظار و میا

شوهر از جامه هستی و رخت نیکبختی تنگ آمده سر سبیب غصه غم در آفرینا چای
از اتلاف دولت جمال و نعمت خود فکر لذات جسمانی نماید و برآید اگر دین
یا ر دلد از خریدار بضاعت شادمانی دست از ناموس کشید پای
رفت بکوچه رسوائی کشاید در مردوزن اشرف و اجلای رفته
رفته بصیغه و جوب ابن سنت جاری گردید و در فقر و فاقه تحمل
زحمت شاقه نسای احناب را نمانده گرمی بازار حرام کاری گشت
هر سری بنظر خوش گذرانی از مواد سودا کشتائی شوریده و جنون
تعلقات زن و مرد بیگانه در اولاد از اجداد پوراشت آبائی رسیده
خلاصه کلام این بلا سه سوم درجه بکشور هندی مردجه عاید روزگار
خاص و عام است و در آفات اول و دوم اهل ایران را هم
از باعث قرب و جوار بهره دارانگیر ایام و جوه خرابی هندی
یکی گرانی مهر و سنگینی کابین که فی مابین غربالکها و درامه کرد و
چنانچه شوهر از عمده حق واجب هرگز نتواند بآید و دزد و ناچار از
صورت معائنه بدی در آتش نا موافقت باید بگذارد -

دوم وقوع عیب در افتراق بر جوع سنت طلاق که علماء و امرای
غریب این طریقه انبیا را متروک فرمودند و از منشیوع اخلاق
ملت حنیفه روتاقت بقواعد مذہب مینود سلوک نمودند -
سوم اختیار غیر کفو در تزویج که عورات مشرکین مادر بچه ها
شده رسوم کفر خود را کم کم رواج دادند و بعبادت بتات
و بنین امور خلاف شرع و رویه عرب و عجم مطبوع مزاج
افتادند - چهارم از قدیم مدار گذاران معاشش براس مردم

این ملک بزملازمت در سپاه و سایر خدمات بوده پیشه‌ی هنر
و مزدوری غیب مقرر شده چون سرکار پادشاه و وزیر بیاد
رفت فقدان نوکری همه را تباہ نمود لا علاج در کثرت احتیاج
نان تران را مردان ایشان از قسم اکل میت خوردند و درواج
این گونه معاش را کوتاه اندیشان در دست روکات جد و آبا مایه فخر و
و مباهات شمر دند-

پنجم در اتالیم دیگر عریان سر و برکشاده روگشتن و بنوکری رفتن
و دو کانداری کردن عورات مرتفع و کبب ساز و غنا و رقص
و شب خوابی دست دادن بطالب جمال و وصال محال و ممتنع
ست لولی و کولی و چنده و قر شمال و باز گیر و صیغه طرق بهمرسی آن نه
چنان باشد که هر وقت هر جا هر طور هر کس بخوابد میسر آید ملاک
محافظة واقف پیر و جوان خوب و بد ضابطه عدت دارند که موافق
حلت و ادای اجرت و عقد عدت از جستجو سر بدامن مراد میگذرانند
بیانش علاحده خواهد شد انجا میآزن و شوتا نزارع و که در دست رو
آورد هر چند صاحب اولاد باشد بحضور حاکم شرع رفته طلاق میدهد
خواه زوجه استغنیث شده جو یا س خلع میگردد مثلاً مرد است که در
عمرش ده منکوحه را طاعت گفته زن دیگر گرفته و عورت از ده
شوهر افتراق کرده بخانه یازدهم رفته زندگانی رجال را عذاب
بی ضرورت و نسا را تنها سوائے عدت حاکم شریعت روانه میدارد-
تا که احدی را شیطان بفکر فسق و فجور از پرده حیا و غیرت بر نیارد هر که فعل حرام
کنه سرزنش اسم او را حاضر و غایب حلال دانند و آنکه مرتکب سیرت کسے شود

گریباننش را کشیده بدیوان تفاض رسانند لکن در پیچه باری البته عشق
 مردم راه محبت را مرد پرستی زنان ست و این کوچه تنگ و تاریک
 بخش محل عبور بیشتر کسان خصوصاً در زمین روم و توران بسحر افراط
 واقع و در حمام و مداس و بازار و خانه امرا و بزرگان شایع میباشد
 اما خرابی اول و دوم آن خطه برگزیده عالم آنکه خواقین و سلاطین
 آرام طلب عیش دوست تن پرور و خوانین و اراکین بے عرصه
 نفاق پیشه از صفت ملکداری بیخبر و بتجربه کشورستانی فرسنگها
 دورتر بروی کار آمده رونق تخت شاهی را بر باد کرده و بلاد
 تخت بجم را در قبض و تصرف اعدا داده بدعوی سرم سلامت
 باشد افتاده توضیح این حال و تبیین مقال آنست که انقلاب دهری
 در خواص روزگار مضمر و اسباب سروری باختلاف زمان مفید
 و مضر مقرر است گیتی ستان با عار و ننگ را بایده مدام گماشتگان
 با فر هنگ برگمارد و قواعد صلح و جنگ از اقبصای روم و فرنگ
 بدست آرد و پابند ضوابط سلف که مایه تلف ملک و رعیت اند
 نماده همیشه راه اصلاح بلاد و رفاه عباد بقدم جد و جد بپایان
 رسانده باشد بمباد خد ما صفا و دع ماکدر هر چه برایش خوب
 ست مرغوب سازد و هر بد معیوب را دور اندازد و مانند انگلیس
 که در عیسائی مذهب گمنام ترین اقوام یورپ و ایشیه بوده
 بتلاش جان پیای اخذ قوانین صنائع و بدائع و کشور کشائی
 نموده در ترقی دولت و حتم سرآمد اهل عالم گشتند-
 و از عقل و دانش مشیر و مربی شاهان با طوئع و علم هستند نظام آتشخانه دود

از کاخ هتئ فرانس و روس و سردشمن بر آورد و با نظام مدبرانه لوائی تسلط
 از افریقه و امریکه بجزایر و بنادر ختا و ختن برد هر چند بنای بادشاهی
 در اولاد حضرت آدم بکشور فارس و عراق از عهد کیومرث شروع
 گردید و دستور وزارت و مناصب خدم و حشم و پاسبانی رعیت
 و اسباب جنگ از انجاشیوع یافت بذریعہ این سامان و
 اتفاق راس دانشمندان بر تمامی جهان حکمران بودند و مدت سه هزار
 و شصت و هفتاد و چهار سال باین تفصیل اخذ باج و خراج
 از شهریاران نمودند از کیومرث تا گرثاسپ حکومت پیشدادیان
 دو هزار و چهارصد و چهل و یک سال و از کیقباد تا سکندر
 دولت کیانیان هفتصد و سی و دو سال و از شیردیاکان تا یزدجرد
 سلطنت ساسانیان پانصد و یک سال بسرام چون بعد
 تاخت و تاراج مداین هفت فرسخی بغداد و قصر شیرین و
 کوشک زردخت و تاج خسروی در دور خلفای بنی امیه
 و عباسیه گذشت و زمام مہام شہریاری از دست ترکان ان
 و سلجوق و دیلمیه بخت اقتدار صفویہ و اصل گشت مریدان فدائی
 کہ سبب قوت و ارکان شوکت بودند کلاه قرمز عطا کرده بزبان
 ترکی تزلب باش یعنی سرخ سر خطاب فرمودند - بزور بازوے تأیید
 آئی دو صد و چهار سال سریر آرا و یازده تن باختلاف
 سرحد در ایران فرمان روا مانده تند وین فنون علم حدیث و
 تفسیر و فقه و ادب عهد آن خاندان مربی هنرمندان از تعداد بیان بجال سید هرگاه تو
 ادایش دیم بفرد وجود شاه سلطان حسین بہادر خان آمد کثرت زہد و توسر و صحبت

اهل تقوی از اسباب تشیت سپاه و جنگ و سیاست دیار
 بازداشت انتظام هماننداری بدست ملاها و سرداران
 ناز پرور غفلت شعار از حرب و پیکار ناواقف گذاشت
 گرگین خان گرجی حاکم قندهار بجایابی مانود و از کردار
 دیگر سرداران بیکاره راه رفتن و فساد برکشود اشرف و محمود
 افغانه ابدالی با جمعیت ده و دوازده هزار بسیر کرمان و
 اصفهان تاخت و در یک هزار و یکصد و سی و پنج غاصب
 تاج و تخت و قاتل شاه و اولاد برگشته بخت شده خون
 هزاران بیگناه روان ساخت چند سال نوبت پادشاهی
 بنام خود بر بام رسوائی نواختند و بارور زود بال بردوش
 گرفت و بوادای عدم شتافتند ملک شوشتر و خوزستان
 و آذر بائجان رومی گرفت و گیلان و قلیس درشت و کناره قلم
 بخت اروس و از وی آب آرس بتصرف بخار رفت نادر شاه
 گیتی پناه افشار تیغ جلادت از غلاف حمیت برکشید و باخراج
 افغانه شکست عساکر اعادی بدست و باز وی تائید الهی اندک
 مدت کوشید در تخیر ممالک از چار طرف بسرحدا ت لایات
 یُرش نمود و پای استیلا در قبض و تصرف خوارزم و بلخ و جرجان
 و عراق عرب از دم شمشیر خوش بُرش کشود پسر بزرگ خود
 رضاقلی میرزا را بعهده گذاشته بسیر کشور هند حمله آورد و بعد از فتح تاج بخشی و اخذ بلاد آن طرف
 دریای اباسین بایران تشریف برد و از ناقلان صدق درایت این حکایت
 را پرسیده ساخته کشته شدن آن پادشاه و تباهی انساب خاقان

چنین بهامت رسیده که از اعلیٰ حضرت محمد شاه غازی عوض برقرار
 گذاشتن سلطنت نصف زر مسکوک خندان و جواهر آلات ملوکانه
 و تخت و طاووس و آویزه کوه نور و دریای نور و ماکه نین چین
 و بنگله صندل و خیمه زرکار و سایر تحف هندی بخت ادلیاس
 دولت نادره در آمد بشکرانه وصول آن ذخایر بقیاس خاطرش
 ببطایع جائزه و احسان چنان گذشت که براسه معافی مالیات
 دو ساله ایران تمامی رعایا و اصناف سوق بنام نائب السلطنه
 فرمان روان گشت اکابر و اصاغر از متبع مرام خسروانه بنده شکر
 و از جان در هواخواهی این دودمان بلاگردان غایب و حاضر شدند
 چون رضاقلی میرزا بشرف پابوس پدر سرافتمار سود و نادر شاه
 بملاحظه سان لشکر از معائنه آرایش سپاه و رضا مندی مردم
 ایران توهم دور از کار نمود و مظنه برد که هرگاه پسر م عزم افسر
 سرم کند چاره دفع او را هر چند دست و پا جنب بیاورم نتوانم
 کرد بهتران ست که سرمایه قوت و شوکت را در شکستم تار و زی
 کف حسرت بهم نزنم ولیعهد را فرمود قشون ملازم خود را در فوج
 رکاب سلطانی شامل گرداند و هر پیاده و سوار موجب تقسیم
 از خزینه بستاند شاهزاده عرض داشت که من و عسکر و بسته خاکی
 همایون ست چه حاجت در تبدیل دفتر و سیاهه جداگانه
 لشکر باشد لکن بیخ وجه این مسؤل را قبول نداشته
 از جبر و عطف همه سر کرده و خوانین را ما مور فرمود که با جنود مقصود سپاه شاهی
 پیوستند صفت آن لشکر قیامت اثر اهل خبر گویند دوازده دسته هر کدام

دو از ده هزار جفت گوز و زوسام و مثال فرامرز و ستم زال بوده یک یک
 جوان بست و تیغ و سی ساله بر ازنده قامت مردان قشنگ جمله چالاک
 آزموده کار جنگ اقوام ایلات ماهر ضرب شمشیر و تیر و نیزه و تفنگ
 اسپ کوه پیکر هر دسته بیک قد و رنگ همه زره و خود و خفتان
 پوشش پوست شیر و پلنگ که در میدان نام و رنگ عرصه رزم
 را بر جنود روم و فرنگ دم جان بازی تنگ میسر کردند و بی درنگ
 از دریا و دره کوه و سنگ بسته بگردن شیران بیشه نبرد پاهنگ
 بسته بر سر صف دشمن پاهای تازی کیت و سرنگ میزدند
 عقده این غم از دل پسر بناخن دیگر الطاف پدر نمشود و راز
 سر بسته را پیش محرم رنر هزار کتمان و ایمان و انمود هنگام سفر
 خاقان و هر دو بر و گذر از چنگل مازندران پر خطری که از قدر اندازان
 دمی که تفنگ و ولوله را بر نشان سینه پادشاه سر میگرد و باو تمند
 و زیدیه برگ اشجار از هم پاشیده در تنه حائل و دیده بگله زن
 گردیده نشانه خطر افشته شمسوار بدستیکه عنان اسپ داشت
 تیر بلا شصت او را پرانده بخاک نشست نا دراز چالاک کی زمین را خالی
 کرده بر زمین غلطید تفنگچی صید را طپیده داشت که خدنگ آرزو
 بهدف مراد رسیده از درخت پائین بسته بدره کوه و بیشه پیوست
 و راه گریز پیش گرفت و سر بر صخره طرف جلگه منزل خویش رفت
 خدام ادب از عقب دویده صاحب سیر افلاک دامن از
 خاک بر چیده انگشت را کهنه پیچیده یکران جهان فوز و نیر
 ران کشیده ملازمان را بجستجوی قاتل فرمان داد تا اجل

برگشته حدود اُدُبّه شاقلان گیر افتاد معلوم شد نیک قدم
غلام دلاور خان تائینے باغوائے آقا میرزا ولدش مصدر را یخترکت
گشته مومی ایسہ در ازای صدور نیانت بمعرض سیاست درآمد
با فواہ مردم چنان ست کہ غلام را طلبیدہ بنوید امان پد رسید
راست بگو باعث گشتن کمیت و نام و نسب مباشر امر تو حیت گفت
بر غبت خاطر خودم این خطا را کردم احدے محرک این جرأت مردانہ
نشده فرمود اے نادان دروغ میگوئی و راه مکرو فریب میپویی
نو کا کا سیاہ حبشی را بمرگ تاجندار چکار دے و سوسہ گیرے
و سابقہ عداوتے در ہلاک شہر یار کدام اختیار مردن مرا کسی میخواہد
کہ سرش لایق افسر ہفت کشور باشد ہر کہ سزاوار جلوس تحت مہلنت
ست البتہ بانی این جسارت و سرمان دہ چنین اشارت خواہد
ہر چند پایے زجر و تہدید در میان نہاد غلام نام را صاف بزبان خود
نشان نداد۔ چون بانیک قدم اقرار جان بخشی شدہ بود از
ہر دو چشم او را کور کردہ بعضا کشتی وا گذاشت آنگاہ بنظر دور اندیش
خیالات فاسدہ بخاطرش آمد بعد از آنکہ داغستان مسیر
کو کبہ سلیمانی شد بنا بر توہمات شیطانی و استیلای وساوس
نفسانی سر در بار عام و از دحام امر اے عظام میر غضب را حکم
داد کہ دیدہ قرۃ العین شہریاری و نور نگاہ جہانداری فرزند مسین
و لیعہد بے ہمتارضا قلی میرزا مقابل مردم عبرت بین از حد قہ برآرد
آن طائفہ کور باطن برابر شاہزادہ رسیدہ دست و گریبان
شدند خم بایروسے دلیرانہ خود نہ افکندہ فرمود از ابد نکشیدہ

حاجت گرفت و بست نیست منکه مردانه ایستاده ام کار خود کنید
 یکی از سرداران قدم پیش نهاده بلب عبودیت زمین اوب را
 بوسه داده زبان بشفاعت کشادای کشور گیر تاج خورشید از چشم کردن
 و بلند عالم دست بردار و این سیاست ناروا بجوری چشم اعدا
 سطل بگذار - گفت هرگز حرفی که از دهن من برآید برگشت را نشاید
 و امریکه مقرر کرد م تحلف در آن نیاید عرضداشت قربانت شوم
 این جا بماند داشتن فرمان ست و محمل پشیمانی جاودان گفت
 ترا جرات گستاخی بهم رسیده و قدرت مداخلت در کارم پیدا
 گردیده بکشید و گردنش بزنید بمعائنه قهر و غضب جباری دیگر کسی
 مجال را در سخن نیافت و حاضران را طاقت گفتار نمانده
 هر کس در سکوت و منکرب فرو بستن شتابت تا آنکه
 کار گذاران بے بصر دیده های نور خسر و بحر و بر در آورد
 پیش روی و اور داد گستر بر و ده گذاشتند و دستمال از
 بالای قاب برداشتند بملاحظه ان مرآت مصیبت اشک
 حسرت بد امان رقت روان کرد و دود ملال از آتش محبت
 فرزند در کانون سینه شعله زد بر خاسته گریان و نالان و سر پرده
 حرم رفت و سر بگریان غصه و غم نهاده ماتم جا گرفت شمع سان
 تمام شب در بزم تعب سرشکباری نمود پروانه صفت تا سحر
 دم بخود در سوز میزاری بود میان رخت خواب مانند اختر و انجم بیدار ماند
 و از جان بیتاب بهر پهلوانه و آه بفلک رساند علی الصبح که خسرو
 خاور جامه گلزاری شفق در بر از نهانخانه مشرق بیرون خرامید و با چهره عالم

بر تخت فیروزه سپهر جلوه گر شده تیغ شعاع از نیام افق
 کشید نا در شاه بصورت غیظ لباس سرخ پوشیده برآمد
 و بر سر پر غضب نشسته شمشیر عاجزگشتی را با انتقام برهنه کرد
 بزبان قهر گفت ای اهل ایران و حضار در بار بیان منظور شنید
 که نور چشم من کور شود و شما بیستاباشید عرض کردند تو شفاعت
 را قبول و پذیرا نداشتی و گردن حرف زن عفو را بدم گاز
 عقوبت گذاشتی فرمود اگر همه تان اتفاق را میگردید از من
 تنها چه می شد و هرگاه دست هم مانع می آمدید از یکدیگر و میر
 غضب که ام امر سرانجام می یافت پس تمامی عمده سیاست
 را فرمان داد تا سر بریدند و از ایستادگان پایه سر بر برداشتند
 هفت من تبریزی چشم کشیدند این تنبیه را با اعتقاد خود چشم نمائی
 خفیف دیده پاشده رفت و باز هم دلش از جوش خونریزی آرام
 نگرفت در اول ترقی دولت هر روز تا بید الهی از غیب سامان
 فتوح ملک بروی کار می آورد و اساس شوکت و قوت خود
 بخود نا طلبیده بهم میرسید را می و تدبیرش بر اے جهان داری
 صائب بود و رعب و مهیت او بر دلهای رعیت و سپاه غالب بصورت
 ظاهرا پنجه میکرد معنی فوائد رفاه خلایق داشت و در امنیت اطمینان
 ملک قواعد نیکو جاری میگذاشت اقوام ترک و تاجیک سکنا و دوروزدیک
 کمر خدمت بسته بنمای برآید و بقای عمر و دولت نادره دست عایکشان
 چون اتفاق و غرور کینه و جد و جمل و کوتاه اندیشی در خرابی بنیان خلافت بربادی
 ملک ملت و خواری قوم و عشیرت از خواص آتش مزا جان تسد خو

نسبت اخگر و باروت اثر بدیهی دارد مواد فساد طباخ مردم منفر
از جاده اعتدال نموده حرکات ناخوش طرفین سبب حشت و قتل
محبت و بروز عداوت گردیده چار طرف شورش بغاوت و فتنه
خیانت سر بر آورد چنانچه حوصله تحمل و پادشاهی تنگی کرده کوه و قار
را رفتار جهل از جا برد یکمرتبه دست از عدل و داد برداشت و بنای
ظلم و بیداد پائمالی عباد گذاشت بگیناه راستلناق صد جرم میکرد
و محتاج را در طلب قلق شلاق میزد بر افواه عوام و کام دمان خواص
این مصرع جاری شد مصرع

زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت

روزے براریکه خلافت آمد که نبشند رقعہ برمسند یافت نوشته بود
« اگر تو خدائی بندگان می باید و هرگاه پیغمبری جمعیت است
می شاید و در حال پادشاهی لشکر و رعیت بکار می آید از هلاک
نفوس و خونباری ایل و الوس چه عقده کارت میکشاید
آن عبارت را خوانده قلمدان طلبیده در عقب نوشت -
« که نه خدایم و نه رسول و نه سلطان - من براس جان شما
مجرمان بدکار قهر و غضب کردگار - جبارم بارے هر چند
حسانان جمع را با تش جور و چنان سوخت تسکین ناره
کین و سوز التهاب درون فرو نشین نمی شد تا آنکه خلل و مانع فساد
و مواد جنون چنان عاقل و فرزانه را دیوانه کرد شبی در گوشه خلوت خوین
سر کرده افغانه را طبلیده بساط شکوه مردم عجم را در میان انداخت و ناگاه بی صدا
و نذر برآ تاخت بر جماعت ایشان و قتل مردان و غارت سامان

و در دماغان کردن همه اهل ایران در صبح آن شب مامور
 ساخت قضا را خواجه سرای پشت دیرک خیمه ایستاده از نظر ما
 قائم شده معنوم مشوره دریافت پنهانی بیرون رفته
 نزد محمد صالح خان قرقلوی ابیوردی و محمد قلیخان افشار اردوبی ^{کشیکی}
 باشی و فتر حکایت سر کرد و بنا بر چاره و تدارک رد بلا سرست
 تا کیسه نموده خودش منزل زد سردار جمعی از خوانین سپه سالار
 و امرای کبار فرا هم و در تو طویه امرا هم هم قسم یافتند
 هماندم با اسلحه قتل شاه عرب و عجم رو بسرا پرده قبله عالم
 شتافت چون پادشاه با حقیاط و اندیشه روز بدخیام خوابگاه
 ردیف هم میزد و همه جاسامان استراحت جدا بود - بهر
 ساعت شب مقام را بدل میکرد و لا و ران بقدم جلالت
 در سرا پرده خاص رفته مقصود را نیافتند انجا هم دیدند جرات
 و بچه نیت لاکن در همیت و خوف زانو طے شان از حرکت
 افتاده یکیک بگوشه و کنار در مالیدند هر چند محمد صالح خان تهیب میسرند
 کجا میروید کار خود را درست کنید اگر سست بجنبید فردا چست کشته
 می شوید جواب میدادند عجب و بد بیه نادری صلب طقت رستمانه کرده و پا جرات
 قوت رفتار فاشد آخرش با سر در مذکور معدودے چند باقی آنهم بیرون خیمه مانده
 صالح طالح اندرون رفته دید که خسرو کشور گیر بروی سریر در خواب شیرین
 نفیر زن و شمع کا فوری بالین او روشن است کینزے بهاسبانی خواجه بنده پرده
 آرمیده و در برابرش یراق سلطانی قطار چیده عقب دیرک قائم گردیده بزخورد
 در کمین مدعا سر کشیده جاریه را که سیاهی سایه آدم ملاحظه افتاد دست سپای

سرور چشم چشم گذاشته فشار و ادار ثقاۃ شنیدم هنگام طغیان جور و جفا
 افغانان و نهب و قتل شیعیان بزبان ابتدای طلوع نیر دولت
 شب نادر شاه بخیمه سفری خفته بود در عالم رویا مشاهده نمود سیح
 بر بالین او آمده خطاب کرد پاشو بیجا جناب سرور انبیاء ترا میخوانم
 برخواست بمزید شوق راه افتاد بگوشه رفته دید که خیرالورے
 با جمعی از اکابر اصفیا بر پشت تیل بلند نشسته باد بسلام کرده
 ایستاد - حضرت برفق و مدارا جواب داده فرمود یا علی این شمشیر
 بکمرش ببند شاه اولیا تیغ نصرت اعدا بمیانش بسته ختمی پناه
 و ید اللہ ارشاد نمودند برو بیاری خدا تغاص خون مؤمنین
 و سادات ازین گروه اشتیاقا بنما از بشارت این اشارت نادر بیدار
 شده و نظر کرده حضرت کردگار با سادات بخت یاور بوده بهمین
 پشت گرمی اقبال هر طرف بدنبال جدال رومی نهاد نسیم فتح و ظفر
 جلو پرچم غرزش راه نگو سناری دشمن سیکشاد بے کلید سی باب مراد
 و از بود و بدون طلب هر مطلب دلی دست دراز می نمود سلطنت
 پادشاه نشان گشت و بادرنگ آرائی تاج بخش جهان قصارادرین شب
 که شب یکشنبه یازدهم جمادی الآخر سال یک هزار و یکصد و شصت
 هجری منزل فتح آباد بود هما بنجا سراوق جلال برپا داشت و بهمان
 طور در واقع دید شخصی آمده بصداۃ همیب گفت برخیز خاتم انبیاء
 ترا می طلبد چون بخدمت آنحضرت رفت همان مکان بدستور اول
 وضع صحبت ایشان یافت سید کائنات از روی خشونت
 امر کرد یا علی تیغ از بوستان که بیدریغ خونبار می کند

اسد آمد بن سید از برش بختاد بمعائنه این خواب هولناک نادر برجسته
از خادمه پرسید چه خبر است گفت ایندم پیکر آدم بیگانه در گوشه نیمه
بنظرم آشنایند نادر تنیب زدای گستاخ بے ادب تو کیستی
جواب داد منم فرمود طالب چیستی گفت عرض بسیار ضرور دارم
پادشاه از جادو آمد که اینجا محل عرض است و شمشیر کشیده حمله و گردید
سردار پیش افتاد بمصداق **الْحَرْبُ خُسْرٌ عَسَى** بیرون سوار شود
دوید همی نکه نادر با سر پر غیظ و طیش از میان روشنائی در تاریکی
رسید پایش بطناب اجل پیچید دم رو بر زمین غلطید قاتل
بعقب برگشته تیغ را چنان راند که شانه اش چون شانه چنار
دو نیم کردید پس باتفاق محمد خان قاجار و موسی بیگ ایرلوی افشار
سرازن جدا کرده برد و بدن برانزده چار پایش افلاک را خون آلوده
بر سریر خاک سپرد نادر شاه سی سال شمشیر زد و از انجمه دو وزده
سال پادشاهی کرد و صبحگاه که خبر قتل شاه در میان اقوام سپاه شهرت
گرفت دست و شمشیر سرداران افغان در صفت آرائی جنگ میدان
بیشکر و سپاه ایران بخون غواهی بالا رفت آب سیت و سنان از
سر و سینه دلاوران گذشت و معرکه ستیزه آویز چون فزع اکبر و
جدائی جسم و جان نمونه رستخیز گشت جماعت ابدالی علم نصرت
و خوشحالی افراختند و از دو بازار و خرگاه و خزانه عالی را تا دست
بد سگالی تاختند جلّه سامان قطعه و تزک شاهای بار کرده همه جا قتل و غارت
کنان رو بقتل هار نهادند و احمد خان گوش بریده را بآتش سخت و
تاج و روانج سکه و خطبه بلقب پادشاهی کشتار دادند پس

سر و تن خاقان مغفرت نشان را در مشهد مقدس بردند و بمقبره برابر
 ارگ بخاک سپردند آقا محمد خان آن عمارت از بیخ برکشد و
 استخوانها را بمرحله تو بیخ افکند امر اینکه نادر شاه را بقتل
 آوردند بر سلطنت علی قلی خان که در آن وقت حاکم سیستان بود
 اتفاق کردند او بمحروشنیدن این خبر بخراسان شتافت و باورنگ
 پادشاهی برآمد و اول کارش این بود که فرمانی با طراف روانه
 و در آن مذکور نمود قتل نادر بحکم و اشاره من بود تا آن غداریکه از
 سر اهالی ملک خود گله منار با ساخت او را گرفته از تحت بتخته تابوت
 کشند ایران از ویرانی و رعیت از پریشانی رهایی یابد و بلا خطه
 اموالی که از مردم بجور گرفته شده و ظلم شدیدی که بر ایشان
 رفته تا غضب الهی تسکین یابد مالیات و تحمیلات علاوه مقرر را تا
 سه سال بر عا بخشیدیم با بجمه تام عادل شاه بر خویش نهاده
 بعضی افواج دی قلعه کلات را که خزائن در آن بود علی الغرض
 آوردند نصر الله میرزا و امام قلی میرزا و شارخ میرزا چون صورت
 حال بدان متوال دیدند فرار برقرار اختیار کردند لکن ایشان
 را تعاقب نموده گرفتار و شارخ بعمر سیزده سالگی را زنده گذاشته
 باقی سیزده نفر پسر و بنیره را بقتل آوردند خیال آن عذار بیرحم چنان بود
 که هرگاه مردم گویند باید از نسل نادر شاه کسی پادشاه گردد -
 شاه رخ را بر تخت نشانده خود با اسم او سلطنت کند و خیره سیم و زر و جواهر و
 اسباب تاج و تاجچه و قلعه بود همه ابا ندک وقت نقل و تحویل نمود و بهجت جذب
 قلوب و جلب خواطر دست با سراف و تیند بر کشاده در قلیل بدی خزائن بر باد

لاکن با این حال دلماسے خلافت راغب نبود لهذا دولتش دوام ننمود
 محمد قلیخان که سبب کلی در قتل نادر بود از نظروے افتاده و عادی شاه
 اورا گرفتہ مقید بخواتین حرم نادر سپرد تا ریز ریز ساختند
 برادر عادل مشاہ ابراہیم خان کہ از جانب کئے حکومت عراق
 داشت بمصاف برخواستہ جمعی از لشکر عادل شاه در جنگ رو
 تاختہ بدشمن پیوستند شکست خوردہ گرفتار گشتہ چشمانش را کندنہ
 ابراہیم خان میدانست کہ امرای مقتدر بطرف شاہرخ میل
 دارند بحیلہ خواست آن را با خزانہ بدست آر دی چون فائدہ تدبیر مترتب
 نشد نام پادشاہی بر خود گذاشت و بر امیر ارسلان یا اصلانخان
 کہ در آذربایجان باستقلال حکومت داشت غالب آمد مادمت
 اقبالش از برادر ہم کمتر بودہ بدست لشکریان خود گرفتار شدہ حساب
 منصبی کہ اورا بشہرے برد بین راه بعد م فرستاد عادل شاه را
 نیز در طریق مذکور بدست اجل سپردند شاہرخ کہ سپر بزرگ رضا قلی میرزا و
 مادرش دخترشاہ سلطان حسین و ہم بہجت جوانی و نیکی
 اندام حسن معاشرت و جسم طبعی خلق را بسلطنت او میل تمام بود
 از توطیہ امر اباد و انکار سخت جلوس تخت سر پائے افسر موروثی گذشت اما
 ہرج و مرج وقت دیگر دشمنی انجیال پادشاہی انداخت میرزا سید محمد نام کہ در غلامانہ
 نوع اعتبار داشت مادرش خواہر سلطان حسین و پدرش میرزا و دوزید و تقوے
 مشہور بود بنا برین میرزا سید محمد از نسبت خواہر زادگی پادشاہ صفوی جلوہ نمودہ
 در انواہ انداخت کہ شاہرخ میرزا مانند نادر از مذہب اہل ایران تبردار و سلوک
 اورا با مردم دیان مختلف خاصہ عیسویان کہ بمرودت سے گذرانید

حجت ساخته و تفریق آزاد قلوب مردم پرداخته و خود سبب نام پذیرد
 عوام رسوخ پیدا کرد که همه بادی اتفاق ورزیدند و جمعیت فراهم آورد و پیش
 از آنکه شاه هر خ لشکر خود را جمع کند تاخته گرفتار و از حلیه بصر عاری
 ساخته اهل مشهد او را سلیمان پادشاه زمان خواندند و هنوز نگشتی
 سلطنت نقش مراد نگرفته که نگین خاتم دولت زیر دست نکبت افتاد
 یوسف علی یکی از سرداران معتبر شاه هر خ چون خبر یافت بدفع خصم
 شتافت و سلیمان را هنریت داده بچنگ آورده روانه عدم گردانید
 و شاهزاده را دوباره بخت نشانیده سر رشته امور بدست خویش
 گرفت لکن دو نفر از امرایکے جعفر خان نام سر کرده اگر او دیگر میر عالم میر
 اعراب بخالف و اتفاق کرده در جنگ مغلوب نموده مقتول ساختند
 و شاه هر خ را باز بزدان فرستادند و بعد از چند روز این دو افسر هم با یکدیگر
 بنای محاصرت گذاشتند و از شهر بیرون رفته بمصاف علم افراشتند
 میر عالم مظفر شد احمد خان ابدالی که بعد از فوت نادر شاه خراسان را
 بتصرف آورده خود را سلطان افغانه نامید بهمین اوقات هرات را
 نیز ضمیمه فتوحات خویش گردانیده لشکر بر سر میر عالم کشید و او را مقهور و مقتول ساخت
 بمحاصره مشهد پرداخت اهل شهر اندک ثبات ورزیدند بالاخر چاره تسلیم
 دیدند تا آنکه احمد خان بنو سق اقامت دریافت که بتسخیر تمام ایران میخواست
 شتافت لکن دانست که ابدالی آن ملک افغانه را مصدر خرابی و
 پریشانی دانسته و دلهاسے مردم بجهت سعی بهیوده در تغیر
 مذہب صد مات کلی یافته دوباره کینه های قدیم را در سینه
 نسبت باین قوم تازه کرده علاوه چون نادر شاه بتغلب استیلا

بر بلاد یافته پادشاهی را غصب نموده جان در هوایش داد لامحالہ
 بدگیر سے ہم سردوام و بقادر کنار نخواهند آمد بعد از قوت او هر کس بازوی
 خود نیروی یافت یا نه اجماع زور داشت بیای خود سری بردست بالا
 قدم میگذاشت هر جا حاکم بلدی یا امیر طائفه بود سودا سے سروری
 و سلطنت پخت نمی آسود - بنا بران احمد خان دید بهتر آنست که
 بحکومت افغانستان قناعت کند و خود را عبث در بلا سے فتنه
 و جنگ نه افکنم امرا و اعیان را جمع کرده گفت صلاح چنان است
 ملکی که پیدایش نادر شاه دران بوده از ایران جدا و به نیزه او شاهرخ
 مرزا و گذار شود این را سے را همه پسندیدند و پیمان بسته متقبل گردیدند
 که سر از دولتخواهی نه پیچند -

احمد خان باین خیال افتاد که هر کس پادشاه ایران شود مملکت خراسان
 سدی ما بین تطاول بر افغانستان خواهد بود و کفالت استقلال
 این طرف بعده خویش گرفته برگشت الحق تدبیر باقتدیر
 موافقت نمود و راه آمد و تسلط لشکر ایران تا هنوز نکشود و شاهرخ
 بیچاره با چشم نابینا از امارت نام یافته بر خراسان و
 اطراف و نواحی آن فرمان روا گشت بعضی از امر که رعایت
 میکردند سالیان هدا یا بجست و سے فرستادند - تا زمان
 زندیه را گذارند و بدور خاقین قهریه در اسیر جان تسلیم
 گردانید -

محمد حسن خان پسر فتح علی خان قاجار که در خیمه نادر شاه کشته شد
 و باین باعث ایل قاجار بخانواده نادر و دشمن خوئی اند -

او قاتلے کہ احمد خان بنظم خراسان نے پرداخت استر آباد را کہ از مدت
 دراز مقرر عزت و محل قامت آن طائفہ بودہ متصرف شدہ . جمیع
 مازندران حکم اور اطمینان شدند خان ابدالی باندیشہ آنکہ مبادا
 چون استقلال آیا بدرخصہ در کارش کند فوجی از افغانہ را بتسخیر
 مازندران مامور ساخت ولی تاب مقاومت نیاوردہ جمعہ کثیر محض
 ہلاک و ہوار گردیدند و بسبب این فتح آواز شہامت محمد سرخان
 بلند گشتہ اقتدار وی باز دیادوی نہاد آزاد خان افغان کہ یکے از سرداران
 سپاہ نادر شاہ بود بآذر بائجان لوای اقتدار و حکمرانی افزائے
 و ہدایت خان درگیلان علم داشتہ و بڑا پراکلیوس یکے از امرائے
 مسیحیہ در گرجستان کلاہ خود سری راج گزاشتہ درینوقت علی مردانخان
 بختیاری بر سر ابوالفتح خان کہ از جانب شاہرخ حاکم بود ناخستہ اورا
 برانداختہ اصفہان را گرفته عزم نمود کہ یکے از شاہزادگان خاندان صفویہ
 را نام سلطنت نہادہ خود باجرائے امور خلافت پرواز دلاکن چون
 انجاح مرام بدون معاونت ممکن نہ شد جمعے از امرارای جانب
 خویش خواند تا بمعیت دیگران مطلب انجام یابد از معتبرین
 خوانین ایرانی یکے کریم خان زند پسر اویماق خان براوراق خان
 کہ پرنزکی خان سرکردہ راہ زنان بودہ در اردوی نادر شاہ
 بشہامت و غیرت از ہنگنان امتیاز تمام داشتہ وقتے
 کہ مقرر شد خواہر زادہ شاہ سلطان حسین طفل ہشت و نہ سالہ
 بسطنت بر دار نہ پیمان بر آن رفت کہ یکے وزیر کشور و دیگرے
 امیر لشکر باشد یا پس از فوت علی مردان خان کہ آدم پیر لا ولد بودہ کریم خان

قایم مقام او شود بر این معاهده کریم خان در جلفا بسر میبرد و در
 صیانت مردم انجا بر عایت میکوشید تا که حرکات مروت و انصاف
 سبب مزید احترام او گشته جذب قلوب مردم بجای رسید که محرک
 سلسله حسد علی مردان خان گردید چند سئوای نیکو که آثار عداوت بطور
 انجا مید و دست نفاق طبل محاصمت کو بید بعد از غلبه و مغلوبی ظفرین
 علی مردان خان را محمد خان سیحی ازامرای او خجاک هلاک انداخت
 و اضلاع جنوبیه ایران بے منازعت بتحت کریم خان آمد گویند ظاهر
 زند شعبه ایت از قبیل لک و در میان سائر ایلات کرد اعتباری
 عظیم داشته بعضی بر آنست که ایشان را زنده بخت آن خوانند که در شت
 محافظت کتاب زند و استار باین مردم سپرده بود کریم خان قوم
 خود را بحد خواسته بر اتفاق و تحمل مشاق ترغیب کرده بمیتری بطبع
 جاه و مال گردیدند و اهالی شهرها نیز بعدل و داد و سائل گردیدند
 اعراب هم فریفته مردانگی او بودند و اقوام دور و نزدیک سرحد
 برکاب سودند - لکن کریم خان و وعد و قومی سیحی آزاد خان
 افغان والی آذربایجان و دیگرے محمد حسن خان قاجار سردار
 مازندران داشت که اندیشہ جنگ و جدل آنها سر به بالین
 آرام نمی گذاشت - چنانچه یک دفعه بجوالی قزوین از مقابله
 آزاد خان شکست خورده بعد جنگ و هنریت های متواتر کریم خان
 احسنان و شیراز را گذاشته در کوه کیلویه گریخت
 و لشکرش را عتد جمعیت از هم گسخت خیال کرد
 بهندوستان رفته بقیه عمر گذراند - لکن رستم سلطان

ضابطه خشت امداد نموده خصم را تباه و دوباره کریم خان بر شیراز و
 عاملک از دست رفته تسلط کرد آزادخان از جنگ محمد حسن خان قاپا
 پشت داده بیخدا پناه برده روس امید بیاشای روسی
 آورده مایوس گردیده از حاکم گرجستان استعانت طلبیده
 او هم اقدام نموده ناچار از دویدن بر درهاخته و راه فتوح
 برویش بسته شده بدشمن خود کریم خان جبهه ندامت سوده
 مورد سلوک و احترام و اعتماد تمام گشت و پایه قدرش از
 همگان گذشت.

ایل قاپار از اترک تاتار اند و مدتی دراز بر زمین شام توطن داشتند
 امیر تیمور گورگان ایشان را بایران آورد و از جمله هفت قبیل
 هستند که بعد از آن شاه اسماعیل صفوی بر معارج سلطنت برآمد
 و از قرار یکم معلوم شد ایل مزبور بکثرت عدد و دیرری از سایر
 طوائف اوینا قلات امتیاز داشته شاه عباس ماضی آن گروه
 را سه قسمت کرده یکی در گرجستان و دهنه لنگی سکنداد و دیگری
 را بمر و سرحد جولا نگاه اوزبک و ثالث را باستر آباد ساخت و تاز
 ترکمان ساخت در تاریخ کینیر صاحب مسطور است که استر آباد
 بحبت شباهت ملک و آب هوا و حاصل زمین بعضی اوقات از مازندران
 محسوب شده و آنرا در قدیم الایام هیرکانیا می نامیدند جنوب آن کویتان
 است فاصل میان این معموره و اضلاع و امنان و بطام و جانب شرقی
 رود عاشور از دغستان جدا میکند و شهرش قریب منبع رودخانه برکنار
 خلیج دریای خزر واقع است طائفه اول که در گنجه مقام داشتند خود را

بنادر شاه الحاق داده نام افشار بر خویش گرفتند و پس از فوت پادشاه
 رو به تنزل گذاشتند زمره ثانی که در مرد بسرمیبر و ندارد املو لقب
 یافته بحال خود باقی ماندند لکن سلسله سوم هرگاه نادر از میان رفت
 بهوای سلطنت سر برداشتند اگر نزاع خانگی سبب ضعف نمی بود
 صاحب ملک دیهم می شدند و آن طائفه دو شعبه بزرگ معروف اند
 یکی بخاری باش و دیگری اُشاته باش اُمراے بخاری باش
 دراز منته سابقه همیشه برتری داشته تازمانی که فتح علی خان از
 تیره اُشاته باش بهمد شاه طماسپ ترقی کرده امارت این زمره
 یافته بامر قضا رواز دنیا بر تافته بجبت اینکه تفرقه و نزاع در میان
 ایشان افتد نادر شاه حکومت استر آباد بزمان بگ پسر محمد حسین
 خان که از سلسله بخاری باش بود محمول نمود او بیایه سریر نادری
 اعتباری تمام یافته بحکم رضا قلی میرزا شاه طماسپ را تلف
 کرد چون محمد حسن خان ملاحظه استیلاے خصم نمود از بیم جان تبرکمه
 حوالی آن مملکت پناه برد و دیاماد شان تاخت و تاز کرده بملک
 موروثی قابض شده بازار نفاق و شقاق عشیره خود بخوابی افتاد
 در او یماق رفته جمعیت فراهم آورده سپاه افغان فرستاده
 احمد خان ابدالی را شکست داده رونقی بهم رسانیده اذر با بجان اضمیمه
 فتوحات گردانیده بالشکرے که بعد از فوت نادر شاه زیر علم
 بیج امیرے فراهم نشده بود بجانب اصفهان در حرکت آمد کریم خان
 هر چند کوشش کرد که راه مرور بران سیل بنیان کن بند و اثر سے
 مترتب نشد ناچار بشیر از آمده حصارے گشت و محمد حسن خان هشت هزار

در اصفهان گذاشته با جمع سی هزار قلعه گیری و یرشش افراشته
 شیخ علی خان زند با فوجی از سوار با طرف ارد تاخت اسباب و
 اساسه ذخیره دشمن را عرضه نسب و غارت ساخته و اهالی دہات
 ہم امداد کرده غلا و قحط در لشکر محمد حسن خان را صبر و سکون زود
 سلسله تعلق ایشان از ہم گینخت و ناچار سردار قاجار بطرف اصفهان
 طرح مراجعت ریخت سپاہ انجا بجز دشمنیدن این خبر متفرق شدند
 لا بد محمد حسن خان جاده ماندران بمیود کریم خان آمده مہمات اصفهان
 را منظم نموده شیخ علی خان را با جمعی بتعاقب محمد حسن خان فرستاد
 انجا بسبب نزاع خانگی محمد حسین خان امیر قبیلہ بخاری باش بسیار
 از اقارب و اصحاب محمد حسن خان راکشته با شیخ علی خان پیوست
 ناچار محمد حسن خان گریز را عار دانسته تکا و را نکیز مقابلہ دشمن
 گردید ولی بر آن ہمہ تنور و جرات فائده ندید و بعضی از ہمراہین
 کہ تازہ در تعداد سپاہ آمدہ بودند جنگ شروع نشدہ
 سر خود گرفته پشت دادند و سایر عساکر ہم تار و مار در پی ایشان
 رو نہادند محمد حسن خان جریدہ و سببا بقصد خلاص جان عزم سیر
 کرد اسپش در باتلاق بسر درآمد تارفت بر پاخیزد یکی از امرای
 قجر او را بدو رسانید و فرق خون آلود را براسے بہبود کار خود
 کریم خان آوردہ بچشم داشت احسان و جائزہ گفت مبارک باشد
 دشمن ترا گشتم و از دغدغہ نسا کہ خاطر ت خستہ بود فارغ گشتم
 از معتبری شنیدم کریم خان چون بران گردن بریدہ نگرست بجزرت
 تا سفت بر خود پیچیدہ گرست پسید کجا و چه طور براد دست یافتی قاتل ہمہ را

برشته بیان کشید خان از نسبت فیما بین پرسید و برابطه یگانگی
 واقف گردیده بر هفت و گفت اے نمکرام آنکه سالها ترا بجزا مرمت
 پرورش گردانید و از درجه بسندگی برتبه سروری و افزائش رسانید
 با اورسم جفا عوض و فاجعا آوردی و حق نیکی را در بدی و خیانت بدل
 کردی مرا کدام توقع خدمت از چون تو محسن کش خواهد بود جلا و را
 حکم داد که تیغ انتقام بر تفایش نهاد پس تخت روان خاصه فرستاد
 که جنازه حسن خان را برداشته با غراز آوردند و با سرش ملحق کرده
 نماز خوانده بخاک سپردند باقی معتبرین اشاقه باش و آقا محمد خان
 و حسین قلی خان فرزندان محمد حسن خان بادیقات اوز بکیه اقامت
 کردند و کریم خان را بدستیاری فتح مازندران گیلان و بسیار از بلاد
 آذربایجان بحیطه تشیخ در آمد اما طوایف کشید که فتح علی خان افشار
 لوائی مخالفت افراشته در قراچین بجوالی تبریز مصاف نموده هزیمت
 یافته بارومیه محصور گشته آخر الامر امان طلبید کریم خان از سوابق
 زلات پیشم پوشیده مورد الطاف داشت لکن چند ماه نگذشته
 که سبب حرکات ناهنجار بقتل رسید یکی از امور مذکور اینکه امرای
 پائے رکاب با دشمن ساخته آماده شدند کریم خان را هلاک سازند
 چون راز فاش گردید هر کس بمنزله خود رسید و شیخ علی خان هم که
 شریک مشوره کور نمکی بود تعطل از بصر بدیده عبره لنا ظریرین و بداعراب
 سواحل چندان که شورش کردند بگرداب فنا سرد آوردند و نزدیکی خان
 ولد آق خان سپهرم خواه برادر مادری کریم خان فتنه با برپا نموده
 کار از پیش نبرده با اعتذار دست بدامن امیند زده مورد التفات شده

فی الفور جانب داسغان بدفع حسین قلی خان والد خاتمان فتحعلی شاه
 جنت مگامور گردیده و در تقابل فیتین شکست سپاه بران داشت
 که حسین قلی خان با و به هاسے ترکمان رو گذاشت و آن طائفه
 درنده خوسے همان کشت او را گرفته بعد م رسانی دند و مابقی سران
 او شاته باش رازکی خان بعقوبت ساختن خیابان و بستن
 شاخ درختان تحت شکنجه محذوایانید با بجمله شد امد اعمال رکی خان
 باعث آرام بلاد ایران شده بعد چهار سال آقا محمد خان و سایر
 باقی ماندگان مصلحت وقت دیده بجانب کریم خان آمدند و بایه
 رافت مادام حیات ماندند گویند یک از بنات محمد حسن خان
 در نزد وکیل بانوسے حریم و صاحب تکریم بود از خافوده صفوی
 طفلی را که علیردان خان اسم شاهی بران گذارده میان قلعه
 عبادہ مابین اصفهان و شیراز محبوس نموده از نیابت او
 خواه صاحب الامر علیه السلام نام وکیل برخویش بناده در ملک متصرف
 افغان و او زبک و روس نیفتاده شیرازشش فرسخی ویرانه استخر شهر
 پائے تخت سلاطین کیان را که هواسے معتدل و مردم خوش گذران شده
 بجای آرام ساخته تحصیل اسباب مرام پرداخته بنای قیام خانان
 گذاشت در او انخر مابینظر اینکه لشکر نوکر باید بکار محنت و جنگ و
 جدل رود و هرگاه خانه نشسته عادت براحت و تن پروری کند
 بیکاره و مهمل میشود چنانچه قشون شاه سلطان حسین بهادر خان بیکاره برآمد
 سپاه نادر شاه اثر زبانه آتش و سیل آب طوفان هوا و زلزله خاک میکرد چون حریفی
 نماند که در میدان سر بازی تاخت و تازی کند و بر زم سازی سنائی بسینه

و تیغ بکینه و تیر بخصم اندازی زند کریم خان بغزم تسخیر عراق
 افتاد و لشکر و سامان گران را به برادر خود صادق خان داد و طلب
 داد در تنبیه بر خاش فرخور بر همزدن از چنان سلطان عظیم ایشان
 پیرداخته بے اعتدالی عمر پاشا والی بغداد را بهانه ساخته که او مدد بمانم
 و ضابطه مسقط داده مانع شد که ایرانیان عمان را تسخیر کنند و بعضی تجار
 بحکم راتلج کرده و از قافله زوار باج ناروا ج گرفته کریم خان سراورا
 بسزای پاداش عمل از امنای دولت عثمانی خواسته جواب
 که مامول بود زود و رود ننمود صادق خان قریب پنجاه هزار لشکر از کنار
 خلیج و سی فردندگشتی کوچک و بزرگ آنچه در بندر مینا و ریگ ابوشمر
 بودند همراه برداشته بحوالی بصره بر شط العرب جسر بسته سپاه خود را عبور
 داد سکنه انجا بقدر چهل هزار و عسکر محافظ نیز از ده هزار متجاوز بود وند سلیمان
 حاکم انجا در باستینهای عدیده که قریب صد توپ بر آنها سوار داشت بدفع
 محاصره بنای سعی گذاشت چون این خبر در قسطنطنیه بدر بار قیصری رسید
 از بیم آنکه سبب اذیت بدان معتبر از دست رود فرمان به پاشایان
 وان و موصل و دیار بکر و حلب و دمشق صادر شد با هر قدر لشکر که
 بتوانند جانب بغداد حرکت کنند مردم را گمان بود ماموران
 بمعیت پاشای بغداد بایداد بصره مقرر اند اما بعد معلوم گردید بقتل عمر
 پاشا حامل دشمنه و خنجر پیشتند تا بلکه در اهلک او پادشاه ایران
 دست از بصره بردارد چون مشارالیه کشته گشت سفیر امنای
 عثمانی بشیر از فرستادند که ارکان دولت ایران را بدین واقعه
 اطلاع داده بگوید فرمان پادشاه مجری شده سبب معاندت مرفوع گردید کریم خان

ایلیچی را بوضع ده پاسه خوش مشغول ساخته در اتمام مهمام خویش پرداخته
 حاکم بصره از سر جلاوت پانصداری کرده چون اذوقه نماد شهر از دست
 داد صادق خان بصره را گرفته باستمال قلوب ناس کوشیده
 در میان اگر چه شورش از کشتن حاکم و عمله ایرانی روزه داد مگر باز
 تدارک بغاوت بعمل آمده آن ملک مادام حیات بتصرف زندیایه
 در عهد کریم خان جمیع بلاد ایران صورت آبادی و امن و امان
 گرفت که مدت بیست و شش سال بے مزاحم و مانع باد دولت
 و اقبال بپایان رفت طسرح عمارات سنگ مرمر و خام و
 حمام و بازار باغات شاهی انداخت و در آن موقع وقت از شیر
 عراق عرب و کشوری صاحب هند نمایان کوتاهی ساخت
 الحاصل در سنه ۱۱۹۳ یک هزار و صد و نود و سه هجری زندگانی را
 و دواع نمود بعضی عمرش را بهفتاد و پنج و شش تا هشتاد سال
 هم گفته اند مزاج داشت ساده و بخلق و تواضع با خلق اند
 دل داده پسری از ایلیات صحرائین باید در همان هنرهای
 لایق حال صاحب امتیاز باشد چنانچه با قوت بدنی زیاده در
 استعمال اقسام آلات حرب سوار بے معیدیل بوده هر چند خود
 از علوم کسب نموده لاکن علمای نهایت اعزاز و دیگران تحصیل
 دانش ترغیب میفرموده و او را پنج پسر بوجود آمده صالح خان فرزند بزرگ
 پادشاهی نیانست ابن عشق اکبر خان لندکی خان کور و خلف گیرش ابو الفتح خان چند روزی
 از نام شاهیه اعتلا و پیدام در ایام حکومت صادق خان بنیاد گردید محمد علیخان
 پسر سوم هم اکبر خان چشم بر کند محمد رحیم خان د چهارم را بخت مساعدت

کرده رو بروی پدر و دیعت حیات سپرد - پسر پنجم ابراهیم خان
 را نیز اکبر خان خواجه سراساخت پس از زکی خان بعد از فوت کریم خان
 زمام امور سلطنت در قبضه اقتدار آورده چند نفر از امرای زندیه
 از انجمله ناصر علی خان و پسران شیخ علی خان که عداوت او را داشت
 بنود از پیش میدانستند متوهم شده سر بشورش برداشته ارگ را در
 تصرف آورده بقلعه داری پرداختند و نام پادشاهت بر ابو الفتح خان
 نهادند زکی خان چون حال اختلاف بدین منوال دید محمد علی خان را که
 با وى علاقه مساهرت داشت گفت که هر دو را برادر بشراکت سلطنت
 نمایند و باین تدبیر فتنه را خوابانید اما چون ایشان در عمر خود سال بودند خود را
 مرئی قرار داده کفالت امور بدست خویش گرفت انجام مرام را بعد از دست علی
 خان که یکی از امرای مشهور و دختر زاده بوداق خان و پسر خواهر خودش
 بود با انجام میرسانید و در گرفتن ارگ و شوریده سران حلیه بکار برده
 در پیام التیام سوگند یاد کرد که از ماضی گذشته ایشان را در مناسبت
 جلیله مملکت سیم ساز و حضرات بوعده های او اعتماد ننموده
 ارگ از دست دادند و مانند مرغان شکار در تله گرفتار شده از
 بدترین حالی بیاسار رسیدند و چون اخبار فوت کریم خان ادر بضر صفا
 خان شنید ملک مقبوضه گذشته بجانب شیراز آمده بیرون شهر
 متوقف گردیده جعفر خان را که خواهر زاده زکی خان بود و حبش طر جمعی اخذ شرط
 و عهد نزد خالوی و فرستاد - مومی الیه هر گاه نقش فریب و تسویلات
 از ناصیه گفتار و کردارش دیده برگشته آمد چگونگی را بصداقت
 خان حالی گردانید او در مخالفت عازم و بر سر مجادلت

جازم شده بهیه محاصره قلعه و بنای سببه سنگبرداشت کی خان هم
 سه پسر او را محمد تقی خان و علی نقی خان و حسین خان ابو الفتح خان که دم از کجی
 و موافقت عزم خود میزد و در شیراز بودند بمکی را مقید و محبوس
 نموده نام پادشاهی بر محمد علیخان پسر کریم خان داماد خویش
 نهاده دروازه های شهر بسته لشکریان صادق خان را پیغام
 کرد که هر کس بمقابله ثبات و زرد عیال و اطفال و اموال و متعلقان
 او که در شیراز اند بمعرض تلف و نقصان خواهند آمد این خبر موجب
 انتشار تمام لشکر شده از سر علم صادق خان پاشیدند و لاعلاج
 باسی صد نفر جانب کرمان را همی گردیده فوجی از سواران مامور
 از کی خان شتافته در تنگ اسبجان که چهل میل دور بود تلافی فریقین
 زد نمود هر یک دست و پنجه خونریزی میدان نکاو و انگیزی نرم
 و گرم ساخته محمد حسین خان زند سر کرده سواران از کی خان گشته
 و من تبعه او مغلوب و هراسان گشته بشیر از عطف عنان کردند صادق خان
 بجانب کرمان رفت در قلعه نهبان خواه بقول حصار بم پناه گرفته
 آقا محمد خان ولد محمد حسن خان بن فتح علی خان قاجار که پیشتر از این از او یاقا
 برگشته خود را بکریم خان سپرده محفوظ در شیراز چنان بسر میرد که از شهر بیرون جاسه نزد
 لکن با خرایام جهت عقل فرست شریک مشوره بوده رخصت یافت بسیر
 و شکار هر طرف خواهد سوار شود خواهرش بانو حرم کریم خان بتاریخ
 دوازدهم صفر ۱۱۹۰ شب وفات شوهر خبر فرستاد که تا ز دوست
 ازین بلاد خود را بلجا و ماوانی برسان بلکه توانی کارهای او پیش بری او هم با
 معدودی همسایان مسافت دو صد و پنجاه میل راه اصفهان بآبسه روزی کرده خاطر جمع

سمت مازندران قدم زده پس از ورود خود عظمای واعیان قوم را فراهم آورده
ایشانرا باتفاق و اتحاد رغبت نمود چون گروهی باوے راه موافقت
پیمودند تبییہ اسباب حکمرانی پرداخت و علم کشورستانی در بلاد قرب
و جوار افراخت زکی خان را معلوم بود که امیر قجر بر حکومت مازندران
قناعت نخواهد کرد۔ لہذا علاج خواہر زاده خود علی مراد خان را بادہ ہزار
سوار و پنہزار پیادہ کار دیدہ رزم آزمودہ از عساکر خود چیدہ برگزیدہ
بدفع او مامور فرمود خان بالشرکیان و رطهران آمدہ بحیال مال و اندیشہ
او قتادہ سرداران گفت کہ بخدمت حمایت زکی خان اعتماد بر قول
و فعل او نیست انصاف کنسید بانچہ باخویشان و برادر و اولاد
کردہ چون ہمگی از طغیان او بجان تنگ بودند انحراف را پسندیدہ ہم
دران ایام کاغذے از صادق خان رسیدہ لہذا عطف عثمان باصفہان
و حاکم را گریزان نمود ہر گاہ این خبر گوش زد زکی خان گردید فی الفور
با ہر قدر لشکر کہ توانست جمع آورده بدفع خصم وارد ویزد خواست شدہ
انجا بقتل و تہیب مردم پرداختہ و از دریچہ و دیوار قلعہ بسیاری سادہ
و ملاو رعیت را بزیر انداختہ معائنہ این ظلم و لہاء سرداران و البغیر
انگیختہ کہ شبہا لی اردو بالایش رنجتہ رشتہ حیات را بہ خنجر اجل منتہ از یوش
وجودش عالم را شستہ انگبین سرور شراب نشاط آمیختند ابو الفتح خان
بشیر از بردہ جائے بدر نشانیدند۔ صادق خان ہم باستماع ہلاک
دشمن سوے وطن برگشت و ہمگی صاحب اقتدار مہمات شدہ
پس از مدت قلیل بمشاہدہ حرکات بیہودہ ابو الفتح خان در حرم سرا
رفتہ اورا گرفتہ کور و محبوس نمودہ نام پاوشاہت بر خود نہاد

و از تو هم جانب علی مراد خان برادر اُمّی او جعفر خان پسر خود را بگوش
 اصفهان فرستاد علی مراد خان درین آوان بجنگ و الفکار خان
 که یانگی بود رفته و اگر گرفته گشته بلا و قزوین و سلطانیه و زنجان قابض گشته
 در طهران متوقف بود که سواخ شیراز دریافت با اسم سلطنت بر فراز
 تخت شتافته با لشکر پاسبان رکاب سمت اصفهان حرکت
 آمد و هرگاه آوازه قرب او بگوش جعفر خان رسید بدون مجادله جانب
 شیراز مفور گردید صادق خان لشکر که سمت یزد فرشته
 بود مسترد طلبیده بست هزار کس ببرداری پسرش
 علی نقی خان بمقتایله علی مراد خان روان کرد و حسن خان
 پسر دیگرش نیز قبل از جنگ به برادر ملحق گردید و با سپاهی
 که علی مراد خان از اصفهان پیشتر مامور نموده بود مقابل شده
 ایشانرا هزیمت داد هر چند این صدمه واقعی نداشت اما کسانی
 که دور علی مراد خان دم رفاقت میزدند و او را گذاشته و
 خاک جفا بچشم و نا انپاشته سر خود گرفتند و بعضی نزد علی نقی خان
 رفتند لا علاج علیمراد خان با متعلقان و اندک همراهمان طرف
 همدان گریخت و در غفلت بر سر حاکم انجا تاخته و او را کشته
 خزان و اموال بلشکر که فراهم آمدند قسمت ساخته باز بر خصم علم
 نهضت افراخته هنوز پاسه بدل در میان نیامده که مردم
 علی نقی خان از بدی سلوک و ریخته پا از هواداری
 کشیده تار و مار گردیده باز چند مرتبه بخود سازی پیش آمده
 هر بار علی مراد خان بحرب عد و ظفر یافته نوبت بحاصره شیراز کشیده بعد از هشت ماه

طرفین خلقی تباہ گشتند و کار اهل شهر در قحط و ستر راه آذوقه بهلاک
 رسید قلعه دارگ بتصرف آمده سواے جعفر خان که از سابق رسم سازش
 داشت صادق خان باغواے اکبر خان پسر کی خان با سائر
 فرزندان بقتل و فساد چار شدند و سلطنت بر علی مراد خان قرار
 گرفت بعد چند مدت نمازان اکبر خان را نزد علی مراد خان تهم
 بقصد جان کردند چنانچه باور کرده جعفر خان را فرمود که به انتقام
 پدر و برادران خود اکبر خان را غرضه بوار و هلاک ساخته بایالت
 نهمه منصوب شد و علی مراد خان در اصفهان رفته او را
 پائے تخت قرار داد و شیخ و لیس پسر خود را سردار لشکر
 نموده بسرحد مابین شمال و مغرب مملکت بدفع آقا محمد خان
 مامور کرد او در بدایت حال ظفر یافته بر مازندران تاخته
 ساری و اطراف بتصرف آورد آقا محمد خان با ستر آباد روی
 نهاد سردار مذکور فوجی بهمراهی محمد طاہر خان بتعاقب فرستاد
 لکن راه عبور لشکر چون از دره تنگ دشوار بوده کسان قهر آن
 گذر بجانظین دلاور سپرده مجال تردد میدادند آمد و شد غله
 مفقود و ذخیره آذوقه نابود شد سختی قحط در آمد و افتاده سردار
 خواست مراجعت کند نتوانست و آقا محمد خان حمله آورده بسیاری از لشکرین
 او را طعمه شمشیر ساخته و بقیه در معرض اسار آورد بقیه چند نفری که بخت
 شمشیر و برون چنان دشت بر همگان رویداد که از یکدیگر متلاشی و در میدان
 تفرقه ارباب باشی گردیدند شیخ و لیس لاعلاج ساری و دیگر بلاد مفتوحه را گذاشته
 بطهران رفت علی مراد خان هم در اینجا بود پیوست باز جمیع بصوب مازندران اندک

هرگاه اين اخبار بسمج جعفر خان رسيد لواءى سرکشى افراشته عازم اصفهان
 گشت على مراد خان بدريافت اين حال هرچند که بيمارى در مزاجش مستولى
 روى بدان ظرف نهاد چنانچه در مورچه خوار بفاصله سى ميل از اصفهان
 بست و سيم صفر ۹۹۹ وفات کرد امر اسانحه او را مخفى داشته
 اردو را بشهر در آوردند و اکثر افواج باطراف متفرق شده بناى
 تماخت و تاراج نهادند اما هنوز که پنجره از ورود جعفر خان باقى بود
 فرصت يافته باقر خان حاکم اصفهان او عاى سلطنت کرده
 بر تخت برآمد چون جعفر خان رسيد پادشاه نواز تجربه کمنه گر خيتم
 در تعاقب بدست سپاه گرفتار آمده با منسوبان على مراد خان بزرگ
 افتاد و شيخ ويس بوعده جعفر خان اعتماد کرده همينکه حاضر کرد
 کورى چشم خود را بديه عبرت و ديد آقا محمد خان در اين آوان با چهار
 صد پانصد کس از مازندران روى بعراق نهاد و هر ساعت
 و بهر منزل جمعيت بدورش زياد مى شد از اين آگاهى جعفر خان عبرت
 جانب شيراز فرار گشته اسباب و سامان شاہى بدست او بکس
 رعيت و سپاهى در آمد و آقا محمد خان بى منازعت اصفهان اماکش
 صيد مراد خان حاکم و کدخد و کلانتران شهر جعفر خان را با عزت وارد
 شيراز کردند و حاجى ابراهيم بواسطه سعى در اين خدمت کلانترى جمیع
 فارس يافت آقا محمد خان بعد از فتح اصفهان تاديب طائفه بختيارى که در کوستان
 ما و اوسکن دارند غرم کرده کارى از پيش نبرده شکر يان اين معامله را بقال بد گرفته
 علامت وال دیده از پايه ملازمت سزاردورى کنار گزیده هر يك بگوشه خزیده
 لاجرم آقا محمد خان بطهران برگشته دوباره جمعيت فراهم آورده چون جعفر خان اين خبر پيش

براصفهان شعله صفت یکباره تافت رحیم خان حاکم انجا چندی
 بارگ متحصن شده بالاخر گرفتار و مقتول گردید اصفهان تحت جعفر خان
 بود که باز آقا محمد خان عزم افتتاح آن نمود جعفر خان راه فرار خدا
 پییود و جمله بلاد عراق تبصره آقا محمد خان درآمد و همدین آوان اسماعیل
 خان برادر زاده کریم خان که از جانب جعفر خان حکومت همدان
 داشت بواسطه طغیان و بغاوت افراسخت و نیز خسرو خان والی
 اردلان با فوجی از اکراد او را مدد کرده با جعفر خان مصاف و شکر او را
 شکست صاف داد و همچنین قشونی که بحاصره یزد کشیده بود تقی خان حاکم
 انجا از امیر طبس استعانت جسته بمقابله پرداخته جمعی کثیر از همسرین
 جعفر خان عرضۀ فنا گشته سردار ناچار علم نصبت افراسختۀ در آتش
 پادشاهی و اول سال تباهی چراغش را نوری و ایاغش را سروری
 پیدا شده پسرش لطف علیخان از کوهستان لارا انصار و یار فراریم
 آورده در غیاب آقا محمد خان بر سر اصفهان تاخت و فوج محافظ را منہدم
 ساخت چون خبر توجه آقا محمد خان شنید رخت غریمت بشیر کشید
 هر چند میرزا حسین خان وزیر پدر میرزا ابوالقاسم خان و میرزا موسی خان
 نماینده سودی بمزاجش نه بخشید و مرتکب حرکات بدعهدی با محمد حسین
 خان و حاجی علی قلی خان گردیده حضرات مقیدین محبس با صید مراد خان یکدل شدند
 علمای ابرشوة بران داشتند که زهر بکام جعفر خان کرده هرگاه تغیر در حالت و س
 ظاهر شدند انیان خلاصی یافته بایراق درو شاق رفتند و سر او را بریده از دیوار ارگ
 بریزانند اختنند بر بکنه شهر مرگ جعفر خان اظا هر ساختند پس نام شاهی بر صید مراد خان نهادند
 چون اقله بدو بگوش لطف علیخان که در کرمان بود رسید بشیر از عسکرش از هم پاشید ناچار

بسواصل دریا و بنا در شیوخ عرب ملجا و پناه یافت چند روز بعد در و لطف علیخان
 در ابو شهر شیخ مذکور فوت شده با پسر خود شیخ نصر پدر شیخ عبدالرسولخان
 وصیت معاونت کرد چنانچه باندک مردم گرد آمده غزم تصرف شیر از نمود
 حاجی ابراهیم خان هم از ایلیات و احشام حوالی فارس جمعی در هواخواهی
 زندیه فراهم آورد از جانب صید مراد خان برادر او شاه مراد خان
 بدفع لطف علیخان مامور گردیده علی بهمت خان مشغول قشون که با حاجی
 ابراهیم خان وفاق داشت لشکر یا زانوئی نمود که سردار خود را گرفته
 به لطف علیخان پیوسته تابے مزاحم و مانع با تفاق اهالی در شهر آمده
 صید مراد خان بارگ پناه برده از نهایت آسانی گیر افتاده بقتل رسید
 و حاجی علی متلی خان را که سرمنشاء فتنه بود با چند نفر سردار دیگر حاجی ابراهیم
 خان اطمینان داده بر طبق آن لطف علیخان هم هر یک را مورد عفو و
 عنایات و محل اعتماد ساخته بعمربست سال و جمال با شجاعت و جلال
 و سحر به کاری از عهد پدر آموخته بر تخت سلطنت جلوس نموده باندک
 زمان مزاجش تغیر یافته شکرانه احسان و احترام حاجی ابراهیم خان
 بوخت بدل شده آقا محمد خان بقصد محاربت از اصفهان پیش آمده
 در حوالی قریه هزار بیضاشش فرسخی شیراز جنگ رویداده لطف علیخان
 شکست خورده بشهر آمده بسند و بست چنان کرد که از محاصره یکده ماه
 باب منتهج نکشاده آقا محمد خان بطهران برگشت و سال دیگر بکار آذربایجان
 پرداخت لطف علیخان فرصت یافت یکی از برادران کوچک را
 بحکومت شهر و بلوکات بتفویض حاجی ابراهیم خان و برج و باره قلعه
 و سپاه بدست بر خوردار خان زند وارگ به محمد علی خان بهر داجت رنج

خیانت سپرده بموسم زمستان و عزم به تسخیر کرمان بر سر میر حسن خان
 کمکی تاخته در محاصره از شدت سستی و قحط اذوقه که برف راه را
 مسدود کرده بود جمیع دواب و اکثر لشکریان از گرسنگی و سرما
 هلاک شده ناچار بے نیل مرام برگردید بسبب منازعت قلبی امرا و
 زنده سوزانیدن مرزا مهدی فیما بین وزیر و پادشاه که در تنه بدل پیدا
 شده درین وقت لطف علیخان بصنا بطه اول خدمات را بدست خویش
 سپرده و حراست ارگ بمحمد علی خان زند واگذار شده بجانب اصفهان
 لشکر کشید هرگاه چنانچه منزل از شیراز دور شد حاجی ابراهیم خان
 بفکر خلاص جان خود و آرام ایرانیان از کشت و خون بگمان فکر
 کرده شبی برخودار خان و محمد علی خان را بهمانه مشورت همان
 طلبید و بامداد فوجی از اهل شهر بسرداری برادر خود محمد حسین خان
 سپرده بود بدون خونریزی امرای و الا منصب را گرفته خبر این
 واقعه به عبدالرحیم خان برادر دیگر که در لشکر لطف علیخان شوکت و پنج
 فرسخی قشقه اقامت داشت فرستاد و سیاه آقا محمد خان هم بسرداری
 فتحعلی خان عرف باباجان برادر زاده اش که آنوقت بیست و دو ساله
 هم در آن حوالی بود برادر حاجی ازین ساخته بادوستان و امرای
 موافق بنا گذاشت که هرگاه شب تاریک شود تفنگچیان بطرف سرپرده
 لطف علی خان شلیک نمایند و نعره خوفا بر آرد هرگاه این صورت
 حسب قرار داد بظهور افتاد آرد و بهم خورده هیچ سردارے بحایت
 لطف علیخان بادوطلب و استمداد پیش نیامد مگر طماسپخان فیلد با هفتاد و
 هشتاد کس چون اذان شمرز مه تمیل کاری ساخته و مهم دشمن شکاری

پرداخته نمیشد لا بد راه شیراز گرفته روز دیگر سنوح واقعه شنیده مرعلی
 و اومی بے سامانی گردیده بجوالی شهر که رسید مردی پیش حاجی ابراهیم خان
 فرستاده سبب کفران ولی نعمت پرسیده جواب یافت که امید
 و فائز تو بریده شده من حفظ جان و جهان با وارگی تو دیدم و حاجی
 بر فغان او پیغام داد که هر کس در شیراز علاقه قبیل و عیال مال
 دارد باید بگریزد و بے سلامتی خویشان رود و الا همه تلف شوند
 چون عساکر لطف علی خان این تهدید شنیدند از سر او بکلی پاشیدند
 ناچار با چهار پنج نفر سوار از جانب ابو شهر قدم زده این دفعه شیخ را
 دوستی حاجی معاند خود یافته طرف بندریک شتافته از حاکم اسخا
 معد و دے یار و انصار یافته بعزم تنخیر شیراز برگشته در قریب
 با سپاه که با اشاره حاجی خلاف شیخ ابو شهر آمده بود مصاف و نمود
 سواران مصحوب رضا قلی خان سردار خود گذشته بطف علی
 پیوستند و پیادگان بے آنکه دست بشمشیر زنند پاس بگریز نهادند
 ازین جمعیت تازه که بسرش بهر سید بار رضا تلخان حاکم کازرون
 که برادرش حاجی علی قلی خان پیش آقا محمد خان رفت بودند نزار
 کرده شکست داد و او را گرفته نابینا ساخت سمت شیراز
 ایلیان نمود حاجی ابراهیم خان در بند بستی شهر تدبیر باسے شایسته عمل آورد و صورت
 به آقا محمد خان نوشت و اد مصطفی قلی خان ابا فوجی روانه ساخت لطف علی خان
 بعد از محاربه سخت آنرا نهر میت داد بار دیگر عسکر قهریه بسواری جان محمد خان رضا قلی
 بشیر آمده سپاهی که انجاد حراست بود بهم پیوسته در دفع لطف علی خان حرکت کردند و او
 سنگر خود را که در تنخیر شیراز بسته ازان میرش بود گذشته با جمعیت که ده یک عدد می شد

همه را میان باغات کشید تا قنطاریت بنظر خصم باعث خیرگی نشود مقابل
 اول شکست یافته و دو باره چون اعدا به چپا و اردو افتادند ناگاه
 تاخته دشمن را تار و مار و رضا قلی خان قاجار و جمیع را دستگیر ساخته
 حاجی ابراهیم خان بستماع این ساعده در خدمت آقا محمد خان
 نوشت که خود را بدفع این مهم نهضت کند او با چهل هزار لشکر
 چهاردهم شوال سنه هزار و دویست و شش هجری بقریه مابین
 سی فرسخی شیراز آمده ابراهیم خان را با جمیع بھراست راه و
 دره مابین و ابرج گماشت لطف علیخان با هزار نفر بطور شجون
 بر سر سی هزار قشون تاخته اهل طلایه سپاه را منہزم ساخته
 ابراهیم خان و بسیاری از بھرا میان او را کشته فراریان
 را تعاقب نموده تا وسط اردو و ایشان روانیده قریب
 سراپردہ آقا محمد خان تاخت در این گیر و دار سرفشانی
 میرزا فتح السدار دلائی که اندک جمله رفقا بود نزدیک لطف علی خان
 رفته گفت آقا محمد خان بر فراریان سبقت گرفته اکنون
 صلاح در منع جنگ است والا جواهرات و خزانہ در شبتار
 بیغمای سپاہ خواهد رفت او ہم گول خورده دیگران را
 مزاحم و خود با انصراف باز شد حین طلوع فجر سدا می موزن قجر از لشکر برخواست
 معلوم شد که آقا محمد خان برجاست و در خمیه سنگ و قاربتہ از پاداری نکاست
 ناچار لطف علیخان دیگر بجای قرار ندیده رخت بپوشید و جانب کرمان
 انجا بجمع عساکر مشغول شد آقا محمد خان شیراز قرار گرفته بزودی قشونی سوار و بزرگ
 ولی محمد خان قاجار و جمعی پیاده با فہری عبدالرحیم خان بزرگ حاجی ابراهیم خان متعاقب

سفر و رما مور کرد باستماع این حال کسانیکه بر دور او فرا هم آمده بودند پراکنده
 شدند و بخراسان رفته آن ملک بعد از ساخته نادر شاه طوائف ملوک بود
 بهر گوشه امیری و در هر کنج صاحب تاج و سریر لاف خود سری کشورگیری
 میزدیکه از آنها امیر حسن خان طهسی پناه داد چون شنید که آقا محمد خان
 استکامات شیراز خراب کرده دوباره هوا کے تسخیر آن ولایت بسرش افتاده
 دو صد سوار کمک و عدد دے رفیقان دیگر برداشته وارد یزد شد
 علی نقی خان فوجی سر راه فرستاده لطف علیخان بر آنها تاخته از هر میست
 لواے ظفر افراخته بشتاب جانب ابرقوه شتافته بتصرف آورده دوستان را
 پیام اقدام داده آنها چون خبر غرق قتل را شنیدند بطراعت دویدند چنانچه در اندک
 مدت با هزار و پانصد کس پیاده و سوار داراب را محاصره کرد و خبر این واقعه که بطهران
 رسید لشکر گران بشاری محمد حسین خان بمدا فته معین گشت و حاجی ابراهیم خان
 هم فوجی از تفنگچیان مصحوب برادرش با مداد طلعه گیان فرستاد لطف علیخان
 از انجا برخوایسته رفته بقریه روئیر با خصم در ستیزه آویز سعی نموده منہزم
 تنکا در انگیز طهس گردید حاکم خیرخواه صلاح داد که از معادنت قلیل سن بمراد
 جلیل نخواهی رسید بهتر آنست که در قند بار پیش تیمور شاه رفته امداد افغان
 را سپر کینه و فساد سازی این طوطیه را قبول نموده چند منزل رفته بود
 که آوازه مردن تیمور شاه شنیده در ماند همان ایام خطوط محمد خان
 و جہانگیر خان امرای نرماشیر محالات کرمان و صول یافت که اگر
 مراجعت کنی بقدر امکان در خدمت گذاری دریغ ، اریم بضرورت عنایت
 عزم برگردانید و انجا رفته معدودے ہمراہ گرفته در تسخیر کرمان قدم بجاورد
 پیش نهاد و بخیلیه و سطوت ناگاہ قلعه دارگ را تصرف کرد محمد حسین خان قزوینز لو

و عبد الرحیم خان برادر حاجی نصرانودند از مردم ایشان بسیار بقتل
 رسیده و اسباب فرادان بچنگ افتاده و یکبارہ نام پادشاهی برآ
 خود بلند ساخته خطبہ و سکہ رواج داده باستماع این واقعه آقا محمد خان
 با تمامی لشکر بہت بدفع او گماشت و سر قلعہ یرش برده بخت قلی خان
 خراسانی معتمد علیہ لطف علی خان و خیانت کشاد و از یک سمت بحر فیان
 راہ واد بقدر دود و دوازده ہزار قشون اندرون قلعہ کیبارہ داخل شدہ
 ایواب نجات را چار طرف بستند و خواستند لطف علیخان را زندہ
 بگیرند او ہم دلاورانہ کوشید شبانگاہ از تخته پیل نو عیکہ توانست بیرون
 شہر رسید سپاہ محافظہ کہ در خارج بودند و درش را گرفتند و او با سہ
 نفر ہمراہ میان بر لشکر فرادان زدہ جان بہ سلامت بدر بر دہ طرف فرما شہر
 قدم زد و روز دیگر کہ آقا محمد خان از فرارش خبر دار و نارہ غضب او
 شرر بار شدہ خرمن سوز حیات اہل کرمان گشت کہ بقدر ہشت ہزار عورت
 و بچہ را بمردم سپاہ خود بخشید تا غلام و کنیز نمایند و بفروشدند و از مردان
 ہفت ہزار کور کرد و بیشتر ازین را ہلاک ساخت لطف علیخان کہ بمنزل
 مقصود رسید حاکم انجا بحرمت و خدمت بیش از پیش کوشیدہ پرسید
 برادر من ہمراہ سرکار شما بودہ حالا کجاست گفت خواہد آمد اما چون سہ روز
 گذشت و پیدا نشد یقین داشت اگر نہ کشتہ اند اسیر خواہد بود پس برآ
 خلاص برادر فکر نمود لطف علیخان را مقید سازد و بدشن سپارد تا برادرش
 از چنگ آقا محمد خان و بند اجل ہائی یابد رفقاے لطف علیخان ازین تمطیع
 وقوف یافتہ خبر کردند گفتند زود بگریز کہ میزبان سر عدوان است ان برگشتہ بخت
 باورند گشتہ از جا بجنبید باران جان خود را بہ سلامت بدر بردند و ہنوز از دورش

و در شده بودند که مردان یراق بسته در گرفتند و سوار تازیانه رسیدند و او
 برخاسته دست بشمشیر و دید آنها کوچ و دادند تا بر اسپ خویش که قران نام
 داشت برآمد خواست تازیانه از تیغ بیدریغ مرکب لاثانی یکپسین
 ایلمنی ایران که بست دست می جست و صد فرسنگ میرفت پسر که در طغیان
 خان پیاده شده شمشیر میزد چار دورش گرفته زخمی بر سرش رسید
 و جراحتی باز در او بیکار نمود تا که از پا درآمد باین حال خسته گرفته و بروی
 آقا محمد خان بودند تفصیل تقریر آن بے مروت و گزارش صحبت غل
 و نصب سلطنت مایه حسرت و نفرت می باشد همین کفایت کند
 که چشمانش بپراگشت ز جرت کند به طهران فرستاد انجا بعمیر
 بست و پنج سالگی دور از یار و دیار اسیر و خوار بهلاکت افتاد و در
 خلال این حال بهر که منظمه رشادت و سطوت میرفت کشته خواهد نابینا
 گشته مگر عبدالعزیز خان زند عم لطف علی خان که خواهر حاجی علی قلی
 خان زوجه او بوده امان یافت پس طائفه زندیه را با طرات بعیده
 کوچانیده در سرحدات مملکت جاوید بعد از آن آقا محمد خان بر
 استرآباد و مازندران و گیلان درشت و عراق و فارس و کرمان و یزد
 منتصرف شد لکن بعد از فوت کریم خان این بلاد پیوسته محل آشوب
 و جنگ و نهب و تاراج بوده از هر طرف که امرای قبائل مبدد مدعیان
 خلافت آمدند ملکی را لکه کوب مصائب میکردند و از آنکه نقض عهد شکست پیمان
 شیوع داشت بر جرأت جلالت شان هم اعتمادی نداشتند قتی که دولتشکرتلانی
 میکردند چند نفر از طرفین بر یکدیگر میزدند بقیه تماشا می بودند که به پیوند نتیجه
 رزم و پیکار چه می شود هر طرف که هنرمیت می افتاد بمایه مردم رکاب

صاحب خود را راها نموده بفرارک دشمن غالب می پیوستند خواه بک علنا
 همپای رفقای بے غار جواد می فرار می رفتند هر سپاه پیاده و سواری
 که براس مددگاری سرداری بیرون می شد اولاً از شهر و قریه حتی کوره
 و به بنام سیورسات هر چه میسر می آمد حاصل میکردند و بزور میگرفتند
 و هرگاه چشم زخم شکست دیده میگرفتند تا می توانستند براه چپا و خانه و دو
 بازار دور و نزدیک را می تاختند فریاد شنوی نبود که بداد رسد
 و رعیت پروری نه که تشیت فساد کند از آوانی که افغان بر اصفهان
 تاخت ^{۳۲} اله سحری بنیاد خاندان شاه صفی بر انداخت و نادر با تمام
 خارجی و داخلی پرداخت و آن دولت هم در عدوان برادر زادها بنا کرده
 گداخت علم شوکت زندیه شقه رفعت کشاد و باز نشان او بارشان دست
 بدست افست و انسر و تخت بخت آقا محمد خان آمد چراغ خاندان با کور و هر
 صاحب داعیه را کور بکور کرد بلا و آباد ایران از پی هم ویران گشت و
 خون و ناموس یگنان بمعرض نقصان چندا نک از میان گذشت شورش
 آفات زمانی در طغیانی بود تا که آقا محمد خان در لشکر کشی با وداع جان جهان
 فانی نمود نوبت بجلوس فتح علی شاه ^{۳۳} که افتاد نزاع حسین قلیخان برادرش
 و جنگ روس و پرتغاش نبیره نادر شاه هر خبر و داد اما هرگاه پسر کارشید قد قابلیت
 کشیدند و در هر بلد حکمران گردیدند یا الم فتنه بغاوت و قتل و غارت خوابید
 و هر کس در مدامن امان قدری آرمید را قم شرح مفاسد سرداران زندیه ابطل قطره
 از سحر و اندک از بسیار ایراد کرد و هرگاه در کشش فساد عمود مذکور قم فیصل
 میزد جنگی فحیم و کتاب عظیم بیابان می رساند و از غرض اصلی خود که بیان وضع سلوک
 و گزند عجم است باز میباید برای آگاهی ناظران کافی است که در تباہی یک خانمان با دشمن

این همه جانکاهی بظهور آمد بهمین قیاس در فقر اض چهار خلافت پناهی تصور
 باید کرد چه شده باشد بر وایتی در مدت اغتشاش هفتاد و هشت سال
 چهار کرد و خلق از مرد و زن و بچه رعیت و سپاهی در تلف و تخمین رسیدگاه
 شراره کین و بغض و حسد و نفاق و عناد هر صاحب کلاسه شکین گردید
 هر که خواهد مفصلات حالات جمیع طبقات را در یاد بملاحظه کلیات سر جان
 مالکم صاحب بهادر که حادثی از واقعات کیو مرث جمله پیشدادیان
 و کیان و ساسان و خلفا و ترکان و چنگیز و تیمور و صفویه و افغان و نادر
 و زندیه و قجریه است بشتابد سفیر بادانش و تدبیر دفعه اول سنه ۱۱۵۰
 مطابق ۱۷۳۷ ه و دوباره در سال یک هزار و دویست و بیست و پنج
 ایلیچی شاه انکلمند بوده و شرح گزارشات ایران خلاصه روضه الصفاء
 حبیب السیر و تاریخ فرشته و عالم آرای عباسی و دره نادری و
 شیخ علی حزمین و میرزا صادق مجموعه منتخب نموده از لسان انگریزی زبان
 فارسی میرزا اسماعیل متخلص حیرت ترجمه کرده در بند رمبسی بحکم سرکار
 میرزا محمد علی متخلص کشتول بقالب طبع زده الحق این صورت نامی تحقیق
 امور دهور پاستان جمهورست و از مذاهب زردشت و صوفیه و امامیه
 و سنت جماعت حقه و مایه در مبادی ظهور ذخیره موفوران عرب و زبای
 در ۱۲۹۹ ه علیه با سمه یافته و بنظر خواستگاران بنقد بست و پیه جالش
 مهر آساتافته بارے چو استر آباد از آوان در از محل اقامت اعیان قاجار
 و بگوشه خارج از کشور افتاده محال می نمود که مدار دائرہ مملکت و حکومت
 شود آقا محمد خان میخواست از مسکن قدیم نزدیک دیاتبایلی که غالباً محتاج
 اعانت ایشان بود خیلی دور بنقیده بنا بران عزم کرد طهران را که بے فاصله دریای کبری

مابین عراق و مازندران ست استحکام داده پای تخت ساز و بلند آنگاه
 عالیہ شیراز و صفهان و کرمان بخاک افکندہ ستون و سنگ قطعات
 عمدہ عمارات را بجل نقل کشیدہ آورده نشین و مامن خود ساخت و در تہیہ
 تخت و تاج و مہیکل خسروانی و کلاہ کیانی پرداخت چون عروس ملک
 و دولت لقبیلہ قاجار مانوس گشت مدت ہفتہ سال در جنگ و سرکوبی
 اقوام و ترتیب سامان رزم بمقابلہ روس گذشت آدم پول و دست فشاک
 دلیر از قواعد سپاہ و رعیت خیلی دانا بود و بر غلب و عزم و فساد حکم و
 عدالت و تمثیلت راہ بقابلت جبلی بے ہمتا سامان ایوان بارگاہ سلطانی
 و تخت و تاج خسروانی و خزانہ و ترک خاقانی مہیا نمود کہ بعد از فتح
 مہمات جانبانی در طهران رسیدہ افسر بسروپا بسریر ضیا گستر نہادہ
 رواج سکہ زر و خطبہ خواہنم فرمود لشکر جہار بتجیر بلا آذر با بجان و
 ثقلیس و قلعه شیشہ برد و بزور تند بیر کشور گیر آن حصار ہائے استوار
 بتخت تصرف جنود فکر و اندیشہ آورد و قضا را روزی بارکان در بار
 صحبت میداشت کہ حدائے قال و مقال از لہبت خیمہ شنید و صد
 جستجو برآمدہ کسان صاحب آواز را بحضور طلبیدہ سبب گستاخی و بی ادبی
 شان پرسید معلوم گردید قمار باختہ برآمدہ با ہم تند شدہ رو یکدیگر
 پریدہ اند غضب در آمدہ فرمود ہر دو را طناب بگردن انداختہ خفہ نمایند
 محمد صادق خان بیات از حمیت ہمقومی خاک افتادہ لب بشفاعت
 کشاد قبول کردہ سرداوشی این ہر دو بد نہاد سیاہ درون شورہ زبون
 کرد کہ اگر چہ بظاہر و پائس خان جسم ما بجل شدہ لکن کینہ از سینہ آقا نخواہد
 و بکدام بہانہ دیگر انتقام مے کشد بہتر آنست کہ قاتل خود را

زنده نگذاریم پس وقت سحر پشت سر اوق خوابگاه رفته سر اچم شگافته یکی پنج کلون
 نشتره دیگر محرابا لای الحاف روکش خنجر زده شکم دریده سرش را بریده باز و بند
 و کلاه کیانی برداشته بخدمت سر واریات رسیده کیفیت بهشته بیان کشیده
 سر و سامان مذکوره سپرده رو بکوهستان بختیاری گریختند چون از جمله
 فراشان و با عمله همیشه کشیک یکی بودند بے مانع دور و نزدیک کار خود بجا می
 نمودند پس ایام کامگاری دست بیعت و یاری برابر با باخان دراز و
 مشیت ایند بارگی از دیهیم و افسر شهر یاری سر فرزند حاجی ابراهیم خان
 وزیر شیرازی مدارالمهام شد و حسین قلیخان برادر شاه بمحکومت اصفهان
 فاکزالمرام مدتی نگذشته بود که دو دستخوت و غمور بدماغ خان زور
 نمود بحسد و کینه قوت بازو در هوا می اورنگ سلطنت بابل آرزو کشود طاعن
 بختیاری و شاه می سووند و فیله را با خود متحد ساز و آب هنگ جنگ
 با شاه متعدد و ساز کرده رو بطهران نهاد خصمانه لشکر توپخانه و سوار
 و پیاده فرزانه بسرش رفته مادر شاه که در آن زمان حیات داشت میان
 سیدان مقابل فوج طرفین ایستاده شر و فساد جانبدان اصلاح داد گویند
 مکر رازین قبیل فتنه و آشوب برخاسته از پامیان خاتون محتمله
 فروخته بعد وفات این محذره که چنین فتور حسین قلی خان از قوه فاعل
 آمد بضر دست سپاه شاه متجنده نادرست شکست خورده خودش
 اسیر پنجه تقدیر گشته بحکم قهرمان قصا در حجره اش بند کرده در بریش
 گل زدند که نام آن گشته ایام از صفحہ جهان حک شد و بخون سلوچ
 کج استخوانش آهک در عرصه چند سال بمزید رعونت رد فرمان و نعمت
 گردن وزیر شیرازی هم با خویش و یگانه که هر یک ناظم و لایثی بودند

بیک روز محمود از طناب و دم شمشیر و خنجر معاقله نمود زن و بچه و خانه و اوضاع
 زندگی او بکلی مفقود پس خلعت این منصب با حکومت اصفهان طراز قامیت
 صدر اعظم حاجی محمد حسین خان علاف بحلقه طناب اجل از جاه و چشم و جان در گذشت
 این نظام مملکت بنام خان علاف بخطاب نظام الدوله قرار گرفت و چون
 بسیار خشنده که میطیع بود با دایه پیشکشهای حضور و بذل مردم نزدیک
 و دور نیکام از جهان رفت بهمد خاقان دوران هر بلده کشور ایران
 زیر فرمان شاهزاده باجاره بود و او دایه دو چندان مالیات دیوان
 و قلع های تازه رعیت و کسبه را پراگنده و بیچاره نمود یکی باج خراج
 مقرر پادشاهی باید برسد و دایم بنابر مصارف سرکار شاهزاده و وزیر
 و عمده جیایره تاوانی داده شود لهذا اگرانی اجناس غرض و لباس
 موجب بدگذرانی سائر ناس شده سلطان خجسته صفات بالذات
 عیش دوست آرام طلب ماکل صحبت نسوان و راغب اختلاط خنوران
 خوش خلق شیرین زبان در فن شعر موزون طبع صاحب دیوان بوده
 و از علم اصول فقه و ادب سواد محقول داشت تربیت فضلا و
 عزت نفقه و حرمت ارباب انشا نموده مصروف تالیف کتب
 و بوصول جائزه و احسان کامروا میگذاشت بجهت کثرت اولاد
 که در ماه صیام سال یک هزار و دویست و سی و هفت هجری بمسجد
 میرزا محمد علی خان برادر معتمد و میرزا خانلر مستوفی اعدا و بنین
 و بنات و نوه و نبیره ذکور و اناث چهار صد و شصت
 بشمار آمدند در مدت حیات او قلت اهل بجاوت و عناد و امنیت
 و محاربه و داده احمد از خوانین خراسان چند اساز از لشکرای و کشور کشائی

خود را بخوار استراحت کشید و در تخیله ملک سرحد از وجود اعدا داخل
 عباد و ولایت کردگار بالمره نکوشید و ناچارا کابر آذر با نجان از ستم
 کوتاه اندیشان بجان آمده بوعده طاعت با سر داران ملت میجا
 طرح موافقت انداختند و بشهرهای تفلیس و مشهدر خان و شیشه
 و گنجه و شکی و شردان و بادکوبه و داغستان و دربند و سالیان
 و شماخی و تپخوان و لاهجان متصرف حکومت ساختند چون بزر
 بازو و تدبیر و رهبری دست تقدیر اولو العزم شوکت سریر
 نپدیان بونی مارتی را بتلیک کشور فرانس مباحی گردانید و سطوت
 لشکر کشی و دبدبه ملک کشائی و تاج بخشی در میان سلاطین قرب و جوار
 بمرتبه شاهنشاهی رسانید از وجوه معارضات قدیم و ترقی جدید
 در هر اقلیم همه تن میایس آویزدستیز با طائفه انگریز بوده لاکن سبب
 آنکه جزیره بریتین سه شعبه موسوم انگلند و ایرلند و یولند محصور در یک
 شورش کثرت جهازات جنگی چار دور و قلاع و بروج بنا در اطرافش
 راه غبور مسدود نمود و میخواست میدان رزم و پیکار و خشکی بیابد
 و ضرب دست دلیران بعرصه کارزار در کارپ او تفنگ نماید هر چند
 مراکب بادپایه سامان آتشخانه را بروی آب برآید جنگ روان
 کرد بخاک معرکه بیجا و دریای خون اعدا نتوانست لشکر امکان زد و ناچار باز
 مقابله در بند ساز سفره کور آراست از خنده کار ملک و م و شهر یار قاجار ایران
 راه مرور خواست ایلچی او با تحالف نفیسه نامه و پیام مشغراین ملام بدر باز
 احتشام رسید و در باره عهد پیمان بچنین شرائط قرین است حکام خواهان سرانجام
 گردید که هرگاه لشکر ما از دیار شما راه طے نماید هر قدر بلا و شرقتی بمقتاح سعی

و دست حرب و سپاه بجشاید اینقدرش با اموال غنیمت تبصره و لیا
اند و ملت بسیارند و باقی براس مزید جاه و حشمت ما بنام استیصال
دشمن در تحت حکومت بدارتند شاه در باب رود قبول این مسئل ازار باب
عقول بساط مشورت و استصواب گسترانید و در مقدمه حرف با صواب
ایلیچی را مشمول تفقد و عنایات محفل جواب گردانید با صفا و این
توطیه حکما و پارلمنت فوراً سر جان مالکم صاحب بهادر العبد و سفارت
ایران از جانب سلطان خود بر جناح استیصال بدر بار گردون اقتدار
فرستادند و براس صرف پول بجیباب و حصول رضا و پادشاه
بقیام وکیل در پاس تحت و خدمت نائب السلطنه و بندر ابو شهر
بهر نوع که داند و تواند و انقطاع از دیگر قوانین فرنگ اختیار دادند
سفیر با تقریر و خوش تدبیر بیچ ماه طلعت آفتاب صورت موسوم استرگی
صاحیرا بنظر چشمداشت حسن معامله همراه گرفته برورایاب و ذهاب
مبلغ و و کرد و نقد را صرف پیشکش حضور و امانی در خانه و سایر مردم
هر فرقه نمود و باندک زمان با خلاق فراوان همه را مائل عقود محبت و
دوستی و بانی وصول گوهر مقصود و بجهتی موعود بدیگر عطایای نامعدود
فرمود مرادش حسب استدعا بذریعه زر پاشی و ملاعبت پس مقبول از
قوه بفعل مقرون و فرستاده سلطان فرانس برخواست بکاد و دایوس مجاود
ملک و با سوز درون برون شد تمهید قواعد فوائد بودن و کیل چنین قرار یافت
که روزی هزار تومان سکه عراق و سالی هزار تنگ لایتنی پیشکش حضور گردد و
دیگر بسر انجام هر خدمت و احکام تراضی طاعت که مامور شود از تمامی
ایکاران کپنی بے تمام و بجلوه ظهور آید براس هر یک از کین سلطنت

مخفی و علیحدہ و جسے معین برسد بنا بران ہنگامے کہ جماعت
و ہابی اساس غارت و خرابی اماکن طیبہ مکہ و مدینہ و کربلا و نجف
برپا کردہ از دعوت طریق ضلالت ہزاران خلق خدا را بہلاکت رسانید
و دست بانہدام بقلع شہدا و قبور اصفیا زدہ علم عداوت شیعہ دینی
با وج قیادت طلبہ گردانید امر ہایون در نگوئیاری لواسے شوکت
و انکساریوت و مساکین بدعت و قتل و ہنب آن طائفہ دون بہمت
بشرف صد و مقرر و نگشت عساکر انگریزی با سامان قلعه کوئی
و دشمن سوزی براہ دریا با ساحل و یاران فتنہ پرست رفتند و با سلطان
سعود جنگ کردہ بلوازم شکست و بہت رأس لہجیمہ و در یہ و با سطور
بقبضہ دست تصرف گرفتند این مثل مشہور است مصرع
چہ خوش بود کہ بر آید بیک ششمہ و کا

مصد اقل نظر پیوست و سپاہ فرنگی بحکومت بنا در سرحد ایران
و عراق عرب بخاطر پر سر و نشست در پوست و ریشہ درخت
مزاج شیوخ مانند گرم رخنہ پر خورداری و مسکنت نمودہ بتصرف جزیرہ
خارک سرحد فارس و داخل در کار سلطان سعید حاکم مسقط و همچنین ناظم
بحرین راہ موافقت کشوند یک بالیوز در بصرہ متعلق رومی و دیگری بابوشتر
ما تحت ایرانی از تعمیر مکانات مشرف دریا لنگر اقامت انداخت مالکانہ
رسم تسلط در حجرہ و کنگون و بندر عباسی با حسان فرمان روایان انجا و
رعیت پرچم اقتدار افراخت یک دفعہ صدر اعظم در سال ہزار و دود صد و ست
براسے بند و بست فارس نظم و نسق سرکار شاہزادہ بشیر از آمدہ عازم شیرازی
بجہازات کشتی و غلہ ابو شہر ہم گذر کرد و گوشہ و کنار آب عمارت عالیہ بالیوز و شقہ طرازی

لوسه شوکت اندوز دیده چهره افروز قهرگر دیده بنا بر تخلیه مسکن مامور ساخته
 که بدون اجازت سلطان زمین چرا در خاک ایران بطرح خانه پر و خست
 و مالکانه درآمد و رفت خستگی دور مادر اطراف ملک اصل قامت انداخته و هماندم
 کمون خاطر نظام الدوله بنفاد هم مقرون شد بعد مان مبتدیل پائے تخت در باب
 توقف جهاز محافظ و قیام بایلو انگیز در ساختن آرا مگاه جدید بعضو فیض گنجور
 تاجدار پول دوست شتافت و بدادن روزی سه صد ریال کله از ارباب
 کرایه اراضی لنگرگاه و بیوت گماشته کمپنی اجازت یافت و انما یکدو
 جهاز حامل ذخائر آلات جنگ و سپاه ماهر توپ و تفنگ مستعد شد
 و باخوانین دالکی و برازجان و دشتستان و خانواده شیخ نصر حکام ابوشر
 در ملاقات و احسان زر نقد در اتحاد کشاده میگذاشت نتیجه آن تقنیه
 در محبت کبر و صغرا دعوی هرات بسال بکینزار و دوصد شخصیت
 هجری هنگام غزم انگیز بتسخیر کل بنا در فارس و بلاد گرمسیر دامن کوه
 خطا هر گردید که بکلی سپاه و رعیت آن سرحد بقدم طاعت استقبال
 فرستگ کرده سوائے جماعت قلیس و تنگستانی احدی شمشیر مزاحمت
 از خلاف حمیت نکشید مدتها کار گزاران گورنر ممبئی در ان ملک بحکمرانی
 و قصد بالاروانی کمر بسته نشسته بایام وقوع صلح بشرط دست برداری
 نهرات اندا و شیوع غدر هند وستان فوج انگیزی از هم ایرانی
 و ارسته اند و فساد دیگر ازین بدرجه با باز یاد ترست شرحتش آنکه نائب
 السلطنه عباس میرزا که والی ملک آذربایجان و بنظر پدر برابر جان فوج
 بسبب اتصال سرحد و برائے کارآمد روز بد با سلطان خورشید
 کلاه روس در سازش و اشتی کشود عساکر مخوس متواتر و متوالی

بسرد عوے و شور و غوغا میر سید لاکن، بحار به و مدافعه حسن خان و
 حسین خان سرداران فدائی و ملک اسمعیل خان طلائع سنهزم میدان
 رسوائی بر میگردد و بقلعه ایروان در زندگی همان برادران نامد از دست مرتبه
 پیرش آوردند از بی پروائی شاهزاده مستلاسه محاصره داشته
 مگر بسپرداری کوتوالان مذکور کاره از پیش نبردند ناچار پادشاه اندوین
 شده بادل پرکین بجنگ عادی دین شکرگران کشید و از پهلوتی کردن سپهر
 بزرگ که سپهر خلافت و شجاعت میدانست چشم زخم شکست دید محمد علی میرزا
 دلی کردستان بستماع این خبر وحشت اثر نکرد شده بیای غیرت
 سرگرم نائره دغا ایثار کرد و بحیثیت ناموس سلطنت و حمایت ننگ نام
 پادشاهت با سپاه ملازم رکاب خود بیراهه بر دشمن نابکار زد و مقدم
 دلاوری بآن گروه خیره سر و شیردگوشمال نمود و گرمی هنگامه آتشخانه قونلی
 را بآب دم شمشیر و خنجر سرد و پامال فرمودند هزاران پیاده سوله داد و سوارخان
 را با سیری گرفت و آن جماعت نا عاقبت را هنریت داده چند منزل
 بتعاقب گریختگان رفت چون راسه نائب السلطنه براسه مقابله پرخاش
 خصوصاً مجاوله و فتح برادر نبود افسانه هاس و وراژ کار بسبح اقدس شهریار
 عرض نمود که سر خود لشکر کشیدن هر بسنده رضا گستر از طریق اوب
 و طاعت و درست و بدون اشاره امر سلطانی از جابر آمدن حکام
 خیره سر و لیس فتور و تصور باشد چندان سیات و خطا نسبت
 آن شیر بیشه بیجا بیایه اظهار گذرانید که فرمان تا کید بازگشت
 از معرکه رزم و فتح عزم آن سپه سالار جاری گردانید پس بواسطه
 امنای نهان بنای دوستی و صلح در میان افتاد و شاه لولای خعبت

بطرف دارالخلافه طهران حرکت داد بجهت عدم رعب و دبدبه شعبت
 و قدرت برش نشینت سیاست قطاع الطریق پایکے جرات
 و جلاوت بهر سید و درکار ملک و رعیت انواع اسباب
 خرابی از دست تعدی فرمانروایان پدید گردید طایف
 هزاره سرواری بنیاد بگ بد نهاد و امداد شاهزاده کامران
 قافله هله متر دین هرات و مشهد را زده میبرد و موافق قرارداد
 سابق زر نقد بکیسه مراد کامران و اسباب جنس بخصه هزاره
 و جاندار آدم و بارکش را ترکمان به تصرف آورد و اقوام
 او به بیوت و کولان و او یاق و قراق میان سبزوار و
 یمنان در منازل مذینان و عباس آباد و الهاک و میامی چپاد
 میکردند و کار و انهای جمعیت چهار صد شتر و صد پایاد
 و سوار تاخت نموده پیر مرد هارا کشته زن و بچه و آدم جوان با سیری
 گرفته جانب سیاه خیمه خود می بردند همه را با هم قسمت غنائم
 شمرده برسم کنیز و غلام بدست تجار برده فروش بقیمت زر نقد خواه
 معاوضه جنس میدادند و او شان در بخارا و بلخ و دیگر بلاد ترکستان
 با نفع سودمند بمرض بیج می نهادند ایلات قبلی بختیاری گرد و سائر ذوال
 سرگردنه سجاده تطاول کمین داشتند و هر کراتنسا خواه مرافق ده بست کس میانی
 سخت نموده سر بکوه و دره فساد و فتنه نشین میگزاشتند هر چند رسم دستگیری علیک
 ایرانی در ایلات ترکمانی از عهد صفویه شائع گردیده و فتوای علای قور
 بتعصیب هب حقانی در بیج و شر اسے سکناے آن زمین بلکه عابرین هم اگر چنین
 سنی باشند بطور و داع رسیده اما هنگام قوت سلطوت و شوکت حکام دست

اعلان

یونیورسٹی سے کتاب عذب البیان کی طباعت کا حق صرف
عالی جناب سینئر پروفیسر محمد تقی صاحب شادماں کو دیا گیا ہے۔ اسلئے
اسکے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب طبع کرنیکا قصد نہ فرمائیں۔
جس قدر نسخے مطلوب ہوں جناب پروفیسر صاحب موصوف سے طلب فرمائیں

7

مولوی محمد تقی صاحب سینیئر پروفیسر اور نیشنل کالج

رام پور اسٹیٹ

المعلمين

سید حامد شاہ ولیچہ پوری مغل خانہ گاہی شاہان